اَلرَّحْمٰنُ ۝۱ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝۳ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝۴ سُوْرَۃ رَحْمٰن

بہت بڑا رحم کرنے والا ہے (اللہ ربّ العزت) اس نے قرآن سکھایا، اس نے انسان کو تخلیق کیا، اس نے اس (انسان) کو (زبان و) بیان کا علم سکھایا

تعارف و تبصرہ

کارہائے قلم

مطالعہ و تحقیق

پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد

Marfat.com

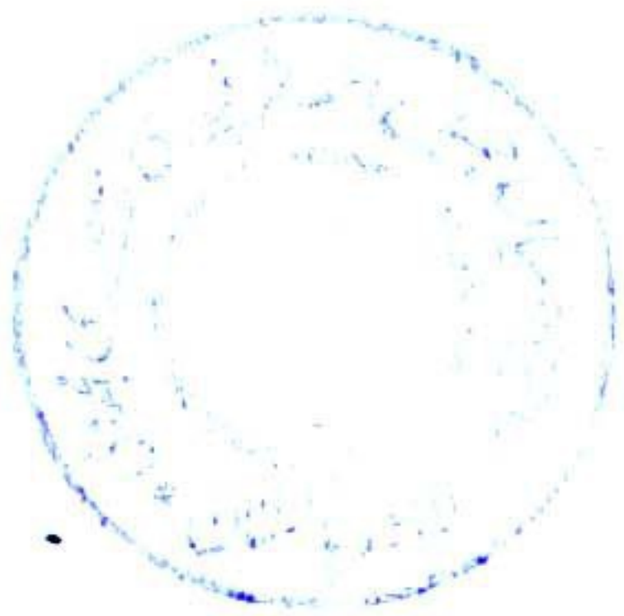

Marfat.com

تعارف وتبصرہ

کارہائے قلم

پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد

گوشۂ محققین، ننکانہ صاحب

0301-4360919, 0305-4825331

Marfat.com

102251

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

کتاب ..... تعارف وتبصرہ، کارہائے قلم

تحریر ..... پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد

اشاعت اول 2011ء

کمپوزنگ ..... محمد سدھیر سائیں

قیمت ..... -/950روپے

سٹاکسٹ ..... مقصود پبلشرز جیلانی سنٹر اردو بازار، لاہور

042-37115805

Marfat.com

فہرست مشمولات

	تصنیف / تالیف / مجلّہ / ماہنامہ	مؤلف / مصنف / محرر / مترجم / مدیر	صفحہ
☆	اردو تبصرہ نگاری کی تاریخ کا اجمالی جائزہ	حضرت مولانا عبید اللہ خالد	13
☆	حرفِ نیاز	پروفیسر گلزار محمد	25
☆	خیالات گداز	پروفیسر محمد یٰسین قمر	29
☆	عرضِ مؤلف	مؤلف کتاب ہذا	35
1	اذکارِ انبیاء	حاجی ملک منور حسین شرقپوری	40
2	ارمغانِ فضل	سید عین قطب شاہ اطہر / سید اسرار قطب شاہ اسرار	47
3	ارمغانِ امام ربانی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددّی	65
4	حضرت ابو طالب	کرنل (ر) محمد انور مدنی	72
5	اسلامی تعلیمات	شیخ محمد اسحاق کمالوی	79
6	مجلّہ ''اوج'' (نعت نمبر)	پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی	86
7	حضرت امام اعظمؒ	ندیم کوموی	97
8	ماہنامہ ''اہلِ سنت'' گجرات	پیر محمد افضل قادری	104
9	اہل قلم کے خطوط	ملک مقبول احمد	106
10	امتیازی انگلش گرامر فار ہائی کلاسز	پروفیسر احمد میاں صدیقی / پروفیسر نیاز احمد قریشی	123
11	ہفت روزہ ''بچوں کا اسلام'' کراچی	اشتیاق احمد (معروف ناول نگار)	129

Marfat.com

	تعارف وتبصرہ کارہائے قلم		6
12	بات سے بات	محمد مختار شاہ	136
13	باطل قیامت (ناول)	اشتیاق احمد (معروف ناول نگار)	141
14	باتوں سے خوشبو آئے	صلاح الدین سعیدی	145
15	بزرگوں کے عقیدے	جلال الدین احمد امجدی (انڈیا)	154
16	باغی افرنگ، محمد دین مجاہد	جابر آزاد طور	161
17	''پاکستان ڈائجسٹ'' کراچی (اگر میں پاکستان ڈائجسٹ کا مدیر ہوتا)	سید قاسم محمود	172
18	سہ ماہی مجلّہ ''پیغام آشنا'' اسلام آباد	ادارہ ثقافت جمہوریٔ ایران، اسلام آباد	178
19	PSO (سیرت نمبرز) مشاہدات وتجاویز	شاہ مصباح الدین شکیل	194
20	پذیرائی (مجموعہ ہائے تبصرہ جات)	ملک مقبول احمد	198
21	تراشے	مفتی محمد تقی عثمانی	201
22	تحریکِ پاکستان برائے میٹرک	پروفیسر محمد اسلم	207
23	تصحیح العقائد	مولانا علامہ عبدالحامد بدایونی	211
24	تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ	علامہ محمد صادق قصوری	215
25	ٹو دی پوائنٹ (To The Point) انگلش گرامر برائے BA کلاسز	پروفیسر آفتاب احمد	218
26	جامِ طہور (مجموعہ نعت) دیباچہ	میڈیم شاد چغتائی	223
27	جہانِ امیرِ ملت رحمۃ اللہ علیہ	مولانا محمد صادق قصوری	291
28	جب حضورؐ آئے	محمد متین خالد	298
29	جہانِ امامِ ربانی (پہلی سات جلدیں)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی	309
30	سہ ماہی ''جہانِ سیرتؐ'' (کراچی)	حافظ محمد عارف گھانچی	328

Marfat.com

تعارف وتبصرہ کارہائے قلم

31	حضورِ پاکؐ کا جلال و جمال	میجر (ر) امیر افضل اعوان	339
32	حقانی تبصرے	مولانا عبدالقیوم حقانی	367
33	حرف نذرانے	مقصود احمد شرقپوری	374
34	مجلّہ ''حوزہ نقشبندیہ'' لاہور	مولانا محمد عالم مختار حق	379
35	خوشبو (مجموعہ کلام)	پروین شاکر	382
36	درودِ تاج، شرح و تحقیق	سید ادیب علی رائے پوری	398
37	دیوبندیوں سے لاجواب سوالات (مجموعہ رسائل)	محمد نعیم اللہ قادری	414
38	دیارِ رحمۃ للعلمین ﷺ	سید آل احمد رضوی	417
39	دینی مدارس اور عصر حاضر	شبیر احمد خان میواتی	420
40	ذکر و فکر	مفتی محمد تقی عثمانی	426
41	ماہنامہ ''الرشید'' لاہور	مولانا حافظ عبدالرشید ارشد	433
42	ماہنامہ ''الرشید'' لاہور (نعت نمبر)	مولانا حافظ عبدالرشید ارشد	438
43	رویے میرے حضورؐ کے	مولانا امیر حمزہ	444
44	ماہنامہ ''سب رنگ'' ڈائجسٹ (کراچی)	ملک محمد ارشد (مدیر)	452
45	سچی خوشی (ناول)	کلیان سنگھ کلیان	456
46	شش ماہی ''السیرۃ'' کراچی	سید فضل الرحمٰن / ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن	457
47	سی ٹی بی ٹی اور پاکستان (مجموعہ مقالات)	پروفیسر ملک مختار احمد	459
48	سفر جاری ہے (خودنوشت)	ملک مقبول احمد	462
49	مجلہ ''کرن'' ہجیرہ	پروفیسر الف الدین (پرنسپل)	470

گورنمنٹ ڈگری کالج ہجیرہ، آزاد کشمیر

Marfat.com

	تعارف وتبصرہ کارہائے قلم		
8			
50	سپریم اپ ٹو ڈیٹ اسلامیات لازمی برائے سال اوّل	پروفیسر غلام مصطفیٰ / پروفیسر حافظ محمد شریف شاکر	472
51	ماہنامہ ''السعید'' (ملتان)	سید حامد سعید کاظمی	475
52	شیخ سرہند	جمیل اطہر سرہندی	478
53	عقل وایمان کے شکاری	پروفیسر افضل علوی	487
54	عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت	صادق علی زاہد	505
55	علم القرآن (ترجمہ وتفسیر قرآن)	سید قاسم محمود	509
56	علوم القرآن	ڈاکٹر صبحی صالح (لبنان) / پروفیسر غلام احمد حریری	520
57	علوم القرآن	مفتی محمد تقی عثمانی	526
58	عشق براتاں (تصوفانہ شاعری)	صوفی محمد اصغر قادری	529
59	فہرست کتب نعت لائبریری	حاجی محمد یوسف ورک قادری	536
60	فضائل درود وسلام	محمد فاروق گوندل	546
61	الفرقان، تفسیر قرآن (سورۃ البقرۃ)	شیخ عمر فاروق	553
62	فی منٹ معلومات	سید قاسم محمود	572
63	قرآنِ پاک کے نئے نئے سائنسی معجزات	میجر (ر) امیر افضل اعوان / ڈاکٹر سلطان بشیر محمود	576
64	کہاں گئے وہ لوگ	حزیں کاشمیری	582
65	ششماہی مجلّہ ''کھوج'' (لاہور)	پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد، شعبہ پنجابی، پنجاب یونیورسٹی اورنٹیل کالج، لاہور	596
66	کتب نما	ابن الحسن عباسی / مولانا عبید اللہ خالد / مولانا اختر علی	598
67	ماہنامہ ''لا نبی بعدی'' لاہور (ختم نبوت نمبر)	مولانا محمد خان لغاری	605
68	میراج ۔ ۲۰۰۰ء	خاکی صدیقی	617

Marfat.com

	تعارف وتبصرہ کار ہائے قلم		9
69	مفہوم القرآن (منظوم ترجمہ قرآن)	قاضی عطا پسروری	619
70	نئی منزلیں ہیں پکارتی (سفرنامہ)	محمد داؤد طاہر	623
71	نعت پھلواڑی (دیباچہ)	عبدالرشید شاہد	636
72	ناراں طلے دیاں تاراں	استاد امین خیال	657
73	نورِ اسلام (سیرت نمبر / تصوف نمبر)	حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری	669
☆	عکس ہائے کتب		674

حصہ انگریزی

From left side.

1	Mr. Maroof Ahmed Naqashbandi	Sher-e-Rabbani Digest Lahore	74
8	Mr. Prof. Aleem Tafazzul	Sher-e-Rabbani Digest Lahore	75
11	Mr. Hammad Abbasi	Weekly THE TRUTH Karachi	76

Marfat.com

وضاحت واعتذار

کتاب زیر مطالعہ ''تعارف وتبصرہ کار ہائے قلم'' میں تمام تحسینی، تنقیدی، اصلاحی کلمات اور تسامحات و فروگذاشتوں کی نشاندہی صدق دلی سے غیر جانب دار ہو کر کی گئی ہے۔ کسی فرد، ادارہ، مسلک، انجمن وغیرہ کو ہدفِ تنقید نہیں بنایا گیا۔ علمی، تحقیقی، حوالہ جاتی، دینی ادبی، اخلاقی، انسانی اور انداز ہائے بیان کے پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر گفتگو کی گئی ہے۔ بشری خطاؤں اور بھول چوک اور حوالہ جاتی غلطیوں سے ہر ممکن حد تک بچنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر کتاب میں شامل تبصرے اور آرا کسی کے حسن نظر کے زیب قرار پائیں تو یہ مؤلف کتاب ہذا کی خوش قسمتی ہے اور اگر کسی صاحب علم و دانش کی دل شکنی اور شکر رنجی کا باعث بنیں تو فدوی پیشگی معذرت خواہ ہے۔

.....مؤلف

Marfat.com

انتساب

کس طرح یہ بندہ اللہ عزوجل کے اس احسان کا شکر ادا کرسکتا ہے جو اس نے اپنے اس حقیر بندے کو ''قلم'' سے نواز کر اس پر کیا۔ الحمدللہ رب العٰلمین۔

کون رسول مقبول ﷺ کے اس احسان سے عہدہ برآ ہوسکتا ہے جو آپؐ نے اپنے اس امتی/ بیٹے کو اپنے دائرہ نبوت کی پناہ میں لے کر کیا اور اپنے ارشادات نورانی سے علم اور علم نافع کی فضیلت واہمیت کو اظہر من الشمس کیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ

اہل علم بزرگوں، اساتذہ، ماہرین فن اور شفقت وحوصلہ افزائی کرنے والے ان روشن کردار اور قلم بردار ستاروں کے نام اس کتاب کا انتساب کرتا ہوں۔

گرامی محترم حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری مدظلہ (بھیرہ شریف ضلع سرگودھا)

گرامی محترم حضرت صاحبزادہ اقبال احمد فاروقی مدظلہ (مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

گرامی محترم جناب سید آل احمد رضوی (مرحوم) اسلام آباد

گرامی محترم صاحبزادہ علامہ محمد محب اللہ نوری (جامعہ حنفیہ فریدیہ بصیر پور، اوکاڑہ)

گرامی محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود مظہری (کراچی)

گرامی محترم حضرت مفتی محمد تقی عثمانی (کراچی)

گرامی محترم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی (جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ)

گرامی محترم حضرت مولانا ابن الحسن عباسی (جامعہ فاروقیہ شاہراہ فیصل کراچی)

Marfat.com

تعارف وتبصرہ کارہائے قلم

گرامی محترم ڈاکٹر انور سدید صاحب (لاہور)

گرامی محترم آغا عبدالواسع نجم الثاقب سلمانی (مرحوم) لاہور

گرامی محترم جناب ماسٹر بشیر احمد جہانگیر صاحب (ننکانہ صاحب)۔ میرے پرائمری کے اُستاد (حیات ہیں)

گرامی محترم جناب پروفیسر افضل علوی صاحب (مرحوم) شیخوپورہ

گرامی محترم جناب محمد ممتاز اقبال صاحب سابق مدیر ہفت روزہ ''ہلال'' راولپنڈی

گرامی محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی (مرحوم) شاہدرہ لاہور

گرامی محترم جناب صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی (مرحوم) لاہور

گرامی محترم جناب ملک مقبول احمد (مقبول اکیڈمی اُردو بازار لاہور)

گرامی محترم جناب صلاح الدین سعیدی (ڈائریکٹر تاریخ اسلام فاؤنڈیشن، لاہور)

گرامی محترم جناب مقصود احمد شرقپوری (مقصود پبلشرز اُردو بازار لاہور)

اللہ ان کی ''حیات'' میں عزت اور کرامت سے رونق بخشے اور ''ممات'' میں اِن کے درجات کو بلند کرے۔

حیات جہاں میں رہیں خوش مدام
قیامت تلک زندہ ہو ان کا نام
الٰہی دُعا کو میری کر قبول
کرامت ہو عقبیٰ میں ان کو وصول

Marfat.com

اردو تبصرہ نگاری کی تاریخ کا اجمالی جائزہ

حضرت مولانا عبید اللہ خالد

مدیر ماہنامہ ''الفاروق'' کراچی

تبصرہ نگاری، اردو زبان و ادب میں ایک مستقل صنف اور فن کی شکل اختیار کر چکی ہے، جب سے اردو رسائل و جرائد اور اخبارات کا آغاز ہوا ہے، اسی وقت سے نئی مطبوعات اور قدیم کتابوں پر تبصرہ اور تعارف کی روایت قائم ہوئی ہے اور اردو زبان کے ہر معتبر رسالہ اور مجلّہ نے یہ روایت برقرار رکھی ہے، رسالوں کے اندر کتابوں پر تبصرے کے کالم کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ قارئین کو مفید کتابوں اور نئی مطبوعات کا ایک تعارف حاصل ہو، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی اپنی مشہور کتاب ''اصناف ادب'' میں تبصرہ نگاری کے بارے میں لکھتے ہیں:

''کسی کتاب پر تحریری شکل میں مختصر یا طویل اظہار رائے کا نام تبصرہ نگاری ہے، دوسرے الفاظ میں کسی کتاب کے مندرجات، اس کی علمی و ادبی نوعیت، افادیت و اہمیت، مشمولات کی صحت یا عدم صحت، اس کا علمی و ادبی معیار اور اس کی مجموعی قدر و قیمت کا ایک مضمون کی شکل میں تعین اس کتاب پر تبصرہ کہلاتا ہے، جسے ریویو Review کرنا بھی کہتے ہیں۔ تبصرہ نگاری، تنقید اور مضمون نویسی ہی کی ایک شکل ہے۔ اس اعتبار سے یہ کوئی الگ صنف نثر نہیں ہے، تاہم دورِ حاضر میں تبصرہ نگاری کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ کسی کتاب کی مقبولیت میں اس پر چھپنے والے

Marfat.com

تبصروں کو خاصا دخل حاصل ہوتا ہے۔ تبصرہ مصنف کو حوصلہ بخشتا ہے اور اسے سوچ کے نئے زاویئے عطا کرتا ہے اور اسے اپنی تخلیق پر نظر ثانی کا مشورہ بھی دیتا ہے۔ تبصرہ نگاری کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر ہر قابلِ ذکر علمی، تحقیقی اور ادبی رسالہ اپنے چند صفحات تبصروں کے لئے مخصوص کرتا ہے اور اہم کتابوں پر معروف اہلِ قلم سے تبصرے لکھوا کر شائع کرتا ہے۔ یوں تو ہر نقاد، مقالہ نگار اور مضمون نویس تبصرہ لکھ سکتا ہے، مگر معیاری تبصرہ نگاری کے تقاضوں سے وہی مبصر عہدہ برآ ہو سکتا ہے جو زیرِ تبصرہ کتاب کے موضوع سے پوری طرح آگاہ ہو۔ بقول مولانا شبلی: ''ریویو (Review) کوئی آسان چیز نہیں'' کامیاب تبصرہ نگاری کے لئے ضروری ہے کہ تبصرہ نگار کا مطالعہ وسیع ہو، خصوصاً وہ زیرِ تبصرہ کتاب کے موضوع سے ہمہ پہلو واقفیت رکھنے کے ساتھ تنقیدی بصیرت بھی رکھتا ہو اور کامل غیر جانب داری کے ساتھ معروضی نقطۂ نظر سے کتاب کے متعلق اپنی بے لاگ رائے کا اظہار کرے۔ اچھے مبصر، بعض اوقات صاحبِ کتاب کے ساتھ کتاب کے مندرجات کا اجمالی تعارف کراتے ہیں۔ مصنف کے پیش کردہ نئے نکات کی نشاندہی بھی کرتے ہیں، اور یہ بتاتے ہیں کہ زیرِ تبصرہ کتاب اسی موضوع پر موجود دیگر کتابوں میں کس اعتبار سے خوش گوار اضافے کی حیثیت رکھتی ہے، یا محض اس میں گھسی پٹی باتوں کا اعادہ ہے۔ تبصرے کے آخر میں چند رسمی باتوں مثلاً کتاب کے ناشر، ضخامت، قیمت اور کتاب کے سائز کا ذکر

Marfat.com

بھی ہوتا ہے۔ مبصر بعض اوقات زیر تبصرہ تصنیف کی کتابت و طباعت اور اس کے صُوری حسن کے متعلق بھی اپنی پسندو ناپسند ظاہر کرتا ہے'' (1)۔

اردو زبان و ادب میں جن اہلِ علم کے تبصرے مقبول اور مشہور ہوئے، ان میں مولانا الطاف حسین حالی بھی ہیں، مولانا شبلی نعمانی کی کتاب ''سیرۃ النعمان'' پر انہوں نے تبصرہ لکھتے ہوئے، تبصرہ نگاری پر بھی روشنی ڈالی ہے، وہ لکھتے ہیں:

''میرے نزدیک ریویو نگاری کا منصب صرف اس بات کا دیکھنا ہے، کہ مصنف نے وہ فرائض جن کو زمانے کا مذاق ہر نئی تصنیف میں اس طرح ڈھونڈتا ہے جس طرح پیاسا پانی کو، کس حد اور کس درجے تک ادا کئے ہیں، پس جب ہم کسی کتاب پر ریویو لکھ رہے ہیں، ہم کو یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ مصنف کی رائے جزئیات مسائل میں فی نفسہ کیسی ہے، کیوں کہ اس کا فیصلہ کرنا پبلک کا کام ہے، نہ ریویو لکھنے والے کا، بلکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ کتاب کا عنوانِ بیان کیسا ہے؟ ترتیب کیسی ہے؟ طریقِ استدلال مذاقِ وقت کے موافق ہے یا نہیں؟ اور کتاب لکھنے کی غایت جو مقتضائے وقت کے مطابق ہونی چاہئے یا جو مصنف نے اپنے ذہن میں ملحوظ رکھی ہے، وہ اس سے حاصل ہوسکتی ہے یا نہیں؟'' (2)

1- اصناف ادب مولفہ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، صفحات 181-182

2- کلیات نثر حالی مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی جلد دوم، صفحات 211-212
اردو تنقید پر ایک نظر از کلیم الدین احمد، صفحہ 236

Marfat.com

تبصرہ نگاری کو صرف تعریف وتوصیف تک محدود کر لینا، تبصرہ کو تقریظ کے زمرے میں داخل کرا دیتا ہے، تبصرہ نگاری کا ایک اہم جزو یہ ہے کہ کتاب کے موضوع، مندرجات اور خوبیوں کے تعارف کے ساتھ ساتھ، کمزوریوں کی بھی وضاحت کی جائے اور روشن پہلوؤں کے ساتھ تاریک خانوں کی طرف بھی اشارہ ہو جائے، اسے قارئین کے علاوہ خود مصنف کے لئے بھی مفید قرار دیا جا سکتا ہے کہ اسے نئے ایڈیشن میں اصلاح کا موقع مل جاتا ہے۔ شیخ سعدی نے گلستان میں بڑی حکمت کی بات لکھی ہے: متکلم راتا کسے عیب نگیرد، سخنش صلاح نپذیرد، یعنی بولنے والے کی گفتگو میں جب تک کوئی عیب نہ نکالے، اس کی گفتگو کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔

اردو ادب کی تبصرہ نگاری میں ایک معتبر نام مولانا ابوالکلام آزاد کا ہے، مولانا نے ۲۰ نومبر ۱۹۰۳ کو کلکتہ سے ''لسان الصدق'' جاری کیا، جس ے مقاصد اشاعت میں اردو کتابوں پر بے لاگ اور سچے تبصروں کو شائع کرنا بھی تھا، مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:

> ''آج کل جس طریقہ سے کتابوں پر بالعموم ریویو کیا جاتا ہے، اسے ریویو کی جگہ (روایتی) تقریظ کہنا چاہئے۔ نہ کتاب کی پوری کیفیت ظاہر کی جاتی ہے اور نہ اس کے حسن و قبح پر بحث ہوتی ہے۔ صرف مصنف اور جائے طبع اور قیمت کی اطلاع دے دینی ریویو کا فرض سمجھا گیا ہے۔ ایسے ریویو سے علاوہ اس کے کہ ریویو نویسی کا اہم فرض پورا نہیں کیا جاتا، سب سے بڑی یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ کتاب کے نقائص نہ پبلک پر ظاہر ہوتے ہیں اور نہ مصنف پر، رفتہ رفتہ مصنفین بھی تقریظ کے عادی ہو جاتے ہیں اور پھر وہ کسی قسم کے اعتراض سننے کی قابلیت نہیں رکھتے'' (1)۔

1- ماہنامہ لسان الصدق نومبر 1903ء، صفحہ 25

Marfat.com

انیسویں صدی کی ابتداء میں تبصرہ نگاری کے فن کو جن رسائل و جرائد نے ترقی دی، ان میں مخزن لاہور (اپریل ۱۹۰۱) اردوئے معلّٰی علی گڑھ (جولائی ۱۹۰۳)، دکن ریویو (نومبر ۱۹۰۷) الہلال (۱۳ جولائی ۱۹۱۳) البلاغ (۱۲ نومبر ۱۹۱۵) ہمدرد دہلی، معارف اعظم گڑھ (۱۹۱۹) اور ماہنامہ ''اردو'' (جنوری ۱۹۲۱) بطورِ خاص قابل ذکر ہیں، مدیر مخزن شیخ عبدالقادر نے تبصرہ کے لئے آنے والی کتابوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا، وہ لکھتے ہیں:

''ہمارے پاس جو کتابیں ریویو کے واسطے جائیں گی۔ (ہم) ان کو دو قسم میں تبدیل کریں گے، ایک وہ جن پر ہم ناقدانہ نگاہ ڈالیں گے اور ناظرین کو (ان) کا حسن و قبح صاف دکھا دیں گے۔ اس صیغے میں ممکن ہے کہ ہماری سخن فہمی غلطی کرے، مگر نیت کبھی غلطی نہ کرے گی۔ نہ کسی کا لحاظ، تعریف کی طرف راغب کرے گا، نہ کسی کا عناد مذمت کی طرف۔ مال کو کسوٹی پر کس کے رکھ دیں گے۔ گاہک کا جی چاہے، اُٹھائے، جی چاہے نہ اُٹھائے، جو صاحبانِ تصانیف یا صاحبانِ مطابع اس معیار کو منظور فرمائیں، تنقید کی فرمائش کریں، ورنہ لکھ دیں کہ وہ صرف تقریظ چاہتے ہیں'' (1)۔

معارف اعظم گڑھ نے بھی تبصرہ کی کتابوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا تھا ''التقریظ والانتقاد'' کے تحت نسبۃً تفصیلی تبصرہ لکھا جاتا اور ''مطبوعات جدیدہ'' کے عنوان سے مختصر تعارف کرایا جاتا، ''معارف'' کی مقبولیت میں، اس کے جاندار اور جامع تبصروں کا بھی بڑا دخل رہا ہے، تبصرہ نگاروں میں، اس کے مدیر مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا عبدالسلام ندوی، مولانا عبدالماجد دریابادی، مولانا ابوالجلال اور شاہ معین الدین کے نام سرفہرست ہیں۔

1- مقالات عبدالقادر مولفہ محمد حنیف شاہد، صفحہ 205

Marfat.com

اس عہد میں دبستان دیو بند کے دو رسالوں نے بھی تبصرہ نگاری کے فن کو جلا بخشی، ایک ماہنامہ الفرقان (لکھنؤ) ..... جسے مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۳۴ء میں جاری کیا اور تسلسل کے ساتھ آج بھی لکھنؤ سے نکل رہا ہے، دوسرا رسالہ ''برہان'' ہے جو مولانا سعید احمد اکبر آبادی کے زیر ادارت جولائی ۱۹۳۸ء سے ندوۃ المصنفین دہلی کے ترجمان کے طور پر شروع ہوا۔

بابائے اردو مولوی عبدالحق کے تبصرے، اردو زبان میں تبصرہ نگاری کا بڑا اثاثہ ہیں، ان کے زیادہ تر تبصرے، ماہنامہ ''اردو'' میں شائع ہوئے، ماہنامہ اردو جنوری ۱۹۲۱ء سے شروع ہوا تھا اور ۱۹۴۶ تک شائع ہوتا رہا، تقسیم ہند کے زمانے میں دو سال بند رہنے کے بعد ۱۹۴۹ء میں کراچی سے چھپنے لگا۔

بابائے اردو مولوی عبدالحق کے تبصروں کے اب تک تین مجموعے شائع ہو چکے ہیں، ۱۹۲۳ء سے ۱۹۳۳ء تک انہوں نے ماہنامہ ''اردو'' میں جو تبصرے لکھے ہیں، وہ ''تنقیدات عبدالحق'' کے نام سے ۱۹۳۴ء میں شائع ہوئے اور بعض حضرات نے اسے اردو میں تبصروں کا پہلا مجموعہ قرار دیا، دوسرا مجموعہ ''ادبی تبصرے'' کے نام سے ۱۹۴۷ء میں اور تیسرا مجموعہ ''بابائے اردو کے غیر مدون تبصرے'' کے نام سے ۱۹۹۵ء میں شائع ہوا۔

تبصرہ نگاری کے سلسلے میں بعض رسائل کی روایت رہی ہے کہ مختلف افراد سے نئی مطبوعات پر تبصرے لکھوائے جاتے ہیں اور بعض رسائل کے مدیران، اداریہ نویسی کے طور پر تبصرہ نگاری بھی خود کرتے رہے ہیں، نیاز فتح پوری نے بھوپال سے ۱۹۲۲ء میں ''نگار'' جاری کیا، یہ رسالہ ان کے غیر اسلامی افکار کا ترجمان رہا، اس میں تبصرہ کا کالم وہ خود لکھتے رہے، انہوں نے ۱۹۲۲ء سے ۱۹۶۳ء تک (۱۸۴۷ء) اٹھارہ سو سینتالیس کتابوں پر تبصرے لکھے۔(1)

1- ماہنامہ نگار پاکستان (نیاز نمبر) جون۔1963ء، صفحہ 252

Marfat.com

اردو ادب کی تبصرہ نگاری میں ایک معتبر حوالہ ماہر القادری بھی ہیں، انہوں نے کراچی سے مارچ ۱۹۴۹ میں ''فاران'' نامی رسالہ جاری کیا اور تبصرہ کا کالم خود لکھنے لگے، ان کے تبصرے اپنے زمانے میں بڑے مقبول رہے، انہوں نے جوش ملیح آبادی کی خودنوشت ''یادوں کی بارات'' پر بے لاگ تبصرہ لکھا، مولانا عبدالماجد دریابادی کو ان سے کسی وجہ سے رنجش تھی، یہ تبصرہ پڑھ کر مولانا دریابادی کی رنجش دور ہوگئی اور کہا کہ ماہر القادری سات خون بھی کرتا تو بھی اس تبصرے کی بناء پر میں اسے بخش دیتا..... ان کے تبصروں کی ایک جلد چند سال پہلے شائع ہوئی تھی۔

اردو زبان و ادب کی تاریخ میں بعض رسائل ایسے بھی ہیں جن کے اجراء کا مقصد ہی تبصرۂ کتب رہا ہے، اس سلسلے میں سہ ماہی ''صبح سعادت''، ''اردو بک ریویو'' دہلی اور شش ماہی ''نقطہ نظر'' اسلام آباد کا نام لیا جا سکتا ہے، سہ ماہی ''صبح سعادت'' الہلال بک ایجنسی لاہور نے جنوری ۱۹۲۷ میں جاری کیا، اس کے مدیر حافظ سید احمد صدیقی قریشی تھے، اس کے پہلے شمارے کے آغاز میں تحریر ہے:

> ''صبحِ سعادت'' کا حقیقی دائرہ عمل عام رسالوں سے بالکل الگ ہے، اس کے اجراء کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ وہ کتابوں اور مصنفوں کے متعلق ہر قسم کی مفید معلومات بہم پہنچائے اور جو اہلِ علم دنیا کے ہنگاموں سے الگ بیٹھے خدمتِ علم میں مصروف ہیں، انہیں دوسرے خدامِ علم کی مساعی جزیلہ سے آگاہ کرتا رہے۔ ''صبحِ سعادت'' میں اس کے سوا جن مقالات کا التزام کیا گیا ہے، ان کا مدعا محض یہ ہے کہ اس کام کی خشکی میں کسی حد تک رنگینی اور تنوع پیدا ہو جائے''۔(1)

1- ششماہی ''نقطہ نظر'' شمارہ دوم، صفحہ 19

Marfat.com

لیکن یہ رسالہ زیادہ دیر تک جاری نہیں رہ سکا اور اس کے کل چھ شمارے ہی شائع ہوئے۔

''اردو بک ریویو'' دہلی سے جناب محمد عارف اقبال کے زیر ادارت گزشتہ بارہ سال سے مسلسل شائع ہو رہا ہے، اس کا زیادہ تر حصہ جدید کتابوں کے تعارف اور تبصرے پر مشتمل ہوتا ہے، اکتوبر ۲۰۰۵ میں دس سال پورے ہونے پر اس کا ایک نمبر شائع ہوا، جس میں دس سالہ کارکردگی کا جائزہ لیا گیا ہے، ان دس سالوں میں ۱۸۷۱ کتابوں اور مجلات پر تفصیلی تبصرے اور ۶۴۳۰ کتابوں کا مختصر تعارف شائع ہوا، یہ رسالہ اس حوالے سے بھی منفرد ہے کہ اس میں اسلامی اور ادبی ہر طرح کی کتابوں پر تبصرے ہوتے ہیں، اس میں ایک طرف جہاں حدیث کی کسی کتاب کی شرح، علم تفسیر سے متعلق کسی تفسیری کتاب اور کسی دوسرے دینی موضوع سے متعلق تالیف کا تعارف اور تبصرہ آتا ہے، وہیں کسی افسانے، ناول اور خالص عربی موضوع سے متعلق کتاب کا تبصرہ بھی شائع ہوتا ہے! تبصروں کے لئے آنے والی کتابیں، مختلف اہلِ قلم کے پاس تبصروں کے لئے بھیجی جاتی ہیں اور ان کے تبصرے، مبصر کے نام اور ایڈریس کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

نئی کتابوں کے تعارف وتبصرہ پر مشتمل، ایک مجلّہ شش ماہی ''نقطۂ نظر'' بھی ہے جو اسلام آباد سے انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز کے زیر اہتمام شائع ہوتا ہے اور اس کے مدیر جناب سفیر اختر صاحب ہیں، اس کا پہلا شمارہ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو شائع ہوا، افتتاحیہ میں لکھا ہے:

''انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز نے فیصلہ کیا ہے کہ پہلے قدم کے طور پر وطنِ عزیز میں شائع ہونے والی نئی کتب اسلامیات کے بارے میں اطلاعات فراہم کی جائیں۔ ''اسلامیات'' سے

Marfat.com

مراد ہمارے نزدیک بالفاظ ڈاکٹر سید ظفر الحسن مرحوم، ہر وہ بات ہے جو اسلام اور مسلمانوں سے متعلق ہو، اس میں تاریخ و ادب، علوم و فنون، تہذیب و تمدن، مذہب و اخلاق، فلسفہ و حکمت، معاشیات و سیاسیات سبھی کچھ آ جاتا ہے۔..... اس نقطۂ نظر سے ہر سال کتنی نئی کتب اسلامیات شائع ہوتی ہیں؟ اعداد و شمار تو میسّر نہیں، مگر ایک اندازے کے مطابق یہ تعداد پانچ چھ سو کے لگ بھگ ہو گئی، اور یہ کتابیں وطنِ عزیز کی مختلف زبانوں کے ساتھ ساتھ انگریزی، عربی اور فارسی میں شائع ہوتی ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ تمام نئی ''کتبِ اسلامیات' کے بارے میں نہ صرف بنیادی اطلاعات فراہم کریں، بلکہ ان میں سے اہم کتابوں پر تفصیلی یا مختصر تبصرے شائع کریں''۔(1)

ششماہی نقطہ نظر اسلام آباد کے اب تک ایک درجن سے زیادہ شمارے شائع ہو چکے ہیں!

تبصرۂ نگاری کی تاریخ میں مشفق خواجہ (مرحوم) کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، اردو ادب میں ان کا مشہور کالم ''سخن در سخن'' درحقیقت فکاہیہ تبصرۂ نگاری کا اعلیٰ نمونہ تھا، بلکہ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے اردو ادب میں مزاحیہ تبصرہ نگاری کی ایک نئی طرح ڈالی، اس کالم میں عموماً وہ کسی ادبی کتاب ہی کے مندرجات کو زیرِ بحث لاتے اور لطیفے مزاحیہ جملوں میں کتاب کی خامیوں کی نشاندہی کرتے، ان کے اس کالم کے چار مجموعے ''خامہ بگوش کے قلم سے''..... ''سخن ہائے ناگفتنی''..... ''سخن ہائے گسترانہ'' اور ''سخن در سخن'' کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں، ان کے علاوہ مشہور ادیب ڈاکٹر ظ، انصاری

1- ششماہی نقطہ نظر اسلام آباد، شمارہ۔1، صفحہ 6

Marfat.com

کے تبصروں کا مجموعہ بھی ''کتاب شناسی'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے!

پاکستان بننے کے بعد دینی مدارس سے جو جرائد اور ماہنامے نکلنے لگے، ان میں سے بعض نے اردو زبان و ادب کے حوالے سے بھی بڑی خدمات انجام دیں، اس سلسلے میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا ترجمان ''الحق''، دارالعلوم کراچی کا ترجمان ''البلاغ'' جامعہ بنوری ٹاؤن کا ترجمان ''بینات'' اور جامعہ فاروقیہ سے شائع ہونے والا ''الفاروق'' بطورِ خاص قابل ذکر ہیں، ان جرائد میں حسب روایت تبصروں کے کالم کے لئے مخصوص صفحات رکھے گئے، مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ ایک طویل عرصے تک البلاغ میں تبصرہ کا کالم لکھتے رہے، ان کے تبصروں کا مجموعہ دو سال قبل ''تبصرے'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔(1)

ماہنامہ ''الفاروق'' کراچی میں بھی تبصروں کا کالم کئی سالوں سے مستقل اور مسلسل چھپ رہا ہے۔

1- مزید متعدد رسائل و جرائد بھی کتابوں پر تبصرے شائع کرتے ہیں۔ جو بڑے وقیع اور قابل مطالعہ ہوتے ہیں۔ ان میں سہ ماہی ''فکرونظر'' اسلام آباد (ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد) سہ ماہی ''المعارف'' لاہور (ادارہ ثقافت اسلامیہ 7۔کلب روڈ لاہور) ماہنامہ ''ترجمان القرآن'' لاہور (دفتر ترجمان القرآن ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور) ہفت روزہ ''ندائے ملت'' لاہور (نوائے وقت گروپ آف پبلی کیشنز لاہور) ماہنامہ ''قومی ڈائجسٹ'' لاہور، ماہنامہ ''حکایت'' لاہور اور ماہنامہ ''اردو ڈائجسٹ'' لاہور وغیرہ۔

10225/1

Marfat.com

پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد ایک علم دوست اور اہلِ قلم شخص ہیں آپ کا مطالعہ وسیع، نظر عمیق اور قلم رواں ہے آپ کے محررہ تبصرے اور دیباچے بڑے جاندار ہوتے ہیں اور آپ زیر تبصرہ / زیر قلم کتابی مواد ہر نظر بڑی گہری نظر ڈالتے ہیں۔ آپ کی کتابوں پر تبصروں اور دیباچوں کی زیر نظر کتاب ''تعارف وتبصرہ کار ہائے قلم'' محض مختصر تعارف نہیں بلکہ ایک مکمل اور بھرپور جائزہ ہوتا ہے۔ اس کے پڑھنے والے کے علم وفہم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور شاہ صاحب کے علم وفن کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ آپ کے قلمی تبصروں کا مطالعہ یقیناً آپ کے قلب ونظر اور علم و دانش کو جلا بخشے گا۔ اوراق پلٹئے اور تبصرے پڑھئے۔

عبید اللہ خالد

نوٹ: یہ دیباچہ (علاوہ آخری پیرا کے) مولانا ابن الحسن عباسی کی تالیف ''کتب نما'' سے لیا گیا ہے۔ جس کے لئے فاضل دیباچہ نگار سے تحریری اجازت لی گئی ہے۔

Marfat.com

عکس خط

حوالہ نمبر JF-O/AU/F-II/01010/ 25/جنوری2010

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی ومحترمی جناب پروفیسر شبیر حسین شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط بہ حوالہ "کتب نما" میرے سامنے ہے۔ "کتب نما" پر آپ نے جو تبصرہ فرمایا ہے، وہ بھی دیکھ لیا ہے۔ ان شاء اللہ الفارق کی قریبی اشاعت میں یہ تبصرہ شائع کر دیا جائے گا۔

"اردو میں تبصرہ نگاری کی تاریخ کا اجمالی جائزہ" کی پسندیدگی کا شکریہ۔ آپ کو یہ تحریر اپنی کتاب میں شائع کرنے کی اجازت ہے۔ کتاب شائع ہو جائے تو ضرور بھجوایئے گا۔

ماہنامہ الفاروق کے چند شمارے حسب خواہش آپ کو بھجوائے جا رہے ہیں۔

امید ہے، مزاج بخیر ہوگا۔ فقط

والسلام

عبید اللہ خالد

مدیر ماہنامہ الفاروق کراچی

رابطہ: پوسٹ بکس نمبر 11009، شاہ فیصل کالونی نمبر 4، کراچی 75230، پاکستان۔ فون: 4573438 فیکس: 4571525 ای میل: info@farooqia.com ویب سائٹ www.farooqia.com

Marfat.com

حرفِ نیاز

''تعارف وتبصرہ کار ہائے قلم'' پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ یہ کتاب بڑی علمی، معلوماتی اور تجرباتی مطالعہ پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں وہ مضامین ہیں جو مصنف موصوف نے بعض کتب، مضامین اور رسائل کے تعارف و تبصرہ کے ذیل میں تحریر کئے یا ان پر تنقیدی نظر ڈالی اور ان کے حسن وقبح پر مدلل بات چیت کی۔ ان میں بعض مضامین اور تبصرے ایسے ہیں جو غیر مطبوعہ ہیں اور مصنف نے مئولفین و مصنفین کے لئے خود تحریر کیے ہیں۔

کتاب میں شامل تبصرے، تنقیدیں یا مضامین، جن کتب، رسائل اور مضامین پر تحریر کیے گیے ہیں وہ کتب وتخلیقات میں نے براہ راست نہیں پڑھیں اس لیے ان مضامین کے بارے میں میں دعویٰ کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتا۔ چونکہ میں مصنف موصوف کو ذاتی طور پر جانتا ہوں اور انکے اخلاق وکردار، ادبی رویوں، تنقیدی اسلوب اور مختلف علوم وفنون پر ان کی وسعت علمی اور بے تعصبی سے آگاہ ہوں۔ دیگر ان مضامین پر مصنف موصوف کا علمی استدلال، موضوع زیر بحث پر دیگر اہل قلم کے خیالات کا تفصیلی اور پھر ذاتی رائے کا بے لاگ اظہار، ان مضامین، مقدمات اور تبصروں کو وقیع اور قابل تحسین بنادیتا ہے۔ جس کا میں بھی معترف ہوں۔

مصنف موصوف سیلف میڈ (SELF MADE) آدمی ہیں۔ پاکستانی معاشرہ کے ان ۹۰ فیصد سے زیادہ لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی دنیا خود بنائی۔ ان کو دوسرے لوگوں پر اس وجہ سے بھی فوقیت حاصل ہے کہ انہوں نے محرومیوں کو جان کا روگ نہیں بنایا بلکہ مادی دنیا میں ککھ سے لکھ بننے کی بجائے تعلیم وتعلیم کے میدان میں کچھ کر گزرنے اور پانے کی خواہش کو مہمیز کیا اور اس کے لیے مثبت راستہ اختیار کیا۔

Marfat.com

مایوسی اور بے زاری کی بجائے امید، محنت اور کچھ نہ کچھ کرنے کے مقصد کو زیست ٹھہرایا اور پھر انگریزی محاورے "To burn the midnight oil" کو علمی طور پر سچ کر دکھایا۔ مطالعہ، ہمہ گیر مطالعہ، گہرائی اور گیرائی میں اتر کر کیا جانے والا مطالعہ کیا۔ انہوں نے ڈگریاں نام کے ساتھ لاحقے، منصب میں اضافے اور تنخواہ میں ترقیوں کے اضافہ کے لیے بطور "گیدڑ سنگھی" حاصل نہیں کیں بلکہ انہوں نے علم کو فرض سمجھ کر حاصل کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی ڈگریاں وقیع اور ان علم وتجربہ، گہرائی اور گیرائی میں حیران کن حد تک اسلامی دور کے نظام تعلیم کے فارغ التحصیل علماء وفضلا کی وسعت گہرائی، ہمہ گیری اور ہمہ دانی کی خصوصیت پائی جاتی ہے۔

موصوف گورنمنٹ کالج ننکانہ صاحب میں اسلامی تعلیمات کے استاد ہیں عربی اور تاریخ میں بھی ڈگری ہولڈر ہیں مگر مطالعہ کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ آپ کی عربی اور اسلامیات کے علاوہ اردو اور فارسی زبان وادب پر گہری نظر ہے۔ بلند پایہ ادبی ذوق رکھتے ہیں۔ اسلامی تاریخ اور تاریخ عالم پر گہری نظر ہے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے بارے میں بے حد پر امید ہیں۔ شاہ صاحب نہ صرف استاد ہیں بلکہ آپ مذہبی سکالر، خطیب، ادیب محقق اور مبصر ہونے کے ساتھ ساتھ علمی وادبی تحریکات سے آگاہ ہیں۔ دینی معاملات میں عالم باعمل اور سینے میں ایک دردمند دل رکھنے والے انسان ہیں۔ آپ معاشرے کے ضرورت مندوں کے لئے یقیناً ایک منبع فیض ہیں۔

زیر نظر کتاب "تعارف وتبصرہ کار ہائے قلم" جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے' میں وہ خطوط، مضامین، تبصرے اور تنقیدی آراء ہیں جو مصنف موصوف نے بعض کتابوں، رسالوں اور مختصر ومطول تحریروں کے مطالعے بعد لکھے ان مضامین، تبصروں اور آراء کو پڑھ بندہ یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا:

حالات سے مجبور ہوں، اے ذوق وگرنہ
ہر فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا

Marfat.com

شاہ صاحب ہرفن مولا ہیں اور ان کی مختلف علوم وفنون پر بڑی بالغ نظر ہے۔ ان کا مطالعہ ماشاء اللہ وسیع ،معلومات حیرت انگیز،قوت حافظہ کی مضبوطی حیران کن حد تک قابل داد ہے۔ اس سلسلے میں گورنمنٹ کالج شاہدرہ کے مجلّہ ''اوج'' کے نعت نمبر کی مثال دی جاسکتی شاہ صاحب نے جہاں اس رسالے کی نعت نمبر کے سلسلے میں کاوشوں کوسراہا ہے وہیں اس کی کوتاہی اور نارسائی کا ذکر بھی کیا ہے۔ جو بعض انتہائی معتبر نعت گوشعراء کونظر انداز کرنے اور اس ضمن میں بعض ادبی رسالوں اور کاوشوں کو شامل اشاعت نہ کرنے پر حلقہ ادارت کوان کی کم کوشی کا احساس دلاتی ہے۔

(صفحہ نمبر ۱۰۹۔۱۱۔۱۲)

اس ضمن میں ماہنامہ '' الرشید'' کا نعت نمبر پر مصنف موصوف کا مضمون (ص۲۲) پر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ نیز اسی طرح حضرت (ص ۵۳ پر) امام اعظم رضی اللہ عنہ پر اعتراض کے ازالے کی کامیاب کوشش اور اس ضمن میں اس تقابل اور موازنہ مولانا شبلی نعمانی کی سیرت النعمان سے کر کے ایڈیٹر ماہنامہ ''الرشید'' لاہور کو احساس دلایا کہ علمی اور تنقیدی کاموں میں بات کو دلیل اور ثبوت سے ہی وقیع اور مستند بنایا جاسکتا ہے۔

شاہ صاحبؒ کے ذہن میں اسلام کی علمی خدمات کرنے کا ایک پروگرام ہے اور وہ اس کا جذبہ بھی رکھتے ہیں اگرچہ وسائل کی کمیابی کا شکار ہیں مگر جہاں کہیں موقع ملتا ہے دوسروں کو اس عظیم کام پر آمادہ کرتے رہتے ہیں ماہنامہ ''نور الاسلام'' لاہور پر تبصرہ کرتے ہوئے شاہ صاحب ایڈیٹر کی خدمات کو سراہتے اور اسلامی خدمات کے سلسلے میں بے شمار قابل وعمل اور مفید مشورے بھی دیتے ہیں۔

''تعارف وتبصرہ کارہائے قلم'' میں ''نعت پھلواڑی'' ایک غیر مطبوعہ کتاب پر تبصرہ ہے۔ ''نعت پھلواڑی'' پر تبصرہ پڑھنے کے بعد معلوم ہوگا کہ کس طرح ایک استاد اپنے شاگردوں کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو بھانپ کر ان کی تصحیح اس طرح کرتا ہے

Marfat.com

کہ ''شیدا گپوڑیا'' عبدالرشید شاہد بن کر صحابی رسول و شاعر رسول حضرت حسان بن ثابتؓ کے شاگردوں میں شامل ہو جاتا ہے۔شاہ صاحب کی زیرنظر تحریریں پڑھ کر شاعر کا یہ مصرعہ بے اختیار لبوں پہ آجاتا ہے:

ہر فن مولا ہوں بھئی میں ہر فن مولا ہوں
تم کام میرا تو دیکھو میں ہر فن مولا ہوں

بلاشبہ شاعر کا یہ جملہ بظاہر تعلّی کا ہے مگر شاہ صاحب بھی یہ دعوٰی کریں تو غلط نہ ہوگا۔ ڈلیل اس امر کی یہ ہے کہ انہوں نے بعض کتابوں رسالوں کو ضوری طور پر جاذب نظر بنانے کے لیے فنی مشورے دیے ہیں ان اسلامی علمی اور ادبی موضوعات کے علاوہ ایک دو انگریزی زبان کی کتب پر نہ صرف تبصرہ کیا ہے بلکہ انہیں مفید بنانے کے لیے مشورے بھی دیے ہیں جو شاہ صاحبؒ کی انگریزی زبان وقواعد پر دسترس کے آئینہ دار ہیں۔ جسے شک ہو اس کتاب کا بے لاگ مطالعہ کرلے۔

شاہ صاحب بارہ کتب کے مصنف ہیں اور ان کی بعض کتابوں اور مضامین پر مشہور ادبی شخصیات کے تبصرے، تنقیدی اور ستائشی مضمون پر مشتمل ایک جلد ہی منصۂ شہود پر آرہی ہے۔ شاہ صاحب ایک بھاری بھرکم علمی وادبی شخصیت اور مشاہداتی وتنقیدی صلاحیت کے مالک ہیں دوسروں کی کتابوں پر شاہ صاحب کے تبصرے اور شاہ صاحب کی کتابوں پر دوسروں کے تبصرے ایک علمی وادبی مقام رکھتے ہیں جن سے انکار ممکن نہیں۔

اک زمانہ معترف شاہ صاحب کا
ادبی فن، قدرت، قلم شاہ صاحب کا

پروفیسر گلزار محمد
گلی پیراں والی ننکانہ صاحب

Marfat.com

خیالات گداز

پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد گورنمنٹ گورونانک ڈگری کالج ننکانہ صاحب کی وہ شخصیت ہیں۔ جنہوں نے علم وادب کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنا رکھا ہے۔ اور مطالعہ کو اپنی زندگی کا مقصد ومحور بنالیا ہے۔ ہر وقت اپنے آپ کو مطالعہ میں رکھ کر " طَلَبُ العِلمِ فَرِیْضَۃٌ عَلَی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَۃٌ " فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انہوں نے اپنا حرز جاں بنا لیا ہے۔ علم وادب کی کم وبیش ہر صنف کا انہوں نے بنظر عمیق مطالعہ کیا ہے۔

پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد صاحب مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ صاحب قلم بھی ہیں اور وقتاً فوقتاً وہ متنوع موضوعات پر لکھنے لکھانے کا شغل جاری رکھتے ہیں۔ ان کی تخلیقی صلاحیتیں نئے نئے اُفق تلاش کرتی رہتی ہیں۔ ان کی نوک قلم سے نکلنے والی چند کتب کے اسماء حسب ذیل ہیں:

☆ تجلیات سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ مطالعہ تعلیمات اسلام

☆ عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

☆ آئیڈیل انگلش گرائمر وکمپوزیشن

☆ اسلامیات لازمی سال اول معروضی (گیارہویں جماعت)

☆ اسلامیات اختیاری سال اول معروضی (بارہویں جماعت)

☆ اسلامیات لازمی سال دوم معروضی (بارہویں جماعت)

☆ مصباح القرآن والحدیث (بارہویں جماعت)

☆ مصباح اسلامی تہذیب وتمدن وتاریخ (گیارہویں جماعت)

Marfat.com

☆ نمرہ انگلش گرامر (چھوٹے بچوں کے لئے)

ان کتابوں کے موضوعات اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ شاہ صاحب کے مطالعہ کے افق کہاں تک پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ بات تو طے ہے کہ علم وعمل کے خورشید درخشاں، رشد و ہدایت کے روشن تاباں، ازل وابد سے پیغمبرِ اولیں وآخریں جناب احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان "لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ" کے مصداق کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات وبابرکات اسے اس کے والدین، اولاد اور دوسرے سب لوگوں سے پیاری نہ ہو جائے۔ شاہ صاحب اس لحاظ سے خوشی بخت ہیں۔ کہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات سے ان کا تعلق قابل رشک ہے۔ ان کی پہلی دو کتابوں کے نام اپنے آقا ومولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لازوال محبت کے آئینہ دار ہیں۔ انکی سب سے پہلی کتاب "عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ" ہے جس کا دوسرا ایڈیشن اشاعت پذیر ہے اور دوسری کتاب "تجلیات سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لیے باعث صد افتخار اور زاد آخرت بھی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت ایک مسلمان کی فکری اساس ہے۔ ہر پکے اور سچے مسلمان کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر غیر متزلزل یقین ہے۔ ہر دور میں جھوٹے مدعیان نبوت اپنی اپنی نبوت کا دعوی کر کے آیت قرآنی "مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا" (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں سے کسی باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہر شے کو جاننے والا ہے) سے روگردانی کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، سجاح بنت حارث اور طلیحہ اسدی سے لے کر دور حاضرہ تک کتنے ہی جھوٹے نبی آئے اور ایمان والوں کے عقیدہ پر ڈاکہ ڈالنے کی سعی کرتے رہے

Marfat.com

۔جیسے جیسے جھوٹے نبی آتے رہے مسلمان اہل السیف والقلم ان کی جھوٹی نبوتوں کے پیراہن تار تار کر کے لوگوں کو حقیقت آشنائی کراتے رہے۔ شاہ صاحب بھی ان خوش نصیبوں میں سے ہیں جن کو رب جلیل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس کی حفاظت کے لیے چنا ہے شاہ صاحب کی کتاب عقیدہ ختم نبوت اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔

آپ کے قلمی شاہکار ''تجلیات سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اعلیٰ پائے کے تحقیقی ،علمی ،فکری اور دینی انعام یافتہ مقالات شامل ہیں یہ مقالات علم کا خزانہ اور تحقیق و تدقیق کی شان لیے ہوئے ہیں۔ ''مطالعہ تعلیمات اسلام'' میں بھی آپ نے سوالا جوابا انداز میں دینی وعلمی معلومات کا خوان طالبانِ علم اور جویان روشنی کے لیے پیش کر دیا ہے اور قرآن کریم کے اس فرمان ذیشان کو سچ ثابت کر دکھایا ہے ''وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ''

زیر نظر کتاب ''تعارف وتبصرہ کارہائے قلم'' میں ایسے نو بہ نو تبصرے جو شاہ صاحب نے دوسرے لوگوں کی تخلیقات پر کئے ہیں۔ ان کا مطالعہ قاری کو ایک اور علمی وفکری دنیا میں پہنچا دیتا ہے۔

کتاب کا یہ حصہ ان تحریروں پر مشتمل ہے جو شاہ صاحب کے قلم سے وقتاً فوقتاً تبصروں کی صورت میں نکلتی رہی ہیں۔ شاہ صاحب نے یہ تبصرے بڑے سائنسی انداز میں سپرد قلم کیے ہیں۔ جس طرح سائنسدان اپنے کام کو تجربات، مشاہدات اور نتائج میں تقسیم کرتا ہے اسی طرح شاہ صاحب اپنے کام کو تین مرحلوں میں تقسیم کرتے ہیں یعنی اول' مطالعہ وتعارف ، دوم' مشاہدات ومحاسن اور سوم' نقد و نظر اور تجاویز۔ شاہ صاحب پہلے کتاب کا بنظر عمیق مطالعہ کرتے ہیں اس کے Contents سے اپنے قاری کو روشناس کراتے ہیں پھر اسے تجزیاتی میز پر سجا کر کوئی نتیجہ اخذ کرتے ہیں اور بڑی

Marfat.com

ایمانداری سے اسے صفحہء قرطاس پر منتقل کرتے ہیں۔ ان کے یہ تجزیے بڑے بے لاگ، غیر متعصّبانہ اور متوازن ہونے کے ساتھ ساتھ کسی لکھاری کے حق واقعی کو تلف نہیں کرتے۔

شاہ صاحب کے تبصروں میں سب سے طویل تبصرہ میڈم شاد چغتائی کی نعتیہ تصنیف ''جام طہور'' پر ہے اسکے بعد طویل تبصرہ میجر (ر) امیر افضل خاں کی کتاب ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلال و جمال'' پر ہے اور حق یہ ہے کہ انہوں نے تبصرہ، تحسین اور تنقید کا حق ادا کر دیا ہے۔

گورنمنٹ کالج شاہدرہ (لاہور) کا رسالہ ''اوج'' اپنے نعت نمبر کے حوالے سے خاصہ مشہور ہے اور علمی حلقوں میں اس کی پذیرائی ورسائی ہاتھوں ہاتھ ہوئی ہے۔ شاہ صاحب نے کم وبیش بارہ صفحات پر مشتمل تبصرہ رقم کیا ہے جن میں سے کم وبیش دس صفحات اس کے محاسن اور تجزیات پر مشتمل ہیں جبکہ باقی صفحات میں ان کے خیال کے مطابق جو گنجائش اصلاح موجود ہے ان پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ تجاویز دیتے ہوئے وہ کہتے ہیں:

> ''جہاں تک اوج کے مذکورہ نمبر میں خوبیوں کا تعلق ہے تو خوبیاں بے شمار بس آنکھ اور فکر ایک عاشق کا چاہیے اور جہاں تک خلا کا سوال ہے تو خلا سے کوئی بھی مبرا نہیں''

اس کے بعد شاہ صاحب تجاویز دیتے ہیں اور جو جو خلا محسوس کرتے ہیں اس کی بڑے بے لاگ انداز میں نشاندہی کرتے ہیں۔ تفصیل کے لیے ان کا تبصرہ پڑھنا ناگزیر ہے۔

شیخ عمر فاروق کی تفسیر قرآن کی پہلی جلد ''الفرقان'' کے نام سے منصۂ شہود پر آئی ہے۔ شاہ صاحب نے اس کا بنظر عمیق مطالعہ کرنے کے بعد اپنی رائے کا اظہار

Marfat.com

کرنے کے لیے اٹھارہ صفحات خرچ کیے ہیں جن میں بارہ صفحات تجزیاتی اور چھ صفحات تجاویز، اصلاح وبہتری کے لیے ہیں۔ جس میں وہ تجاویز برائے اصلاح دیتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

''ایک بات حیران کن ہے کہ شیخ عمر فاروق نے ''الفرقان'' تحریر کرتے وقت سلف وخلف دونوں طبقوں کے علماء کی تفسیروں سے استفادہ کیا ہے۔ آپ کا تعلق جماعت اسلامی سے ثابت شدہ ہے۔

آپ کا خلوص وللّٰہیت واضح اور نمایاں ہے لیکن درج ذیل معروف اور مروج اور متداول تفاسیر سے صرف نظر کیا ہے بلکہ تھوڑی سی بے باکی کرلی جائے تو ان تفسیروں کا سایہ بھی ''الفرقان'' پر نہیں پڑنے دیا گیا''۔

اس کے بعد تفسیر مظہری مولفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر تفسیر انوار البیان مولفہ مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ تک سترہ تفاسیر کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔''

ننکانہ صاحب کے شاعر عبدالرشید شاہد کی نعتیہ کتاب ''نعتیہ پھلواڑی'' پر ان کی گفتگو اکیس صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ جن میں ۱۲ صفحات انہوں نے حضرت ابوطالب سے لیکر عصر حاضر کے شعراء کے کلام شناسی کے لیے وقف کیے ہیں اور ان کے ایک ایک دو دو شعر تبرکاً دیے ہیں۔ اس کے بعد وہ ''نعتیہ پھلواڑی'' پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ اور پتہ چلتا ہے کہ وہ کس طرح حق ہمسائیگی ادا کرتے ہیں۔ مگر تحقیق وعدل کو بھی ہاتھ سے نہیں جانے دے رہے۔

مولنا عبدالحامد بدایونی کی کتاب ''تصحیح العقائد'' پر تبصرہ ان کے عمومی مزاج

Marfat.com

سے مختلف ہے کیونکہ یہاں وہ اپنی بات شروع کرنے کے بعد کا پانچ، چھ سطروں بعد ہی تجاویز وتنقید کا آغاز کرتے ہیں اور انتہائی تعمیری انداز میں اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہیں۔ اس تبصرے کو محاکمہ کہا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ اس تبصرے سے ان کی اپنے مسلک کے ساتھ وابستگی کے ساتھ ساتھ دردمندی و دلسوزی بھی ظاہر ہوتی ہے۔ جبکہ اس میں ''العطورا لمجموعہ'' کے ذکر کرنے راقم کی کتاب سے جدائی کے زخم کو تازہ کر دیا جو ایک دوست چند دن کے لیے لے گیا اور پھر واپس کرنا گوارانہ کیا۔

میں شاہ صاحب کی اس تصنیف لطیف اور قارئین کے درمیان زیادہ دیر تک حائل نہیں رہنا چاہتا اس دعا کے ساتھ اللہ تعالی سے دعا گوہوں کہ اللہ مالک عزت وجاہ پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد کے ذوق کو مزید فراوانی بخشے اور ان کے فکر وفن کو مزید نکھار عطا فرمائے تا کہ وہ نخل علم کی مسلسل آبیاری کی تگ ودو میں لگے رہیں آمین ثم آمین۔

پروفیسر محمد یٰسین قمر
(شعبہ اسلامیات)
گورنمنٹ گورونانک ڈگری کالج
ننکانہ صاحب

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عرضِ مؤلّف

سب تعریفیں اللہ رب العزت کو ہی واجب ہیں جس نے قلم کو تخلیق کیا اور پھر قلم کے ذریعے علم سکھایا (سورۃ العلق) اور پھر جس کا کلام ہر قسم کے شبہ اور نقص سے پاک ہے اسی کا کلام ہے جو ''کلام الملوک، ملوک الکلام'' کا درجہ رکھتا ہے۔ اسی ذاتِ بارحمت کا کلام اس فضیلت اور تحسین کا حامل ہے جس کلام کا پڑھنا قابلِ ثواب، اور اس میں غور وفکر اور تدبر کرنا عقل و دانش میں اضافے کا سبب ہے اور جس پر عمل پیرا ہونا دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں کامیابی اور کامرانی کی ضمانت ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ اکمل و کامل اور ہادی و عامل اس کائنات میں نہ کوئی رہا ہے نہ ہے اور نہ ہوگا۔ آپ کا کلام بھی ہر قسم کے شبہ اور اغلاق سے پاک ہے اگر اس میں کسی کو کوئی انگشت نمائی کا موقع ہاتھ آتا ہے تو اس کی وجوہات دوسری ہو سکتی ہیں۔ نہ تو کلام پر حرف گیری ہو سکتی ہے اور نہ صاحبِ کلام پر کلام کیا جا سکتا ہے:

خَيْرُ الْكَلَامِ كِتَبُ اللّٰهِ وَ خَيْرُ الْهُدٰى هُدَى مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ ربّ کریم جل مجدہٗ ہی ہماری غلطیوں کی اصلاح کرنے والا ہے ہمیں فہم و علم سے نوازنے والا ہے اسی پروردگارِ حقیقی اور کردگارِ واقعی کی عطا اور انعام سے بندہ ناچیز اس قابل ہوا کہ کتاب و جرائد کا مطالعہ کر سکے۔ ان کا اپنے ناقص علم وفہم کی روشنی میں جائزہ لے سکے اور پھر اس کے محاسن و مصائب بیان کر سکے الحمد للہ ثم الحمد للہ!

بندہ ناچیز نے اپنے علم، مطالعہ، تنقیدی صلاحیت اور تحقیق و تدقیق کے تجربے

Marfat.com

کو استعمال کیا اور پھر تبصرہ ورائے کو صفحۂ قرطاس پر منتقل کیا۔ پھر ان کو اپنے سے زیادہ صاحبانِ فہم، صاحبانِ علم اور صاحبانِ فن کو برائے مطالعہ ونظر ثانی و اصلاح پیش کیا درخواست کی کہ وہ اس مسودہ کا دقتِ نظری سے جائزہ لیں اور ضروری و مفید اصلاحات کر دیں۔ اس طرح یہ مبیضہ اس قابل ہوا کہ اسے باذوق حضرات کے مطالعہ کے لئے پیش کیا جا سکے۔

شاملِ کتاب تعارف، تبصرے اور تنقیدیں دراصل مختلف کتب و رسائل اور نمبرز پر فدوی کے مشاہدات و تاثرات ہیں تعارف و تبصرہ ہے اور اصلاحی و تصحیحی اقدامات کی سفارش ہے وہ تمام حضرات جن کی کتب و رسائل اور مجلّات و محققات کا شامل کتاب تبصروں اور تنقیدوں میں جائزہ لیا گیا ہے۔ وہ بہت محترم ہیں، بہت ہی گرامی قدر ہیں، بہت زیادہ لائقِ سلام ہیں مگر جب نقد و نظر کا معاملہ ہو تو زیرِ تبصرہ کتاب کا کچھ نہ کچھ جائزہ و مشاہدہ ضروری ٹھہرا اور اصلاحی اقدامات کی سفارش اور تسامحات کی نشاندہی ضروری ٹھہری تا کہ تبصرہ و تنقید میں عدل قائم رہے۔ لہٰذا ''کچھ نہ کچھ'' لکھا گیا ہے درخواست ہے کہ تنقیدی و اصلاحی حصہ کو تنقید و تجزیہ کی بجائے صرف خیر خواہی کے ساتھ فروگذاشتوں اور تسامحات کی نشاندہی سمجھا جائے۔ میں تو اپنے آپ کو اس شعر کا مصداق سمجھتا ہوں:

ضروری ہے کہ میں سمجھوں کہ من آنم کہ من دانم
بس اس کو رسم دنیا جانئے نہ میں عالم نہ یہ کالم

اس کتاب ''تعارف وتبصرہ کار ہائے قلم'' کو اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ:

اولاً: کتاب زیرِ تبصرہ کے مندرجات کا تعارف کروایا گیا ہے۔

ثانیاً: کتاب زیرِ تبصرہ کے محاسن بیان کیئے گئے ہیں۔

ثالثاً: کتاب زیرِ تبصرہ میں تسامحات اور فروگذاشتوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

Marfat.com

میں نے باقاعدہ تبصرے کئے، میں نے پیشِ لفظ / دیباچے لکھے، میں نے شعری کلام کے ذریعے اپنے جذبات واحساسات کا اظہار کیا۔ سب شامل ہے اس میں کسی لاگ لپیٹ اور ملمع سازی سے کام نہیں لیا گیا بلکہ سادہ سادہ انداز میں نیک نیتی سے جو کچھ میری سمجھ میں آیا یا جسے میں نے مناسب سمجھا لکھ دیا ہے۔

زیادہ تبصرے تو مراسلات کی شکل میں ہیں۔ لہٰذا آپ کو ان تبصروں میں کہیں کہیں ''مراسلات'' کا انداز ملے گا۔ کچھ تبصرے میں نے صاحبِ کتاب، کسی رسالہ و مجلّہ کے مدیر و مرتب کے لئے لکھے اور باقاعدہ ان کو پیش کئے۔ کچھ تبصرے شائع بھی ہوئے مثلاً

۱۔ ''اوج'' شاہدرہ لاہور (نعت نمبر) پر میرا تبصرہ پندرہ روزہ تحریک لاہور میں شائع ہوا۔

۲۔ ''الرشید'' (نعت نمبر) لاہور پر میرا تبصرہ ماہنامہ ''الرشید'' لاہور میں شائع ہوا۔

۳۔ ''بچوں کا اسلام'' کراچی پر میرا تبصرہ ہفت روزہ ''بچوں کا اسلام'' کراچی میں شائع ہوا۔

۴۔ ''شیر ربّانی ڈائجسٹ'' لاہور پر میرا تبصرہ اسی ڈائجسٹ میں شائع ہوا۔

۵۔ ''باتوں سے خوشبو آئے'' پر میرا تبصرہ ماہنامہ جہان رضا لاہور میں شائع ہوا۔

۶۔ ''کُتب نما'' پر میرا تبصرہ ماہنامہ الفاروق کراچی میں شائع ہوا۔

۷۔ ''حقانی تبصرے'' پر میرا تبصرہ ماہنامہ القاسم خالق آباد (نوشہرہ) میں شائع ہوا۔

متعدد تبصرے میں نے ڈاک میں متعلقہ افراد /اداروں کو بھجوا دیئے تھے۔ مکتوب الیہان کو ملے یا نہیں۔ نہ انہوں نے رسید دی نہ میں نے تردّد کیا۔ بہر حال! میں نے متعلقہ افراد و اداروں کو اپنی رائے اور نقطہ نظر سے مطلع کر دیا تھا۔

اب تُو کہے جو ''مرحبا'' یہ خوش نصیبی ہے میری
جو خاموشی کی ہو ''جفا'' یہ خوش نصیبی ہے تیری

Marfat.com

سب سے پہلا تبصرہ جو میں نے کسی کتاب پر لکھا وہ ۱۹۸۰ء سے پہلے کا ہے اور ڈاکٹر صبحی صالح (لبنان) کی کتاب علوم القرآن کے اُردو ترجمہ (مترجم: پروفیسر غلام احمد حریری مطبوعہ: ملک بک ڈپو کارخانہ بازار، فیصل آباد) پر تھا۔ سب سے طویل تبصرہ معروف دانشور، قلمکار اور صاحبِ نظر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سپاہی میجر (ر) امیر افضل اعوان کی کتاب ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلال و جمال'' پر ہے۔ سب سے طویل پیشِ لفظ / دیباچہ جو میں نے لکھا وہ میڈم شاد چغتائی کے نعتیہ مجموعہ کلام ''جامِ طہور'' پر ہے۔ سب سے مختصر پیشِ لفظ / رائے' کلیان سنگھ عاجز (اب کلیان سنگھ کلیان) کا مترجمہ ناول ''سچی خوشی'' (اصل ناول ہے سچ پتیچئے مصنفہ ڈاکٹر گورودیپ سنگھ جگبیر) پر ہے۔ اس کے علاوہ متعدد مختصر و مطول اور مبسوط و جامع تبصرے بھی شاملِ کتاب ہیں۔ جو میرے کثرت مطالعہ، ادبی ہمہ گیری، وسعتِ نظری اور تدّبر و تفحص کا ثبوت ہے جہاں اچھائی دیکھیں اسے میرے مطالعہ کا اعجاز سمجھیں اور جہاں کوئی خامی پائیں اسے میری صلاحیت کی خامی سمجھیں اور درگزر سے کام لیں۔

میں نے خوشدلی اور نیک نیتی سے' جو میری سمجھ میں آیا، لکھ دیا ہے، میں اس میں کہاں تک کامیاب رہا ہوں میرے قارئین کرام خود فیصلہ کرلیں گے۔ میرے محترم میجر (ر) امیر افضل اعوان کے علاوہ کوئی بھی میرے تبصرہ وتنقید پر برافروختہ نہیں ہوا۔ میجر صاحب کی ناراضگی پر مجھے کوئی شکایت نہیں ہے سوائے اس افسوس کے میں ان کے ''تطہیر کی منازل سے گزرنے کے'' معیار پر پورا نہ اتر سکا۔ باقی سب احباب کی طرف سے خیریت رہی۔ چند ایک بزرگوں نے تو شکریہ بھی ادا کیا اور چند ایک نے باقاعدہ میرے تبصروں کو سراہا بھی ہے۔

پروفیسر حاجی ڈاکٹر محمد یٰسین قمر صاحب اور پروفیسر گلزار محمد صاحب کے علاوہ عزیز مکرم صادق علی زاہد کی حوصلہ افزائی اور تعاون ہر گام اور ہر مقام پر میرا رفیق رہا۔

Marfat.com

محترم مقصود احمد شرقپوری کی خدمات صادقہ اور خلوصِ دوستانہ کا میں کیسے انکار کر سکتا ہوں جن حضرات نے کتاب کے مسودہ کی کمپوزنگ کی اسے پڑھا۔ بار بار تصحیحات کیں۔ مشورہ ہائے خصوصی سے میری حوصلہ افزائی فرمائی بالخصوص محمد سدھیر سائیں ان سب کا بھی میں تہہ دل سے مشکور ہوں۔ جن حضرات کی تخلیقات اور جرائد کو میں نے زیر قلم رکھا ان کا بھی میں یہ صمیم قلب شکر گزار ہوں اور ان کے بڑے پن کو سلام نیاز بھی پیش کرتا ہوں۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ وَ ھُوَالْمُسْتَعَانُ۔

خیر اندیش

پروفیسر سیّد شبیر حسین شاہ زاہد

Marfat.com

کتاب: اذکارِ انبیاء

تالیف: حاجی ملک منور حسین شرقپوری.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنِ○ وَالْعَاقِبَۃُ لِّلْمُتَّقِیْنِ ○ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا فِی عَمَلِنَا○

اللہ رب العزت کے ذکر مفید کے بعد سب سے دل آویز اور مسرت انگیز تذکرہ جو ہوسکتا ہے وہ حضرات پیغمبران علیہم السلام و مرسلان علیہم السلام گرامی کا میٹھا میٹھا، دل کے تاروں کو چھو لینے والا اور زیادتی ایمان کا باعث تذکرہ مشرفہ ہوسکتا ہے بلکہ اگر غور و تدبر سے اس بات کو سمجھیں تو اللہ تعالیٰ کے انبیائے مکرمین کا تذکرہ بھی دراصل اللہ رب کریم و عظیم کی عظمت و علوت، بڑائی و کبریائی اور جلالتِ شان کا اظہار ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی رحمت و برکت کا بیان ذی شان ہے جس کے بارے میں مجھ جیسا عاصی پر معاصی یہی کہہ سکتا ہے:

کس کی ہمت ہے کرے تری جلالت کو بیاں
تو ہے مالک پالنے والا مخلوقات کل جہاں

اللہ جلیل و کریم کے انبیائے کرام و مرسلین عظام کے تذکرے تو بہت ہیں متعدد قدیم و جدید مورخین اور مقدسین نے بڑی شان اور جلالت کے ساتھ ان کو مرتب کیا ہر ایک کا اپنا اپنا انداز تھا، ہر ایک کی اپنی اپنی ادا تھی، ہر ایک کا اپنا اپنا جذبۂ عقیدت تھا اور آج بھی یہ سلسلہ مقدسہ جاری ہے یقیناً یقیناً یہ سلسلہ وقیعہ و رفیعہ ختم ہونے والا نہیں بلکہ قیامت تک جاری رہنے والا ہے اور عاشقوں کی عقیدت کی تاروں کو چھیڑنے والا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

گرامی محترم جناب ملک منور حسین شرقپوری صاحب کی مرتبہ کتاب ''تذکار انبیاء'' کا مسودہ میں نے دو دفعہ پڑھا ہے اور اپنی عقل و فہم اور علم و مطالعہ کے مطابق تصحیح

Marfat.com

وتصویب بھی کی ہے ''تذکارِ انبیاء'' ملک صاحب کے اس عشق وعقیدت کا اظہار ہے جو ان کو انبیاء عظیم و مرسلان کریم سے ہے حاجی صاحب کے اس دلی شوق اور قلبی تمنا کا بیان ہے جو ان کو عامۃ المسلمین کی آخرت کی فلاح سے ہے منور حسین ملک صاحب کے اس خصوصی اندازِ بیان اور سادہ خطابت نما دعوت کا مظہر ہے جو ان کی تحریر کی ہر ہر سطر، ہر ہر پیرے اور ہر ہر عنوان وخطاب میں پائی جاتی ہے، اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ!

''تذکارِ انبیاء'' یقیناً سینکڑوں کتابوں کے مطالعہ کا نچوڑ ہے اقتباسات وحوالہ جات بھی تحریر کئے گئے ہیں مگر تعداد میں قلیل ہیں۔ ملک صاحب کا شوق وعقیدت بلاشک و بلا رَیب سَوَا ہے تحریر اور اندازِ بیان میں کئی جگہ وضاحت و سلاست کی ضرورت تھی میں نے ہمت بھر اور ممکن حد تک اسے درست کر دیا ہے پھر بھی میں نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ کتاب میں حاجی ملک منور حسین شرقپوری کی تحریر کا رنگ اور بیان کا انداز اور سلاست و سادگی قائم رہے۔ میں اس میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں یہ اس کتاب کے قارئین خود محسوس کرلیں گے۔

گرامی حاجی منور حسین ملک شرقپوری نے رسولِ کریمؐ صاحبِ خلق عظیم علیہ الصلوت والسلام کے ساتھ اپنے وفورِ شوق اور زیادتی عقیدت اور غلبہ عشق کے جذبات حسنہ سے مغلوب ہوکر یہ کتاب ''تذکارِ انبیاء'' مرتب کی ہے۔ کتاب کیا ہے گویا نذرِ عقیدت ہے، بیانِ حقیقت ہے، نغمۂ محبت ہے، زمزمۂ ہدایت ہے، ولولۂ شوق ہے، اظہارِ ذوق ہے، مِدحَتُ صحیحہ ہے منقبتِ رفیعہ ہے اور شوق و ذوق کا مرقع ہے، نُزہَت کا مسجع ہے، اُلفَت کا مقفعّ ہے، نورانی جَلوتَ ہے، یزدانی خَلوَت ہے، عرفانی خطاب ہے قرآنی آفتاب و ماہتاب ہے۔ مؤلف محترم نے حوالہ جات کی کثرت سے اپنے قاری کو بچایا ہے اور مفہوم و مراد کو اپنے سادہ مگر سلیس اندازِ بیان میں اپنے قاری کے سامنے پیش کر دیا ہے یہاں ایسا لگتا ہے کہ جیسے فاضل مصنف اپنی مرَّتبہ اس کتاب

Marfat.com

''تذکارِ انبیاء'' کے ہر ہر لفظ، ہر ہر سطر، ہر ہر صفحہ، ہر ہر پیرا اور ہر ہر خیال و تخیل اور منظر و حالت کی ذمہ داری خود اپنے اوپر لے کر اپنے قاری کو ایک سادہ، جامع اور سلیس کتاب حالات وواقعات اور دعوتِ تبلیغ انبیاء پر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ حاجی صاحب اپنے مقصد میں بہت کامیاب رہے ہیں۔ مُبارک مُبارک، خُوب، خُوب۔

''تذکارِ انبیاء'' کے ذریعے حاجی ملک منور حسین شرقپوری نے دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیرت نگاروں میں اپنا نام لکھوا لیا ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام بالخصوص اور سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیرت نگاروں کی ایک طویل فہرست ہے جس میں نام لکھوانا بڑا باعثِ برکت اور حسن و نیکی کا عمل ہے۔ ابوالبشر سیدنا حضرت آدم علیہ السلام تا حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام، اللہ کے بندوں اور رسولوں کا تذکرہ ''تذکارِ انبیاء'' کے صفحہ نمبر 26 تا صفحہ نمبر 185 پر پھیلا ہوا ہے۔ جبکہ ہمارے ایمان کی جان، ہر مسلم و مومن کا ایمان، شبِ اسریٰ و معراج کے مہمان، ہادی انس و جان سیدنا و مولانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل چسپ، سبق آموز، حق بالحق تذکرہ کتاب ہذا کے صفحہ نمبر 185 تا صفحہ نمبر 920 میں مندرج ہے اصل میں یہی وہ حصہ کتاب کا ہے جو طویل بھی ہے، سبق آموز بھی ہے ہدایت آگاہ بھی ہے اور دنیا و آخرت میں زادِ راہ بھی ہے۔ حاجی ملک منور حسین صاحب شرقپوری' شاعر کی زبان میں یوں کہہ سکتے ہیں:

ان کے لئے طویل میں نے داستاں لکھی جن کا جہاں میں ذکر ہے نور و ضیاء کی لہر
اس پاک نبی آخریں کا ذکر دل پسند خاتمِ نبی پاک کی سیرت ہدایت بحر
انداز پر عقیدت اور تذکار دل افروز زاہد ایماں یقین کی، جنت کی ہے یہ نہر

انبیاء کرام اور رسولان عظام علیہم السلام دائم مقام کے تذکرے بہت سے لوگوں نے قلم بند کئے ہیں ان میں ابنِ اسحٰق، ابنِ خلدون، یعقوبی، طبری، مسعودی، ابنِ کثیر' ابن جوزی، ابن ہشام و غیرہم قدیم تاریخ نویسوں اور علماء دین کے علاوہ

Marfat.com

مورخین اور اہلِ قلم کی ایک بہت بڑی تعداد اپنے رشحاتِ قلم لئے دربار ہائے پیغمبراں میں ادب سے حالت قیام میں حاضر ہے۔ انہی مقدس روحوں اور سعید قلمکاروں میں آج سے شمار ہوگا۔ میرے محترم جناب حاجی ملک منور حسین شرقپوری کا۔ سرکارِ دو عالم، سید الثقلین، نبی الانبیاء، شہ رسل، ہادیٔ کل، خاتم نبوتؐ، خیر الانام، سید و سرور، مبعوث الی الابیض و الاسود و الاحمر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مرتب کرنا تو کمالِ بے مثال ہے۔ یہ کارنامہ رفیع لازوال ہے موجودہ زندگی میں یہ آخرت کے لئے مآل ہے۔ اس سعی سعید کے حصول میں اگر کروڑوں لوگوں نے نہیں تو کروڑوں آدمیوں نے تو ضرور کتب سیرت اور کتب تحقیق اور کتب علم وفن لکھ دی ہیں:

ہر زمانے کی ضیاء ختم الرسلؐ ہر قلب کی ہے صدا ختم الرسلؐ
قلم اور شوق عقیدت ہے فزوں زاہدؔ یہ نوری ردا ختم الرسلؐ

جناب حاجی ملک منور حسین شرقپوری کا تعلق ہے حضرت میاں شیر محمد نقشبندی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے وطن و قیام شرقپور شریف سے، تو یہ کہنا حق سے بعید تو ہرگز نہ ہوگا کہ ''تذکارِ انبیاء'' فیضِ بحرِ موج ہے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ دامت برکاتہٗ کے فیضان کا، جس کا سبب بنے ہیں حاجی ملک منور حسین شرقپوری اور جو دراصل قبولیت عامہ ہے سرکارِ مکہ و مدینہ، سرورِ قلب و سینہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ عالی میں، جہاں ہر عقیدت، ہر شوق، ہر خلوص، ہر مِدحَت قبول ہوتی ہے:

جو میرے قلم سے نکلی تو سیرت کہلائی جو شاہِ خُلق کا ذکر اب بیان میں ہے
انہی سرکار کے ہاں یہ قبول ہوگی ضرور جو ذکر خیر البشر ہر زمان و آن میں ہے

''تذکارِ انبیاء'' میں اگرچہ فاضل مؤلف نے تاریخ انبیاء کا مکمل احاطہ کیا ہے لیکن لگتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام تا حضرت عیسیٰ علیہ السلام انبیاء و رسل کا ذکر نورانی چنیدہ و پسندیدہ ہے ہوسکتا ہے کہ کچھ انبیاء و رسل کا تذکرہ بے خیالی میں زیرِ

Marfat.com

منقار قلم آنے سے رہ گیا ہو مثلاً حضرت حزقیل علیہ السلام، حضرت شمعون علیہ السلام، حضرت یوشع علیہ السلام، حضرت عزیر علیہ السلام اسی طرح قصہ موسیٰ علیہ السلام و خضر علیہ السلام پر گفتگو شامل کتاب نہ ہو سکی، اصحابِ کہف کا تذکرہ شاملِ کتاب نہ ہو سکا حضرت الیاس علیہ السلام کا ذکر رفعت پذیر نہ ہو سکا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، جد الانبیاء کی سنتیں جو اسلام یعنی ملتِ اسلامیہ، دینِ حنیف، اسلام میں بھی مروج ہیں کا بھی تذکرہ شامل کتاب نہ ہو سکا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے احوال میں حواریوں کے حالات، اناجیل اربعہ اور بالخصوص برناباس کی انجیل پر روشنی نہ ڈالی جا سکی۔ مذہبِ عیسائیت کی شکل بگاڑنے میں جو کردار ساؤل نامی یہودی (قبول عیسائیت کے بعد سینٹ پال PAUL نام کے عیسائی ولی اللہ) جسے عیسائی تقریباً نبی ہی مانتے ہیں، نے ادا کیا۔ اس پر ''ایک نظر'' ڈالی جانی ضروری تھی۔

سیرتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضمن میں میثاقِ مدینہ، واقعہ معراج، غزوہ خیبر، ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اور اولادِ اطہار رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر طیبہ نہیں ہو سکا۔ مدینہ میں یہودیوں کے حالات و کردار کو مصنف محترم نے بہت کھول کھول کر بیان کیا ہے مگر نہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات میں اور نہ ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالاتِ مدینہ میں بنو نضیر، بنو قریظہ اور بنو قینقاع کے حالات میں یہودیوں کے غیر یہودیوں کے بارے میں مذہبی، اخلاقی و سیاسی عقائد و نظریات کا جائزہ لیا گیا ہے اور نہ ہی یہودی پروٹوکول (Protocol) پر گفتگو کی گئی ہے گویا یہ باب اس پہلو سے تشنہ رہ گیا ہے۔ یہ باب ''تالمود'' اور اس کی تعلیمات و تبصرہ سے بھی خالی رہا ہے۔

اُمید ہے کہ محترم حاجی ملک منظور حسین صاحب شرقپوری ''تذکارِ انبیاء'' کی آئندہ اشاعتوں میں ان خامیوں کو ضرور پورا کر دیں گے۔ اس کے علاوہ کتابِ ہذا میں

Marfat.com

اگر ملک صاحب مسئلہ غلامی، تعدادِ ازواج، جنگ اور دہشت گردی میں مقابلہ وموازنہ، غیر مسلموں کی اسلامی سٹیٹ میں حیثیت اور جزیہ پر گفتگو کریں تو یہ بہت مفید اور معلوماتی گفتگو ہوگی۔

بحیثیت مجموعی ''تذکارِ انبیاء'' ایک قابلِ ستائش کوشش اور مفید علمی، دینی، ادبی اور تاریخی خدمت ہے۔ جس کے مطالعہ سے یقیناً ہر پڑھنے والے اور صاحبِ ایمان (تعصب اور جانبداری سے پاک ذہن) حضرات کو فائدہ ہوگا۔

یہ سعی کی میں نے تا کہ فائدہ ہو — علم والوں کا، عقل والوں کا
اس سے فائدہ اُٹھا سکتے نہیں — غالی، متعصب اور جانبدار

کتاب کا صفحہ صفحہ، ورق ورق، سطر سطر، باب، فصل، سرخی اور عنوان سے مصنف کی مسلمانوں کے لئے دل سوزی، ہمدردی اور قلبی حمایت وشفقت ظاہر ہو رہی ہے مؤلف موصوف بار بار اپنے قاری کو:

(الف) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

(ب) اللہ جل جلالہ، کی عظمت و جلالت کا اعلان کرتے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقِ اطاعت وتعظیم (اطاعتِ حدیث وسنت) کی طرف بلاتے ہیں۔

(ج) آج کے بے عمل مسلمانوں کو بار بار عمل کی طرف جھنجوڑتے ہیں۔

(د) مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی اور قومی خودداری اور عزتِ نفس کو ابھارتے ہیں۔

(ہ) پیغمبرانِ معظم، رسولانِ محتشم، انبیائے کرام علیہ الصلوٰت و السلام کے عظیم مرتبہ نبوت ووحی کا ذکر کر کے دنیا دار مسلمانوں کو پیغمبر اعظم وآخر کے ساتھ رشتہ استوار رکھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ گویا حاجی صاحب کا پیغام ہے:

پیغمبرؐ کے ساتھ رابطہ تُو استوار رکھ
پیوستہ رہ خدا سے، اُمید بہار رکھ

Marfat.com

عرضِ مصنف اور حرفِ آخر میں بھی حاجی صاحب ملک منور حسین صاحب نے اپنے مسلمان بھائیوں کی حمایت و دلداری اور شفقت و ہمدردی اور دِل سوزی و آخرت آگاہی کرتے ہوئے بار بار اپنا دل اپنے قاری کے سامنے کھول کر رکھ دیا ہے:

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ حاجی جی!

مِل جائے تم کو اجر اور زیادہ حاجی جی!

اللہ تعالیٰ اس انسانی ہمدردی، ایمانی تعلق اور ایمانی و انسانی تقاضے یعنی دل سوزی پر مصنف موصوف کو خاص اپنی جناب سے اجر عطا فرمائے اور ان کے قلم کی تاثیر سے ہم سب کو راہ ہدایت نصیب فرمائے اور اس پر قائم رکھے۔ (آمین)

حاجی ملک منور حسین صاحب نے اپنی کتاب ''تذکارِ انبیاء'' میں بار بار ایک خاص نقطہ کو اپنے قاری کے ذہن نشین کروایا ہے اور وہ ہے ''شیطان کا انسان کا دُشمن ہونا''۔ جب شیطان انسان کا دشمن ہے تو ظاہر ہے کہ دشمن، دشمنی ہی کرے گا۔ خیر خواہی تو نہ کرے گا۔ کیونکہ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (سورۃ البقرۃ) کے مطابق شیطان ہمارا صرف دشمن ہی نہیں بلکہ جانی دشمن، خونی دشمن، ابدی دشمن، کھلا دشمن بلکہ اعلانیہ دشمن ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا عقل مندی اور اس کے بظاہر دوستانہ، دنیا دارانہ، منافقانہ اور باغیانہ جال میں پھنس جانا حماقت، جہل اور بے وقوفی کے سوا اور کچھ نہیں۔ یہ نقطہ حاجی صاحب نے کوئی سینکڑوں بار بیسیوں پیرائیوں میں سمجھایا ہے۔ گویا حاجی صاحب بزبانِ شعر یہ کہہ رہے ہیں:

اب مانو یا نہ مانو تمہیں اختیار ہے

ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

اللہ رب العزت محترم جناب حاجی منور حسین ملک شرقپوری کو اس جذبہ درد مندی اور ''تذکارِ انبیاء'' لکھنے پر اجر عطا فرمائے (آمین)

Marfat.com

کتاب: ارمغان فضل

مؤلفہ: صاحبزادہ پیر سید عین قطب شاہ، صاحبزادہ پیر سید اسرار قطب شاہ

گدی نشین، آستانہ پیر سید فضل شاہ صاحب، ننکانہ صاحب

''ارمغان'' کا مطلب ہے تحفہ، سوغات، ہدیہ، فائدہ مند چیز اور ارمغانِ فضل کا مطلب ہے قبلہ پیر سید فضل محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تحفہ۔ مفہوماً یہ کہا جا سکتا ہے ارمغانِ فضل میں، پیر سید فضل محمد شاہ صاحب کے حالات و واقعات، روحانی واردات، وجدانی کرامات، عرفانی اقوال، آفاقی ملفوظات اور نورانی شب و روز کی روداد درج ہے۔

میں نے محترم پیر فضل محمد شاہ صاحب کو تو نہیں دیکھا مگر آپ کے دونوں صاحبزادوں سید عین قطب شاہ اطہر اور سید اسرار قطب شاہ اسرار، مؤلفین ''ارمغانِ فضل'' کا ہم جماعت رہا ہوں۔ اس طرح خاندان فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی قربت کا مجھے فخر حاصل ہے۔ الحمد للہ! یہ رشتہ دوستی آج تک استوار ہے۔ ان دونوں صاحبزادگان کی شرافت، نجابت، دیانت، مروت اور تہذیب و اخلاق سے ضرور مجھے قبلہ پیر صاحب کی شخصیت کی عظمت اور کرامت کا اندازہ ہے۔ پھر آپ کی اہلیہ بی بی جی صاحبہ کی خدمت میں بھی اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ دورانِ تعلیم و تعلم اکثر حاضری ہو جایا کرتی تھی۔ ان کے اخلاق، شفقت، نصیحت اور بندہ پرور شخصیت کا تاثر آج بھی میرے ذہن و قلب پر قائم ہے۔

کہنے کو تو ''ارمغانِ فضل'' سوانح حیات حضرت پیر سید فضل محمد شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ گیلانی ہے۔ مگر اس میں تصوف و سلوک کے متعدد ابحاث مؤلفین نے کمال چابک دستی سے سمو دیئے ہیں۔ اس طرح کہ قاری کو انہیں پڑھتے ہوئے بالکل کوفت نہیں ہوتی۔ اور ان مفید عام عنوانات کی تفصیل پڑھتے ہوئے قاری یک گونہ سکون محسوس کرتا ہے اور اس کے علم میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کو عمل و عملیات کی اہمیت اور فوائد کی طرف

Marfat.com

رغبت ہوتی ہے۔

سید اسرار قطب شاہ نے چند سال پہلے اپنا نعتیہ مجموعہ کلام ''عشق دے ہلارے'' کے نام سے شائع کروایا اور اسی مقام پر اس کی تقریب رونمائی کروائی جہاں ہم آج موجود ہیں۔ (احاطہ دربار پیر محمد فضل شاہ، ننکانہ صاحب) میں اس تقریب سعید میں بھی موجود تھا اور اس دن مجھے ننکانہ کی آن، ننکانہ کی شان، اہلِ ننکانہ پر مہربان، ننکانہ کی تعمیر و ترقی کی جان، بزرگی و علمیت کا نشان جناب پیر ممتاز علی شاہ صاحب موجودہ ضلع ناظم ننکانہ صاحب کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ آپ کے کلام و خطاب اور میٹھے میٹھے لہجہ نے بھی مجھے بہت متاثر کیا۔ آپ کے نپے تُلے الفاظ اور ادبی بیان سے آپ کی شخصیت کو سمجھنے کا موقع بھی ملا۔ اس دن سید برادران یعنی آج کی تقریب کے روح رواں نے مجھے کوئی فعمہ داری نہ دی تھی لہٰذا میں سٹیج سے تو دور ہی رہا مگر یقیناً ان تمام بزرگوں اور اس وقت کے حاضرینِ محفل کے قریب بلکہ اقرب رہا۔ اللہ ہم سب اہلِ ایمان کو نیکوں کی صحبت نصیب فرمائے۔ (آمین)

''ارمغانِ فضل'' میں انیس ابواب ہیں اور حمد، نعت اور عشق کے عنوان سے شعری عقیدت و محبت بھی موجود ہے۔ پہلا باب تاریخ ہے دوسرا باب ساداتِ قادریہ کی بغداد سے ہندوستان میں آمد سے متعلق ہے۔ تیسرا باب اصل ہے یعنی حضرت پیر فضل محمد شاہ گیلانی بغدادی قدس سرہٗ کے حالات زندگی، احوال پیری مریدی، کشف و کرامات، شجرہ خلافت، شجرہ شریف میں شامل بزرگوں اور اولیاء اللہ کے بارے مین فنگر ٹپس (Finger Tips) معلومات، شجرہ شریف نسبیہ یعنی پیر فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعد ازاں حضرت سیدنا آدم علیہ السلام تک سلسلہ حسب و نسب، چوتھے باب میں صاحبزادگان یعنی موجودہ تقریب کے کرسی نشین، دربارِ فضل کے گدی نشین پیر سید عین قطب شاہ اطہر گیلانی اور پیر سید اسرار قطب شاہ اسرار گیلانی کو خلافت

Marfat.com

کا ارشاد مبارک ہے۔ پیر سید فضل محمد شاہ نے سلسلہ قادریہ میں خلافت کی اجازت صرف اپنے صاحبزادگان کو دی ہے۔ ان کے علاوہ جو بھی خلافت فضل کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ فرزندانِ ارجمند کو خلافت دیتے ہوئے پیر سید فضل محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''میں نے ان کے لئے یاس انفاس سے لے کر شغل انحد تک اور دیگر تعلیمات قادریہ سبھی کچھ لکھ دیا ہے اب انہیں کہیں اور جانے کی ضرورت نہ ہوگی'' (صفحہ 86)

جناب پیر فضل شاہ صاحب کے پیرو مرشد حضور میراں بخش مجلی رحمۃ اللہ علیہ کے تینوں مریدوں اور خلیفوں نے بھی تمام حاصل حصول اور اخذ و ماخوذ صاحبزادگان کو منتقل کر دیا۔ ان میں سے ایک تو پیر فضل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں دوسرے صوفی فیض الحق فیض قادری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور تیسرے میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہارون آباد ضلع بہاول نگر والے ہیں۔ پیر صاحب قبلہ نے دوستان ملت کو اپنی زندگی میں ہی فرما دیا تھا۔

''جس نے مجھے دیکھنا ہو وہ سید عین قطب شاہ کی دائیں اور سید اسرار قطب شاہ کی بائیں آنکھ میں دیکھے'' (صفحہ 42)

کتاب زیر تبصرہ کا پانچواں باب منبع فیض و عطا حضرت میراں بخش مجلی شاہ لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و سوانح کے بارے میں ہے۔ چھٹے باب میں حضرت پیر فضل محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد کا تذکرہ خیر کیا گیا ہے۔ حضرت پیر فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی اور حضرت میراں بخش مجلی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے حقیقی بھائی حضور میاں بدرالدین قلندر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر ساتویں باب میں کیا گیا ہے۔

ویسے تو شریعت و طریقت اور حقیقت و معرفت کے موتی ارمغانِ فضل میں جگہ جگہ بکھیر دیئے گئے ہیں اور عاشقانِ اولیاء اللہ اور جویان اسرارِ تصوف کے لئے

Marfat.com

نظارہ عام ہے کہ پڑھے، سمجھے اور استفادہ کرے مگر باب نمبر ۸ سے تو باقاعدہ ان موضوعات کو عنوان قرار دے کر مفصل و مجمل گفتگو بھی کی گئی ہے۔ مثلاً آٹھویں باب میں ''توحید'' پر خوب کھل کر کافی و شافی اور مدلل و مکمل گفتگو کی گئی ہے۔ صفحہ 113 سے صفحہ 136 تک ''توحید'' کو موضوع گفتگو بنایا گیا ہے۔ سلسلہ قادریہ گیلانیہ قلندریہ کے احوال و اعتقادات بر توحید ان شعروں میں سمو دیئے گئے ہیں۔

نہ کسی سے ملا ہوا، نہ کسی سے جدا
وہی حق ، وہی خدا

غیر کا ہونا نہ دیکھا، نہ کہیں پایا ہے
ہر جگہ یار ہی موجود نظر آیا ہے

مولا علی کرم اللہ وجہہ کے یہ ارشاد مبارک بھی موجودہ مقالہ میں کوٹ کیے گئے ہے۔

مَارَأَیْتُ شَیْئاً اِلَّارَأَیْتَ اللّٰہُ فِیْہِ

(میں نے کسی چیز کو نہ دیکھا مگر یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا)

مَارَأَیْتُ شَیْئاً اِلَّارَأَیْتَ اللّٰہُ مَعَہٗ

(میں نے کسی چیز کو نہ دیکھا مگر اس کے ساتھ اللہ کو ہی دیکھا)

یہ نظریہ ''وحدت الوجود'' ہے جو لمن الملك اليوم لله الواحد القهار کی پکار میں بھی نظر آتا ہے اور جو وھو الذی فی السماء اله و فی الارض له کے بیان میں بھی موجود ہے۔ لبید کے مصرعہ اول الا کل شئی ماخلا الله باطل میں بھی موجود ہے اور شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی اس رباعی میں بھی روشن و تاباں موجود ہے:

لا معبود الا الله لا مشهود الا الله
لا موجود الا الله لا مقصود الا الله

Marfat.com

کتاب ہذا کے نویں باب میں ''بیعت'' کی اہمیت، فضلیت، فلسفہ اور ثمرات کو موضوع گفتگو بنایا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رباعی اس باب میں دعوت غور وفکر دے رہی ہے۔

بلھے نوں لوکی متیں دیندے بلھیا بہہ جا وچ مسیتی
وچ مسیتاں کی کج ہندا جے دلوں نماز نہ نیتی
باہروں پاک کیتے کی ہوندا جے اندروں نہ گئی پلیتی
بن کامل مرشد بلھیا ایویں گئی عبادت کیتی

مولانا روم کا بھی یہی خیال ہے کہ اگر کوئی اللہ کی باتیں سننا چاہے اور اللہ کی ہم نشینی اختیار کرنا چاہے تو وہ مقربین الٰہی کے پاس بیٹھے۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا اونشیند در حضور اولیا (صفحہ 52)

اس سلسلے میں دو احادیث ہیں جو اللہ رب العزت کے اپنے بندوں کے قریب ہونے اور اپنے بندوں کے ساتھ ہونے پر شاہد ہیں۔

اول: مجھے تم شکستہ کمزور، بے وسیلہ (بظاہر) ناپسندیدہ نظر آنے والے لوگوں کے پاس پاؤ گے، لہٰذا وہیں ڈھونڈو۔

دوم: میرا بندہ مجھ سے قربت حاصل کرنا چاہتا ہے نوافل کے ذریعے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو پھر جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں بن جاتا ہوں:

☆.....اپنے بندے کا کان جس سے وہ سنتا ہے
☆.....اپنے بندے کی آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے
☆.....اپنے بندے کا ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے
☆.....اپنے بندے کی زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے

Marfat.com

☆.....اپنے بندے کا پاؤں جس سے وہ چلتا ہے

☆.....پس پھر وہ نہیں بلکہ میں سنتا ہوں، میں دیکھتا ہوں، میں پکڑتا ہوں، میں کلام کرتا ہوں اور میں چلتا ہوں۔ (متفق علیہ) (صفحہ 153)

ارمغانِ فضل کے دسویں باب میں ''رہبرِ کامل'' کا عنوان دے کر مرشد کے مقام و مرتبہ کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں مؤلفین لکھتے ہیں:

''جو کامل کی رہبری کو تسلیم نہیں کرتا وہ ہمیشہ صراطِ مستقیم حاصل کرنے کی بجائے اندھیروں میں بھٹکتا رہتا ہے اور اسے وہ راستہ نصیب نہیں ہوتا جس راستہ سے کاملین فیض یاب ہوتے ہیں۔ (صفحہ 166)

علم سینہ بہ سینہ، علم خزینہ فی الصدر کے موضوع کو بھی اس باب میں گفتگو میں لایا گیا ہے۔ حضرت مولا علی مشکل کُشا کرم اللہ وجہہ کا یہ ارشاد بامراد نقل کیا گیا ہے:

اِنَّ هٰهُنَا لَعُلُوْماً جُمَّعَةً لَوْ وَجَدْتُ لَهَا حَمَلَتَهْ وَ قَالَ قُلُوبُ الْاَبْرَار قُبُورُ الاَسْرَارِ (صفحہ 168)

ترجمہ: یہاں (میرے سینہ میں) بہت سے علوم ہیں اگر میں ان کے لینے والوں کو پاتا (ضرور ان کو عطا کرتا) اور فرمایا اولیاء اللہ کے سینے اسرار الٰہی کی قبریں ہیں۔

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول اس باب میں کوٹ کر کے رہبرِ کامل سے مرید کامل کے تعلق پر روشنی ڈالی گئی ہے:

''رہبرِ کامل پدر سے زیادہ مہربان اور محرم اسرار ہوتا ہے وہ طالب یعنی مرید کے لئے تیغ کا حکم رکھتا ہے جو طالب اپنے نفس یعنی خواہشات کی گردن اڑانا چاہتا ہو وہ مرشد کے پاس آئے اور اس کی محبت پر نظر رکھے نہ کہ اس کی نیکی و بدی پر'' (صفحہ 174)

Marfat.com

اہل اللہ یعنی پیران ملت وشریعت کے مقام ومرتبہ کواس قول سے بھی اظہر کیا گیا ہے:

اَلدُّنْیَا حَرَامٌ عَلَی اَھْلَ الاٰخِرَۃِ وَالْاٰخِرَۃُ حَرَامٌ عَلَی اَھْلَ الدُّنْیَا
وَ ھُمَا حَرَامَانِ عَلَی اَھْلُ اللّٰہِ (صفحہ 175)

حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کوسفر سے قبل نصیحت اور پھر رہبر کی ہدایت پر مشتمل ''تذکرہ غوثیہ'' از حضرت غوث علی شاہ قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک حکایت دلپذیر وسبق آموز بھی نقل کی گئی ہے۔ (صفحہ 178 تا صفحہ 181)

صفحہ 184 پر رہبر کامل کے تصور کوایک سکیچ سے واضح کیا گیا ہے اور قاری کو اس نتیجہ پر پہنچایا گیا ہے کہ رہبر کامل بندے کواللہ تک لے جاتا ہے یا کم ازکم اس کی اللہ کی طرف رہنمائی ضرور کرتا ہے۔ اس سلسلے میں اللہ، للہ، لہ اور ھو کے اسرار سمجھائے گئے ہیں۔ صفحہ 188 پر اولیاء اللہ کے اقوال سے رہبرِ کامل کے اوصاف اخذ کئے گئے ہیں۔ جو پڑھنے اور سمجھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ پیرِ کامل کا تصور بالفاظ مولانا روم یہ ہے:

پیرِ کامل صورت ظل الٰہ
یعنی دید پیر دید کبریا
مرشد کامل نمونہ مصطفیٰ
مرشد کامل ہے نقشہ بس خدا (ص 193)

مؤلفین نے صفحہ 195 پر لکھا ہے کہ سائل جب کامل کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو اسے اول تا آخر رہبر وپیشوا کے بارے میں یہ گمان رکھنا چاہئے:

اول: میرا پیشوا رہبرِ کامل ہے
دوم: میرا پیشوا بجاہ غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ہے
سوم: میرا پیشوا فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کا باسی ہے
چہارم: میرا پیشوا فنافی اللہ کی صورت ہے

Marfat.com

پنجم: میرا پیشوا بقا باللہ کے مقام پر انوار کا جامع ہے

ارمغانِ فضل کے گیارہویں باب میں ''مرید'' کی حقیقت، کیفیت اور ضرورت وفرائض پر گفتگو کی گئی ہے۔اور اس کی یہ تعریف کی گئی ہے:

''وہ شخص جو طالب حق ہو کر کامل کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے اور اپنا سب کچھ اسے سونپ دیتا ہے کہ اب اس کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، عبادت و ریاضت سب شیخ کامل کے حکم کے مطابق ہوتی ہے۔۔۔ جب اس شان کا مالک کوئی شخص ہو جاتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ فلاں کامل کا مرید ہو گیا ہے'' (صفحہ 216)

مرید کے م سے مراد ''محبت''، مرید کے ر سے مراد ''رغبت''، مرید کے ی سے مراد ہے ''یقین'' اور مرید کے د سے مراد ہے ''دُوئی'' یقین تین قسم کے ہیں۔ ''یقین بالعشق'' سے مرید اپنے پیر کو دیکھتا ہے ''یقین بالوجود'' سے مرید اپنے پیر کے بارے میں تصور کرتا ہے اور ''یقین بالذات'' کے تصور سے مرید اپنے پیر کے بارے میں گمان کرتا ہے۔ (صفحہ 221 تا صفحہ 227)

مرید کی بھی دو قسمیں ہیں:

اول: مرید عقل: وہ لوگ جو پیر و مرشد کو اپنے عقل و معیار اور پہلے سے طے شدہ ضرورت کی تکمیل کے مطابق پرکھتے ہیں۔ یہ لوگ تمام عمر مرشد سے دُور رہتے ہیں۔

دوم: مرید عشق: وہ لوگ جو اپنے آپ کو پیر کے حکم و رضا کے تحت کر دیتے ہیں۔ان کو پیر و مرشد کامل کے تمام افعال و اعمال اور تمام اقوال و احوال سے عقیدت ہوتی ہے۔

فیض کی بھی دو قسمیں ہیں: ایک فیض اقدس یعنی ازلی فیض اور دوسرا فیض مقدس، یعنی ابدی فیض۔ مختصراً ان کے بارے میں تحریر ہے کہ:

☆ اس کو فیض اقدس کہتے ہیں جو اچانک مل جاتا ہے، جیسے چوروں کو قطب بنانا

Marfat.com

☆ اس کو فیض مقدس کہتے ہیں جس میں مرید ارادہ کر کے شیخ کامل کی قدم بوسی کرتا ہے اس کے ارادہ پر چلتا ہے اور اس کے حکم کو حکم ربی جانتا اور مانتا ہے۔ پھر مرشد خوش ہو کر مرید کو کچھ بخش دے۔ (صفحہ 238)

بارہویں باب میں سلسلہ قادریہ کا دوسرے سلاسل طریقت سے اختلاف یا امتیاز واضح کیا گیا ہے اور سلسلہ قادریہ کی عظمت و امتیاز کو پیرانِ پیر شیخ عبد القادر جیلانی گیارہویں والے پیر کے ذکر و مقام سے بلند کیا گیا ہے ظاہر ہے جن کا پیر بڑا وہ خود بھی بڑا ہے۔ حضرات سادات کرام محض اسی وجہ سے بڑے ہیں کہ ان کی نسبت اور نسب بڑا ہے دوسرے سلاسل ہائے طریقت مثلاً سلسلہ نقشبندیہ، سلسلہ چشتیہ کے اذکار و ریاضت اور سلسلہ قادریہ کے درمیان بھی موازنہ کیا گیا ہے اور سلسلہ قادریہ کی عظمتو امتیاز کو نمایاں کیا گیا ہے۔

کتاب ہذا کے تیرہویں باب میں ''نفس'' پر گفتگو کی گئی ہے۔ اور نفس سے مراد جسم یا فرد کی خواہش یا ضرورت کی نفی کی گئی ہے بلکہ اس سے مراد ''جان'' لی گئی ہے چنانچہ علمی فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے نفس کی چار حالتیں بیان کی گئی ہیں:

نفسِ شریعت، نفسِ طریقت، نفسِ حقیقت، نفسِ معرفت۔ (صفحہ 261)

ان چاروں نفوس کی وضاحت کرنے کے بعد تصوف کی زبان میں ان نفوس کو سمجھایا گیا ہے یعنی:

نفسِ شریعت سے مراد عالمِ ناسوت
نفسِ طریقت سے مراد ہے عالمِ ملکوت
نفسِ حقیقت سے مراد ہے عالمِ جبروت
نفسِ معرفت سے مراد ہے عالمِ لاہوت (صفحہ 265)

ان نفوس کی مکمل وضاحتوں کے بعد نفس کی چار حالتیں ذکر کی گئی ہیں۔ یعنی

Marfat.com

نفسِ بیزار، نفسِ ہوشیار، نفسِ حقدار، نفسِ سرکار۔ ایک نفسِ حاضر ہے وہ ہے بندہ، انسان اور ایک نفسِ غائب ہے وہ ہے بندے کا مسجود، معبود، چنانچہ یہ موازنہ بھی یوں موجود ہے:

------ نفسِ حاضر (بندہ) عابد ہے تو نفسِ غائب معبُود ہے

------ نفسِ حاضر (بندہ) شاہد ہے تو نفسِ غائب مشہُود ہے

------ نفسِ حاضر (بندہ) ناظر ہے تو نفس غائب منظور ہے

------ نفسِ حاضر (بندہ) شاکر ہے تو نفس غائب مشکُور ہے

تجدد امثال، تصوف کی ایک اصطلاح ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے مؤلفین نے مکمل طور پر متصوفانہ گفتگو کی ہے اور نفس کو اس طرح متعارف کروایا ہے۔

الوہیت کا نفس ہے تنزلات

عرش کا نفس ہے کرسی

وجود اصغر کا نفس ہے وجود اکبر

امرا لکتاب کا نفس ہے کتاب المبین (صفحہ 271)

پھر نفس کی دو قسمیں یوں گنوائی گئی ہیں: نفسِ اصغر یعنی وجودِ اصغر اور نفسِ اکبر یعنی وجودِ اکبر۔ (صفحہ 175)

نفسِ اکبز کے تعینات کو یوں مشرح کرتے ہیں: نباتات، جمادات، حیوانات، اشرف المخلوقات (صفحہ 281)

باب نمبر 14 میں نماز کی حالتوں پر تصوف کے بیانات و اعتقادات کے حوالے سے گفتگو کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں نمازِ شریعت، نمازِ طریقت، نمازِ حقیقت اور نمازِ معرفت کی تعریف (ڈیفی نیشن) قرآنی آیات سے پیش کی گئی ہے۔ (صفحہ 293)

صفحہ 293 پر نمازِ شریعت میں دائرہ محمدی کا سکیچ تخلیق کیا گیا ہے۔ مومن اور مسلم کا فرق ''اسرارِ حقیقی'' مؤلفہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری اس طرح نقل کیا گیا ہے:

Marfat.com

مومن: وہ ہے جس کے دل میں ذکر خفی (ذکر بالقلب) ہر وقت موجود رہتا ہے لہٰذا اسے حیات جاودانی حاصل ہوتی ہے۔

مسلم: وہ ہے جس کا دل ذکر خفی سے غافل ہوتا ہے اس لئے وہ درحقیقت مردہ شمار ہوتا ہے۔

یہ تعریف غالباً اس حدیث مبارکہ کی شرح ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ ''ذکرِ الٰہی کرنے والا ایسا ہے گویا زندہ اور ذکرِ الٰہی نہ کرنے والا ایسا ہے گویا مردہ''

نماز کی حقیقی حالتوں کے ضمن میں چار قسم کی نمازیں ذکر کی گئی ہیں:

نمازِ فرض یا بدنی نماز۔۔۔	ذکر اللسان لقلقہ
نمازِ علم۔۔۔	ذکر القلب وسوسہ
نمازِ عین۔۔۔	ذکر الروح مشاہدہ
نمازِ حق۔۔۔	ذکر الخفی دائماً

کتاب ہذا کے باب نمبر 15 میں ''رِند قلندر'' کے مقام و مرتبہ پر گفتگو کی گئی ہے۔ چنانچہ رِند کا تعارف اس طرح کرایا گیا ہے۔

''عالمِ رند میں قدم رکھنے والا جب صاحبِ حال ہو جاتا ہے تو وہ کل یعنی ذات حق کے عشق میں اس حد تک مستغرق ہو جاتا ہے کہ اس کی ہستی بھی صاحبِ حال ہو کر مقام کل کی پالیسی ہو جاتی ہے تب جزو کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا اور وہ ہر شان میں حدود کو بالائے طاق رکھتے ہوئے شانِ رندانیت کا غلبہ اس حد تک آزادانہ حال پیدا کرتا ہے کہ اللہ کے جلوہ کے سوا کوئی شان غیر نظر نہیں آتی۔ اصل میں یہی حالت رندانہ ہے۔''

جن لوگوں کی نظر صرف اس کے ظاہر پر ہوتی ہے اور ایسے خدا رسیدہ صاحب

Marfat.com

حال شخص کے باطن کی قدر و منزلت کا اندازہ نہیں کر پاتے اس وجہ سے اکثر اوقات وہ بہت سے غلط الفاظ استعمال کر جاتے ہیں۔ (صفحہ 26-325)

حضرت میراں بخش مجلی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے:

رِند قلندر کہتے ہیں اے مجلی اس کو
جو خودی اور خُدائی نہ خدا رہنے دے

''قلندر'' معرفت الٰہیہ کا جامع و مکمل نمونہ ہوتے ہیں اور ہمیشہ دریائے وحدت میں مستغرق رہتے ہیں اور ہر وقت دریائے یقین میں غوطہ زن ہوتے ہیں۔ (صفحہ 329)

قلندر کی شرط خاص ہے ''طالبِ مولا'' (اللہ کی ذات کو طلب کرنے والا) ہونا اور حدیث شریف میں طالب المولیٰ کو مذکر یعنی مرد قرار دیا گیا ہے۔ (صفحہ 331)

تذکرہ غوثیہ میں سے بھی قلندر کی ڈیفی نیشن (Definition) نقل کی گئی ہے۔ اس باب کے آخر میں سید اسرار قطب نے اپنے اس شعر کو رندِ قلندر کی تعریف بنا دیا ہے:

رندِ قلندر کہتے ہیں اسی کو اسرار
جو اپنے حال میں حق کا وصال کرتا ہے

''ارمغانِ فضل'' کے سولہویں باب میں اللہ اور غیر اللہ کے موضوع پر گفتگو کی گئی ہے۔ ''اللہ'' کا تعارف مؤلفین نے یوں کروایا ہے۔ ''ہر شان اسی ذات کا فیضِ مقدس ہے چونکہ اللہ جل شانہ کی جلوہ گری ہر شان میں عیاں ہے لہٰذا ہر آن اس کی نئی شان کے ساتھ تجلی ہوتی ہے۔'' (صفحہ 338)

غیر اللہ کے ضمن میں مؤلفین نے یہ ثابت کیا ہے کہ اس کائنات میں کچھ بھی غیر اللہ نہیں ہے سب فانی ہیں، عارضی ہیں اللہ کی تخلیقات ہیں اور سب میں اللہ کی مختلف شانیں جلوہ افروز ہیں لہٰذا یہ غیر اللہ نہیں بلکہ کچھ بھی خارج از ذات نہیں۔ سب اسی ذاتِ کُل کے جزو ہیں۔ (صفحہ 40-339) یہ عقیدہ وحدت الوجود ہے۔ جو سلسلہ

Marfat.com

ہائے تصوف میں معروف عقیدہ ہے۔ اور اس کے مخالف عقیدہ ''وحدت الشہود'' ہے۔ ان کی وضاحتوں کے لئے نہ یہ مقام مناسب ہے نہ اس کا وقت ہے۔

سترہواں باب ہے ''سید کسے کہتے ہیں''۔ اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے مؤلفین لکھتے ہیں:

''عرف عام میں سید اس ہستی کا نام ہے جو کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آلِ اطہار میں سے ہو وگرنہ یہ کوئی ذات نہیں''۔ (صفحہ 342)

''سید'' اس سرداری کا نام ہے جو کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سینہ بہ سینہ حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ رموز و اسرارات الٰہیہ جلوہ گر ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے راہِ سلوک میں چلنے والے کا مقام اعلیٰ و ارفع ہو جاتا ہے اور اگر راہِ سلوک پر چلنے والا نسبی طور پر آلِ رسول سے ہو تو پھر اس کے مقام و مرتبہ کے کیا کہنے۔ یہ تو سونے پر سہاگہ ہے۔ (صفحہ 342)

اٹھارہویں باب میں مؤلفین ''ارمغانِ فضل'' نے ہمہ اوست اور ہمہ از اوست پر گفتگو کی ہے اور لکھا ہے کہ

ہمہ اوست کے معنی ہیں ''سب وہی ہے''

ہمہ از اوست کے معنی ہیں ''سب اس سے ہے''

ان دونوں نظریات کی مناسب اور مختصر وضاحت صرف چار صفحات میں کی گئی ہے اور آخر میں نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ ''درویشوں کے نزدیک پہلا نظریہ ہمہ اوست بہتر سے بہتر سمجھا جاتا ہے''

انیسویں باب میں ''لذتِ عشق'' سے متعارف کروایا گیا ہے۔ عشق پر گفتگو کرتے ہوئے یہ حدیث مبارکہ نقل کی گئی ہے:

Marfat.com

اَلْعِشْقُ نَارٌ مُحَرِّقُ مَا سَوَی اللّٰہِ

(عشق آگ ہے جو ہر ایک کو اللہ کے سوا جلا دیتی ہے)

مقامِ ایمان اور مقامِ عشق میں ''فرق'' کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ اور حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی یہ ابیات نقل کی گئی ہیں:

ایمان سلامت ہر کوئی منگدا عشق سلامت کوئی ہُو
منگن ایمان شرماون عشقوں میرے دل نوں غیرت ہوئی ہُو
جس منزل توں عشق بچاوے ایمان خبر نہ کوئی ہُو
عشق سلامت رکھیں باہُو ایمانوں دیاں دھروئی ہُو

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اعلان و اقرار ایمان ہے اور اس پر جم جانا مسلمانی ہے (عملی) ایمان ہے۔ مگر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی حقیقت و تلاش میں کھو جانا فنافی اللہ و فنافی الرسالتؐ ہو جانا عشق ہے کہا للہ اور اس کے نبی کے علاوہ اور کچھ نظر نہ آئے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کیفیت کو یوں بیان فرمایا ہے:

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی (صفحہ 362)

عشق پر ان اشعار کے ذریعے خوب روشنی پڑتی ہے:

عشق کی ہے شرط اول لب و گوش و عقل بند
اور رضائے یار میں ہر قسم کا ہے دخل بند
تو ادائے یار پہ قربان ہوتا جامیاں
ظفر صحنِ عشق میں ہر قسم کا ہے بخل بند

ارمغانِ فضل کے بیک ٹائٹل پر دو رباعیاں بھی ''عشق'' کے مضمون پر بہار ندر عنائی دکھا رہی ہیں:

Marfat.com

مذہب کی قید سے کیا آزاد عشق نے ہستی کا وہم کر دیا برباد عشق نے
اطہر نہ میں نہ میری کچھ جستجو رہی جامِ وصل سے خوب کیا شاد عشق نے

(عین قطب شاہ اطہر)

اے عشق تو نے ہوش اپنے اڑا دیئے سارے نقوش عقل و خرد کے مٹا دیئے
اب ماسوائے یار کچھ سوجھتا نہیں اسرار جلوے عشق نے ایسے دکھا دیئے

(اسرارِ قطب شاہ اسرار)

صفحہ 373 پر ارمغانِ فضل کا اختتام اس مختصر البحر شعر پر ہوتا ہے:

درخانہ کس است حرف بس است

صفحہ 374 پر مؤلفین کتاب زیر تبصرہ نے ان احباب و مریدان باصفا کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے ''ارمغانِ فضل'' کی طباعت کے سلسلے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دست تعاون دراز فرمایا۔ آخر میں ان حضرات کے لئے خصوصی دعا کی گئی ہے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ هَذِهِ الدُّعَاءِ

یادرہے کہ اظہارِ تشکر کتاب مذکورہ کے صفحہ 26 پر بھی کیا گیا ہے۔

''ارمغانِ فضل'' کے صفحہ 375 پر ایک رباعی تحریر ہے جسے از دیاد لطف و عقیدت کے پیشِ نظر درج کیا جاتا ہے:

فضل کر ہم پر بھی مولا، فضل کا اب وقت ہے
فضل شاہ دریائے دل، فضل خدا کے واسطے
آں جناب فضل ربی کا تو دل ہے بے بہا!
بو محمد ، بو علی عالی جاہ کے واسطے !

''ارمغانِ فضل'' کے مضامین و ابحاث پر ایک نظر ڈالنے کے بعد اب اس کتاب کی چند خوبیوں کو ذیل میں نمایاں کیا جاتا ہے:

Marfat.com

(الف) کتاب کا اندازِ بیاں سلیس اور قابلِ فہم ہے۔

(ب) کہیں کہیں مشکل الفاظ اور مخصوص اصطلاحاتِ تصوف کو بعینہٖ درج کر دیا گیا ہے۔

(ج) اشعار اور اقوال اور حکایات سے کتاب کے مباحث کو اچھی طرح ذہن نشین کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔

(د) حضراتِ مؤلفین نے مآخذ کتب کی فہرست نہیں دی سوائے چند ایکمقامات پر کتابوں کے ناموں کے۔

(ہ) کتاب کے مطالعہ سے قاری پر تصوف کے کئی گنجلک عقدے کھل جاتے ہیں۔

(د) اصلاح عقائد اور شرح وغیرہ کے باب میں یہ کتاب خاص فائدہ کی حامل ہے۔

(ز) حضراتِ مؤلفین سید عین قطبؒ شاہ اطہرؒ اور سید اسرار قطب شاہ اسرار کے سینوں کے علوم ومعارف کھل کر کتاب میں بکھر گئے ہیں۔

(ح) دربار فضل شاہ کے درجات و برکات کو بالخصوص نمایاں کیا گیا ہے

اگر میرے محترم بھائی (مؤلفین کتاب زیر تبصرہ) محسوس نہ فرمائیں تو ان معروضات کو بزرگانہ توجہ سے نواز دیں۔

۱۔ اصطلاحات اور مشکل الفاظ کی فٹ نوٹ یا قوسین میں وضاحت کریں مثلاً پاس انفاس اور شغل انحد اور عالم ناسوت، عالم جبروت، عالم لاہوت وغیرہ وغیرہ

۲۔ اگر کتاب کو ایک بار نظر عمیق پڑھ لیا جائے تو زبان و بیان اور سنین وغیرہ کی کئی فروگزاشتوں کی اصلاح ہوسکتی ہے۔

مثلاً صفحہ 17 پر سطر نمبر 12	414ء تا 1421ء
	1414ء تا 1421ء ہونا چاہئے
صفحہ 23 پر سطر اول	علی احمد صابر پیامدفن ہیں
	''دفن ہیں یا مدفون'' ہیں ہونا چاہئے

Marfat.com

صفحہ 22 پر سطر نمبر 4 پر حالات کی تلاوت کو دیکھ کر

حالات کی تلاوت بالائے فہم ترکیب ہے جس کی اصلاح ہونی چاہئے

صفحہ 27 پر پیشانی کا چوکھٹا سطر 2 حجتہ الکاملین

حجتہ الکاملین ہونا چاہئے

صفحہ 122 اور صفحہ 132 پر فارسی روز مرہ ہے گوئم مشکل وگرنہ گوئم مشکل

''گوئم مشکل ونہ گوئم مشکل'' ہونا چاہئے

۳۔ عربی، فارسی عبارات کا چند مقامات پر ترجمہ اور وضاحت مطلوب ہے مثلاً

صفحہ 122 پر گوئم مشکل ونہ گوئم مشکل

(بات کرنا بھی مشکل اور بات نہ کرنا بھی مشکل ہے)

صفحہ 161-162 پر بیعت ہونے سے قبل انسان کی کیفیت

بیعت ہونے کے بعد انسان کی کیفیت

۴۔ قرآن مجید کی سورۃ النساء کی آیت 59 اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُو الرَّسُول وَ اُوْلِیْ الاَمْرِ مِنْکُمْ میں ''اولی الامر'' کا ترجمہ حاکم وقت اور منکم سے مراد تمہی میں سے تقریباً تمام مسلمان مفسرین نے کیا ہے۔

''ارمغانِ فضل'' صفحہ 181 پر اولی الامر سے مراد لیا گیا ہے رہبر کامل، دوسرے لفظوں میں اس سے یہ سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ پیر، مرشد، شیخ رہبرِ کامل ہوتا ہے اور رہبر کامل، اولی الامر ہے تحریر کیا گیا ہے کہ

''رہبرِ کامل کو صاحب امر اس لئے کہا گیا ہے کہ کامل کی زبان خدا کی زبان ہوتی ہے وہ خدا کا اور خدا اس کا ہوتا ہے''

مؤلفین آگے چل کر لکھتے ہیں ''عدم فہمی کی وجہ سے اس آیت مبارکہ کے مفہوم کو وقت کے حاکم (ظاہری حکومت کرنے والا بادشاہ) کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے کہ

Marfat.com

وہ صاحبِ امر ہے"۔

یہ خالصتاً تصوف کا نکتہ نظر ہے۔ جمہور اُمت کا نکتہ نظر نہیں ہے۔ اس طرف اشارہ کرنا چاہئے ورنہ مبتدی فتنہ میں پڑ کر جمہور تفسیری نکتہ ہائے نظر کا انکار کر سکتے ہیں۔

۵۔ "ارمغانِ فضل" کے صفحہ 188 کے نمبر کے نتیجہ یعنی

انا احمد بلا میم۔۔۔ احد یعنی اللہ کی ذات

انا عرب بلا عین۔۔۔ رب یعنی اللہ کی ذات

من رانی فقد رائی الحق۔۔۔ حق یعنی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنا حق کو یعنی اللہ کو دیکھنا ہے

کو تسلیم کرنے کے بعد اللہ اور رسول اللہ کا فرق باقی رہتا ہے یا مٹ جاتا ہے؟ یہ انداز بیان "خاصاں دی گل عاماں اگے نئیں مناسب کرنی" کے خلاف نہیں ہے؟

اس صفحہ کے تمام اقوال و ارشادات "سکریہ کلمات" ہیں۔ جن کا اخفا، اظہار سے بہتر ہے۔ بالکل یہی کیفیت لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ پر کی جانے والی گفتگو کی ہے۔

غرض پوری کتاب میں جگہ جگہ تصوف و ولایت کے مسائل پر عالمانہ اور حوالہ جاتی گفتگو کی گئی ہے اور ایسی گفتگو وہی کر سکتا ہے جو خود اس بحر کا شناور ہو اور اس میدان کا کھلاڑی ہو۔ کتاب کے دیگر مندرجات کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ برادرم سید عین قطب شاہ اطہر اور سید اسرار قطب شاہ اسرار واقف اسرار اولیا ہیں۔ وارثِ علوم سینہ ہیں۔ قاری اس کتاب کو پڑھے تو جہاں اس کی فہمِ عبارت کو سمجھنے سے قاصر ہو یا مبحث اس کے ذہن میں کھٹکے تو کوئی رائے قائم کرنے سے پہلے قبلہ شہزادگان کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا خلجان بیان کرے اور ان کے عرفان کو سمجھے شائد وہ ہدایت یافتہ ہی رہے اور زِلّ و ذِلّ سے بچا رہے۔

اللھم احفظنا من کل زل وذل و اعطانا عافیتک ج

Marfat.com

کتاب: ارمغانِ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ: صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

حضرت گرامی، شیخ الہند، امام ربانی، سلسلہ نقشبندیہ کے ہندوستان میں امام، سلسلہ مجددیہ کے بانی، احیاء دین اسلام کے نقیب، قرآن وسنت کی علمبرداری کے منیب، اکبری دین الٰہی کو ردّ کرنے والے، اکبری عہد کے لادین عناصر کا مقابلہ کرنے والے، جہانگیر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر غیر شرعی روایات و رسوم کو NO کہنے والے شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ تعالیٰ کے افکار وتعلیمات کی تبلیغ وتشہیر اور آپ کے سلسلہ، مقدسہ کے لئے پاکستان میں خانقاہِ شرقپوری، سلسلہ مظہریہ نقشبندیہ مجددیہ اور دوسرے زُعما وعُلما وصُلحا دن رات کام کررہے ہیں۔ اس کا احاطہ کرنے کے لئے کئی مجلدات درکار ہیں جو کہ گیارہ جلدوں کی شکل میں ''جہانِ امامِ ربّانی'' کے نام سے منصۂ شہود پر آچکی ہیں۔[1] ہزاروں مجلدات فرداً فرداً لائبریریوں اور کتب خانوں میں زینت بنی ہوئی ہیں۔ حضرت میاں جمیل احمد مدظلہ، شرقپوری اور حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری کے کام اور خدمات سے صَرفِ نظر کرتے ہوئے ان حضرات کے لگائے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے پودوں کو پیشِ نظر رکھا جائے تو حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی ان میں ایک نمایاں حیثیت سے ''خدمات'' کے مقام پر کھڑے نظر آتے ہیں۔

استادِ محترم ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مظہری کراچی میں ہرسال یومِ مجدّد رحمۃ اللہ علیہ مناتے ہیں تو پنجاب (لاہور) میں میاں جمیل احمد شرقپوری ہر سال یومِ مجدّد رحمۃ اللہ علیہ مناتے ہیں۔ ۲۰۰۵ء سے ڈاکٹر صاحب نے کراچی میں ''امامِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ کانفرنس'' منانے کا آغاز کیا تو لاہور میں میں خانقاہِ شرقپور کے سپوت

---

1. اب ''جہانِ امامِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ'' کی ضخامت پندرہ جلدوں تک پہنچ چکی ہے۔

Marfat.com

صوفی غلام سرور نقشبندی نے اپنے پیر گرامی کے جھنڈے کو بلند رکھتے ہوئے ''اِمامِ ربانی کانفرنس'' منا ڈالی اور واقعی کانفرنس منانے کا حق ادا کر دیا۔ یہ کانفرنس ۲۰۰۷ء میں بھی منعقد کی گئی ہے۔ اللہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے ان سب گلوں کو مہکتا رکھے اور دین اسلام کے تمام سلاسل کو انسان اور انسانیت کی اصلاح و خدمت کے اعزاز سے نوازتا رہے۔

آمین یارب العلمین بحرمۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۰۰۵ء کو اپریل کے مہینے میں لاہور کے ایوانِ اقبال میں ''جہانِ امام ربّانی، مجدد الف ثانی قومی کانفرنس'' منعقد ہوئی جس کے روح رواں حضرت پیر صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی لاہوری تھے۔ کانفرنس کے انتظامات دیدنی تھے۔ دور و نزدیک سے آنے والے علماء و سکالرز کو ''جہانِ امام ربانی'' (انسائیکلو پیڈیا مجدد الف ثانی) کی چھ جلدوں کے سیٹ اور سفر خرچ ایک ہزار روپے فی کس عنایت فرمایا گیا۔ غرضیکہ سب کچھ شاندار تھا۔ اس کانفرنس کے شریک علماء و سکالرز کے کوائف اور ان کے پڑھے گئے، مقالات و تاثرات پر مشتمل زیر تبصرہ کتاب ''ارمغانِ امام ربّانی رحمۃ اللہ علیہ'' کے نام سے شیر ربانی پبلیکیشنز نے جنوری ۲۰۰۷ء میں شائع کر دی ہے جو ۴۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔

فاضل مرتب نے انتساب اپنے پیر گرامی، مرشدِ عظامی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی کے نام کیا گیا ہے ساتھ ہی آپ کی منقبت میں یہ دو شعر دیئے گئے ہیں:

حضرت شیر محمد آفتاب علم و دیں جلوہ آئینہ انوار رب العلمین
معدن جودو سخا، چشمہ صدق و صف ناقصوں پر ہو کرم بہر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

فہرست مضامین دو صفحوں میں دی گئی ہے اور مشمولات کی تعداد اٹھائیس ہے۔ جن کا جائزہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

۱۔ صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی (ایک تعارف) بقلم پروفیسر قاری مشتاق

Marfat.com

احمد، اس میں صوفی صاحب کی حیات وخدمات رقم کی گئی ہیں۔

۲۔ پیشِ لفظ بقلم پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی۔۔۔مجدد الف ثانی کانفرنس کے مقالوں اور انتظامات وانعقاد پر ایک مجموعی نظر ڈالی گئی ہے۔

۳۔ نعت رسولِ مقبول از اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔۔۔سولہ اشعار پر مشتمل ایک مشہور عالم نعت شامل اشاعت ہے۔

۴۔ منقبت از علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ۔۔۔آٹھ اشعار کی یہ منقبت شہرت عامہ کی حامل ہے۔ابتدائیہ ہے:

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر

۵۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ بقلم حضرت مولانا شاہ ابو الحسن زید فاروقی۔ شاہ ابو الحسن زید فاروقی کی ''مقاماتِ خیر'' سے سات صفحات شاملِ ارمغانِ ہیں۔

۶۔ منقبت بحضور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نتیجہ فکر پروفیسر شبیر حسین شاہ زاہد (راقم آثم)۔۔۔بیس اشعار میں حضرت کے مناقب ذکر کئے گئے ہیں۔

۷۔ جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ قومی کانفرنس کا اجمالی جائزہ، اظہارِ تشکر وامتنان۔۔۔از قلم صوفی غلام سرور نقشبندی۔خطبہ استقبالیہ

۸۔ تعارف امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، خطاب مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی۔۔۔کراچی کی امام ربانی فاؤنڈیشن کا تعارف، اغراض و مقاصد اور کارکردگی کا جائزہ لیا گیا ہے۔

۹۔ تعارفِ جہانِ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ از قلم محمد رضوان احمد خان نقشبندی۔۔۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات وکارناموں پر انسائیکلوپیڈیا کا تعارف اور جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

Marfat.com

۱۰۔ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ از صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد۔۔۔ (پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مظہری مجددی کے صاحبزادے) کا مقالہ برحیات و خدمات حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ شامل اشاعت ہے۔

۱۱۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا لاہور سے رابطہ از قلم پروفیسر محمد اقبال مجددی۔۔۔ حضرت امام ربانی کا لاہور تشریف آوری کا تاریخی منظر بیان کیا گیا ہے۔

۱۲۔ طریقت ،شریعت اور حقیقت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں از قلم پروفیسر قاری مشتاق احمد۔۔۔ تعلیماتِ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ برعنوانات مذکورہ ،اس مقالہ میں ایک نظر ڈالی گئی ہے۔

۱۳۔ حضرت مجدد الف.ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور ترویج شریعت از پروفیسر محمد احسان احمد۔۔۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات و خدمات پر ایک نظر ڈالی گئی ہے۔

۱۴۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت فقیہہ اسلام از علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی۔۔۔ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی فقیہانہ تعلیمات پر تبصرہ کیا گیا اور جائزہ لیا گیا ہے۔

۱۵۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تفسیری نکات از ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس۔۔۔ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیری تعلیمات کا جائزہ اور اس پر عملی گفتگو کی گئی ہے۔

۱۶۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی۔۔۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات برعنوان عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کی گئی ہے۔

Marfat.com

۱۷۔ عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ از قلم پروفیسر شبیر حسین شاہ زاہد۔۔۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات و وضاحتیں برعنوان عقیدہ ختمِ نبوت اور اس کے منکرین کا رد مرتب کیا گیا ہے۔

۱۸۔ نقشبندی مشائخ اور تحفظ ناموس رسالت خطاب ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی۔۔۔ ناموس رسالت کی سربلندی اور تحفظ کے سلسلے میں نقشبندی مجددی مشائخ کی خدمات کا تذکرہ قلم بند کیا گیا ہے۔

۱۹۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی نگارشات بقلم ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی۔۔۔ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تحریروں کی اہمیت اور ان کا جائزہ لیا گیا ہے اور ان پر علمی گفتگو کی گئی ہے۔

۲۰۔ بلوچستان میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی ممتاز خانقاہیں از ڈاکٹر سلطان الطاف علی۔۔۔ بلوچستان میں نقشبندی خانقاہوں کا تعارف اور خدماتِ اسلام کا تذکرہ شامل کتاب ہے۔

۲۱۔ خانوادہ مجددیہ سے قائدِ اعظم کے اجداد کی عقیدت مطالعہ سید صابر حسین شاہ بخاری۔۔۔ خاندانِ قائد کی خاندانِ مجددیہ سے عقیدت وتعلق کا ایک تاریخی جائزہ لیا گیا ہے۔

۲۲۔ حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور مستشرقین از قلم ڈاکٹر محمد سلطان شاہ۔۔۔ حضرت شیخ احمد سرہندی کے حوالے سے ایک علمی و تحقیقی مقالہ اور مستشرقین کا اعترافِ خدمات کو صفحات ''ارمغان امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ'' پر مشتمل کیا گیا ہے۔

۲۳۔ ''شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کی تحریک احیاء دین'' تحفہ پروفیسر محمد اقبال مجددی۔۔۔ اکبری ہفوات و خرافات کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دین اسلام کی احیاء کی تحریک کا مطالعہ کیا گیا اور جائزہ لیا گیا ہے۔

Marfat.com

۲۴۔ ''سرہند شریف، اللہ والوں کی سرزمین'' ہدیہ جمیل اطہر سرہندی۔۔۔ سرزمین سرہند کا تعارف اور وہاں اہل اللہ کے مقامات، مقابر، خانقاہیں، جمیل اطہر سرہندی کی ''شیخ سرہند رحمۃ اللہ علیہ'' سے ماخوذ مقالہ ہے۔

۲۵۔ خطبہ صدارت بزبانِ مفتی اعظم علامہ ڈاکٹر محمد مکرم احمد فتح پوری۔۔۔ شیخ احمد سرہندی اور آپ کے سلسلہ کے شیوخ کی حیات و خدمات اور علمی کام کا جائزہ منصۂ شہود پر لایا گیا ہے۔

۲۶۔ روئیداد جہانِ امام ربانی کانفرنس 24 اپریل 2005ء منعقدہ ایوانِ اقبال لاہور از ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری۔۔۔ کانفرنس کے بارے میں صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی کی زیر نگرانی انتظامات اور ان کی کوششوں پر ایک طائرانہ نظر، کانفرنس کی کاروائی کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔

۲۷۔ مقالہ نگار حضرات کا تعارف۔۔۔ 15 علماء اور سکالرز کا تعارف، کتب اور پوسٹل ایڈریسز دیئے گئے ہیں۔ تاکہ ضرورت مند حضرات ان سے ڈائرکٹ تعارف و رابطہ کی سہولت حاصل کر سکیں۔

''ارمغانِ امام ربانی'' میں حضرت العلامہ صوفی غلام سرور نقشبندی نے کچھ مزید نوادرات بھی برائے مطالعہ شامل کئے ہیں۔ جن پر ایک نظر ذیل میں ڈالی جاتی ہے۔

(الف) صوفی صاحب کی طرف سے وزیر اعظم برطانیہ، حکومتِ برطانیہ، سفراء کرام، پینگوئن پبلشرز کے نام ''شیطانی آیات'' از رشدی لعنتی کے سلسلے میں لکھے گئے مراسلوں کی نقول صفحہ 8 تا صفحہ 11 پر دی گئی ہیں۔

(ب) دارالمبلغین حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپور شریف کی طرف سے شائع کردہ کتب اور کتابچوں کی تفصیل (صفحہ ۱۴)

(ج) صوفی صاحب کی طرف سے انعامات، مقابلہ جاتی مضامین و مقالات اور

Marfat.com

کتب و تفاسیر کی بلا معاوضہ تقسیم کی تفصیل (صفحہ ۱۶)

(د) مطبوعات شیر ربانی پبلی کیشنز (صفحہ ۱۷ تا صفحہ ۱۹)

(ہ) مختلف سکالرز کے علمی شہ پارے جنہیں متسعبین سلسلہ عالیہ نقشبندیہ شیر ربانی شرقپور شریف کے مختلف اداروں اور افراد نے شائع کیا (صفحہ ۲۳ تا صفحہ ۳۸)

(و) مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سوسائٹی لاہور کے خطوط بنام وزیر مذہبی امور اور سیکرٹری مذہبی امور بسلسلہ زائرین عرس حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے جواب کا عکس (صفحہ ۴۲ تا ۴۴)

(ز) روئیداد میں چھ قرار دادیں درج کی گئی ہیں جن کو زیر قلم کانفرنس میں زور و شور سے اور متفقاً منظور کیا گیا۔ (صفحہ ۳۷۲ تا صفحہ ۳۷۳)

(ح) ''ارمغانِ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ'' میں جگہ جگہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات اور دوسری تالیفات سے اقتباسات نقل کئے گئے ہیں جو دل و دماغ کو ''نور علی نور'' اور ''سرور علی سرور'' کرتے ہیں۔

المختصر صوفی صاحب کا تالیف کردہ ''ارمغانِ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ'' ایک اثاثہ اور علمی حوالہ ہے جس سے کل کا مؤرخ یقیناً استفادہ کرے گا۔ میں صوفی صاحب قبلہ کو اس شاندار تالیف پر دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات میں بلندی دے (آمین)

کتاب کا کاغذ، بائنڈنگ سب شاندار ہے، کتاب (کے متن) کی سیٹنگ، پروف ریڈنگ اور جلد بندی کا معیار اور کالم سازی سب کی سب قابلِ تعریف اور لکھنے والوں اور شائع کرنے والوں کی دن رات کی محنت اور توجہ کا ثبوت ہے۔

Marfat.com

کتاب: حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ

مؤلفہ: کرنل (ر) محمد انور مدنی

سیدنا حضرت ابُو طالب رضی اللہ عنہ (صحیح نام ہے عمران) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے والدِ گرامی اور حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفیق چچا ہیں جن کی اسلام کے لیے خدمات کو اہل سُنت اور اہل تشیع سب نے تسلیم کیا ہے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آٹھ سال سے لے کر پچاس سال کی عمر تک دل و جان سے خدمت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آنے والی ہر مصیبت کو اپنی طرف آنے والی مصیبت کی حیثیت میں برداشت کیا ہر تنگی و تکلیف میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست و بازُو بنے۔ اپنے تین بیٹوں علی رضی اللہ عنہ، جعفر رضی اللہ عنہ اور عقیل رضی اللہ عنہ کو سید خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمہ وقت خدمت کیلئے وقف کر دیا شعب اُبی طالب میں سختی کے تین سال رفاقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گزارے۔ اپنی عیال داری کے باوجود کفالت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کبھی فرق نہ آنے دیا نہ کفار کی ناراضی کی پروا کی، نہ رشتہ داروں کی قطع تعلقی کا فکر کیا نہ دھمکیوں کو درخور اعتنا سمجھا نہ پیغام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حرف آنے دیا اگر پروا کی تو صرف اور صرف خاتم النبیین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولین و آخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کی پروا کی۔

گرامی محترم کرنل ریٹائرڈ محمد انور مدنی نے اپنی قابل قدر تصنیف ''حضرت ابوطالب'' میں عم رسُول مقبول کی انہی خدماتِ جلیلہ کا اعتراف کیا ہے اُن کے خلوص عظیمہ کی تحسین کی ہے اُن کی وفا جمیلہ کا تذکرہ کیا ہے اُن کے حوصلے برداشت، نجابت، کرامت، بہادری اور عظمت کو خراج تحسین پیش کیا ہے عظیم بات یہ کہ انہی صفات جمیلہ وخدمات جلیلہ کے حوالے سے ''ایمان ابو طالب رضی اللہ عنہ'' کا اثبات کیا ہے اس سلسلے میں قرآن اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق تو ایمان کا ایک نشان ہی کسی کو مسلمان

Marfat.com

کہنے کو کافی ہوتا ہے فاضل مدنی نے تو ایمان ابو طالب رضی اللہ عنہ پر دلائل ونصوص کے انبار لگا دیئے ہیں غرضیکہ یہ کتاب حضرت ابو طالب کی خدمات، صفات، خلوص، وجدان، محبت، موذت، ایثار و بے غرضی، جاں نثاری اور عالی حوصلگی کا مرقع ہے یہ مصنف محترم کے عشق رسُول و تعظیم اہل بیت کا شاہکار ہے یہ علماء سلف و خلف کے عقائد حقہ و حُسنِ ظن کا پرتَو ہے اور عاشقانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و پیروانِ مُرتضٰی رضی اللہ عنہ کی روحوں کی آواز ہے کہ:

وَقَدْ كُنْتَ لِلْمُصْطَفٰى خُيْرُ عَمّ

(اور آپ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہترین چچا تھے)

''نکاح خوانِ سرکار معظّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ'' ان اشعار کا مصداق ہیں۔

ایمانِ ابو طالبؓ مانا گیا ضرور — اِیقانِ ابُو طالبؓ جانا گیا ضُرور
نُصرت نبی کی بوطالبؓ نے ہمیشہ کی — پیمانِ ابوطالبؓ جانا گیا ضرور
سچ ہے نبی کا ساتھ نہ چھوڑا بُو طالبؓ نے — وَجدانِ ابوطالبؓ جانا گیا ضرور
ہوئے حضورؐ ان کے اور وہ حضورؐ کے — سامانِ ابُو طالبؓ جانا گیا ضرور
رشتہ ہے اُن میں خُون کا ،انسان کا بیشک — اعلانِ ابُو طالبؓ جانا گیا ضُرور
لکھی کتاب حضرتِ مدنی نے شوق سے — تابانِ ابوطالبؓ مانا گیا ضرور
شاہ مدینہؐ راضی ہوں مولا علیؓ بھی خوش — صِدقانِ ابوطالبؓ مانا گیا ضرور
زاہد بنیں بُو طالب بہرِ محمد ہم — ارمانِ ابوطالبؓ مانا گیا ضرور

کتاب خوبصورت کارڈ کور ٹائٹل، بہترین کاغذ، معیاری کتابت اور کتابی ضخامت کے ساتھ حضرت مدنی (میری مراد کرنل (ر) محمد انور مدنی صاحب) نے صاحبان علم اور صاحبان فکرونظر کے مطالعہ کے لئے بلا قیمت فی سبیل اللہ پیش کی ہے۔ جو صاحب چاہے ان کو ایک خط لکھ کر منگوا سکتا ہے کرنل صاحب نہایت مہربانی اور غایت علم پروری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ڈاک خرچ بھی خود ادا کرتے ہیں جزاہ اللہ

Marfat.com

باحسن الجزا۔

مؤلف موصوف کا ڈاک کا پتہ یہ ہے:

کرنل (ر) محمد انور مدنی، پی او باکس 11050، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور کینٹ

اللہ سے دُعا ہے کہ مجھے، تمام مسلمانانِ عالم، فاضل مصنف اور تمام اہل حق کو جادۂ ہدایت پہ رکھے۔ خوامخواہ کے منکروں کو توفیق ہدایت دے حُسنِ ظن کا سلیقہ دے اور قبولیت حق کا حوصلہ دے۔ مصنف اعلام کے حق میں اس کتاب کو بخشش کا وسیلہ بنائے آمین بجاہِ سید المرسلین۔ والحمد للہ رب العالمین۔

نوٹ: اہل تشیع کے ایمان کا حصہ ہے کہ وہ حضرت ابوطالب کو نہ صرف مسلمان مانتے ہیں بلکہ ان کے نام کے ساتھ علیہ السلام بھی لکھتے ہیں۔ اہل سنت کے ہاں حضرت ابوطالب کا ایمان لانا ثابت نہیں ہے اور یہی ان کا موقف ہے پھر اہل سنت ایمان ابو طالب کے موضوع پر توقف کرتے ہیں اور ان کے کفر کا ڈھنڈورہ نہیں پیٹتے نہ وہ اس موضوع پر قائلین ایمان ابوطالب سے بحث کرتے ہیں۔ اہل سنت کے ہی ایک گروہ کے پاس دلائل کی ایک طویل فہرست ہے جن کے ساتھ وہ ایمان ابوطالب کو ''ثابت'' کرتے ہیں۔ ان حضرات خوش گمان و خوش خیال میں بڑے بڑے لوگ شامل ہیں اور گو ایمان ابوطالب کے ثابت نہ ہوسکنے کا عقیدہ رکھتے ہیں ان میں بھی بڑے بڑے لوگ شامل ہیں۔ دونوں طرف دلائل و براہین کا انبار ہے۔ آخری فیصلہ اللہ رب العزت سے ہوگا قیامت کے روز:

''اندرایں مسئلہ ما خاموش اند''

Marfat.com

تکملہ

جناب محترم کرنل (ر) محمد انور مدنی صاحب

السلام علیکم!

ماہِ صیام اور آمدہ عیدالفطر کی مبارک باد قبول فرمائیں امید ہے آپ ہر طرح سے مع الخیر اور بعافیت ہو گے اور قلب وبصر کو انوار رحمت سے منور اور علمی قوتوں کو عشق رسولؐ سے جلا دے رہے ہوں گے۔ مجھ گنہگار کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیئے اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

کافی عرصہ پہلے آپ کی طرف سے تحفہ انیقہ ''حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ'' موصول ہوا تھا جس کا خاطر خواہ جواب نہ دیا تھا۔ البتہ وصولی کی رسید بہ صد شکریہ بھجوا دی تھی۔

ص ۲۸۳ پر چند کتابت کی غلطیاں (میرے مراسلہ وتبصرہ میں) کی نشاندہی کر رہا ہوں۔

سطر نمبر ۳ اہل شیعہ کی بجائے اہل تشیع یا شیعہ کر دیں۔

سطر نمبر ۹ رفاقِ محمدیؐ کی بجائے رفاقتِ محمدیؐ کر دیں۔

سطر نمبر ۱۱ درخوار اعتناء کو درخور اعتناء کر دیں۔

سطر نمبر ۲ سطر نمبر ۳ میں وفاءِ جمیل کی بجائے وفاء جمیلہ کر دیں۔

ص ۳۸۴ سطر نمبر ۶ میں پردان مرتضٰی کی بجائے پیروانِ مرتضٰی کر دیں۔

منقبت شعر نمبر ۶ مصرعہ اول میں ابوطالب کو بُو طالب (الف کے بغیر) کر دیں۔

منقبت شعر نمبر ۵ میں مصرعہ دوم ضیقان کی بجائے ضیفان کر دیں۔

منقبت کے آخری میں شعر ابوطالب کو بُو طالب (الف کے بغیر) کر دیں۔

اُمید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح فرمادیں گے۔ (شکریہ)

Marfat.com

دو تین ہفتے پہلے آپ کی تین اور تحفۂ شوق و محبت کُتب موصول ہوئی ہیں جو حسبِ سابق آپ کے عشق رسولؐ، حُبِّ اہلِبیت، علمی استناد، قلبی ولولہ اور جذباتی غلغلہ کا ثبوت و شاہکار ہیں اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ اللہ کرے جذبہ شوق اور زیادہ، ماشاء اللہ، لاقوۃ الا باللہ!

''سیدہ صادقہ امینہ رضی اللہ عنہا حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا لکھتے وقت آپ نے محبّ رسول اور غیرت مند، دیندار قلمکار ہونے کا حق ادا کر دیا ہے نہایت مفید مطلب مباحث، اعلیٰ درجے کے بیانات، مستند حوالے اور اہم عنوانات اس تخلیق رحیق کا طرۂ امتیاز ہیں شاہ سعود اور آل سعود کی کرتوتیں اُن کے گستاخ ہونے پر شاہد ہیں جو آپ نے حوالہ قلم کی ہیں۔ ص ۲۰۳ پر نجدیوں کا اشتہار کا عکس بہت معلومات افزا ہے آپ کا نکتہ نظر کہ والدین کریمین سید حرمین ونجدین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان کا اثبات ضروری ہے ہر مسلم مخلص اور محبّ صادق کے دل کی آواز ہے زیادت ایمان کا باعث ہے آپ نے ایک جگہ مُلّا علی قاری الہروی کے انجام عبرت انگیز کا تذکرہ کیا ہے کیا اچھا ہوتا اگر اس پر تھوڑی سی روشنی ڈال دی جاتی۔ جب بات کھُل ہی گئی ہے تو پوری طرح اور باحوالہ کھول دیں۔ غزوہ احد میں کفار مکہ کے ابواء میں تُربتِ آمنہ رضی اللہ عنہا کی پامالی سے باز رہنے کا حوالہ میری نظر سے نہیں گزرا۔ براہِ کرم میری تصحیح فرمادیں۔

''سیّدۃ النساء العالمین حضرت فاطمۃ البتول الزہرا رضی اللہ عنہا'' بھی آپ نے عشق وعقیدت کے جذبات میں غوطہ زن ہو کر لکھی ہے تمام مندرجات ''خوب علی خوب'' کا نمونہ ہیں ماشاء اللہ۔ عمر خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آپ کا اشارہ قابلِ غور ہے کشتیٔ نوح کی تحقیق واقعیٔ آپ کے گہرے مطالعہ کا شاہکار ہے ''مباہلہ'' کی تفصیل بھی بڑی بروقت اور موثر ہے آپ کا بیان دل نشیں، آپ کا انداز حق مبیں، کتاب کا مواد مفید ایمان، مباحث کا مطالعہ ''هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ'' کا گمان اور ایک ایک لفظ سے جھلکتا عشق، رقتِ قلبی کا باعث

Marfat.com

ہے ایک ایک حوالہ ثقاہت علمی کا ثبوت ہے فَجَزَاکَ اللّٰہُ بِاَحْسَنِ الجَزَا لِتَصْنِیْفِ ھٰذَا الْکِتَابِ۔

واقعۂ کربلا کے مباحث ص ۲۰۳ تا ص ۳۰۰ تک بڑے معلوماتی اور خُوب ہیں مگر واقعۂ کربلا کے عنوان کا تقاضا ہے کہ اس پر آپ کی علیحدہ تصنیف آئے کیا ہی اچھا ہوتا اگر ضمناً سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں کے بارے میں بھی چند کلمات خیر، تعارف اور فضائل و خصائل شامل کتاب ہوتے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ''مطالبۂ فدک'' اور اس پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جواب اس گفتگو کو بھی شامل کتاب کیا جاتا۔

''شہنشاہ ولایت مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم'' بھی بلند پایہ تصنیف ہے اور آپ کے جذبہ عقیدت' کلمہ حق گوئی اور صابئیت فکر اور کشف علمی کا شاہکار ہے فضائل علی رضی اللہ عنہ جتنے بھی بیان کیے جائیں کم ہوں گے۔ جس کا نام ہی ''علی'' (علوت وبلندی والا) ہو اس کی عظمت و بزرگی پر کوئی کیا اضافہ کرسکتا ہے؟ حق یہ ہے کہ آپ نے رسولؐ اللہ کے روحانی پاکیزگی (تزکیہ و طہارت) کے مشن کو آگے بڑھایا اور سلسلہ ہائے ولایت کے شہنشاہ کہلائے جس طرح محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مذمم کہنا ناممکن ہے اگرچہ بد باطن یہ کوشش کرکے بھی دیکھ لیں۔ اسی طرح علی رضی اللہ عنہ کو دنیٰ و ہوائے دنیٰ سے منسوب کرنا ناممکن ومحال ہے۔ اگرچہ شورہ پشت اس کی کوشش کرکے بھی دیکھ لیں بلکہ آج بھی خبیث روحیں شان علی رضی اللہ عنہ کو منقبض کرنے میں مصروف ہیں دوسری طرف پاکیزہ ومہدی روحیں شانِ علی رضی اللہ عنہ کے عُلا میں لگی ہوئی ہیں الحمد للہ! آپ کا شمار انہی سعید روحوں میں ہے مبروک علی ھذا۔ ویسے تو کتاب ہذا کے تمام مشمولات ''نور علی نور'' ہیں مگر حصہ دوم (تصوف کے مسائل) چوتھا حصہ (اہل بیت کون ہیں) گیارہواں حصہ (واقعات شجاعت وقلبی استحکام) بارہواں حصہ (فضائل وتعلیمات) تو

Marfat.com

بہت ہی خُوب ہیں تیرھویں حصے میں ''نادعلی'' پر گفتگو بہت صائب اور برمحل ہے۔ کتاب ہذا میں خارجیوں اور ناصبیوں کے ذات علی رضی اللہ عنہ پر ہفوات کا محاکمہ ضرور ہونا چاہیے تھا۔ ''اتحاد بین المسلمین'' کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار سے واقعات اور ارشادات افادۂ عام کے لیے شائع ہوتے تو شاید شیعہ اور سُنی آپس میں ''اتحاد'' کے بارے میں سوچتے۔ چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بارہ اماموں میں شامل ہیں اسی حوالے سے ''امام'' پر گفتگو کی ضرورت تھی جس میں امام اور امامت کا تصور، شیعہ و سُنی عقائد میں امام و امامت کا مقام، اقرار و اتباع امام اور ان پر ایمان کا مسئلہ اہلسنت کا نکتہ نظر اور اہل تشیع کا نکتہ نظر بیان ہوتا تو بہت ہی خُوب ہوتا۔

مختصراً آپ کی کتب فکر و علمیت کا مجموعہ ہیں۔ ''نائم (سوئے ہوئے) عقیدت مندوں کے لیے باعث بیداری و ہوشیاری ہیں جاہل علماء کے لیے تنویر ایمان اور نورِ علم ہیں محبانِ اہل بیت کے لیے اضافہ فی عقیدت کا باعث ہیں اور مجھ ایسے قلب ونظر کی جلا سے محروم لوگوں کے لیے روحانی از دیاد کا باعث ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ وَ شُكْرُاللّٰہِ تَعَالٰی وَشُكْرٌلَّكَ۔ اللہ آپ کے علم وایمان اور عقیدت و ایقان میں برکت دے۔ (آمین، ثم امین)

اگر آپ آئندہ چند چیزوں کا اہتمام کریں تو آپ کی تصانیف کو چار چاند بلکہ چار سو چاند لگ سکتے ہیں اوّل فٹ نوٹس پر توجہ، دوم ماخذات، سوم کتابت کی غلطیوں سے چھٹکارا اور ہاں آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں کیا یہ ممکن ہے؟ اگر جواب ہاں میں ہو تو رہنمائی فرمایئے۔ کتابیں بھجوانے کا ایک بار پھر شکریہ۔

Marfat.com

اظہار خیال بر: ''اسلامی تعلیمات''

مؤلفہ: شیخ محمد اسحاق کمالوی

ایک صحیح العقیدہ اور پختہ عمل مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ اپنے دین کے تقاضوں کو پورا کریں اور سچے اور پکے مسلمان کا سب سے پہلا بڑا اور بلند مرتبت فرض یہ ہے کہ وہ اللہ کے پیغام کو سمجھنے اور آگے منتقل کرے دوسروں کو اس پیغام الٰہی کی آفاقیت سے آشنا کروائے اور یَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ'' کے حکم الٰہی کی غرض ومنشا کو پورا کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل کرے جس میں آپؐ نے حجۃ الوداع کے روز فرمایا: فَلْيُبَلِّغُوا الشَّاهِدُ الغَائِب

ترجمہ: تم میں سے جو یہاں موجود ہے وہ میرے پیغام کو آنے والوں تک پہنچا دے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختصر الفاظ میں یہ بھی فرمایا: بَلِّغُوا عَنِّی وَلَوْ اٰیَةٌ

ترجمہ: مجھ سے آگے پہنچاؤ خواہ وہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو مختلف ذریعوں سے حکم الٰہی اور شریعت محمدیؐ کی تبلیغ وتشہیر میں مصروف رہتے ہیں کچھ لوگ یہ نفع بخش کام منبر ومحراب سے کر رہے ہیں کچھ تبلیغ جیسے فرض کفایہ کے ذریعے اور کچھ تعلیم وتربیت کی شکل میں۔ قلم کے ذریعے یہ سعادت بخش کام کرنے والے لوگ ایک خاص امتیاز اور اہمیت کے حامل ہیں یہ لوگ کئی طریقوں سے تشہیر دین اور تعلیمات اسلام کی تبلیغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں مثلاً:

1- قرآن الفرقان کی تفسیر وتشریح کر کے،

2- تفسیر وتشریح میں معارف، علمی نکات اور دُوررس سوچوں کا تعین کر کے،

3- حدیث نبویؐ کے حوالوں سے مزین گفتگو و ٹاک (talk) اور مباحثوں کا اہتمام کر کے تا کہ عوام وخواص کے علم میں بھی اضافہ ہو اور وہ اپنے عمل کو بھی

Marfat.com

اسی کے مطابق استوار کرسکیں۔

4- خاص طور پر قرآنی عنوانات پر سبق آموز گفتگو کر کے تا کہ عوام الناس اپنی زندگیوں میں اس سے استفادہ کریں۔

5- سیرت النبیؐ اور اسی حوالے سے حضورؐ کا اسوہ حسنہ لوگوں کے سامنے پیش کر کے تا کہ لوگ اسے اپنی عملی زندگیوں میں رہ نما نمونہ بنائیں۔

6- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے حوالہ سے عملی زندگی میں بہتر راہ متعین کر کے۔

یہ امر' سعید مومنانہ ومخلصانہ جذبے کے ساتھ آغاز اسلام ہی سے جاری ہے ہر دور میں یہ عمل خصوصی شان کے ساتھ پروان چڑھتا رہا حتی کہ موجودہ صدی میں جو طباعت واشاعت کی صدی کہی جاسکتی ہے یہ قلمی تبلیغ اپنے عروج پر پہنچ گئی ہے ہر روز ہزاروں کتابیں دینی عنوانات پر چھپ رہی ہیں اور مبسوط و مفصل، عنواناتی و جامع، ہمہ گیر اور فکر انگیز دینی تصانیف عقیدت، جوش، تحقیق، اخلاص اور ایمان داری کے ساتھ لکھی جا رہی ہیں انہی میں ایک تحفہ کتاب شیخ محمد اسحاق صاحب کمالوی کی ہے جو حجم میں صغیر مگر تعلیمات ومواد کے لحاظ سے کبیر ہے۔

شیخ محمد اسحاق صاحب کمالوی کو یہ ناچیز عرصہ آٹھ دس سال سے جانتا ہے شیخ صاحب شروع شروع میں دینی، معاشرتی اور اخلاقی عنوانات پر چھوٹے چھوٹے مضامین لکھا کرتے تھے جو ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی، ہفت روزہ ''لولاک'' فیصل آباد اور ہفت روزہ '' خدام الدین'' لاہور میں بڑے تسلسل سے چھپتے رہے اور اہل علم، اہل نظر اور اہل قلم طبقے سے داد پاتے رہے پانچ چھ سال تک مسلسل مضمون نویسی کرنے کے بعد شیخ صاحب نے انہیں محفوظ کرنے کا بندوبست کیا اور ۱۹۸۷ء میں پہلی بار ''اسلامی تعلیمات'' کے عنوان سے ان مضامین کو کتابی شکل میں پیش کیا آپ کی یہ کتاب بھی شائقین نے ہاتھوں ہاتھ لی اور متعدد جرائد و رسائل اور اخبارات نے اپنے

Marfat.com

تحسینی تبصروں میں شیخ صاحب کی سعی مشکور کو خُوب خُوب سراہا۔ وہ دن اور آج کا دن! آپ کی کتاب کی بڑی مانگ ہے کہیں یہ کتاب سرکاری سکولوں اور کالجوں کے لیے منظور کی گئی اور کہیں اصلاحی تنظیموں، معاشرتی ایسوسی ایشنوں اور فلاحی انجمنوں نے اسے معاشرے کے تمام افراد میں مفت بانٹا اور شیخ صاحب نے یہ کتاب جس تبلیغی جذبے اور مشنری احساس سے لکھی تھی اللہ پاک نے اسے اسی تکریم اور پذیرائی سے نوازالہذا یہ کتاب دور دراز کے علاقوں (Far flung areas) تک جا پہنچی ہے۔

جس طرح شیخ محمد اسحاق صاحب خود بھاری بھرکم شخصیت کے مالک ہیں اور اپنے جُثّے سے ہرگز ''لکھاری'' نہیں لگتے بعینہٖ ان کی تصنیف لطیف ''اسلامی تعلیمات'' بظاہر عام اور سطحی قسم کی کوشش معلوم ہوتی ہے مگر جس طرح شیخ صاحب فی الواقع قلمکار ہیں بلکہ کُہنہ مشق قلمکار ہیں اسی طرح ان کی کتاب بھی ایک وقیع تخلیق ہے بلکہ تحقیقی تخلیق ہے اگر اسے تخلیقی تحقیق بھی کہہ دیا جائے تو یہ کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ شیخ صاحب کی اس علمی و دینی تصنیف میں جو خوبیاں مجھے نظر آئی ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(الف) اندازِ بیاں انتہائی سلیس اور سادہ ہے فکر عام فہم ہے اور نتیجہ گفتگو صاف اور واضح ہے۔

(ب) بحث و گفتگو قرآن و حدیث اور سنت کے جواہر پاروں سے مزین ہے جن کی وقعت اور برتری کا ہر کوئی معترف ہے۔

(ج) عنوانات عام، معاشرتی، اخلاقی اور دینی پہلوؤں پر حاوی ہیں جو ہماری نجی و اجتماعی زندگی میں انتہائی اہم ہیں۔

(د) عنوانات کی تقسیم سے قاری کیلئے یہ سہولت پیدا ہوگئی ہے کہ وہ اپنے مطلب کی گفتگو کا خصوصی مطالعہ کر سکتا ہے اور اس عنوان پر اسلامی تعلیمات سے ترجیحاً آگاہی حاصل کر سکتا ہے۔

(ہ) قرآن و حدیث کی آیات کے حوالے ہر مسلک و مشرب کے مسلمان کے

Marfat.com

لیے واجب التعظیم ہیں اور قابل قبول ہیں اس طرح یہ کتاب فرقہ ورانہ اور اختلافی حوالوں سے پاک ہے۔

(و) گفتگو میں کوئی پیچیدگی نہیں، کوئی ابہام نہیں، کوئی لاگ لپیٹ نہیں، کوئی مصلحت کیشی نہیں شیخ صاحب نے قرآن و حدیث کے مطابق جو درست سمجھا پیش کر دیا اور کتاب کے مطالعہ سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ان کی گفتگو اور پیش کردہ مواد مستند و معتبر ہے۔

''اسلامی تعلیمات'' میں جن معاشرتی، دینی، اخلاقی، اصلاحی، فلاحی، رفاہی عنوانات پر اسلامی احکام اور عملی نظیریں پیش کی گئی ہیں ان میں کلمہ طیبہ، پردہ، نگاہ کی حفاظت، زبان کی حفاظت، اسلامی تہذیب، شرک، تقویٰ، دل کا چین، (اطمینان قلب) دنیا کی حقیقت، حُبِ مال، خدمت خلق، ایک اچھا مسلمان، سچائی، غیبت، امر بالمعروف ونہی عن المنکر، ہجرت، شراب نوشی، انداز ہائے عشق، مسلمان، عدل، حج، آخرت خاص طور پر قابل ذکر ہیں حقوق انسانی کے حوالے سے آپ نے والدین، پڑوسی، عام بندگانِ خدا اور بیوی کے حقوق پر گفتگو کی ہے کیونکہ میاں بیوی ہماری گھریلو اور معاشرتی زندگی کے اطمینان اور بے چینی میں خاص کردار ادا کرتے ہیں۔ لہذا شیخ صاحب نے بیوی کے حقوق یعنی خاوند کے فرائض اور خاوند کے حقوق یعنی بیوی کے فرائض پر بھی اسلامی تعلیمات بیان کی ہیں غرضیکہ ''اسلامی تعلیمات'' قرآن و حدیث کے احکام کا وہ مجموعہ نافعہ ہے جسے بلا جھجک، بلا تردد، بلا خوف، بلا تکلف بچے، نوجوان، جوان، ادھیڑ عمر، بوڑھے مرد، خواتین پڑھ سکتے ہیں اور انہیں ہم بآسانی اپنی عملی زندگی میں نافذ کر سکتے ہیں۔

شیخ محمد اسحاق کمالوی نے اپنی کتاب کو قرآن و سنت کے حوالوں سے سجا کر پیش کیا ہے شیخ صاحب کوئی روایتی مولوی یا صرف متعصّبانہ اور جانبدارانہ سوچ رکھنے

Marfat.com

والے قلمکار نہیں ہیں بلکہ آپ سکولوں کالجوں کے تعلیم یافتہ ہیں۔ بلکہ سائنس کے سٹوڈنٹ رہے ہیں (تعلیم بی ایس سی) شیخ صاحب وسیع المشرب قلمکار، بلند سوچوں کے حامل مفکر اور دھیمے مزاج کے شخص ہیں آپ نے نوجوان نسل کو سمجھانے کی خاطر متعدد دینی اصطلاحات کا انگریزی مطلب بھی قوسین (Brackets) میں لکھا ہے انہوں نے ہر عنوان کے آخر میں حاصل گفتگو کو واضح کر دیا ہے بحث سے اخذ کردہ سبق کو کھول دیا ہے توفیق ایزدی طلب کی ہے اور بالکل جدید انداز میں اپنا مطلب سمجھایا ہے مثلاً بندوں کے حقوق'' کے آخر میں لکھتے ہیں۔

''آج ہم دیکھتے ہیں کہ ان (بندوں کے) حقوق کی ادائیگی میں جس غفلت اورلا پروائی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے وہ صرف ہماری اسلامی تعلیمات سے اعراض اور احکامات سے بغاوت کا نتیجہ ہے (ورنہ) اسلام تو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور امن و سلامتی کا پیغام ہے یہ خدا کا پسندیدہ اور آخری دین ہے''۔

''دراصل، انسان دُنیا کے فریب اور پر کشش رعنائیوں میں کھو گیا ہے وہ اپنا مقام اور مرتبہ بھُول گیا ہے اُسے تو صرف ایک ہی لگن ہے دولت اور شہرت کی لگن۔ وہ اسی نیک نامی کے چکروں میں پڑ گیا اور اپنی اصل میراث کو بھول گیا ہے اور (درحقیقت) یوں لگتا ہے کہ اس کا کچھ کھو گیا ہے جس کی تلاش میں وہ مارا مارا پھر رہا ہے ہاں وہ سب کچھ جاننے کے باوجود (خالی الذہن ہے اور سب کچھ ہونے کے باوجود) خالی دامن ہے''۔

کیا یہ انداز بیان ہماری موجودہ حالت کے حوالے سے اصلاح و درستی پر ایک موثر مہمیز نہیں ہے؟

''اسلامی تعلیمات'' میں نہایت مختصر حدیثیں بھی ملتی ہیں مثلاً''' پردہ'' کے ذیل میں ہے اگر تم حیا نہ کرو تو جو چاہو کرو (بخاری)

Marfat.com

اِذْلَمْ تَسْتَحِیْ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ

قران مجید کے مختصر و مکمل احکام بھی پیش کیے ہیں مثلاً ''اسلامی تہذیب'' کے عنوان کے تحت یہ آیت پیش کی ہے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ (سچ کو جھوٹ کے لباس میں مت چھپاؤ)

''اطمینان قلب'' کے ذیل میں یہ آیت دی ہے فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ (تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا) طویل آیات قرآنی بھی پیش کی ہیں مثلاً نگاہ کی حفاظت کے عنوان پر گفتگو کرتے ہوئے سورۃ نُور کی ۳۱ویں آیت پیش کی ہے جو کافی طویل اور احکام سے پُر ہے۔

''اسلامی تعلیمات'' بات کو سمجھانے کی خاطر ہماری عام زندگی سے دلیلیں بھی پیش کی گئی ہیں۔ مثلاً دنیا کی حقیقت کے ضمن میں لکھا ہے۔

''ہم بیت الخلا جاتے ہیں بیت الخلا کتنا ہی خوبصورت اور سجا سجایا کیوں نہ ہو حاجت پوری ہونے کے بعد وہاں ایک منٹ بھی ٹھہرنا گوارا نہیں کرتے جب ہمیں معلوم ہے کہ ہم اس دنیا میں عارضی وقت کے لیے آئے ہیں تو پھر اس کی چیزوں سے دل کیوں لگائیں (خواہ یہ کتنی ہی خوبصورت، دلکش اور دل لبھانے والی کیوں نہ ہوں)''

شیخ صاحب کی مذکورہ بالا گفتگو دراصل تشریح ہے اس حدیث کی جس میں حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَطَلَّابُھَا کِلَابٌ (دُنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں)

''اسلامی تعلیمات'' کو حسبِ ضرورت اشعار سے بھی سجایا گیا ہے ''خدمت خلق'' کے ضمن میں سعدی کا یہ شعر لکھا گیا ہے۔

طریقت بجز خدمت خلق نیست — بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

ایک اور مقام پر یہ فارسی شعر لکھا گیا ہے:

Marfat.com

تواضع زگردن فرازاں نکوست
گدا گر تواضع کند خوئے اوست

علامہ اقبال کا یہ مشہور عام شعر بھی نقل کیا گیا ہے۔

مکتب عشق کا دستور نرالا دیکھا اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

''اسلامی تعلیمات'' میں پیش کی گئی آیات قرآنی اور احادیث نبویؐ کے استناد و برتری کے سامنے سر ہزار بار خم بلکہ بار بار تسلیم خم مگران کا مکمل حوالہ دینا اس وجہ سے ضروری سمجھا جاتا ہے تا کہ مزید مطالعہ کے شائقین اصل حوالہ سے استفادہ کر سکیں اور انہیں کوئی دِقت نہ ہو شیخ محمد اسحاق صاحب کمالوی نے اپنی تصنیف لطیف میں بے شمار حوالے دیئے ہیں مگر کئی مقامات پر قرآنی آیات کے تراجم اور حدیثوں کے متن و تراجم تو موجود ہیں لیکن ان کے حوالے غائب ہیں امید ہے شیخ صاحب آئندہ ایڈیشنوں میں اس پہلو پر خصوصی توجہ دیں گے ایک حدیث ''لَا تَلْبِسُو الْمُکَلَّفِ بِالْحَرِیْرِ'' کا ترجمہ بھی غائب ہے۔اور حوالہ بھی۔

بحیثیت مجموعی شیخ صاحب کی کوشش بہت کامیاب اور قابل تحسین ہے یہ دراصل شیخ صاحب کا احساس فرض کی ادائیگی کا ثبوت ہے استفسار خداوندی سے خوف کھانے کی دلیل ہے کہ اللہ پاک روزِ قیامت اہل علم حضرات سے پوچھیں گے ''تمہیں علم دیا گیا تھا آگے پھیلایا؟''

کتابت ،طباعت، کاغذ بہت عمدہ ہے جو کہ شیخ صاحب کے ذوق کی نفاست کی دلیل ہے کارڈ کور ہے ٹائٹل انتہائی سادہ ہے جو مصنف موصوف کی طبیعت ومزاج کی سادگی کی دلیل ہے۔اللہ سے دعا گو ہوں ''زور قلم اور زیادہ تاثیر بیاں اور زیادہ''

Marfat.com

مجلّہ: اَوج (نعت نمبر) گورنمنٹ کالج شاہدرہ لاہور

مدیر و مرتب: پروفیسر ڈاکٹر سید آفتاب احمد نقوی

''اوج'' گورنمنٹ کالج شاہدرہ (لاہور) کا علمی و ادبی مجلّہ ہے یہ کوئی روایتی جریدہ نہیں بلکہ حقیقتاً یہ ایک علمی، ادبی، تحقیقی ،تدقیقی اور حوالہ جاتی شاہکار ہے ''اوج'' کے صرف دو ہی نمبر میرے علم میں آ سکے ہیں ایک تو ''قرار داد پاکستان کا گولڈن جوبلی نمبر'' تھا جو 1990ء میں منصۂ شہود پر آیا اور دوسرا ہے اس کا نعت نمبر جو ۱۹۹۳ء میں تخلیق ہوا۔ ''اوج'' کا نام جس تصوراتی بلندی اور تخیلاتی عظمت کی طرف اشارہ کرتا ہے بعینہٖ ''اوج'' کے نمبرز اس سے بڑھ کر وقیع ثابت ہوئے ہیں مختصراً یوں کہہ لیں کہ ''اوج'' نے ''اوج'' کو جالیا۔

یوں تو پاکستان میں نعت کے حوالے سے بے شمار خصوصی اشاعتیں منظرِ عام پر آ چکی ہیں جن کا یہاں فرداً فرداً تذکرہ کرنا کارے دارد ہے یوں سمجھ لیں کہ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی اور رضا مندیٔ ربِّ تعالیٰ کی خاطر ہر کلمہ گو نے عقیدت مندانہ انداز میں بقدر ہمت و قابلیت نذرانہ شوق پیش کیا ہے مختلف جرائد ورسائل کے یہ نعت نمبر ضخیم بھی ہیں اور مختصر بھی۔ قیمتی بھی ہیں اور بلا قیمت بھی، منفرد بھی ہیں اور عام بھی، حوالہ جاتی بھی ہیں اور صرف نعت خوانی کے لیے بھی، دستیاب بھی ہیں اور نایاب بھی۔ مگر ''اوج'' ''کا نعت نمبر'' واقعی اپنی مثال آپ ہے اس میں عقیدت بھی ہے روایت بھی، عشق بھی ہے سوز بھی، تحقیق بھی ہے تاریخ بھی، دین بھی ہے نازکیت بھی، تعریف بھی ہے توصیف بھی، ادب بھی ہے بلندی فکر بھی، فن بھی ہے وفا بھی، شب بیداری بھی ہے اور جگر سوزی بھی، غرضیکہ عشاق کے جذبات کی گرمی، سالکین کے حلم کی نرمی، شعراً کے فن کی پختگی، قلمکاروں کی سوچوں کی راستگی، مرتبین کا سوز ساز جاودانہ

Marfat.com

بھی اور سر پرستوں کا اندازِ مہربانہ بھی ''اوج'' کے نعت نمبر کی خُوبی کیا عرض کروں:

یہ شوق ''اوج'' والو! کیا عرض میں کروں
ہے جذبۂ عقیدت اور ذوقِ آشنائی (زاہد)

''نعت'' جس طرح ایک بے کنار میدان اور لا محدود بیان ہے بالکل ایسے ہی نعت نمبر کی خُوبیاں بے شمار اور اس کے محاسن لا تعداد، بس یوں سمجھ لینا کافی ہے کہ نعت نمبر نے ''اوج'' کو وہ رفعت دی ہے جو رفعت خدا تعالیٰ نے ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہہ کر دی ہے کہ:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ !
(اور ہم نے آپ کے لئے آپ کا ذکر بلند کر دیا ہے)

''اوج'' کا نعت نمبر دو جلدوں پر مشتمل ہے جلد اول کی ضخامت ۷۲۰ صفحات اور جلد دوم کی ضخامت ۷۳۶ صفحات ہے اس نعت نمبر کے سر پرست گورنمنٹ ڈگری کالج شاہدرہ کے پرنسپل پروفیسر میاں مقبول احمد صاحب ہیں جنہوں نے مرتبین کو نعت نمبر کے سلسلے میں مالی معاملات سے بے نیاز کر دیا ہے پھر برآمد ہوا۔ اُن کے شوق و جذب کا مظہر کارنامہ ''اوج'' نعت نمبر۔

نعت نمبر کی ترتیب وتدوین کی ذمہ داری پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی صاحب کے ذمہّ رہی جن کی دلچسپیوں ، سوچوں، مطالعہ، تحقیق اور قلمکاری کا عنوان ''نعت'' رہی ہے ان کے معاونین محمد ریاض صاحب اور علی احمد صاحب ہیں خصوصی مجلس مشاورت میں تیرہ اصحابِ علم وفضل کے اسمائے گرامی دیئے گئے ہیں جو کالج میں تعلیم وتدریس کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اور اپنے اپنے شعبہ ہائے خصوصی کے سر براہ بھی۔ پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی صاحب مدیر و مرتب نے ایک اور قدآور اور صاحب تصانیف شخصیت کی نعت نمبر کے لئے خدمات کا بھی اعتراف کیا ہے

Marfat.com

جن کا نام نامی علمی حلقوں میں احترام و استناد کے طور پر لیا جاتا ہے آپ ہیں پروفیسر سید خورشید حسین بخاری، جن کا علم، تجربہ، ادبی صلاحیتیں اور دیدہ ریزی ''اوج'' کے نعت نمبر کو بہتر سے بہتر بنانے میں مرتبین کی رہنما بنتی رہی ہیں۔

اس نعت نمبر کے لکھاریوں میں اور نعت گووؤں میں اہل منصب بھی ہیں اور اہل دانش بھی، سیاستدان بھی ہیں اور منصوبہ ساز بھی، نقاد بھی ہیں اور حمّاد بھی۔ چونتیس معروف شعراً و ادباً کی حمدیں بھی ہیں اور بائیس اصحاب عقیدت کیش کا عربی نعتیہ کلام بمعہ اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے پچیس بزرگوں کا فارسی نعتیہ کلام بھی ''اوج'' کی زینت ہے پندرہ استاد شعراء و علماء کا اردو نعتیہ کلام بھی زیبِ اوج ہے پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی صاحب کا وقیع علمی مقالہ ''قرآن حکیم میں نعتِ رسولؐ'' کے عنوان سے بتیس صفحات پر پھیلا ہوا ہے ''نعت چیست''، یعنی نعت کیا ہے کے زیر عنوان بیس شعرا کے افکار کو پیش کیا گیا ہے نعت کے تعارف، آداب، فن اور تقاضوں پر حاوی چھ اہم تحریروں کو یکجا کر دیا گیا ہے جنہیں مجید امجد صاحب، سید ریاض حسین شاہ صاحب، ڈاکٹر شاہ ارشاد عثمانی صاحب، مولانا محمد تقی عثمانی صاحب، ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی صاحب اور عزیز صابری صاحب نے مرتب کیا ہے سندھ اور بلوچستان کے نعت گووؤں کے تعارف پر مشتمل سات مضامین بھی شامل اشاعت ہیں پنجاب کے مختلف علاقوں کے نعت گووؤں کا تعارف تیرہ مختلف مضامین میں کروایا گیا ہے چھیالیس پنجابی نعتیں روح و فکر کو عشق انگیز توصیف رسولؐ سے شاد کام کر رہی ہیں۔

''اوج'' کے نعت نمبر کے مرتبین نے ندرت و انفرادیت کو اس طرح ظاہر کیا ہے کہ ملک کے ممتاز نعت گو حضرات کو سولہ سوالات پر مشتمل ایک سوالنامہ بھجوایا جس کے ذریعے ان کے خیالات، افکار، خدمات، سوانح اور درجہ بدرجہ کارناموں کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں اس طرح ایک سو اکتالیس نعت گو شعرا حضرات کے

Marfat.com

بیانات و افکار کو جلداول کا حصہ بنایا گیا ہے ان شعراء میں قدیم الفن بھی ہیں اور جدیدالصوت بھی' شناخت کے حامل بھی ہیں اور، معروف شخصیات بھی ہیں مشہور شعرا بھی ہیں، اور محقق بھی ہیں مدبر بھی ہیں، معلّم بھی ہیں اور مفکر بھی ہیں۔غرضیکہ ایک موتیوں کی لڑی ہے جو جہاندیدہ مرتب اور علم شناس مدیر (میری مراد ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی ہیں) نے انتہائی عاجزانہ، ماہرانہ، عالمانہ، اور مدبرانہ انداز میں پرو کر خدمتِ دین اور تبلیغ نعت کا حق ادا کر دیا ہے۔اللہ اور اس کے رسولِ مقبولؐ ان کی سعیٔ معروف کو قبول فرمائیں۔(آمین)

''اوج'' کے نعت نمبر کی جلد دوم میں کتاب کھولتے ہی بِسْمِ اللہ الرَّحمنِ الرَّحِیْمِ کا طغرہ آنکھوں کو ٹھنڈک بخشتا ہے اس سے اگلے صفحہ پر درود ابراہیمی خوبصورت خطاطی میں رقم کیا گیا ہے کالج کے پرنسپل اور ''اوج'' کے سرپرست پروفیسر میاں مقبول احمد صاحب کے عاجزانہ خیالات کو ''گر قبول اُفتد'' کے زیر عنوان اور مرتب و مدیر جناب ڈاکٹر آفتاب نقوی صاحب کی سوچوں کو ''جتنا یا سرکارؐ نے مجھ کو'' کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے صرف دو حمدیں حفیظ تائب اور جمیل نقوی کے قلم سے شامل اشاعت ہیں تقریباً آٹھ صفحات پر مشتمل اور پانچ فصلوں پر پھیلا ہوا صوفی محمد افضل فقیر (مرحوم) کا عربی نعتیہ قصیدہ ''اَلکِفَایَۃُ المُصْطَفَوِیَّۃ'' بمعہ ترجمہ اس جلد کی زینت ہے بارہ صفحات پر پھیلا ہوا فیصل آباد کے سید محمد امین نقوی صاحب کا بے نقط علمی، مدحیہ قصیدہ ''سواطع الالہام''(☆) کے نام سے دیا گیا ہے جس کا اردو ترجمہ بھی شاعر موصوف نے سات صفحات میں خود کیا ہے اہل علم حضرات نے ''نعت'' پر وقیع علمی اور حوالہ جاتی بارہ

☆ اس نام سے قرآن مجید کی عربی میں بے نقطہ تفسیر مشہور مغل بادشاہ اکبر اعظم کے رتن فیضی نے لکھی جو آج کل نایاب ہے۔

Marfat.com

مقالے لکھے ہیں جن کے عنوانات یہ ہیں (1) نعت میں شمائل و فضائل کا بیان از ڈاکٹر صدیقہ ارمان (2) غیر منقوط نعتیہ شاعری از پروفیسر محمد یونس حسرت (3) نعت میں ذوقِ آرزو از پروفیسر محمد اقبال جاوید (4) نعتیہ رویہ از پروفیسر سمیع اللہ قریشی (5) نعت میں افتخار کے پہلو از راجا غلام محمد (6) نعت میں اظہار عجز از شہناز کوثر (7) اردو نعت پر قرآنی اثرات از پروفیسر حفیظ تائب (8) چند نعتیہ شاہپارے اور علم الاعداد از پروفیسر محمد یونس حسرت (9) صاحبِ دیوان شاعرات کی نعت گوئی از نور احمد میرٹھی (10) نعتیہ شاعری میں سانٹ کی روایت از صبیح رحمانی (11) میرے بزرگوں کی نعتیہ شاعری از تابش صمدانی (12) اردو بارہ ماہے میں نعت رسولؐ از امجد علی شاکر۔ اس کے بعد تقریباً ایک سو ساٹھ شعراء (نعت گو حضرات) کا نعتیہ کلام دیا گیا ہے مدوین و مرتبین کی بالغ نظری، وسیع ظرفی، بلند خیالی، خوب بیانی، غیر جانبداری، ہمہ گیر مشربی اور خدمتِ نعت کا یہ زندہ جاگتا ثبوت ہے کہ انہوں نے بلا تفریق و امتیاز اہل حدیث، حنفی دیوبندی، حنفی بریلوی، شیعہ، دُنیا دار غزل گو شعراء اور عام و خاص نعت گو شعرا کا کلام مدون کر دیا ہے اور اس سلسلے میں کسی تعصب و عناد اور تنگ نظری کو آڑے نہیں آنے دیا گیا۔

''اوج'' کے نعت نمبر کی جلد دوم میں عربی نعت گوئی پر چار علمی و فکری مقالے موجود ہیں پنجابی نعت پر تین مقالے موجود ہیں پنجابی زبان میں پچیس مشہور و معروف شعرا کا نعتیہ کلام دیا گیا ہے جن میں مشہور شعرا راجا رسالو، اعظم چشتی، صائم چشتی، محمد علی ظہوری، ڈاکٹر شہباز ملک وغیرہ نمایاں ہیں۔ شریف کُنجاہی، ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر محمد اجمل نیازی، ظہیر احمد ظہیر، ڈاکٹر ریاض مجید، تنویر ظہور، سعادت علی ثاقب اور ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کی آزاد شاعری میں پنجابی نعتیں دی گئی ہیں گل محمد شاہ بخاری اور شوق شکار پوری کی سندھی نعتیں بھی موجود ہیں قاضی نذرالاسلام کی بنگلہ زبان میں نعت اردو ترجمے کے ساتھ ''اوج'' میں موجود ہے۔

Marfat.com

نعت ''تحقیق و محققین'' کے تحت چار مقالے دیئے گئے ہیں (1) اردو نعت کے اولین محقق۔ ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق (2) اردو میں نعت گوئی اور ڈاکٹر ریاض مجید (3) برصغیر میں عربی نعت اور ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی (4) پنجابی نعت اور ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی۔ تقریباً ایک سو پچیس پنجابی شعرا و محققین کا پنجابی نعت پر تصنیفی و تالیفی کام کا تذکرہ ص ۲۹۳ تا ص ۲۹۹ (فہرست) پر موجود ہے پاکستان میں حمد و نعت کی کل کتابوں کی فہرست کراچی کے غوث میاں نے سولہ صفحات پر دی ہے سندھی زبان میں نعتیہ کتب کی فہرست سید گل محمد شاہ بخاری نے نو صفحات پر مشتمل دی ہے پنجابی زبان میں نعتیہ کتب کی فہرست حرف تہجی کی ترتیب سے صفحہ ۳۶۴ سے صفحہ ۴۱۵ تک پھیلی ہوئی ہے جلد اول میں مرتبین نعت نمبر نے اس طرح جدت پیدا کی تھی کہ نعت گو شعراء سے ایک استفساراتی انٹرویو کے ذریعے ان کے کوائف و نظریات جمع کیے جلد دوم میں بارہ سوالات کے ذریعے ملک کے سنتالیس معروف نعت خواں حضرات کے ''نعت'' کے بارے میں وارداتِ قلبی، خدمات اور ان کے اپنے کوائف جمع کر کے پیش کیے ہیں بعد ازاں ایک سو سات مشہور صاحب دیوان شعراء حضرات کا اردو نعتیہ کلام کا گلدستہ حاضر کیا گیا ہے دو نعتیہ نظمیں بھی دی گئی ہیں اس کے بعد تیرہ عدد علمی مضامین میں چینی، اندلسی، فارسی، پنجابی، سندھی، بلوچی، کشمیری، پشتو، گوجروی، براہوی، سرائیکی، جدید پشتو اور انگریزی زبان میں نعتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر روشنی ڈالی گئی ہے پھر جرمن زبان میں گوئٹے کی نعت اور اس کا انگریزی ترجمہ، فرانسیسی میں جگن ناتھ آزاد کی نعت کا ترجمہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے قلم سے، انگریزی میں آٹھ شعراء کے گلہائے عقیدت، عربی میں تین بزرگوں کا نعتیہ کلام، بہاری میں مناظر احسن گیلانی کی نعت، کردی میں مولانا خالد نقشبندی کی نعت، گجراتی میں دو شعراء کا نعتیہ کلام، مارواڑی میں ایک نعت گوجروی میں دو نعتیں، بلوچی میں تین نعتیں، براہوی میں دو نعتیں، میواتی میں ایک نعت، ہندی میں

Marfat.com

دو نعتیں ،سرائیکی میں ایک نعت ، کشمیری میں دو نعتیں، ہندکو میں ایک نعت، بنگالی میں ایک نعت، پشتو میں چار نعتیں اور سندھی زبان میں آٹھ نعتوں کا انتخاب پیش کیا گیا ہے انتخاب کیا ہے گویا موتیوں کی لڑی ہے لاہور کے مشہور طبیب حکیم نور احمد صاحب نے اپنے مقالہ ''نعت خوانی کا اعصاب سے تعلق'' میں خالص طبی اور نفسیاتی نکتہ نظر سے نعت گوؤں، نعت خوانوں اور عشاقِ نعت کے نعت سے تعلق پر گفتگو کی ہے محمد علی ظہوری اور محمد ثناء اللہ بٹ کے دو مضامین نعت خوانوں کے حوالے سے خاصے وقیع ہیں ''ثناء خواں تیرے اغیار بھی ہیں'' کے تحت انچاس غیر مسلم شعراء کا نعتیہ کلام بھی جلد دوم کے مشمولات میں دیا گیا ہے اس نمبر (جلد دوم) کے آخری صفحات میں ''مطالعاتِ نعت'' کے تحت مدیر اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی صاحب کے دو معلوماتی مضامین (اردو میں مطالعاتِ نعت اور پاکستان میں نعت نمبروں کی روایت) پروفیسر خالد بزمی کا مضمون (شام وسحر کے نعت نمبر) پروفیسر محمد مظہر عالم کا مضمون (ماہنامہ نعت کے خاص نمبر) اور محمد نواز جٹ کا مضمون (ماہنامہ حمد ونعت کراچی) طالبانِ شوق کے شوق نعت گوئی، نعت خوانی اور نعت نویسی کو مہمیز دے رہا ہے غرضیکہ یہ جلد بھی گنجینہ گوہر نایاب ہے جو صدھا سال تک مطالعہ کے شوقین اور نعت خواں حضرات کی ضرورتیں بآسانی پوری کرسکتی ہے۔

اگر چہ ''اوج'' کا نعت نمبر واقعی اپنی مثال آپ ہے اس میں موجود مواد انتہائی عرق ریزی سے منتخب کیا گیا ہے اور کلام اور اہل کلام کا انتخاب بھی ماہر مدیرانِ گرامی کی سخت کوشی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے محترم جناب مرزا ادیب صاحب نے اس نعت نمبر کی نوائے وقت کے ادبی صفحہ مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۹۳ء میں خصوصی تعریف فرمائی۔ ۱۶ فروری ۱۹۹۴ء کی نوائے وقت کی ایک اور ادبی اشاعت میں ''اوج'' کے نعت نمبر پر عطاء الحق قاسمی کے قلم سے ادبی و توصیفی تبصرہ کیا گیا ہے ماہِ صیام کے

Marfat.com

دوران ''اوج'' نعت نمبر کے مدیر اعلیٰ جناب ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی صاحب کو پی ٹی وی (لاہور سینٹر) میں دلدار پرویز بھٹی کے پروگرام ''پنجند'' میں مہمان بلایا گیا اور اس نعت نمبر کے حوالے سے پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کی خدمات کو سراہا گیا اور ڈاکٹر صاحب کے حوالے سے نعت نمبر کا عقیدت مندانہ ذکر ہوا مگر یہ بڑی حیرانی کی بات ہے کہ ''اوج'' کے نعت نمبر کی دونوں جلدوں میں مشہور پاکستانی سکالر، نعت گو و نعت خواں اور ماہنامہ ''نعت'' لاہور کے مدیر راجا رشید محمود کا ایک بھی مضمون یا مقالہ موجود نہیں ہے۔ اگر ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کا مشہور اردو مجلّہ سہ ماہی فکر و نظر سیرت نمبر دسمبر ۱۹۹۲ء سے استفادہ کیا جاتا تو یقیناً علمی و معلوماتی اعتبار سے ڈاکٹر محمد خالد مسعود کے مقالہ ''ہاؤسا زبان میں نعت گوئی'' سے اوج کا نعت نمبر محروم نہ رہتا۔ عربی ادب کے ممتاز فاضل پروفیسر منیر قصوری بھی لاہور سے ''ایوانِ نعت'' کے نام سے ایک ماہنامہ جاری کر چکے ہیں نہ پروفیسر موصوف کا کوئی مقالہ اوج کے نعت نمبر میں شامل ہے اور نہ ایوانِ نعت پر کوئی تبصراتی و معلوماتی مضمون موجود ہے ستائیس علمی و تحقیقی کتب کے مصنف، گیارہ تاریخی سوانحی اور علمی کتابوں کے مؤلف سینکڑوں علمی مقالوں کے خالق، کراچی یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کی سطح پر ''احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ'' کی شخصیت و فن کے لئے طلباء کے ایڈوائزر، اپنی ذات میں انجمن ادارہ تحقیقات امام احمد رضا خاں بریلوی کراچی کے روحِ رواں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری کی ''اوج'' سے غیر حاضری بھی کھٹکتی ہے۔ مولانا محمد منشا تابش قصوری لاہور میں خصوصی تعارف کے مالک ہیں نعت گو ہیں نعت خواں ہیں استاد ہیں عالم دین ہیں صنفِ نعت پر خصوصی ادراک حاصل ہے نہ معلوم آپ بھی ''اوج'' کی بزم سے غیر حاضر کیوں رہے۔ ''اوج'' کے مدیر اعلیٰ ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی صاحب نے ان رجال علمیہ سے ضرور رابطہ کیا ہو گا۔ اور ان حضرات نے بھی کسی خاص مجبوری سے غیر حاضر ہونا

Marfat.com

برداشت کیا ہو گا۔مگران تمام محترم حضرات کی مجبوریوں کی وجہ سے مجھ جیسے بے شمار طالبعلم ان حضرات کے علمی وفکری رشحات اور بیانات کے مطالعہ سے محروم رہ گئے۔

''اوج'' کا نعت نمبر خوبصورت،قیمتی اور رنگین کارڈ کور میں مجلد ہے جلد اول کے سرِ ورق پر مسجد الحرام (خانہ کعبہ) اور مسجد نبویؐ روضہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فوٹو دیئے گئے جبکہ دوسری جلد صرف مسجد نبویؐ کے سبز گنبد اور مینار سے سجائی گئی ہے خطاطی کے نمونے طغرے اور اشعارِ نعت کو مختلف مقامات پر موٹے خط میں نمایاں کر کے نعت نمبر کی زینت میں اضافہ کیا گیا ہے۔خیالی کا بنایا ہوا خوبصورت سرورق جہاں ''اوج'' کی دلکشی اور وقار میں اضافہ کر رہا ہے وہیں خوبصورت کمپیوٹر کتابت نے جریدے کے حُسن کو ماشاء اللہ چار چاند لگا دیئے ہیں۔جہاں تک مواد اور پاکیزگی فکر کا تعلق ہے لازم ہے کہ آج کے تاجرانہ ذہن کے مطابق اس نعت نمبر کی قیمت کم از کم ڈیڑھ ہزار روپے ہوتی مگر اللہ جزائے خیر دے مرتبین ،اور سرپرست حضرات کو جن کی مہر وعنایت کے طفیل یہ وقیع وشاندار نمبر بلا قیمت صاحبِ نظر اصحاب میں تقسیم کیا گیا ہے اور گرامی مدیر اعلیٰ کی یہ خصوصی عنایت ہے کہ انہوں نے مجھ ناچیز کو بھی اس بیش بہا تحفے سے نواز دیا۔اللہ پاک ان حضرات کے درجات بلند کرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا بیش بہا ان حضرات پر ہمیشہ سایہ فگن رہے اور ان کی نعت نمبر کے سلسلے میں مساعی کا اجران حضرات کو ہمیشہ بارگاہِ صمدیت سے ملتا رہے (آمین ثم آمین)

جہاں تک ''اوج'' کے مذکورہ نعت نمبر میں خوبیوں کا تعلق ہے تو خوبیاں بے شمار ،بس آنکھ اور فکر ایک عاشق کا چاہیے اور جہاں تک خامیوں کا سوال ہے تو خامی سے کوئی بھی مبرّا نہیں ہاں کوشش کے خلوص اور شب و روز جان ماری سے انکار نہیں ہوسکتا۔بائیس زبانوں میں خُوب چھان پھٹک کے بعد ساڑھے چودہ سو صفحات پر مشتمل ضخیم مجلدات میں شفاف و بے غبار کلام اور تعمیری افکار پیش کرنا نہ تو آسان ہے نہ ہر

Marfat.com

شخص کا مقدر۔خُوب سے خُوب تر کا مرحلہ ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہیے اور تجاویز و مشاورت کو کھُلے دل سے قبول کرتے ہوئے اعلیٰ اور معیاری وحوالہ جاتی کتاب بنانے کیلئے تعمیری ذہن کے ساتھ کوششیں جاری رہنی چاہئیں مجھ ناچیز کے خیال میں ''اوج'' کے نعت نمبر کو لازماً درجِ ذیل عنوانات و مباحث کا حامل ہونا چاہیے اور مجھے امید ہے کہ آئیندہ اگر کسی ایڈیشن میں حک واضافہ کیا گیا تو ان معروضات کو ضرور پیش نظر رکھا جائے گا۔

(1) نعت گوئی کے آداب اور حدودِ شرعیہ: اس عنوان پر '' ماہنامہ محدث'' کے رسول مقبول نمبر حصہ دوم میں مولانا مودودی کے دینی تعلیمات کی روشنی میں افکار موجود ہیں مولانا اشرف علی تھانوی نے بھی اس عنوان پر اپنی کتاب ''البدائع'' (مطبوعہ کتب خانہ جمیلی لاہور (بدیعہ نمبر۵۲) میں گفتگو کی ہے (بحوالہ ماہنامہ الرشید لاہور فروری۱۹۹۴ء)۔

(2) صوفیا کا نعتیہ کلام اور حفظِ شریعت: اس عنوان پر مولانا جامی ،مولانا رومی، نبہانی ، بلھے شاہ،سلطان باہو،ابنِ عربی ،شاہ ولی اللہ، سید عبدالقادر جیلانی، علامہ اقبال (اگرچہ آپ صوفی نہ تھے) کے نعتیہ کلام کے حوالے سے علمی، دینی،فکری اور اصولی گفتگو کی جاسکتی ہے۔

(3) نعت گو شعراء کا کلام اور قرآن سے استفادہ: اس عنوان پر ناچیز نے ایک مقالہ ترتیب دے رکھا ہے اگر بارِخاطر نہ ہو اور حکم ہوا تو بندہ یہ مقالہ ''اوج'' کو بھجوا سکتا ہے۔

(4) نعتیہ کلام اور مخالفِ شرع نظریات: اس موضوع پر چند تحریریں ماہنامہ شام وسحر کے نعت نمبر زمیں موجود ہیں غالباً نقوش کے رسول نمبر میں بھی اس عنوان پر گفتگو موجود ہے حوالوں کے ساتھ محاکمہ واستفادہ کرنا ضروری ہے۔

Marfat.com

(5) اعلحضرت امام احمد رضا خان بریلوی کا نعتیہ کلام: آپ ایک عاشق رسُولؐ شخصیت تھے انگریز بیزار، جدت پسندوں سے متنفر اور سیاسی میدان میں دو غلے کردار کے مسلمانوں کے ناقد تھے "حدائق بخشش" کی روشنی میں آپ کا تعارف بحثیت نعت گو، عاشق رسول، ادیب وخطیب اور شاعرانہ وفکری خُوبیاں بیان ہونی چاہئیں۔

امید ہے کہ مرتبین اوج نعت نمبر، مدیر گرامی، محترم قلمکار اور معزز شعراء کرام مندرجہ بالاسطور کو کھلے دل سے قبول کرلیں گے۔اگر انہیں قابل توجہ جانا گیا تو یہ میری خوش قسمتی ہوگی۔اور اگر ان کو درخور اعتنا نہ سمجھا گیا تو یہ بھی میرے لئے تکلیف کا باعث نہ ہوگا۔

وَھوالمُرادِ بالتّوفیقِ اللّٰہِ

Marfat.com

کتاب: حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

جناب گرامی قدر ندیم کوموی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

میرے روم میٹ اور عزیز دوست جناب رانا عبدالرشید خاں صاحب نے ایک کتابچہ بعنوان ''حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ'' مجھے تحفۃً عنایت فرمایا۔ اور یہ کتاب آپ کے رشحاتِ قلم کا شاہکار ہے۔ میں نے یہ کتاب بہ نظرِ غائر مطالعہ کی ہے اور محسوس کیا ہے کہ آپ سے اس کتاب کے مندرجات پر کچھ گفتگو کرنی چاہیے۔

بندہ کوشبیر حسین شاہ کہتے ہیں۔ ایم۔ اے (اسلامیات) کا طالبِ علم ہوں اور روزگار کے سلسلے میں یہاں اسلام آباد میں مقیم ہوں ننکانہ صاحب (ضلع شیخوپورہ) کا مستقل رہائشی ہوں اور نیول ہیڈکوارٹر (NAVAL HEADQUATER) اسلام آباد میں سروس کرتا ہوں مطالعہ نہ صرف میری ہابی (Hobby) ہے بلکہ اسلامیات کا طالبعلم بھی ہوں۔ اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہوں بقول ذوقؔ:

حالات سے مجبور ہوں اے ذوقؔ وگرنہ
ہر فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا

آپ کا مرقع قلم ''حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ'' مجموعی لحاظ سے نہایت ہی قابل تعریف کارنامہ ہے شبلی نعمانی کی سوانحی تصنیف (حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں) ''سیرۃ النعمان'' کے بعد آپ کا کتابچہ پڑھ کر ذہن و ذوق نے شبلی کا سا ذائقہ محسوس کیا ہے آپ نے تھوڑی سی ضخامت میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے حالات کو سمونے کی کوشش کی ہے آپ کا قلم کسی جگہ بھی موضوع سے نہیں ہٹا۔ اور

Marfat.com

نہ ہی آپ کے قلم نے دائرہ ادب کو پھلانگنے کی کوشش کی ہے آپ نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی کے بارے میں چند ایک تصانیف کا ہی حوالہ دیا ہے اس کے باوجود آپ نے کافی جامع لکھنے کی کوشش کی ہے اگر آپ کا یہ مرقومہ مرقع ''کتابچہ'' (Booklet) نہ ہوتا تو میں اسے اپنے سارے قلمی دوستوں کو ہدیہ کے طور پر پیش کرتا۔

آپ کی تصنیف لطیف میں چند ایک مقامات پر تشنگی محسوس ہوتی ہے اور قاری کا ذہن چاہتا ہے کہ یہاں پر کچھ اور بھی ہونا چاہیے تھا۔ چند ایک مقامات پر آپ کی تحریر محلِ نظر ہے سب سے پہلے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں یہ بات صحیح ہے کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حنیفہ نام کا کوئی صاحبزادہ نہیں تھا اور اس کے ثبوت میں آپ نے شبلی کو پیش کیا ہے مگر اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ حضرت امام صاحب کی حنیفہ نامی کوئی صاحبزادی تو ہو گی اور پھر حنیفہ لفظ مذکر کے لیے تو ہے ہی نہیں بلکہ مونث کیلئے ہے اس سلسلے میں میں نے ایک جگہ پڑھا تھا۔ (یاد نہیں کہاں!) کہ

''حضرت امام صاحب کے پاس ایک دفعہ چند عورتیں وفد کی شکل میں حاضر ہوئیں اور امام صاحب سے سوال کیا کہ'' جب مردوں کو شریعت نے بیک وقت چار تک نکاح کرنے کی اجازت دی ہے تو عورت کو بیک وقت کئی مردوں سے نکاح کی اجازت کیوں نہیں دی گئی'' امام صاحب کی سمجھ میں اس فقہی مسئلے کا کوئی شافی و کافی جواب نہ آیا اور آپ نے عورتوں سے وعدہ کیا کہ ''کل کو آپ کے مسئلے کا جواب دُوں گا'' عورتیں واپس چلی گئیں اورا مام صاحب پریشان ہو گئے آپ کی صاحبزادی نے آپ کی پریشانی محسوس کر لی اور آپ سے پریشانی کا سبب پوچھا حضرت صاحب نے ساری تفصیل اپنی لڑکی سے بیان کر دی آپ کی صاحبزادی بھی بڑی سمجھدار اور ذکی (اصل ذکیہ ہے) تھی اُس نے آپ سے کہا کہ آپ کل عورتوں کے وفد کو میرے پاس

Marfat.com

لے آیئے گا میں اُن کا مسئلہ حل کردوں گی دُوسرے دن امام صاحب تمام عورتوں کو اپنے گھر لے آئے اور اپنی بیٹی حنیفہ سے ملایا آپ کی بیٹی نے سب عورتوں کو اکٹھا کیا اور ایک پیالہ تمام عورتوں کے درمیان میں رکھ دیا اور کہا کہ ''سب عورتیں اپنا تھوڑا تھوڑا دودھ نکال کر پیالے میں ڈال دیں'' سب نے تھوڑا تھوڑا دودھ پیالے میں ڈال دیا پھر بنتِ امام ابوحنیفہ نے ساری عورتوں سے کہا کہ ''اب اپنا اپنا دودھ نکال لیں اور پیالے کو خالی کردیں'' عورتوں نے کہا کہ ''یہ کیسے ممکن ہے اب یہ دودھ ہم واپس نہیں لے سکتیں اور نہ ہی اب یہ دودھ جدا جدا ہوسکتا ہے'' حنیفہ نے عورتوں کو سمجھایا کہ'' اسی طرح عورتوں کو یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ ایک سے زیادہ نکاح کریں اس لیے کہ عورتوں کی مثال پیالے کی سی ہے اور اگر اس کے کئی خاوند ہوں تو وہ اپنی اولاد کے بارے میں حتمی طور پر کسی ایک خاوند کو باپ نہیں کہہ سکے گی یہ سن کر وہ عورتیں واپس چلی گئیں'' حضرت امام ابوحنیفہ اپنی بیٹی کی ذکاوت سے بہت خوش ہوئے اس کا نام حنیفہ تھا اور آپ نے اپنی بیٹی کے نام پر اپنی کنیت ''ابوحنیفہ'' رکھ لی۔

اب یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ یہ تحریر لکھنے والے نے کس کتاب سے لی تھی ہوسکتا ہے کہ آپ کے مطالعے سے یہ تحریر گزری ہو بلکہ ہوسکتا ہے کہ یہ تحریر کسی سوانحی کتاب میں نہ ہو بلکہ کسی فقہی کتاب میں ہو بہر حال میں نے یہ تحریر پڑھی ضرور تھی۔

ایک دوسری جگہ جہاں پر آپ نے حضرت امام اعظم کے فضائل و مناقب کے تحت آپ کے علم پر کیے گئے اس اعتراض کا ازالہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ حضرت امام صاحب حدیث کا علم نہیں رکھتے تھے''۔ (1)

1- امام صاحب کے بارے میں مخالفین کہتے ہیں کہ آپ کو صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک مجموعہ حدیث ''کتاب الآثار'' آپ کا کارنامہ ہے۔ جسے کراچی کے ایک ادارے نور محمد کارخانہ تجارت نے شائع کیا ہوا ہے۔ (عربی مع اردو ترجمہ)

Marfat.com

مولانا شبلی نعمانی نے بھی اس موضوع پر لکھا تھا مگر ان کی تحریر بھی قاری کو پورے طور پر مطمئن نہیں کرتی شبلی نعمانی نے صرف عقلی دلائل سے اس اعتراض کا رد کیا ہے کوئی نقلی اور علمی دلیل وہ نہیں لائے کیا یہی اچھا ہوتا اگر آپ فقہ اور سوانح کی کتب میں سے ڈھونڈھ کر چند ایسے مستند اور ثقہ حوالے قارئین کی نذر کرتے جن کو وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ذہن نشین کر لیتے اور حنفی مسلک کے پیروکاروں پر آپ کا یہ احسان تاقیامت قائم رہتا۔ اس موضوع کا صحیح محاکمہ اس طرح سے ہوسکتا تھا کہ اپ فقہ اور احکام کی کتب سے ایسے فقہی مسائل درج فرماتے جن کی بنیاد حدیث رسولؐ ہوتی اور جو کہ آپ کے علم و ذکاوت اور تحصیل علم حدیث کا طُرّہ امتیاز ہوتے۔

''امام اعظم'' کے صفحہ ۳۵ پر آپ نے حضرت امام صاحب کے خط کا چھوٹا سا حوالہ پیش کیا ہے جو کہ امام صاحب نے حضرت امام محمد نفس ذکیہ رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی حضرت امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا تھا اس خط میں آپ نے جنگ جمل اور جنگ صفین کا حوالہ دیا ہے یہ دونوں جنگیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ خلافت میں وقوع پذیر ہوئیں امام صاحب نے حضرت امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کو مفتوحین کے ساتھ وہ سلوک کرنے کا مشورہ دیا ہے جو حضرت علی نے جنگ صفین کے قیدیوں کے ساتھ (اصحاب صفین) کے ساتھ کیا تھا۔ اور اس سلوک سے بچنے کا مشورہ دیا کہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل میں مفتوحین کے ساتھ کیا تھا کیا ہی بہتر ہوتا بلکہ قاری کیلئے زیادہ واضح ہوتا اگر آپ جنگِ صفین اور جنگِ جمل میں کیے گئے اس سلوک پر مختصر سی روشنی ڈال دیتے جس کا ذکر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خط میں کیا ہے۔ خواہ یہ روشنی فٹ نوٹ میں ڈالتے۔

جہاں تک آپ کی ہمت و محنت کا تعلق ہے آپ نے کافی جستجو اور مطالعہ کے بعد ''امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ'' تصنیف کی ہے اور جہاں تک موضوع کی مناسبت ہے وہاں پر

Marfat.com

آپ کو کچھ اور موتی بھی علم و ادب کے بے پایاں ذخائر (کتب) سے نکال کر قارئین کے سامنے رکھنے چاہییں اور حضرت امام اعظم کے حالات و واقعات کے گم نام گوشوں کو واضح کرنا چاہیے مثلاً آپ کی اولاد (صُلبی) اور پھر آپ کی اولاد کی اولاد! حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مقبرہ، آپ کی فقہی تصانیف یا فتاوی کا ذکر خیر وغیرہ وغیرہ ،تاکہ فضائل و مناقب اور شخصیت و کردار کے علاوہ آپ کے تاریخی حالاتِ زندگی بھی سامنے آتے اصل میں منصوبہ یہ ہونا چاہیے کہ شبلی کی ''سیرۃ النعمان'' کو پڑھ کر امام صاحب کے حالات کے ضمن میں جو کمی اور تشنگی محسوس ہوتی ہے اس کمی کا ازالہ کیا جائے اور صرف انہی موضوعات پر تفصیلی بحث کی جائے اور آپ پر کیے گئے اعتراضات کا فاضلانہ جائزہ لیا جائے اس سلسلے میں مندرجہ ذیل پوائنٹس (Points) کو مدنظر رکھا جا سکتا ہے۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم فقیہہ اور مدبّر۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت محدّث (علم حدیث کے بارے میں آپ کا علم)

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور فقہ حنفی۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور بریلوی و دیو بندی حنفیوں میں نظریاتی ہم آہنگی و اختلاف

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور فقہائے دین (موازنہ و آراء)

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے شاگردوں کے علمی کارنامے۔

ان موضوعات کی تکمیل کی خاطر نہ صرف تاریخی کتب بلکہ فقہی کتب کا مطالعہ اور حوالہ بھی ازحد ضروری ہے اسلامی فلسفے اور نظریات پر مشتمل کتابوں کے حوالے بھی ضروری ہیں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر اور ہم عمر فقہا و علماء کے سوانح حیات سے بھرپور استفادہ کرنا بھی ضروری ہے اور حضرت امام اعظم اپنے فقہی نظریات کے پس منظر میں احادیث سے جو ثبوت پیش کرتے ہیں اور جس حزم و احتیاط اور تیقن سے

Marfat.com

حدیث کا حوالہ پیش کرتے ہیں آپ اخذ حدیث میں جن فقہی اور محدّثانہ اصولوں کو مدّنظر رکھتے ہیں ان کا تفصیلی جائزہ لینا پڑے گا مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے نظریات سے فتاوی عالمگیری کی حضرت امام صاحب کے نظریات کی ہم آہنگی کے موضوع پر فقہ حنفی اور بہار شریعت کے تفصیلی مطالعہ کی ضرورت ہے مگر یہ بھی تو ہے کہ یہ سب موضوعات ایک کتابچے میں جگہ نہیں پاسکتے بلکہ ان کیلئے ایک مستقل علمی کتاب کی ضرورت ہے میرا خیال ہے کہ آپ ہی ایک دفعہ پھر کمر ہمت باندھیں۔ اور حضرت امام اعظم پر ایک تفصیلی اور مکمل کتاب لکھ کر فقہ حنفی کے پیرو کاروں پر احسان عظیم کیجئے۔ اس سلسلے میں آپ عربی زبان کی مستقل تصانیف فقہی تصانیف جیسے کہ ''مرقات'' یا ''اشعۃ اللمعات'' نیل الاوطار'' شاہ ولی اللہ کی تصنیف مسوی (شرح موطا امام مالک) فیوض الباری از علامہ سید محمد انور شاہ محدث کشمیری وغیرہ سے استفادہ کریں پروفیسر محمد ابوزہرہ مصری کی تصنیف کے علاوہ اور سوانحی کتب بھی موجود ہیں علاوہ ازیں فقہ علی مذاہب اربعہ مؤلفہ عبدالرحمٰن الجزیری بھی بہت زیادہ مدد دے سکتی ہے جو علماء اکیڈمی بادشاہی مسجد لاہور والوں نے شائع کی ہے حضرت امام مالک (موطا امام مالک) حضرت امام احمد بن حنبل (مسند ابنِ حنبل) اور حضرت امام شافعی کے رشحاتِ قلم (رسالہ ''ام'') سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے جو بھی کمر ہمت باندھے وہی میدان قلم و تحقیق کا ہیرو ہے اور سرخرو ہے۔

آپ کے قلم کے شاہکار ''امام اعظم'' میں ایک چیز بار بار تنگ کرتی ہے اور وہ ہے کتابت کی غلطیاں، چھوٹا سا کتابچہ، سو صفحے سے کم ضخامت اور ہر صفحہ میں ایک دو غلطیاں پائی جائیں تو باعث حیرت ہے غلطیوں کی کثرت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے کتابت شدہ مسودے کو چیک نہیں کیا تھا ورنہ غلطیاں نہ رہتیں خیران سب کمزوریوں کے باوجود آپ کا جذبہ قابل تعریف اور آپ کا کارنامہ لائق تحسین ہے اللہ

Marfat.com

تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے بندے کسی کو کیا دے لے سکتے ہیں دینے والا اصل میں خدا ہی ہوتا ہے بندے سے دلوائے یا خود دے۔

اگر آپ ''امام اعظم'' کا کوئی مزید ایڈیشن چھپوائیں تو اس میں درج بالا کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کیجئے گا اور جو جو خامیاں میں نے محسوس کی ہیں اُن کے اظہار کرنے میں میں نے کسی جھجک یا ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہیں کیا اُمید ہے کہ آپ بھی میری ان موشگافیوں کو وسیع نظری کے جذبے سے ٹریٹ (Treat) کریں گے اور مجھے مطلع کریں گے کہ کیا میری آبزرویشن (Observations) صحیح ہے۔ اگر آپ کہیں پر مجھے غیر صحیح متصور کریں تو اصلاح فرمایئے گا آپ کے مشفقانہ اور علمی جواب کا منتظر رہوں گا۔

احباب اور اعزا سے سلام و آداب کے ساتھ!

Marfat.com

ماہنامہ: اہل سنت گجرات

زیر سرپرستی: پیر محمد افضل قادری مدظلہ رحمۃ اللہ علیہ

دو تین ماہ کے غیاب کے بعد ماہ نامہ ''اہل سنت'' گجرات کا شمارہ ''سیّدہ آمنہؓ نمبر'' نظر نواز ہوا۔ خوب بہت خوب بلکہ بہت ہی خوب اشاعت ہے۔ حضرت پیر خواجہ محمد اسلم قادری مدظلہ کی روحانی سرپرستی، علامہ مفتی محمد اشرف قادری محدث نیک آبادی کی دعاؤں، مفتی سبحانی اور علامہ اشرفی کی مشاورت و معاونین کی محنتوں کا ثمر، ایڈیٹر محمد جمیل اعظمی کی مہارت و ادارت اور ملک محبوب الرسول قادری صاحب کا تعاون خصوصی، اہل علم و قلم کے مطالعہ کا جھومر قرار پایا۔ کیلیگرافی خوب، کمپوزنگ اعلیٰ، حُسنِ ترتیب سجا ہوا، تحریریں حوالہ جاتی، رسالہ کا گہنا جاذبِ نظر، سرورق گنبدِ خضریٰ اور مرقدِ سیّدہ آمنہؓ صالحہ صدیقہ عفیفہ سے مزین ہے۔ اس کارنامہ رستاخیز کی اشاعت پر آپ تمام حضرات بہت بہت مبارک کے حقدار ہیں۔ اللہ آپ سب کو جزائے کاملہ سے نوازے اور آلِ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کاملہ نصیب فرمائے (آمین)

''اہلِ سنت'' کی ورق گردانی کے دوران چند اشعار ترتیب پا گئے۔ ہدیہ نظر کر رہا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ سمع و قبولیت سے سرفراز فرمائیں گے۔

ہم سب ہیں اہلِ سنت، ہمارا ''اہلِ سُنّت'' کیا خوب چھَپ کے آیا ہمارا ''اہلِ سُنّت''
پیروں کا ہے کمال، فقیروں کا ہے جلال خوب آمنہؓ پہ آیا، ہمارا ''اہلِ سُنّت''
گجرات کی ہے شہرت، بہت اچھی جہاں میں یہیں کا حُسن چھایا، ہمارا ''اہلِ سُنّت''
روشن نشان قادریوں کا ہے ''اہلِ سُنّت'' تحقیق رنگ دکھایا، ہمارا ''اہلِ سُنّت''
سُبحانی اور اشرفی اور اعظمی پیارے ساقی سجا کے لایا، ہمارا ''اہلِ سُنّت''
ہے حمد و نعت اعلیٰ، اس میں جناب والا درس قرآں ہے سرمایہ، ہمارا ''اہلِ سُنّت''

Marfat.com

درسِ حدیثِ کامل، مسئلہ ایمان شامل مسئلہ شرعی دکھایا، ہمارا ''اہلِ سُنّت''
عبداللہ، آمنہ پر تحریریں معلوماتی عشق و وجد کمایا ، ہمارا ''اہلِ سُنّت''
اجداد پر نبیؐ کے مضمون کافی، شافی جادۂ حق دکھایا، ہمارا ''اہلِ سُنّت''
ابوا کا ہے تعارف، سانحہ کا بھی ہے عارف عجب موتی ڈھونڈھ لایا، ہمارا ''اہلِ سُنّت''
نظم ومناقب سارے، وجدوعشق کے اعلاں عرفانِ حق سُنایا، ہمارا ''اہلِ سُنّت''
تصحیح لفظی خوب، تزئیں بڑی محبوب ہے میرے دل کو بھایا، ہمارا ''اہلِ سُنّت''
تحفہ روح فزا ہے محبوب قادری کا ! ! کیا خوب جگمگایا، ہمارا ''اہلِ سُنّت''
تحفہ روح نشاء ہے مسعود قادری کا دل تک اثر پچایا[1] ، ہمارا ''اہلِ سُنّت''
یہ فرض ہے ہمارا پڑھیں پڑھائیں اس کو کیا خُوب نغمگایا، ہمارا ''اہلِ سُنّت''
اب ساتھ اس کا دینا، لازم ہمی پہ ٹھہرا سینوں میں نُور آیا، ہمارا ''اہلِ سُنّت''
مبروک واہ واہ سب کو جو خادمین اس کے مسلک نے غلبہ پایا، ہمارا ''اہلِ سُنّت''
اللہ جزا دے سب کو رضا نبیؐ ہو حاصل سنت کا اس پہ سایہ، ہمارا ''اہلِ سُنّت''
زاہدؔ کی خوش نصیبی کہ وہ ہے اہلِ سُنّت اس نے نعرہ لگایا، ہمارا ''اہلِ سُنّت''

تمام احباب و معاونین، بزرگان وقدر دان کو میرا سلام معہ آداب کہیے گا۔ اللہ اہلِ سُنّت کے ذریعے مسلک حق اہلِ سُنّت کو اور اہلِ سُنّت کے ذریعے ''ماہنامہ اہلِ سُنت'' کو حیات دے تا کہ معاندین اور مخالفین اہلِ سُنّت کے مقابلے میں ناکام و نامراد ہو جائیں، اور اللہ ان کو بھی ہدایت یعنی راہ اہلِ سُنّت دکھا دے۔ (آمین)

1- اصل ہے پہنچایا

Marfat.com

تالیف: اہلِ قلم کے خطوط

موَلف: مقبول احمد ملک

567 صفحات پر مشتمل، ہارڈ کور (مجلد) کتاب، بہترین کاغذ، نفیس کمپوزنگ، ذوق آمیز سیٹنگ (Setting) اور طباعت و نفاست کا منہ بولتا ثبوت اس وقت میرے سامنے موجود ہے۔ سادہ، خوبصورت، اور دِل کش ٹائٹل (Title) پر پَر کا قلم، بند (کاک لگی) دوات، ایک مختصر (خط کا) پُرزہ اور عقب سے جھانکتے ہوئے موَلف موصوف کا نصف چہرہ ٹائٹل کو ''باغ و بہار'' بنا رہا ہے۔ بیک ٹائٹل پر دو ماہرین تبصرہ و تنقید اور ماہرینِ کتب و کتابی مواد اور پاریکھ علم وفن ڈاکٹر سلیم اختر اور ڈاکٹر انور سدید کے اقتباساتِ نظری وتوصیفی کتاب کی زینت کو بڑھا رہے ہیں۔

ملک مقبول احمد صاحب! موَلفِ کتاب ''اہلِ قلم کے خُطوط'' نے ایک سوانح حیات کیا لکھی کہ وہ کُتبِ کثیرہ و وقیعہ کی طباعت کا باعث بن گئی چراغ سے چراغ جلنا اور مہمیزی کارنامہ اسی کو کہتے ہیں ''سفر جاری ہے'' (خودنوشت ملک مقبول احمد) کے جواب میں تبصرے موصول ہوئے تو ''پذیرائی'' کی شکل میں محفوظ ہو گئے۔ رسیدی خطوط، توصیفی کلمات اور اور اصلاحی تنقیدات موصول ہوئیں تو ''اہلِ قلم کے خُطوط'' کی شکل میں طبع ہوئے پروفیسر جمیل آذر صاحب نے تو کمال کر دیا ''سفر جاری ہے'' پر کیا تبصرہ کیا خود اپنی خودنوشت حیات کے موتی بھی بکھیرتے چلے گئے اور آج یہ تبصرہ نما خودنوشت ''رَہ نورد دِشوق'' بن کر طاقوں میں سج گئی ہے۔ اسے کہتے ہیں ''محبت کے کرشمے''۔ ملک صاحب کی ''سفر جاری ہے'' پر تبصروں کی ایک اور کتاب (شائد) ''آشنائی'' کے نام سے جلد منصۂ شہود پر آ رہی ہے۔ شائد کسی دن ''محبت کے کرشمے'' بھی کتاب کی شکل اختیار کر لے۔

Marfat.com

ہم نے تو یہی دیکھا، سُنا اور مطالعہ کیا ہے کہ کتاب کا پیشِ لفظ یا دیباچہ ہوتا ہے جو عموماً مُولّف یا مصنّف کے علاوہ کوئی دوسرا ماہر، صاحبِ علم و اہلِ فن تحریر کرتا ہے مگر ''اہلِ قلم کے خطوط'' کا حرفِ اوّل کے ساتھ ساتھ ''حرفِ آخر'' بھی تحریر کیا گیا ہے۔ حرفِ اوّل کے سطر نگار ڈاکٹر سلیم اختر صاحب ہیں اور حرفِ آخر کے قلمکار ڈاکٹر انور سدید صاحب ہیں۔ ان دونوں شخصیات کا ایک علمی مقام ہے اور ایک معتبر نام ہے۔ اگر انہوں نے حرف اول اور حرف آخر لکھا ہے تو یقیناً ٹھیک لکھا ہے۔

ایک سو تینتیس شخصیات کے خطوط کو ''اہلِ قلم کے خطوط'' کے مرقعّ میں شامل کیا گیا ہے۔ اس صف میں پہلی جگہ پانے والے جناب محمد آصف بھلّی صاحب ہیں۔ آپ کی تحریریں (چوتھا ستون) اور ایڈیٹر کے نام خطوط اور روزنامہ نوائے وقت لاہور میں نظر نواز ہوتی رہتی ہیں۔ آخر میں جگہ پانے والے دوست جناب یُوسف عباسی ہیں۔ ان کی خوبی اور صفت یہ ہے کہ یہ ملک مقبول احمد صاحب کے دوست ہیں۔ تبھی تو کتاب دل نواز میں جگہ پا سکے۔

الف ممدودہ والے اصحاب دو، الف مقصورہ والے اصحاب اٹھائیس، با والے حضرات دو، تا والے حضرات دو، ثا والے احباب تین، جیم والے احباب پانچ، حا والے دوست پانچ، خا والے دوست تین، ذال والے ایک، را والے نو، زا کے حصے میں ایک بی بی، سین والے پانچ، شین والے پانچ، صاد والے تین، ضاد والے دو، حاملِ طا دو اور حاملِ ظا ایک، عین کے حلقہ میں بارہ شخصیات اور غین کے پیٹ میں چھ شخصیات سمائی ہیں۔ فا میں ایک ہی فقیر ہیں اور قاف میں دو محترم ہیں کاف کے تحت دو قلمکار آئے اور گاف کے سائے میں بھی دو قلمکار

Marfat.com

سمائے۔ لام کی گولائی میں ایک ہی صاحب لیاقت سما سکے اور میم کی مروڑی میں اکیس اہلِ قلم جگہ پا سکے، نُون کے ذیل میں دو ناصر آئے اور ولوَ کے پیچ میں تین صاحبانِ قلم جگہ پا سکے یا میں صرف ایک دوست نے مقام بنایا اور وہ ہیں ''اہلِ قلم کے خطوط'' کے آخری مراسلہ نگار جناب یوسف عباسی صاحب۔

اہلِ قلم کے مکتوب نگاروں میں پندرہ خواتین ہیں اور باقی مرد حضرات! گویا دونوں انسانی صنفوں نے اپنی قلمکاری کے جوہر دکھائے ہیں۔ اور ان کی تحریروں سے فاضل مؤلف نے اپنی کتاب کو مزین کیا ہے۔ میں نے بڑی جستجو کی، باریک بینی سے ڈھونڈا، میگنی فائنگ (Magnifying) گلاس سے بھی دیکھا مگر مجھے شبیر احمد میواتی ملک صاحب کے دوستوں کی فہرست میں کہیں نظر نہ آئے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ''اہلِ قلم کے خطوط'' میرے دوستوں سے خالی ہے۔ کئی نام ایسے ہیں جو مجھے جانتے ہوں گے اور کئی حضرات ایسے ہیں جن کے ساتھ تعلق کا مجھے دعویٰ ہے۔ مثلاً

☆ کتاب کے مؤلف ملک مقبول احمد صاحب مجھے جانتے ہیں اور ان کے ساتھ تعلق کا مجھے دعویٰ ہے۔

☆ ابوالامتیاز ع۔س۔ مسلم کو میں جانتا ہوں ''عقیدہ ختمِ نبوتؐ اور ہمارا نعتیہ ادب'' کے حوالے سے میں نے ان کا نعتیہ کلام پڑھا ہوا ہے۔ اور ان کے علم وفن کا معترف ہوں۔ کاش کہ وہ اپنی شخصیت پر کی گئی بھارت سے شائع شدہ پی ایچ ڈی کے سوانحی تھیسز (THESIS) کے ایک نسخہ سے مجھ ہیچمدان کو بھی نوازیں۔

☆ اقبال صلاح الدین صاحب کو میں ان کی کتاب ''لعلاں دی پنڈ'' کے حوالے سے جانتا ہوں۔ جسے میں کبھی کبھی مطالعہ کرتا ہوں اور لطف وانبساط پاتا ہوں۔

☆ پروفیسر ایم نذیر احمد تشنہ کی کتاب ''اُردو ضرب الامثال'' میں نے پڑھی ہے

Marfat.com

لہٰذا میں ان کے علم وفن کا معترف ہوں۔

☆ ڈاکٹر انور سدید صاحب ہر اتوار کو نوائے وقت لاہور کے سنڈے میگزین میں کتابوں پر تبصروں کا تحفہ کے ساتھ جلوہ گر ہوتے ہیں۔ گاہے ماہے ان کی دوسری تحریریں بھی میرے علم وعرفان میں زیادت کا باعث بنتی رہتی ہیں۔ ان کو تعارف کتب اور نقد وتبصرہ کا ''امام'' کہنا چاہیے۔

☆ ایم اے راحت صاحب کے ڈائجسٹوں میں ناول اور سلسلہ وار کہانیاں ہمیں مسحور کرتی رہی ہیں۔

☆ پروفیسر ڈاکٹر ایم ایس ناز صاحب وہ صاحبِ کرامت شخصیت ہیں جن کی کتاب ''شاہ ولی اللہ اور علمِ حدیث'' کشاں کشاں مجھے مقبول اکیڈمی لے گئی اور اب تک ملک مقبول احمد صاحب سے میرے جتنے تعلقات بڑھے ہیں ان کے ذمہ دار ڈاکٹر ایم ایس ناز صاحب ہی ہیں۔ وہ مانیں یا نہ مانیں مگر کریڈت سارا انہی کو جاتا ہے۔

☆ بانو قدسیہ تلقین شاہ کے حوالے سے اور تلقین شاہ اشفاق احمد کے حوالے سے اور اشفاق احمد زاویہ کے حوالے سے معروف ہیں۔ ان سب کی اپنی اپنی منفرد پہچان بھی ہے۔ جس کا یہاں تذکرہ طوالت کا باعث ہوگا۔

☆ پروفیسر تنویر حسین کی ایک مزاحیہ کتاب ''مزاج بخیر'' نے مجھے ان سے متعارف کروایا جو میں نے اورینٹ پبلشرز فضل الٰہی مارکیٹ چوک اُردو بازار لاہور سے لی تھی۔ سلجھا ہوا، ادبی اور مزاحیہ انداز بیان ہے جو مسلسل شگفتگی کا حامل رہتا ہے۔

☆ پروفیسر جمیل آذر صاحب کا طویل تبصرہ بر ''سفر جاری ہے'' اور پھر ''رہِ نوردِ شوق'' کی تخلیق نے ان کو مقبول اکیڈمی کی کتب کے قارئین میں متعارف کرا دیا ہے۔

☆ حفیظ تائب مرحوم کو کون نہیں جانتا؟ ان کا یہ نعتیہ شعر میرے گھر کے تقریباً ہر فرد کو یاد ہے۔

Marfat.com

خوشبُو ہے دو عالم میں تیری اَے گُلِ چیدہ
کس منہ سے بیاں ہوں تیرے اَوصافِ حمیدہ

☆ ذوالفقار احمد قاضی کی خودنوشت ''من کہ ایک مدرس'' ایک عرصہ تک ماہنامہ اُردو ڈائجسٹ لاہور میں ان کی شخصیت کے پَرت کھولتی رہی ہے۔

☆ رفیع اللہ شہاب صاحب ایک معروف استاد، عربی زبان کے ماہر ہیں۔ آپ نے ایک مرتبہ لیکچرر شپ کے لئے میرا انٹرویو بھی کیا تھا۔ اور پھر اُردو بازار لاہور میں ''دوست ایسوسی ایٹس'' بنائی۔ پھر دوکان بھی ختم ہوگئی پھر:

''اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی''

☆ سید رئیس احمد جعفری صاحب کی تحریریں بڑی سحر آگیں ہوتی ہیں آپ کا خاص شعبہ ترجمہ اور تاریخ ہے۔

☆ سرفراز محمد بھٹی صاحب نے 28- ستلج بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن کو ایسے ہی لاہور کا ایک اہم مقام بنا دیا ہے جیسے شیخ عمر فاروق نے 15- وحدت کالونی کو لاہور کا ایک نمایاں مقام بنا دیا ہوا ہے۔ تبلیغی نقطۂ نظر سے مفت اور دینی کتب کی اشاعت اور تقسیم کا اہتمام اور کثرت سے تخلیق کتب کا کام کیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ وَ تُؤْجَرْ

☆ سیّد ضمیر جعفری کے مزاحیہ کلام سے کون صرفِ نظر کر سکتا ہے؟ اگر آج آپ کا مزاحیہ کلام اُردو کے نمکین ادب سے اُٹھا لیا جائے تو اُردو کا نمکین ادب باوجود نمکین ہونے کے پھیکا ہو جائے گا۔

☆ عبدالعزیز خالد صاحب اپنے ثقیل اور مرقع و مسجّع شاعری کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ان کے کلام کی ایک سطر کو سمجھنے کے لئے دو چار دفعہ لُغت کی طرف رُجوع عام بات ہے۔ آپ کو اُردو کا لغوی سرمایہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔

☆ ڈاکٹر علی محمد خان کا مضمون ''ماحولیاتی آلودگی'' اُردو کی گیارہویں جماعت کی

Marfat.com

کتاب میں پڑھایا جاتا ہے جوان کے تعارف کے لئے کافی وشافی ووافی ہے۔

☆ علی سفیان آفاقی کی فلمی یاداشتیں ماہنامہ ''سرگزشت'' کراچی میں سالہا سال سے قسط وار چھپ رہی ہیں ان کا حافظہ اور قلمکاری دونوں قابلِ داد ہیں۔میں ان کے قلم کا مداح ہوں۔

☆ پروفیسر غلام احمد حریری سے میری ایامِ طالب علمی میں قلمی دوستی تھی۔افسوس! ان کے خطوط میرے ریکارڈ میں محفوظ نہ رہ سکے۔ان کے اپنے بارے میں یہ ریمارکس ''میں ارزاں قسم کا مصنّف ومترجم نہیں ہوں'' کچھ غلط نہیں ہیں۔مگر پھر بھی آپ کو انہیں لکھنے سے گریز کرنا چاہئے تھا۔

☆ ڈاکٹر غلام جیلانی کے ''دو اسلام، اور دو قرآن'' نے مجھے ان کا گرویدہ کیا۔ پھر تو ان کی درجن بھر کتابیں میرے مطالعہ میں آ گئیں۔ایک دفعہ مَیں آپ سے ملنے اٹک بھی گیا مگر آپ سے ملاقات کا رنگ ڈھنگ نہ بن سکا۔

☆ مفتی ڈاکٹر غلام سرور قادری صاحب دو وجہ سے زیادہ شہرت یافتہ ہیں اوّل آپ کے وزیر مذہبی امور و اوقاف (پنجاب) کے دَور میں بادشاہی مسجد لاہور سے سرکارِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلینِ مبارک چوری ہوئے جو آج تک بازیاب نہ ہو سکے اور دوسرا آپ نے اس صدی کا سب سے بہترین، مستند اور سلیس ترجمہ لکھا جس کو میں بدقسمتی سے پڑھنے سے محروم رہا ہوں۔شائد کسی دن مقلب القلوب'ان کے دل کو عطائیگی کی طرف پھیر دے۔

☆ ڈاکٹر لیاقت علی خاں نیازی صاحب ایک کثیر التحریر قلمکار ہیں اخبارات ہوں یا رسائل، تصانیف ہوں یا تالیفات، ہر جگہ چھائے ہوئے ہیں۔ جی ایم ڈی گروپ کا افسر اور قلم وقرطاس کا شوقِ جنون، یاللعجب! مگر یہ بھی ہے

ہے ان کا شوق خوب اور بندہ بھی خوب ہے

☆ محشر بدایونی نعت گوئی اور غزل گوئی کے حوالے سے ایک معروف اور معتبر نام

Marfat.com

ہے۔ان کے علم وفن کے سامنے بے نطق ہو جانا ہی عافیت وسلامتی کا باعث ہوسکتا ہے۔

☆ سیّد قاسم محمود صاحب تو اپنی ذات میں انجمن ہیں۔ میں اس وقت سے ان کا نخچیر ہوں جب میری عمر اٹھارہ بیس سال تھی اور آپ کی پچیس تیس سال، آپ اس زمانے میں بھی متحرک اور پر جوش تھے اور آج بھی متحرک اور سرگرم۔ اللہ ان کو ایسے ہی کام کے رکھے (آمین)

☆ میاں محمد سعید شاد محکمہ تعلیم کے ایک قابلِ جوہر ہیں آج کل آپ کے قلم سے دھڑا دھڑ کتابیں نکل رہی ہیں۔ میاں صاحب کی ''سعادت'' کو سات سلام۔

☆ ڈاکٹر مسکین علی حجازی، ڈاکٹر مشفق خواجہ اور پروفیسر مرزا محمد منور، علم و تحقیق اور قلم وقرطاس کی شان ہیں عرصہ دراز سے بطورِ محقّق و مدقق جانے جاتے ہیں۔

☆ منشا یاد کو مَیں ان کے افسانوں کے حوالے سے جانتا ہوں مگر یہاں ''پذیرائی'' کا ابتدائیہ لکھنے کا اعزاز بھی انہیں حاصل ہے۔آپ ملک مقبول احمد صاحب کے انتخاب کی خوبی ہیں۔

☆ نقوی، رضوی، زیدی، یہ سب قلم کار اور صاحبِ کتاب حضرات اپنے ہی تو ہیں۔ ان کی کتابیں بھی معروف ہیں اور ان کی حیثیت بھی معتبر ہے یعنی ''سادات'' ہونا۔ اہلِ بیت کے جاننے اور ان سے تعلق ارادت سے کون انکار کر سکتا ہے؟

☆ ڈاکٹر وزیر آغا اور ڈاکٹر وحید قریشی صاحب بھی استاد، ایجوکیشنسٹ (Educationist) اور ماہر و محقق قلمکار ہیں آپ پڑھے لکھے حلقوں میں ایک معتبر نام ہیں۔

ان تمام حضرات میں اہلِ علم بھی ہیں اور اہلِ ادب بھی، صاحبِ شوق بھی ہیں اور یاروں کے یار بھی، ماہرین بھی ہیں اور ناقدین بھی، مبصرین بھی ہیں اور قلمکار بھی، مؤرخین بھی ہیں اور محققین بھی، اپنی ذات میں انجمن بھی ہیں اور استاذ الاساتذہ بھی،

Marfat.com

غرض یہ نجوم و کواکب کی ایک کہکشاں ہے جسے ملک مقبول احمد صاحب نے ''اہلِ قلم کے خطوط'' میں لا سجایا ہے۔ کسی تحفے یعنی کتاب کی وصولی کی محض رسید دنیا بھی کردار کی علامت ہے اور ان ذکور و اناث میں سے کوئی بھی کردار کی اس خوبی سے محروم نہیں ہے۔ کسی کی کارکردگی کو سراہنا، بڑے ہونے کی علامت ہے اس بڑائی سے ان میں سے کوئی بھی خالی نہیں ہے۔ احسانات کا ذکر کرنا انسانیت ہے ملک صاحب کی نرم گوئی، دریا دلی، علم پروری اور یار باشی کے سے ''احسانات'' کو گنوانے والے یا مہربانیوں کی طرف اشارہ کرنے والے یقیناً بڑے کہلائے جانے کے مستحق ہیں۔ یہ خوبیاں ان حضرات کے مہارت و فنکاری پر مستزاد ہیں۔

حرفِ اوّل میں ڈاکٹر سلیم اختر صاحب نے اپنے رشحات و احساسات سے نوازنے کے ساتھ ساتھ اختر جمال، ادا جعفری، افتخار امام صدیقی، ستار طاہر، سیّد ضمیر جعفری، ظفر تاج، محشر بدایونی، مشفق خواجہ اور مرزا ادیب کے خطوط سے اقتباسات بھی نقل کئے ہیں لہٰذا حرف اوّل، ادب آئینہ ادب کا نشان بن گیا ہے۔

(الف) ملک صاحب ایک دو نہیں، دس بیس نہیں، پچاس سو نہیں بلکہ دو اڑھائی سو کتابوں کے تحفہ سے نواز سکتے ہیں۔ جسے یقین نہ آئے۔ جناب محمد آصف بھلّی کے مکتوب صفحہ 19 کی سطر 3 پڑھ کر دیکھے، ہے کوئی ایسا دریا دل پبلشر؟

(ب) محترم ابوالامتیاز ع۔س۔ مسلم پر پی ایچ ڈی ہو چکی ہے اور پی ایچ ڈی کا مقالہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ مبارک، مبارک، حضرت ابوالامتیاز ع۔س۔ مسلم، اللہ آپ کو زندہ رکھے اور بعد از ممات بھی زندہ رکھے۔

(ج) ادا جعفری صاحبہ کا مصورانہ شوق اور جمالیاتی ذوق ان کے ان چار فقروں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ (دیکھئے صفحہ ۶۱۔۶۰)

1- ''میں ساز ڈھونڈتی رہی'' گلابی رنگ، سرورق کے کاغذ کا رنگ گلابی ہو

Marfat.com

جس پر ڈیزائن یہ رہے۔

2- ''شہرِ درد'' فیروزی رنگ، سرورق کے کاغذ کا رنگ سبز ہو جس پر ڈیزائن یہی رہے۔

3- ''غزالاں تم تو واقف ہو'' سبز رنگ، سرورق کے کاغذ کا رنگ سبز ہو جس پر ڈیزائن یہ رہے۔

4- ''سازِ سخن بہانہ ہے'' بسنتی رنگ (نیبو کا رنگ) سرورق کے کاغذ کا رنگ بسنتی ہو جس پر ڈیزائن یہی ہے۔ کتابوں کا پچھلا ورق بھی انہی رنگوں میں ہو جس پر مصنّف کی تصویر ہو۔

(د) نیا علم شافی یا پانی کا علاج (Hydrotherapy) کے حوالے سے ملک مقبول احمد صاحب ایک جیّد حکیم (Specialist) ہیں۔ اسی نام سے آپ نے مقبول اکیڈمی سے جرمنی کے ڈاکٹر لوئی کوہنی کی کتاب کا اُردو ترجمہ بھی شائع کیا ہے اور تقریباً پانی سے ہر مرض اور عارضہ کے علاج کے لئے آپ بہترین حکیم و مشیر ہیں۔ انیس یعقوب اور ڈاکٹر انور سدید کے خطوط میں اس کا مفصّل تذکرہ پڑھا جا سکتا ہے۔ ملک صاحب کی اس حیثیت طبابت کے بارے میں کہا جا سکتا ہے:

نہیں محتاج ''شہرت'' کا جسے خوبی خدا نے دی

(ہ) راولپنڈی کے پروفیسر جمیل آذر صاحب نے ملک مقبول احمد صاحب کو حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، گیارہویں والے پیر کی دُعا کا عملی نمونہ قرار دیا ہے۔

(ش) جناب علامہ عبدالستار عاصم صاحب میرے عزیز دوست صادق علی زاہد ننکانوی کے دوست ہیں۔ لہٰذا صادق کے محبِ صادق میرے بھی محب صادق ہوئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کنول عاصم نے ملک مقبول احمد کی شخصیت کو چند سطروں میں بیان کر دیا ہے فرماتی ہیں۔ ''آپ بیک وقت پبلشر، ادیب، صوفی، جوہر شناس اور علم دوست

Marfat.com

ہیں کہ آپ علمی و ادبی شخصیت ہیں۔'' (صفحہ۔۴۲۹)

(ت) عنبرین تبسم شاکر صاحبہ نے اپنے مکتوب میں یہ افسوس ناک خبر سنائی کہ ہمارے ملک کے ایک مایہ ناز شاعر یوسف ظفر کو ایک ناشر نے محض اس لئے سیڑھیوں سے دھکا دے کر گرا دیا تھا کہ انہوں نے اس ناشر سے اپنی کتاب کا معاوضہ طلب کیا تھا۔ (صفحہ۔۳۴۵) یہ بھی ہوتا ہے پبلشرز کا کردار!

(ص) مرزا ادیب نے اپنے ناشر کا ایک شکوہ کیا ہے جو اس طرح ہے:

ایک بات کی مجھے سخت شکایت ہے ایک ظالم شخص تلیئر میرے ساتھ بڑا ظالمانہ سلوک کر رہا ہے میری دو کتابوں کے آخری ایڈیشن کی دس برس ہو گئے ہیں کوئی اخلاقی و قانونی جواز ایسا نہیں ہے کہ اسے ایک مصنف کے ساتھ ایسا ظلم کرنے کی اجازت دے۔ (صفحہ۔۵۱۱) یہ بھی ہوتا ہے پبلشرز کا کردار!

حرفِ اوّل کے دروغ بر گردن راوی کے ذیل میں ایک فکاہیہ و مزاحیہ تحریر سے پبلشر، ادیب اور بک سیلر کا مقام بھی ڈاکٹر سلیم اختر صاحب نے واضح کر دیا ہے۔ ہو سکتا ہے ملک مقبول احمد صاحب بھی یہاں بیان کردہ پبلشر کی کیٹیگری میں آتے ہوں۔ مگر متعدد خطوط کے مطالعہ اور قلم کاروں کے اعترافات و انکشافات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملک صاحب نے ''لکھاریوں'' کے لئے اپنی بند مٹھی اور اپنی بند جیب کھولی ہوئی ہے نہ صرف یہ کہ ایڈوانس ادائیگیاں کر دیتے ہیں بلکہ یاد بھی نہیں کرواتے۔ رقم ادھار دے دیتے ہیں کبھی نہیں جتاتے کوئی شخص کتاب مانگ کر تو دیکھ لے اپنی گرہ سے خرید کر بذریعہ ڈاک بھجواتے ہیں اپنے ادارہ کی تو دو دو، اڑھائی اڑھائی سو کتابیں ''مفت'' بھجوا دیتے ہیں اور ''اُف'' تک نہیں کرتے۔ ملک صاحب یاروں کے یار ہیں، ادیبوں میں ادیب ہیں، رفیقوں کے رفیق ہیں، علمی سرپرستی فرماتے ہیں دل شکستہ اہلِ قلم کی اخلاقی و مالی دلجوئی فرماتے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ اللہ ربّ العزت نے ان کے

Marfat.com

مال، اولاد، کاروبار اور گھربار میں برکت و عافیت عطا کی ہوئی ہے۔ سچ کہا ہے کسی نے شریفوں کے گھر میں ہی چراغ جلتا ہے لٹیروں کے گھروں میں اندھیرا ہی رہتا ہے۔

(و) صفحہ 180 پر حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کا قول غلط کمپوز ہو گیا ہے۔ درست اس طرح ہے:

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

(Who knows himself, He knows his Lord also)

(ز) پروفیسر رفیع اللہ شہاب صاحب نے ایک ''تفسیر قرآن'' (انگریزی ترجمہ اور تفسیر) کی تکمیل کا اعلان کر دیا ہے پتہ نہیں شائع ہوئی کہ نہیں۔ کاش کہ بندہ ناچیز بھی استفادہ کر سکتا۔

(ح) وار اینڈ پیس (War & Peace) روس کے لیو ٹالسٹائی کا مشہور ناول ہے۔ صفحہ ۲۵۷ پر اس کا نام غلط چھپ گیا ہے۔ جو محتاجِ دُرستی ہے۔

(ط) ستار طاہر صاحب نے صفحہ ۲۵۸ پر ایک بے مثل اور لاجواب کتاب مکمل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اس کتاب کا ٹائٹل، پبلشرز اور اس کے مندرجات (Contents) کے بارے میں خبر ہو جاتی۔

(ی) مجھے تو پچھلے آٹھ دس سال کے مسلسل تقاضوں کے باوجود اور مومنانہ وعدوں کے باوجود سعید بدر صاحب نے روزنامہ ''امروز'' لاہور کے 1974ء کے ''ختمِ رسالتؐ نمبر'' کی نقل نہیں دی ہے مگر ملک مقبول احمد صاحب کو ''سفر جاری ہے'' لکھنے پر ''نوبل پرائز'' ملنے کی تمنا کر رہے ہیں۔ ملک صاحب! آپ بڑے خوش قسمت ہیں، کچھ صدقہ کر دیں۔ نظرِ بَد سے محفوظ ہو جائیں گے۔ سعید بدر صاحب! کیا یہ مصرعہ آپ کو اپیل (appeal) نہیں کرتا ہے۔

ع اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

Marfat.com

(ک) ڈاکٹر صابر آفاقی صاحب کا یہ جملہ، اگر میں غلط نہیں ہوں، تو غلط ہو گیا ہے۔ والاج علی اللہ ''محتاجِ'' تصحیح ہے۔

(ل) ملک مقبول احمد صاحب عامل کامل بھی ہیں اور دوسروں کو اس قرآنی وظیفہ کی اجازت بھی دیتے ہیں۔

کثرتِ وِرد: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنِ

درمیان میں کہیں کہیں یہ پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

حالات ٹھیک ہو جائیں گے، امن وسکینیت عطا ہو گی اور زیارتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ ملک صاحب کو یہ فضیلت حاصل ہو چکی ہے (صفحہ ۲۶۸۔۲۶۷، صفحہ۔۳۱۱) مبارک سلامت' ملک صاحب' مبارک

(م) ڈاکٹر علی محمد خان نے خودنوشت ''سفر جاری ہے'' کے بارے میں یُوں لکھا ہے۔

مجھے آپ کی خودنوشت ''سفر جاری ہے'' بہت پسند آئی اور بِلا تامّل علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کا یہ مصرعہ ذہن میں آیا۔

انہی کا کام ہے یہ جن کے حَوصلے ہیں زیاد

واقعی آپ عزم وتقلید کی قابلِ تقلید مثال ہیں۔ مصافِ زندگی میں ایسی عمدہ مثال بننا بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ ڈپٹی نذیر احمد اپنے شاگردوں کو بڑے زعم میں آکر بتایا کرتے تھے کہ:

I am a self made man.

یہی جملہ آپ پر بھی صادق آتا ہے (''سفر جاری ہے'' سے یہی مترشّح ہوتا ہے)

(ن) پروفیسر غلام احمد حریری مرحوم نے اپنی علمی شخصیت کا بھاری بھر کم تعارف کروانے کے بعد یہ لکھا ہے:

''جواب اولین فرصت میں دیجیئے اور یہ سمجھ کر کہ میں ارزاں قسم کا مصنّف و

Marfat.com

مترجم نہیں ہوں۔ تا کہ مراسلت میں وقت ضائع نہ ہو"۔

عِلم کے کوہِ گراں اور اپنے بارے میں ایسا "متکبرانہ" اظہارِ خیال۔ العیاذ و الحفیظ۔ ملک صاحب کو یہ فقرے حذف کر دینے چاہیں، خواہ مخواہ طبیعت پر بوجھ آتا ہے۔

(س) ڈاکٹر غلام جیلانی برقؔ نے ابن طقطقی کی کتاب "الفخری" کے بارے میں لکھا ہے۔ ابن طقطقی غلط کمپوز ہو گیا ہے۔

(ع) دو شخصیات نے کتابوں کی خریداری کے سلسلے میں اپنی بے بضاعتی ظاہر کی ہے صفحہ ۲۹۹ اور صفحہ ۳۵۳، اور ملک صاحب سے ان ڈائرکٹ اور فی سبیل اللہ کتب طلب فرمائی ہیں۔ کیا خوبصورت مثال دی ہے:

"پھلدار درخت کے قریب گزرنے والا ہر شخص پھل کو للچا کے دیکھتا ہے بیروں سے لدی بیری پر ہر راہ گیر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے" (صفحہ ۳۵۳)

یعنی ملک مقبول احمد صاحب پھلدار درخت اور بیروں سے لدی پھندی بیری ہیں اور ہم سب علماء و ادبا ان کے پھلوں سے لُطف اندوز ہو رہے ہیں۔ واہ، واہ، شاوا ملک صاحب! کیا یہ بیری ہنوز پھل دے رہی ہے یا.....؟

(ف) صفحہ ۳۹۶ پر قرآن مجید کی ایک تفسیر کا نام غلط کمپوز ہو گیا ہے۔ صحیح نام ہے "تفسیر ابنِ کثیر"، تصحیح فرمالیں۔

(ص) قمر نقوی نے صفحہ ۴۰۱ پر لکھا ہے "میں اپنی تالیف (THE LAST SUNRISE) میں بہت مصروف ہوں یہ سیرت النبیؐ کی نہایت مفصّل، محققانہ اور مبٹو کتاب ہے" مبٹو کی بجائے مبسُوط ہونا چاہئے۔

(ق) قمر نقوی نقشبند ملک مقبول احمد کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ (صفحہ۔۴۰۸)

"آپ روزانہ سو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا کریں تا کہ شرو فساد سے محفوظ رہیں"

Marfat.com

(ر) کلیم اختر صاحب اپنی ایک مزاحیہ تصنیف کے کئی نام تجویز کر کے ملک مقبول احمد صاحب کی خواہش کو قولِ فیصل مانتے ہیں۔ (1) کاروانِ ظرافت۔ (2) روحِ ظرافت۔ (3) قصرِ ظرافت۔ (4) رنگِ ظرافت۔ (5) جہانِ ظرافت۔ (6) اردو طنز و مزاح۔۔۔ عہد بعہد اکبر الٰہ آبادی سے نیاز میواتی تک۔ (7) چند مزاح نگار (شخصیت وفن)۔

مجھ سے پوچھیں تو میں ان ناموں پر یہ اضافہ کر سکتا ہوں۔ (1) ظریف و ظرافت، (2) مجالسِ ظرافت، (3) محافلِ ظرافت، (4) مکالمات ظرافت، (5) محادثاتِ ظرافت، (6) ظریفوں کی ظرافت ، (7) رشحاتِ ظرافت، (8) لطافت و ظرافت ۔(9) ظرافت ہی ظرافت (10) ہنسوڑ ظرافت

''اہلِ قلم کے خُطوط'' کے نمایاں نقاط، تبصرہ واراس طرح ہیں۔

(الف) ''سفر جاری ہے'' پر صرف چند شخصیات کا تبصرہ بھرپور اور مبسوط نظر آیا ہے۔ ورنہ عام طور پر عمومی اندازِ بیاں میں چند سطری تبصرے کیے گئے ہیں۔ مثلاً خودنوشتوں میں ایک خوبصورت اضافہ ہے، محنت اور جدوجہد کا بیان ہے، اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے ملک صاحب سفر جاری ہے لکھنے پر مبارک باد کے مستحق ہیں وغیرہ وغیرہ۔ مفصل تبصرہ کرنے والوں میں قمر نقوی صاحب کا تبصرہ صفحہ ۴۱۵ تا صفحہ ۴۱۹ قابلِ مطالعہ ہے۔ باقی چند سطری، یک پیرا اور یک صفحہ تبصرے تو عام ہیں۔

(ب) ''پذیرائی'' کی وصولی کی رسید تو کئی حضرات نے دی ہے مگر اس پر تبصرہ کسی ایک نے بھی نہیں کیا۔ سوائے راقم سطور ہذا کے، جو کہ صفحہ ۲۸۲ تا ۲۸۴ تقریباً تین صفحوں کو محیط ہے۔

(ج) اکثر حضرات نے کچھ اس قسم کے خط لکھے ہیں۔ کتاب چھاپ دیں، ایک عرصے سے مسودہ منتظرِ اشاعت ہے توجہ فرمائیں، میں نے کتاب لکھ رکھی ہے اگر شائع

Marfat.com

کرنا چاہیں تو حکم فرمائیں۔رقم بھجوا دیں۔ (شکریہ) رقم بھجوا دی ہے (شکریہ) بیمار ہوں ۔۔۔ کتاب چھاپ دیں،فلاں نے میری کتاب شائع نہیں کی آپ شائع کر دیں۔ کتاب کا Format ایسا کر دیں کتاب کی جلد ایسی ہو کتاب کا ٹائٹل ایسا ہو، کتاب مقابلہ میں شامل کرنی ہے جلد شائع کریں، فلاں کتاب کے دس، بیس، پچاس، سو نسخے بھجوا دیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ مکمل طور پر کاروباری یا باہمی معاملات ہیں۔ جن کی کوئی مطالعاتی اہمیت نہیں ہے سوائے اس کے کہ فلاں شخصیت کا ملک مقبول صاحب سے تعلق ہے۔ میرے خیال میں (اگر محسوس نہ کریں تو)

وہی خطوط شامل کتاب کریں جن میں کوئی علمی، ادبی، تاریخی، تحقیقی یا تبصراتی گفتگو موجود ہو۔ باقی خطوط اہلِ قلم کے خطوط کی آئندہ اشاعت میں حذف کر دیں۔

(د) ملک صاحب کو چاہیئے کہ مختلف خطوط سے کچھ فقرے اور سطریں ایڈٹ (Edit) کر دیں مثلاً

محترمہ حاجرہ مسرور ابیان ''کم بخت TCS والوں نے اپنے دام بہت بڑھا دیئے۔۔۔ (صفحہ ۱۸۷)

پروفیسر غلام احمد حریری کا بیان ''جواب اولین فرصت میں دیجئے اور یہ سمجھ کر ۔۔۔ (صفحہ ۳۴۷)

(ہ) خطوں پر پتے (Addresses) بہت پرانے ہیں۔ اب اگر آج ان پتوں پر مکتوب نگاروں کو عریضہ لکھا جائے تو شائد ہی ہے کہ کسی سے رابطہ ہو سکے۔ ہو سکتا ہے کچھ حضرات راہیٔ ملک عدم ہو گئے ہوں کچھ حضرات نے رہائش تبدیل کر لی ہو کچھ حضرات دیارِ غیر میں جا بسے ہوں۔ ملک صاحب کو چاہئے کہ تگ و دو کر کے ''احباب'' کے موجودہ پتے لکھیں اور موجودہ ٹیلیفون نمبر بھی اور ترجیحاً موبائل نمبر لکھیں۔

(و) ملک مقبول صاحب کے شاباش کہ انہوں نے ۱۹۵۹ء میں لکھے گئے خطوط بھی

Marfat.com

سنبھال کر رکھے اور ''اہلِ قلم کے خطوط'' میں شامل کر کے مرحومین کو زندہ کر دیا۔ مثلاً صفحہ ۱۹۰ پر حامد علی خان صاحب کا خط ۱۹۵۹ء میں لکھا گیا اور صفحہ ۱۹۱ پر لکھا گیا خط ۱۹۶۴ء میں تحریر میں آیا تھا۔

(ز) کچھ حضرات کے خطوط کے عکس دیئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں ملک صاحب غور فرمالیں اگر کر سکیں تو

(۱) تمام اہلِ علم کے خطوط کے عکس شائع کر دیں خود کمپوز نہ کروائیں۔ ''اہلِ قلم کے خطوط'' کا شمار اگر ''نوادرات'' میں نہ ہو تو بات کریں۔

(۲) تمام زعما کے خطوط کو کمپوز کروائیں۔ کسی کا بھی عکس شائع نہ کریں۔ اس طرح یکسانیت اور خوبصورتی قائم رہے گی۔

(ح) کچھ ''حضرات'' کے پوسٹل ایڈریسز بار بار تحریر کئے گئے ہیں۔ مثلاً رضیہ فصیح الدین احمد کے پانچ پتے لکھے گئے ہیں۔ اور کچھ حضرات کے صرف نام پر ''ٹرخا'' دیا گیا ہے اگر مناسب سمجھیں تو ان کے ایڈریسز بھی دے دیں۔ محروم ''پتہ'' حضرات کی تعداد ایک درجن تو ہو گی۔ کچھ پتے نامکمل لگتے ہیں اگر ان کو مکمل کر دیا جائے مثلاً احمد زین الدین سہ ماہی ''روشنائی'' کراچی (صفحہ ۳۵) ڈاکٹر انیس ناگی، گنگارام مینشن، دی مال لاہور (صفحہ ۱۱۳) تاج سعید مکتبہ اثر رنگ پشاور (صفحہ ۱۳۹) خاور اعجاز، کھنہ روڈ راولپنڈی (صفحہ ۲۱۱) مزید ورق گردانی کی جا سکتی ہے۔

(ط) ''اہلِ قلم کے خطوط'' میں سب سے زیادہ صفحات قمر نقوی صاحب کے حصے میں آئے صفحہ ۳۶۷ تا صفحہ ۴۲۶، محشر بدایوانی صاحب کے خطوط صفحہ ۴۴۰ تا صفحہ ۴۶۴ میں شائع ہوئے۔ مرحوم مرزا ادیب صاحب کے خطوط نے ۲۷ صفحات گھیرے یعنی صفحہ ۵۰۰ تا صفحہ ۵۲۶۔ پروفیسر جمیل آذر صاحب کا مراسلاتی تعلق ۲۷ صفحات میں پھیلا ہوا ہے۔ ڈاکٹر انور سدید صاحب کی قلمی دوڑ ۱۷ صفحوں میں تمام ہوئی حرفِ آخر کے ۲۱

Marfat.com

صفحوں کے علاوہ۔ رضیہ فصیح احمد کی خط و کتابت بارہ صفحات کو حاوی ہے۔ واجد رضوی صاحب کے خطوط نے بارہ صفحات کو بخلوص گھیر رکھا ہے۔

کچھ اور ''مشاہدات'' بھی ہیں اگر ان پر مخلصانہ غور فرمالیا جائے تو کوئی حَرج نہ ہوگا مگر کتاب کی دل کشی میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔ مثلاً صفحہ ۳۷۷ پر لفظ تھورائی ہے۔ (چیک کرلیں کہ کیا یہی لفظ ہے! تھوَر سے تھورائی یا پھر تحیراتی تو نہیں؟) صفحہ ۳۰۳ پر ''روشنی کا تازہ ستار'' تحریر ہے جبکہ یہ روشنی کا تازہ شمارہ ہے (درستی فرمالیں)۔ صفحہ ۲۰۷ پر دوسرے پیرے میں محرر نے لکھا ہے ''میں گھر پر ہی Comfirmed to bed ہوں جبکہ یہاں Confined to bed ہونا چاہئے۔ (چیک کرلیں)

ملک مقبول احمد صاحب ''بہت اچھے ہیں'' (گُو جیسے) تبھی تو ان کے اردگرد اتنے زیادہ احباب جمع ہیں۔ ملک صاحب کے تمام احباب ملک صاحب کی طرح ہی ''بہت اچھے ہیں'' شہد جیسے۔ تبھی تو وہ ملک صاحب کے دوست ہیں اور ملک صاحب ان کے دوست ہیں۔ بضجوائے مصرعہ فارسی کُند ہَم جِنس باہم جِنس پرواز

اللہ سے دُعا ہے کہ اس دوستی کے گلشن کو ہمیشہ آباد اور مسرور رکھے اور دیکھنے والوں کے دِل بھی شاد رکھے۔ واہ ملک صاحب، واہ احباب ملک صاحب، واہ دوستی علم و ادب، سلامت، بخیر و سرور آرائی!

Marfat.com

کتاب: امتیازی انگلش گرامر فار ہائی کلاسز

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب۔۔۔۔۔۔صاحب (مالکان وکٹری بک ڈپو)

السلام علیکم!

امید ہے کہ آپ ہر طرح سے بخیریت اور صحت مند ہوں گے ۱۹۷۵ء کی بات ہے کہ میں نے آپ کے ادارہ کی امتیازی انگلش ٹرانسلیشن خریدی، پڑھی اور پھر تین سال تک اسے ہی پڑھتا رہا اس وقت میں نے میٹرک پاس کیا تھا آج میں ٹرپل (Tripple) ایم-اے ہوں اور گوشۂ محققین اکیڈمی میں انگریزی پڑھاتا ہوں اور کالج میں اسلامیات کا پروفیسر ہوں اور ایک سو سے زیادہ ''امتیازی'' طلباء کو بکوا اور پڑھوا چکا ہوں ابھی بھی طلباء میری سفارش پر امتیازی ہی پڑھتے ہیں اس میں میٹرک/ایف اے/ بی اے کی کوئی قید نہیں بی اے تک ہر کلاس کے طالبعلم کیلئے میں نے اس کا پڑھنا ضروری قرار دیا ہوا ہے مگر ایک بات قابل افسوس ہے کہ گزشتہ تیس پنتیس سالوں میں امتیازی میں ایک لفظ، فقرہ یا پیرا کی بھی تبدیلی نہ کی گئی ایک دو دفعہ کتب خانہ پر حاضر ہوا مگر کسی ذمہ دار فرد سے ملاقات نہ ہو سکی، آخر آپ نے امتیازی کو Revise کروا ہی دیا ہے۔ مبارک ہو۔

امتیازی انگلش ٹرانسلیشن کا کمپیوٹر ایڈیشن اس وقت میرے سامنے ہے میں نے اسے چیدہ چیدہ دیکھا ہے اسے گزشتہ پینتیس سالہ قدیم ایڈیشن سے بہتر ہونا چاہیے تھا مگر اس کی خامیاں پہلے ایڈیشن سے بھی زیادہ ہیں جبکہ اس دفعہ آپ نے مصنفین میں دو پروفیسروں کے نام بھی ٹائٹل پر پرنٹ کر دیئے ہیں جن میں سے ایک سبجیکٹ سپیشلسٹ بھی ہیں مگر انہوں نے امتیازی کو امتیازی بنانے میں کوئی قابل ذکر کردار ادا

Marfat.com

نہیں کیا ہے۔ بہر حال چند موٹی موٹی خامیاں درج ذیل ہیں۔

☆ (زمانہ حال) Is Are Am اور (زمانہ ماضی) Was Were کا استعمال دیا گیا ہے اس کی مشقیں مشق نمبر 1، 2 بھی دی گئی ہیں مگر The Use of Will be, Shall be (زمانہ مستقبل) کا استعمال اب بھی نہیں دیا گیا۔

☆ The Use of have, has, had کو پہلے کی طرح اب بھی ایک ہی سبق (lesson ۔3) میں لایا گیا ہے جبکہ ضرورت تھی کہ اسے حال (Have Has) اور ماضی (Had) دو سبقوں میں علیحدہ علیحدہ لایا جاتا۔

☆ The Use of will have, Shall have مستقبل کو پہلے کی طرح اب بھی ایک ہی سبق (lesson ۔3) میں لایا گیا ہے جبکہ ضرورت تھی کہ اسے حال (Have Has) اور ماضی (Had) دو سبقوں سے علیحدہ لایا جاتا۔ The Use of Will have , Shall have مستقبل کا سبق (Lesson) اب بھی نہیں لایا گیا، نہ اس کی مشق ہی دی گئی ہے۔

☆ Exercise-15 یا تو Exercise-4 کے بعد آنا چاہیے تھی یا Exercise-8 کے بعد Exercise-14 کے بعد اس Exercise کا کوئی تک نہیں نہ Revision میں آتی ہے نہ Addition میں۔

☆ (Imperative Lesson-17) میں بقول امتیازی حکم التجا یا نصیحت کے فقرے آتے ہیں جبکہ ''ممانعت'' (Prohibition) کے فقرے بھی (Imperative) میں ہی آتے ہیں آپ نے فقرے دیئے ہیں مگر ممانعت (Prohibition) کو Clear نہیں کیا ہے۔

☆ Lesson-21 کے تحت Has to, Have to, Had to (مجبوری ظاہر کرنا) تینوں زمانوں کو ایک ہی جگہ لایا گیا ہے جبکہ ضرورت تھی کہ انہیں جُدا

Marfat.com

جُدا (حال ، ماضی ، مستقبل) مشقوں/سبقوں میں لایا جاتا اس کے ساتھ ساتھ امدادی فعل کے ساتھ To لگا کر فعل کی پہلی حالت (ارادہ (intention) کے اظہار کے لیے) بھی مشق آنی چاہیے مثلاً:

(1) The use of is to, Are to, Am to (حال)

(میں نے نماز پڑھنی ہے، میں نے کھانا کھانا ہے۔)

(2) The use of Was to, Were to (ماضی)

(میں نے خط لکھنا تھا۔ میں نے کالج جانا تھا)

(3) The use of Will to, Shall to (مستقبل)

☆ (Lesson-22)Conditional Sentences میں حسبِ روایت شرطیہ فقروں کی دو ہی قسمیں لائی گئی ہیں جبکہ اصلاً تین قسمیں ہیں۔ مثلاً

❁ شرط والا حصہ فعل حال مطلق + جزا والا حصہ فعل مستقبل مطلق۔ مثلاً

If you obey me, I shall stand with you.

❁ شرط والا حصہ فعل ماضی بعید + جزا والا حصہ have + IIIrd Form کے ساتھ۔ مثلاً

if he had learnt his lesson, he would have said it to his teacher.

❁ شرط والا حصہ فعل ماضی (سادہ) + جزا والا حصہ Would کے ساتھ فعل کی پہلی حالت مثلاً۔

If you did not listen me. you would repent.

☆ (Lesson-30) کے تحت Comparison of adjective میں پہلے یا بعد میں Degrees of Adjectives کا ایک منتخب چارٹ آنا چاہیے تھا جو

Marfat.com

سابقہ ایڈیشنز کی طرح اب بھی نہیں دیا گیا۔اس چارٹ کا نمونہ اس طرح ہے۔

Degrees of Adjectives

	Ist Degree	IInd Degree	IIIrd Degree
Sr.No.	Positive	Comparative	Superlative
1	Good اچھا (اپنی ذات میں)	Better دو میں سے ایک اچھا	Best سب سے زیادہ (جمع میں سے) ایک اچھا
2	Much ایک چیز میں زیادہ	More دو چیزوں میں سے ایک میں زیادہ	Most زیادہ چیزوں میں سے ایک میں زیادہ
3	Short ایک میں کم	Shorter دو میں سے ایک میں کم	Shortest زیادہ میں سے ایک میں کم

☆ Passive voice میں ہر زمانے (Tense) کی علیحدہ مشق/ سبق (Active voice) کی طرح آنی چاہیے تھی مگر گزشتہ Editions کی طرح ایک ایک سبق میں تین تین زمانے جمع کر کے قواعد نمونہ جات اور مشقوں کو تشنہ چھوڑ دیا گیا ہے۔

☆ Polymer English برائے ایف اے/ایف ایس سی میں نہ صرف Passive voice میں Perfect Continuous کا آنا مذکور ہے بلکہ نمونے کے فقرے بھی دیئے گئے ہیں جو کہ انگریزی زبان میں Modern Change ہے ''امتیازی'' سے حسب سابق اب بھی یہ گفتگو غائب ہے اسی

Marfat.com

طرح Shall اور May کے استعمال میں کمی بھی ''ماڈرن چینج'' ہے جس کا ذکر ''امتیازی'' کے اسباق میں ہونا چاہیے تھا۔

☆ Direct Indirect کے باب میں (Lesson-41) Current انگلش ٹیسٹ پیپر یا current انگلش گرامر کی Introductory گفتگو مناسب ترمیم کے ساتھ آنا چاہیے تھی تا کہ اس کی تفہیم آسان اور مکمل ہو جاتی مگر گزشتہ اشاعتوں کی طرح اب بھی یہ گفتگو تشنہ ہے۔

☆ Lesson-47 کی تمام Constructions کو علیحدہ اسباق/مشقوں میں آنا چاہیے تھا ان کی اہمیت اور ان کے مشکل ہونے کا تقاضا یہی ہے مگر نئے ایڈیشن میں بھی یہ Improvement نہیں کی گئی۔

☆ Casuative Verbs (Lesson-48) میں فعل حال، ماضی اور مستقبل کے اسباق/مشقیں علیحدہ علیحدہ آنی چاہیے تھیں۔ اتنے اہم Construction کو ایک ہی Lesson اور Exercise میں سمیٹ دینا میٹرک کے طالبعلم سے زیادتی ہے۔

☆ Lesson-59 میں چلنا چلانا، لگنا لگانا، دیکھنا دکھانا کی طرح چند اور مشقیں بھی آ جاتیں تو طلباء کی پریکٹس مکمل ہو جاتی مثلاً پڑھنا پڑھانا۔ سُننا سنانا۔ کھانا کھلانا وغیرہ وغیرہ۔ مگر اس میں کوئی Improvement نہیں کی گئی۔

☆ گزشتہ اشاعتوں میں ص346 تا ص376 (30 صفحات) میں انگریزی سے اردو ترجمہ کی مشقیں تھیں جو اس ایڈیشن میں نکال دی گئی ہیں جبکہ عام سطح کے گریڈ وائز کم از کم 30 پیرے (10 پیرے ابتدائی، 10 پیرے متوسط، 10 پیرے ہائی گریڈڈ) انگریزی سے اردو ترجمہ کیلئے ضرور دیئے جانے چاہیں تھے جو کہ نہیں دیئے گئے۔ یہ ایک بہت بڑی کمی ہے۔

Marfat.com

☆ مشقوں میں دیئے گئے فقروں کی Lessons سے عدم مطابقت پہلے ایڈیشنز میں تھی اور اب (کمپیوٹر ایڈیشن) بھی ہے جس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔

☆ ''امتیازی'' کو آپ نے انگریزی سیکھنے کی کتاب بنا دیا ہے جو بظاہر میٹرک کی سطح کی کتاب ہے مگر اسے ہر سطح کے لوگ پڑھ سکتے ہیں مگر کئی اہم مباحث اس میں سے Miss ہیں مثلاً جدید Vocabulary مختلف Comprehension/Constructions اور Prscis وغیرہ اگر آپ پسند فرمائیں تو میں امتیازی کو Revise کر سکتا ہوں۔

Marfat.com

ہفت روزہ ''بچوں کا اسلام'' کراچی

جناب محترم اشتیاق احمد صاحب
(مدیر محترم ''بچوں کا اسلام'')

السلام علیکم!

جب روزنامہ ''اسلام'' کا آغاز نہیں ہوا تھا اس وقت سے ''ہفت روزہ ضرب مومن'' کراچی پڑھ رہا ہوں پھر کراچی سے روز نامہ ''اسلام'' جاری ہوا پھر ''بچوں کا اسلام'' آنے لگا۔ پھر ''خواتین کا اسلام'' بھی آنے لگا۔ میں نے اسلام کو بچوں کا اسلام نمبر ۳۵ سے شروع کیا پھر آج تک مسلسل پڑھ رہا ہوں۔ آج اتوار ہے اور آج نہ ''اسلام'' ملا نہ ''بچوں کا اسلام'' ہاں ہاکر ''دی ٹرتھ'' [The Truth (weekly) karachi] ضرور ڈال گیا ہے۔

میں نے ستمبر ۱۹۷۵ء سے مطالعہ کا آغاز کیا۔ ۱۹۷۸ء سے تحریر کا آغاز کیا۔ پھر اللہ نے برکت ڈالی اور آج میں صاحب کتاب ہوں۔ مگر بچوں کے رسائل پڑھنا آج بھی میری ''ہابی'' (Hobby) ہے بچوں کا اسلام اور خواتین کا اسلام میں اپنے بچوں کے لئے لیتا ہوں مگر میں خود بھی پڑھتا ہوں کچھ باتیں نئی مل جاتی ہیں اور کچھ باتیں ''ریوائز'' (Revise) ہو جاتی ہیں۔ ضروری ہے کہ علم میں اضافہ بھی ہوتا رہے اور دہرائی بھی ہوتی رہے۔

''بچوں کا اسلام'' میں دو باتوں سے لے کر بیک ٹائٹل کی تحریر تک سب کچھ مفید بھی ہوتا ہے اور خوب بھی۔ القرآن، الحدیث، دونوں ایمان کو تازہ کرنے والے سلسلے ہیں انمول موتی، چٹکلے، نصیحتیں، تلفظاتی لغت، آپ کا ناول، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

پر عبداللہ فارانی کا سلسلہ [1]، اقوال حکمت، پہیلیاں، خطوط کا آئینہ، مختصر پُر اثر، مضامین اور خطوط بھیجنے والے قارئین کے نام، سائنسی مضامین، نظمیں، رسائل ومسائل، آؤ اسلام سیکھیں، قہقہہ نہیں مسکراہٹ، سب کے سب مضامین، پارچے، اقتباسات، وضاحتیں اور تشریحات، سبق آموز کہانیاں، اثر انگیز واقعات بہت معلوماتی، فائدہ مند اور آئندہ (مستقبل کی) زندگی کے لئے ہدایت کا سامان بھی ہوتے ہیں اور ایمان کی زیادتی کا باعث بھی۔ مختصراً "بچوں کا اسلام" کی یہ خصوصیات واقعی "نوٹ ایبل" (Notable) ہیں:

(۱) کوشش کی جاتی ہے کہ تحریریں اسلامی اور اخلاقی ہوں

(۲) تحریریں سبق آموز اور پر اثر ہوں۔

(۳) تحریریں طبع زاد ہوں۔

(۴) سرقہ نہ ہوں۔ تخلیق شدہ ہوں۔

(۵) معلوماتی ہوں یا فکر انگیز ہوں۔

(۶) اکثر تحریروں کی بنیاد قرآن وحدیث اور اسلامی زندگی کے اصول وضوابط ہوتے ہیں۔

(۷) دلچسپ ہوں۔ قاری اُن سے اکتا نہ جائے۔

(۸) اگر کہیں سے نقل کی گئی ہے تو حوالہ دیا جاتا ہے۔

(۹) افسانے بھی بامقصد اور تعمیری ہوتے ہیں۔ بے مقصد اور لچر پن کا شکار نہیں ہوتے۔

(۱۰) ناول میں ذہانت، تفتیش اور جرائم کی بیخ کنی کا مقصد نمایاں ہوتا ہے۔

(۱۱) سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسباق سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔

(۱۲) مختلف شماروں میں اسلامی زندگی / عبادات / احکام ومسائل ایک مسلمان زندگی کے لئے روشنی ورہنمائی ہوتے ہیں۔

۱۔ مدیر محترم اشتیاق احمد خود ہی عبداللہ فارانی کے نام سے لکھتے رہے ہیں۔

Marfat.com

(۱۳) اسماء حُسنٰی کی تشریح و وضاحت سے اللہ کی عظمت اور قدرت کا تاثر ایک مسلمان کے عقائد و افکار پر چھا جاتا ہے۔

(۱۴) تراشے اور پارچے ''شخصیت'' کے حسن و کردار کے لئے رہنمائی فراہم کرتے ہیں کہ:

(الف) مذکورہ شخص کا کردار کیا تھا۔

(ب) ہمارا کردار بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔

(ج) بڑا بننے کے لئے کردار کی تعمیر کرنا ضروری ہے اور یہ آسان نہیں۔

(د) گفتگو اور دلیل میں یہ گفتگو/حوالہ/اقتباس دہرایا جا سکتا ہے۔

(۱۵) اکثر تحریریں قرآن و حدیث ،اشعار اورا قتباسات کے حوالوں سے مزین ہوتی ہیں۔

بچوں کے لئے خاص طور پر اور بڑوں کے لیے عام طور پر یہ تحریریں کتنی مفید ثابت ہوتی ہیں۔ اس کا اندازہ خطوط سے ہوتا ہے اگر ایک بھی شخص ''راہِ ہدایت'' کو پالے تو یہ سو سرخ اونٹ صدقہ کرنے سے بہتر ہے (مفہوم حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یقیناً بچے بڑے سب ان سے سبق حاصل کرتے ہوں گے آپ ''بچوں کا اسلام'' کے ذریعے تبلیغ دین کا جو باثواب کام کر رہے ہیں وہ وطن عزیز میں چھپنے والے سینکڑوں بے مقصد، لچر اور ''درآمدی ادب'' (Imported Literature) سے بھرے ہوئے ڈائجسٹ، رسائل اور ہفت روزوں، پندرہ روزوں کی فحاشی کا توڑ ہیں۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے (آمین)

چند ایسی چیزیں ہیں جو میں نے ''بچوں کا اسلام'' کے حوالے سے خاص طور پر ''مشاہدہ'' (Observe) کی ہیں اور ان کو ذیل میں اس لئے لکھ رہا ہوں تا کہ جو آپ کا اختیار رہے اس میں آپ غور کریں اور جو ''علماء'' کے سامنے رکھی جانے والی تجاویز

Marfat.com

ہیں ان کو دکھا لیں اور جن کے بارے میں قارئین کی آرا ضروری ہے قارئین سے پوچھ لیں۔

اول: ہر شمارے کے آغاز میں قرآن ،حدیث تو ہوتی ہے مگر حمد اور نعت نہیں ہوتی اس کا اہتمام ضرور کریں۔

دوم: شماروں کے صفحات مسلسل کر دیں مثلاً اگر شمارہ نمبر ۱۳۴ ص ۱۴ پر ختم ہوتا ہے تو شمارہ نمبر ۱۳۵ صفحہ ۱۵ سے شروع کر دیں۔

اسی طرح ایک سال کے شماروں کے صفحہ نمبر مسلسل رکھیں تا کہ جلد کروانے پر ایک مستقل کتاب بن جائے۔

سوم: بچوں کے نام جن کے خطوط اور مضامین وصول ہوگئے ہیں ہر شمارہ میں نہ دیں بلکہ ہر ماہ کے آخر میں آخری شمارہ کی قیمت ایک روپے بڑھا دیں اور چار صفحات میں پورے مہینے کے نام ایک ہی دفعہ دے دیں۔ اس لئے تا کہ ہر ہفتے ایک صفحہ پر کچھ مزید مواد پڑھنے کو مل جائے اور ایک ماہ کے آخر میں ہر کوئی اپنا نام تلاش کر لے۔

چہارم: جن خطوط کے آپ جواب دیتے ہیں ان میں کوئی خاص قابل جواب بات نہیں ہوتی مثلاً میرا خط چھاپ دیں۔ اپنا پتہ لکھ دیں ملاقات کا وقت دے دیں، آپ کے پاس ہر ہفتے کتنی ڈاک آتی ہے، آپ کے بال کالے ہیں یا سفید؟ آپ نواسوں اور پوتوں، والے ہیں یا نہیں؟ آپ کا ناول بہت اچھا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر آپ مزید ''سکریننگ'' کر لیں تو مزید جگہ بچ سکتی ہے اور مفید مواد بڑھایا جا سکتا ہے اس طرح زیادہ ''تبلیغ'' ہو سکتی ہے۔

پنجم: بچوں کا اسلام پڑھنے سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ اس میں صرف دیوبندی اکابرین کے واقعات ہی چھپ سکتے ہیں اس طرح '' لگنا '' نہیں چاہیے۔ اچھی بات، متاثر کن دلیل، سچا کلمہ، دینی حکم کوئی غیر دیوبندی سے بھی آ جائے تو اسے بھی چھپنا

Marfat.com

چاہیے آپ کے قارئین میں دیوبندی مکتبہ فکر کے علاوہ بریلوی، وہابی، اہل حدیث، اہل تشیع سب ہو سکتے ہیں۔ تو سب کے اکابر و اصاغر کا تذکرہ، حوالہ، تحریریں اور علمی، دانش انگیز، فکر انگیز، ایمان پرور، معلوماتی اور دینی (جو مناسب ہوں) مضامین، اقتباسات، تراشے، پارچے باحوالہ شائع ہونے دیں اسی طرح باہمی یگانگت اور فرقہ ورانہ بھائی چارہ کی فضا پروان چڑھ سکتی ہے ویسے بھی عام طور پر بچوں کا دین تو ایک اور یونیورسل (Universal) ہوتا ہے یعنی لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ ان کا کوئی فرقہ نہیں ہوتا ہم ان کے اندر خود فرقہ بھرتے ہیں کیا آپ کو پسند ہے کہ آپ بچوں کے اسلام کے ذریعے کسی ایک فرقہ ''کو پروجیکٹ'' کریں اس طرح دوسرے لوگ خود اُٹھیں گے تو وہ اپنے میگزین شائع کریں گے اس طرح ہم ایک دوسرے سے مزید دُور ہو جائیں گے۔ کیا یہ روش مناسب ہے؟

ششم: سوالاً جواباً معلومات کا سلسلہ ضرور جاری کریں اس سلسلے میں بازار سے اچھی اچھی کتابیں ''کنسلٹ'' کی جا سکتی ہیں یا سوال جواب مرتب کرائے جا سکتے ہیں یا پھر اگر آپ حکم کریں تو میں اپنی مرتب کردہ کتاب ''مطالعہ تعلیمات اسلام'' کا ایک نسخہ جناب کو بھجوادوں گا۔

سوال و جواب کے سلسلہ میں ''پاکستان'' کو بھی نمائندگی دی جائے۔ اگر آپ پسند فرمائیں تو میں پاکستان کے حوالہ سے ہر ماہ پچاس سوال مع جواب آپ کو بھجواتا جاؤں گا آپ ہر ہفتے دس سوال مع جواب چھاپتے جائیں یا جیسے آپ کی منشا ہو۔

ہفتم: آپ شمارے میں شامل مشکل، نئے اور دوسری زبانوں کے الفاظ کے تلفظ، معانی اور مضمون کا حوالہ شائع کرتے ہیں یہ ایک اچھا سلسلہ ہے لیکن اگر جہاں لفظ ہے وہیں مذکورہ لفظ کے بعد بریکٹ میں وہی لفظ تلفظ کے ساتھ اور اس کا معنی درج کر دیا جائے تو شاید پڑھنے والے کے لئے زیادہ بہتر ہو مثلاً لغت (لُغَت۔ ڈِکشنَری) مُصلِح

Marfat.com

(مُصلح ۔ اصلاح کرنے والا) اسی سلسلے میں دوسری گزارش یہ ہے کہ ناموں کے تلفظ واضح ہونے زیادہ ضروری ہیں۔ مثلاً خدیجہ رضی اللہ عنہا (خَدِیجہ، خُدَیجہ) انس بن مالک (اَنس، اُنَس، اِنس صحیح کیا ہے واضح کریں) حجاز (حجاز، حَجَاز، حُجَاز، حِجاز، حَجَّاز، حُجَّاز) اکثر اساتذہ بھی ان ناموں کے سلسلے میں ''کلیرَ'' (clear) نہیں ہیں ظاہر ہے بچہ غلط سُنے گا تو غلط ہی بولے گا۔

ہشتم: بچوں کا اسلام میں ''اولیاء اللہ'' کے لئے بھی ایک صفحہ رکھیں جہاں مختصراً ایک ولی اللہ کی زندگی کے حالات، قرآن وسنت کی اتباع کے واقعات اور اُن کے اقوال تحریر کیا کریں۔ اسلامی تصوف یہی ہے کہ اولیاء اللہ کے حالات و واقعات قرآن وسنت کے مطابق ہوں اور اسی کی تلقین ہو باقی سب عجمی تصوف ہے۔

نہم: عام زندگی میں تہذیب وشائستگی کی ترقی کے لئے ہدایات بھی ہر ہفتے شامل کیا کریں مثلاً کتابوں کی سٹڈی روم میں Setting کیسے کرنی ہے بچوں کو سرزنش کیسے کرنی ہے ضدی بچوں میں کیا کیا نفسیاتی عوارض پیدا ہو جاتے ہیں علماء دین اپنا وقار کیسے قائم رکھ سکتے ہیں؟ خواتین میں زیور کی نمائش کے تہذیبی اور دینی نقصانات، اساتذہ اپنے آپ کو کیسے مقبول بنا سکتے ہیں ایک اچھا طالب علم کون کون سے مشاغل اختیار کر سکتا ہے مہمانوں کے اکرام کے طریقے وغیرہ وغیرہ اس طرح ہم بہتر زندگی کی طرف سفر کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

دہم: خاکے اور نقشے بنا کر سمجھائیں کہ درست نماز کیسے ادا کی جائے گی (ہاتھ باندھنا۔ پاؤں قبلہ رخ سیدھے رکھنا، نظریں جھکانا وغیرہ) عمارتوں کی تفصیلات کیا ہیں (معلومات دیں) مثلاً بادشاہی مسجد لاہور، اک معیاری سڑک کیسی ہوتی ہے؟ (خصائص لکھیں) مثالیں دے کر سمجھائیں کہ۔ زکوٰۃ کیسے نکالی جائے گی۔ مثلاً ایک لاکھ روپیہ کی زکوٰۃ۔ ایک لاکھ روپیہ، دو تولے سونا، چالیس تولے چاندی کی کل زکوٰۃ۔

Marfat.com

وراثت کیسے تقسیم ہوگی۔ ترکہ ایک لاکھ۔ وارث ایک بیٹا، تین بیٹیاں ،ایک بیوہ، سات ہزار قرض۔ ایک شمارہ چھوڑ کر اگلے شمارے میں ایک ایک چیز شامل اشاعت کی جائے۔ مثلاً ایک ہفتے خاکے، دوسرے ہفتے نقشے ،تیسرے ہفتے زکوٰۃ اور چوتھے ہفتے وراثت۔

بہتر سے بہتر کی تلاش میں رہنے کے لئے ہمیں نئے نئے موضوعات اور عنوانات ڈھونڈنا ہوں گے کشش کی نئی نئی جہتیں تلاش کرنا ہوں گی اور دلچسپی کے رنگا رنگ زاویے تلاش کرنا ہوں گے یگانگت اور رواداری کے متعدد طریقے اپنانے ہوں گے کہ اپنی بات بھی شائستگی اور دلیل کے ساتھ پیش ہو اور دوسرے کی بات کی غلطی کی طرف بھی عمومی اشارہ ہو جائے۔

امید ہے آپ غور فرمائیں گے۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

اس خط کو قطع و برید کے ساتھ محترم اشتیاق احمد صاحب نے ''بچوں کا اسلام'' میں شائع تو کیا مگر اس میں پیش کی گئی تجاویز ،مشاورت کو درخور اعتنا نہیں جانا۔ نہ جانے کیوں؟

Marfat.com

کتاب: بات سے بات

مؤلف: محمد مختار شاہ

جناب محترم محمد مختار شاہ صاحب

(شاد رہو، آباد رہو)

۲۰ دسمبر ۱۹۹۶ء

السلام علیکم!

''بات سے بات'' میں آپ کی دعوتِ مکاتبت کے جواب میں حاضر خدمت ہوں اُمید ہے کہ آپ مزید خیال آفرینیوں، نکتہ شناسیوں، فِکر انگیزیوں، تحقیق آمیزیوں، حق آگاہیوں، جذبہ رسائیوں اور اسلام خوبیوں میں مستغرق و منہمک ہوں گے اللہ کرے ذوقِ نفاست اور زیادہ۔

''بات سے بات'' سخن ہائے گفتنی کے موضوع پر روایتی تصانیف سے کچھ مختلف نظر آتی ہے اگر چہ ''اندازِ بیان'' مکمل طور پر مولانا کوثر نیازی مرحوم جیسا نہیں ہے مگر اپنی حد اور وسعت تک بہت مشابہ ہے ''دعوتِ فکر'' ہر اقتباس کا انجام ہے بیان ہلکا پھلکا، انداز جانا پہچانا، گفتگو سہل سہل، خیال آفرینی معلوم معلوم، اندازِ تخاطب مہذبانہ، تصحیح شریفانہ، اصلاح مخلصانہ، تیور ناصحانہ۔ مختار شاہ صاحب کے قلم کا انداز مختارانہ، بیان دوستانہ مگر وعظ محدودانہ، اگر چہ یہ ترکیب غیر ادیبانہ (غیر ادبی) ہی کیوں نہ ہو۔

چند ایک باتیں محلِ نظر ہیں گرفت نہیں کر رہا صرف نشاندہی کر رہا ہوں اُمید ہے محسوس نہ فرمائیں گے بلکہ دعاءِ خیر سے یاد فرمائیں گے۔ اور میرے ذوق تشنہ کو شاد کام فرمائیں گے۔

Marfat.com

اول: صفحہ ۱۱۹ پر اسلام (Islam) کے مذکور مطالب کا مآخذ کیا ہے؟

دوم: صفحہ ۱۷۳ پر عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کا ۴۷ دفعہ حکم صفحہ ۸۰ پر اَکْثَرُ النَّاسِ لَایَعْلَمُوْنِ کی ۱۱ بار تکرار صفحہ ۱۰۳ پر دُنیا اور آخرت کا قرآن میں ۱۱۵ دفعہ بیان ہونا آپ نے کہاں سے لیا ہے۔ (حوالہ پیش کیجئے)

سوم: صفحہ ۲۹۔ ۲۸ پر ''ایک نظریہ'' کا مآخذ بتایا تو نامکمل یعنی لکھنے والے کے نام کے بغیر اور صفحہ ۱۱۷ پر '' سنتے چلیے'' کا نامکمل مآخذ بھی نہ بتایا۔ حیرت ہے۔

چہارم: صفحہ ۱۰۴ پر ''مولوی'' کے بعد والا اقتباس عدم پرنٹنگ کا شکار ہو گیا ہے اور ناقابل مطالعہ ہے۔ ذرا دوبارہ لکھ بھیجیں۔

پنجم: صفحہ ۹۸ پر ''وضو'' کے بعد والے اقتباس میں ''جاہل مولوی'' کا تذکرہ کیا ضروری تھا خوامخواہ حدیث کے مفہوم کو مکدر کر دیا۔

ششم: صفحہ ۹۳ پر آپ نے ''حُسن کا راز'' لکھ دیا ہے کیا یہ آپ کا مجرب نسخہ ہے یا کہیں سے ماخوذ۔ اگر ماخوذ ہے تو کہاں سے؟

ہفتم: چند جگہوں پر آپ نے ''احکاماتِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کوٹ (quote) کیے ہیں مثلاً

(صفحہ ۲۸) ''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے خصاب لگانے سے''

(صفحہ ۱۹) اَلسُّکُوتُ سَلَامَۃٌ (خاموشی سلامتی ہے)

(صفحہ ۳۶) مسجد سے نکلتے ہوئے بایاں پاؤں پہلے۔۔ بیت الخلاء سے نکلتے ہوئے دایاں پاؤں پہلے۔

(صفحہ ۴۲) قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے (الحدیث)

(صفحہ ۶۲) کتا رکھنا ناجائز ہے (شریعت) کیا مطلب؟ (حدیث یا قولِ فقیہہ یا قولِ بزرگ دین)

Marfat.com

مگر ایک جگہ بھی حوالہ دینے کی زحمت محسوس نہ کی کہ کس کتاب کے کس صفحہ اور کس باب سے آپ نے یہ باتیں اخذ کی ہیں۔ ان کا اندراج آپ کی اس ''بات سے بات'' کے استناد و مقبولیت کے لیے ضروری ہے۔

ہشتم: صفحہ ٦٦ پر انسان اور بندے کے ''کرو موسومز'' نوٹ کروائے ہیں یہ کیا ہوتے ہیں کچھ وضاحت ہو جاتی بلا شک بین القوسین ہو جاتی اور حوالہ بھی دے دیا جاتا۔

نہم: صفحہ ۱۸ کے واحد اقتباس اور صفحہ ۸۰ پر جمہوریت کے ذیل میں دو خوبصورت اشعار آپ کے فکر میں خوبصورت اضافہ کر سکتے تھے۔

صفحہ ۱۸ (بقول غالب)

دعویٰ کروں گا قتل کا موسیٰ پہ روزِ حشر
کیوں اس نے آب دی میرے قاتل کی تیغ کو

(شعر اگرچہ شاعرانہ گستاخی (تعلّی) ہے مگر جمہوری سوچ کا ترجمان ہے۔)

ص ۸۰ (بقول اقبال)

اس راز کو اک مرد فرنگی نے کیا فاش
دانا اگرچہ اسے کھولا نہیں کرتے
جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

(یہ بند (رباعی) مغربی جمہوریت کا تعارف ہے اسلامی جمہوریت اس سے مختلف ہے)

دہم: ویسے تو ''بات سے بات'' حکمت آمیز باتوں اور فکر انگیز ملاقاتوں سے بھری ہوئی ہے مگر صفحہ ۳۲ پر پیش کی گئی حسابی ملاقات ''کچھ ادق'' نہیں ہو گئی۔ ذرا غور فرمائیں اور اگر ممکن ہو تو نظر ثانی فرمائیں۔

Marfat.com

شکر گزار ہوں محمد مختار شاہ صاحب کا کہ جن کے تخیل کی فصل ''بات سے بات'' کی شکل میں جلوہ گر ہوئی پھر کرم پبلی کیشنز کا جن کا مالی تعاون ، نفیس وانیس خیالات کی اشاعت کا باعث بنا اور آخر میں ممنون ہوں عزیزی صادق علی زاہد کا جنھوں نے یہ کتاب مجھے برائے مطالعہ پیش کی مزید ممنون ہوں محمد اقبال صاحب کا جنھوں نے یہ کتاب صادق علی زاہد کو بطور تحفہ پیش کی۔ میرے استفادہ و تعلیم کے لیے، نہ یہ کتاب میرے پاس مستقلاً ہے اور نہ آخری صفحہ پر مذکور کتابوں میں سے کوئی کتاب :مگر ہاں اگر آپ ''نذرِ نظر'' کے نظریہ و روایت کے تحت نواز دیں تو ہو بھی سکتا ہے با حوصلہ لوگوں کے لیے کیا مشکل ہے؟ بلکہ یہ کام ہے ہی با حوصلہ لوگوں کا۔

(۱) وَمَن يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ (ترجمہ: اور جو دل کی تنگی سے بچ گیا)۔

(۲) وَيُؤْثِرُوْنَ عَلَى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

(ترجمہ) اور وہ اپنے آپ پر ان (دوسروں) کو ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خود کتنے ہی ضرورت مند کیوں نہ ہوں۔

میں شاید گنجائش سے زیادہ بول بلکہ لکھ چکا ہوں اب باری ہے آپ کی بلکہ دَور ہی آپ کا ہے یعنی اہل علم کا دَور، اہل فکر کا دَور، اہل دانش کا دَور، اہل رائے کا دَور، سچ کہوں تو دَور والوں کا دَور (زمانہ والوں) ہے۔ بقول شاعر

ہم سے ہے زمانہ، زمانے سے ہم نہیں

میرا کچھ تعارف مطبوعہ لیٹر ہیڈ پیڈ سے ہو گیا ہو گا کچھ تنگی دامانی اور وسعت و فراوانی کا احساس آپ کو گزشتہ تین صفحوں کی ہرزہ سرائی سے ہو جائے گا (اس نظر سے دوبارہ پڑھیں) اور کچھ یہ کہ۔

حقیر پُر تقصیر گورنمنٹ گورو نانک ڈگری کالج ننکانہ صاحب میں اسلامیات کا استاد ہے جتنے سوالات میں نے اُٹھائے ہیں بہت سے میرے نزدیک حل شدہ

Marfat.com

ہیں مگر ان کا کیا بنے گا جو پروفیسر نہیں یا سبجیکٹ سپیشلسٹ نہیں، یہ تگ و دو اُن کے لیے ہی تو ہے۔

میں خود بھی ''سخن ہائے دلپذیر'' پر کام کر رہا ہوں بلکہ انہیں اکٹھے کر رہا ہوں کچھ مدد ہو سکے کتابوں سے، کلام سے، فکر و تخیل سے، علمی نکات اور عقلی موشگافیوں سے۔ شکر گزار ہوں گا اور پر یقین ہوں کہ آپ خط بھی لکھیں گے اور ''کچھ'' کریں گے بھی۔

Marfat.com

کتاب (ناول): باطل قیامت

مصنف: اشتیاق احمد (جھنگ)

۳۱ اگست ۱۹۹۰ء

محترم جناب اشتیاق احمد صاحب

السلام علیکم!

تین چار دن قبل میں اپنے ایک شاگرد کو ٹیوشن (ہوم ٹیوشن) پڑھانے گیا تو وہاں چھوٹا سا ناول ''قاتل مجسمہ'' دیکھا جو آپ کی تخلیق تھا ناول تو میں چند منٹ میں نہ پڑھ سکا مگر ناول کے آخر میں چند خطوط ضرور پڑھ لیے جن میں قادیانیوں کے دینی وقومی کردار کے پس منظر میں لکھے جانے والے ایک ناول (خاص نمبر) ''باطل قیامت'' کا تذکرہ تھا چونکہ بندہ خود بھی عقیدہ ختم نبوت اور ردّ قادیانیت کا طالب علم ہے لہٰذا بالخصوص ایک کرائے کی لائبریری سے مکمل ناول ''باطل قیامت'' کا مطالعہ کیا ابھی دس پندرہ منٹ پہلے فارغ ہوا ہوں ناول کے آخر میں تبصرہ کی دعوت پڑھ کر آپ کو یہ خط تحریر کر رہا ہوں۔

باطل قیامت ''جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اپنے نام '' عنوان'' سے اپنے موضوع و مفہوم کو مکمل طور پر اُجاگر نہیں کرتا ناول کے اندر تمام تفصیلات دین اور وطن کے دشمنوں جابانیوں (آپ نے قادیانیوں کی بجائے یہ لفظ استعمال کیا ہے) کی سازش اور اسلام دشمن منصوبہ کو حاوی ہیں ناول کا نام ان ناموں سے ملتا جلتا ہونا چاہیے تھا'' تباہ کن منصوبہ اسلام'' دشمنِ دین سازش'' دین کے دُشمن'' جھوٹا گروہ'' عجیب دھوکہ'' نقلی مسیح'' نقلی ابن مریم'' دھوکہ باز'' شیطانی دماغ کی خوفناک سازش'' آستین کے سانپ وغیرہ وغیرہ۔

Marfat.com

ناول کی کہانی یقیناً بہت جاندار ہے آپ نے اپنے مخصوص ادیبانہ اور متحیرانہ سٹائل (Astonishing Style) میں بہت زیاہ تجسس، حیرانی اور خوف و دہشت کی صورتِ حال پیدا کی ہے اور آہستہ آہستہ کہانی کا رخ موضوع کی طرف موڑا ہے۔ دہشت گرد اور دشمن دین جماعت کی طرف، جو مشابہ ہے مرزائیوں، قادیانیوں، احمدیوں سے۔ ختم نبوت کے حوالے سے آپ نے چند ایک مستند حدیثوں سے بھی اپنے ناول کو سجایا ہے لیکن سچا جھوٹا ثابت کرنے کے مراحل میں آپ نے مادی دلیلیں پیش کی ہیں اور پھر سب سے اہم بات یہ کہ حدیثوں میں ''مسیح موعود'' کا سرے سے کوئی ذکر نہیں ہے ہاں مسیح ابن مریم (علیہ السلام) کے نزول کی پیشنگوئی اور جُزئیات ہیں یاد رہے کہ مسیح موعُود کی اصطلاح مرزا قادیانی کی گھڑی ہوئی ہے جیسے کہ ظلی، بروزی، مثیلی، متبع نبی کی اصطلاحات بھی اسی مرتد و زندیق اور انگریزوں کے کاسہ لیس کذاب نبی کی گھڑی ہوئی ہیں آپ نے مسیح موعود کی تکذیب اپنے ناول میں مذکورہ پہلُو سے نہیں کی ہے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مسیح علیہ السلام کا سلام کہنا اور قبر سے سلام کا جواب آنا واقعی ایک دینی دلیل ہے جو آپ کے دینی ادب کے زیرک مطالعہ کی دلیل ہے۔

ناول میں ایک بات مجھے بہت کھٹکی ہے اور وہ ہے بخاری اور تذکرۃ الشہادتین کی عبارتوں میں اختلاف اور مرزائی عالم کا صدر سے ایک ہفتہ کی اجازت لینا اور پھر غائب ہو جانا جبکہ مرزائیوں کی عادت یہ نہیں ہے بلکہ وہ لایعنی اور باطل تاویلیں کرتے ہیں اور ان پر اصرار کرتے رہتے ہیں۔ مطلب و مفہوم کو توڑ مروڑ کر اپنے عقیدہ کے مطابق بیان کرتے ہیں ان کا یہ عمل مسلسل جاری رہتا ہے اور تاویلات میں رکیک تحریفات بھی کرتے ہیں۔ یہ حجت بازی اور ادھر سے اُدھر ''لسانی لڑھکاؤ'' کا لوگ اس وقت تک کرتے رہتے ہیں جب تک کہ ان کا مقصد حاصل نہیں ہو جاتا شکست تسلیم کرنا تو ان کی لغت میں ہے ہی نہیں۔ حتی کہ قرآن و حدیث کو بھی تاویلات و رائے زنی کے

Marfat.com

ریعے پشت کے پیچھے پھینک دیتے ہیں۔ ناول ''باطل قیامت'' میں مرزائی مبلغ کا فرار ن کی نفسیاتی عادت کے مطابق تو ہے مگر یہ ''فرار میں نہ مانوں، میں نہ مانوں، میں نہ انوں'' کی رٹ لگا کر ہونا چاہیے تھا۔

عام سی بات ہے کہ آپ کے ناول سبق آموز، مہماتی، جاسوسی اور فرزانگی کا ظہر ہوتے ہیں جو کہ بچوں کی نفسیات کو مدِ نظر رکھ کر آپ لکھتے ہیں لیکن اب آپ نے گر بچوں کو عقیدہ و دین سے متعارف کروانے کی ٹھان ہی لی ہے جیسا کہ ''باطل قیامت'' میں آپ نے کیا ہے تو آپ کو اس ناول میں عقیدہ ختم نبوت کی عام فہم اور سادہ انداز میں گفتگو شامل کرنی چاہیے تھی۔ تا کہ نونہالانِ ملّت کو اس عقیدہ کا بنیادی تصور (Basic Concept) ذہن نشین ہو جاتا لاریب کہ آپ نے اس موضوع پر چند ایک احادیث ضرور نقل کی ہیں لیکن نظریہ اسلامیات اور ایمانیات میں اس عقیدہ نورانی یعنی ختم نبوت کی اہمیت اُجاگر نہیں ہو سکی۔

دوسرے، مسیح کے نزول کا منظر بھی اپنے اندر متعدد دلچسپیاں لیے ہوئے تھا مگر یہاں بھی ایک خلاء بہت زیادہ محسوس ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جعلی مسیح جب دجال کو باب ''لُدّ'' پر قتل کرتا ہے مگر دجال کی مسخ شدہ ہیت اور قتل کا منظر نہیں دکھایا گیا صرف ریڈیو سے ایک خبر سُنا کر اِتنے اہم منظر کو چھپا دیا گیا یہ بھی ہو سکتا تھا کہ اِنسپکٹرز پارٹی زیر سمندر سائنسی سٹیشن میں ٹی۔ وی سکرین پر یہ منظر دیکھتے اور حدیث کی روشنی میں اس منظر کے مفصلات تبصرہ کے انداز میں بیان کرتے تو شاید قاری طُلباء کے علم میں ''دجال'' کے بارے میں زیادہ اضافہ ہوتا۔

مجموعی طور پر آپ کا ناول دلچسپ اور معلُو ماتی ہے کہ کرداروں کی نوک جھونک کی زیادتی بھی کھٹکتی ہے مگر چونکہ ناول کا فلو (Flow) معقُول ہے لہذا یہ نوک جھونک قابل برداشت ہے جھوٹوں (مثلاً سی مُون اور اشماریہ) کا انجام عبرتناک عام

Marfat.com

مسلمانوں کے ہاتھوں ہونا چاہیے تھا نہ کہ اتنا آسان کہ دولڑکیوں نے انہیں انجام کو پہنچا دیا اس لیے کہ دین کے دشمنوں کا انجام عبرت انگیز ہمیشہ عام مسلمانوں کے ہاتھوں ہوتا آیا ہے۔

اِتنا اچھا اور دلیری کے جذبہ سے معمور ناول لکھنے پر میری طرف سے مبارک باد قُبول فرمایئے اللہ کرے زور قلم اور زیادہ مگر چونکہ یہ ناول بازار میں قیمتاً دستیاب نہیں ہے لہذا اگر آپ ایک کاپی بطور تحفہ (انعام نہیں) باطل قیامت اور ایک کاپی ''وادی مرجان'' کی عنایت فرماویں تو بہت ممنون ہوں گا شاید'' وادی مُرجان'' میرے مطالعہ میں کچھ اضافہ کر سکے۔

یہ چند الفاظ میں نے خلوص نیت سے لکھے ہیں اور اگر کہیں تحسین وتبصرہ میں خامی محسوس فرمائیں تو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں سلام وآداب کے ساتھ!

Marfat.com

کتاب: باتوں سے خوشبو آئے

مرتب: محمد صلاح الدین سعیدی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵

۲۷۲ صفحات پر مشتمل خوبصورت جلد سے مزین سادہ ٹائٹل، اور بیک ٹائٹل پر علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی کے ''فاروقِ اعظمؓ کا خون بولتا ہے'' کے عنوان سے رشحات کی حامل کتاب ''باتوں سے خوشبو آئے'' اس وقت میرے پیش نظر ہے یہ دراصل تحریری اقتباسات و منتخبات (Selection & Extracts) ہیں۔ جو حضرت علامہ پیر زادہ اقبال احمد فاروقی نے وقتاً فوقتاً اپنے ماہنامہ مجلّہ ''جہانِ رضا رحمۃ اللہ علیہ'' کے صفحات میں بکھیرے ہیں۔

''عرضِ مرتب'' میں محمد صلاح الدین سعیدی نے اپنی اس عقیدت و محبت کا اظہار کیا ہے جو آپ کو پیر زادہ محترم سے ہے اور پھر ''جہانِ رضا'' سے اقتباسات و منتخبات کا ''باتوں سے خوشبو آئے'' میں منتقل ہونے کے سلسلے میں اپنی کوششوں اور چاہتوں پر روشنی ڈالی ہے سعیدی صاحب نے پیر زادہ اقبال احمد فاروقی کی مجلس کو پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی نقشبندی مظہری کی بزم علم و حکمت سے تشبیہ دی ہے پھر آگے چل کر سعیدی صاحب لکھتے ہیں۔

''محترم فاروقی صاحب چونکہ پیر زادے ہیں اس لئے آپ کی محفل پیرِ مغاں، رندِ جواں، صاحبانِ فقر و فاقہ اور فیض یافتگانِ مرشد و آقا سے سجی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ دینی و مذہبی، علمی و قلمی، سیاسی و سماجی، فکری و نظریاتی اور سرکاری و درباری شخصیات سے بھی آپ کے تعلقات کا حلقہ سجا رہتا ہے ان سب باکمال و صاحب جمال ہستیوں میں سے ہر ایک کے ساتھ آپ کا بہت گہرا تعلق ہے اور ان بے نظیر و بے

Marfat.com

تکلف دوستوں کا آپ کے پاس آنا جانا لگا رہتا ہے میری خوش بختی ہے کہ ان مستقل مزاج ثقہ افراد سے استفادہ کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے اگر ان (ملاقاتی) لوگوں کی شخصیت وفن پر لکھا جائے تو ہر ایک کے لئے الگ الگ کتاب مرتب ہوسکتی ہے"

تیری محفل میں بیٹھنے والے
آدمی بے نظیر ہوتے ہیں

"تقدیم" میں میاں محمد سلیم حماد ہجویری نے حضرت علامہ پیر محترم کے حالات وعلمیت پر روشنی ڈالی ہے اور آپ کی ان کتابوں اور تراجم کا تذکرہ کیا ہے۔ تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور، الثمین فی مبشرات النّبی الامین، نزہتہ الخواطر، مقاماتِ صوفیا، تکمیل الایمان، مرج البحرین، زبدۃ الآثار، قصر عارفان، خزینتہ الاصفیاء، خلاصہ کشف المحجوب وغیرہ آپ کی معروف تخلیقات ہیں۔

محترم سلیم حماد ہجویری صاحب پیر گرامی صاحبزادہ اقبال احمد فاروقی کے اداریوں پر تحسینی نظر ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اداریہ لکھنا دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہوتا ہے کسی بھی قلمکار کی صلاحیتوں کی پرکھ کرنے کے لئے "اداریہ" کسوٹی کی حیثیت رکھتا ہے چونکہ یہ کتاب ("باتوں سے خوشبو آئے") فاروقی صاحب کی تحریروں پر مشتمل ہے لہٰذا راقم ماہنامہ "جہانِ رضا" کے اداریوں اور دیگر قلمی کاوشوں سے منتخب اقتباسات پیش کر رہا ہے تا کہ قارئین کو ان کی تحریروں کی افادیت اور مقصدیت سے آگاہی ہو سکے"

تقدیم میں میاں سلیم حماد ہجویری نے پیر زادہ اقبال احمد فاروقی کے قلم سے نکلے ہوئے چھیالیس منتخب پیرے پیش کیے ہیں۔ جن میں سے چند ایک کی ایک ایک دو دو سطریں مشتے نمونہ از خروارے پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) "محراب کا لفظ حرب سے نکلا ہے عربوں کے دورِ جہالت میں میدانِ جنگ میں

Marfat.com

ایک جگہ مخصوص ہوتی تھی جہاں سالار جنگ کھڑا ہو کر سپاہیوں کو ہدایات دیا کرتا تھا۔اس مقام کا نام ''محراب'' تھا''یعنی جنگ کرنے کی جگہ'' (صفحہ۔۱۵)

(۲) ''ہم ان ائمہ کرام کو ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں جو موجودہ سیاسی و معاشی دباؤ کے باوجود ''نان جویں'' کھا کر بھی حق و باطل کی تمیز روا رکھتے ہیں۔(صفحہ۔۱۸)

(۳) ''متحدہ قومی موومنٹ'' (MQM) لسانی خون لے کر سامنے آئی ''سندھودیش'' کے جوان اسی میں تیغ و تفنگ لے کر آگے بڑھے ہیں''فقہ جعفریہ'' میں حسن بن صباح کے جانشین کو لے کر آئے ''سپاہ صحابہ'' کے شکرے بھی انسانی جان پر جھپٹنے لگے ہیں اس رجحان نے مذہبی جماعتوں کا دینی اور روحانی تشخص پامال کر کے رکھ دیا ہے۔(ص ۲۲)

(۴) ''جہانِ رضا'' کی تین ماہ کی خاموشی پر اس کے مشتاق و بیتاب اور منتظر قارئین نے ڈھیروں خطوط بھیجے۔ جن میں شکوہ نامے، گلہ نامے، شکایات نامے، احتجاج نامے، تلخ نامے، انتظار نامے، یاد نامے، فریاد نامے حتیٰ کہ نوازش نامے،اکرام نامے،محبت نامے اور نفاست نامے بھی موجود تھے۔(ص ۲۳)

(۵) خودی سے محروم اور خود ساختہ مظلوم علماء کو پہلے اوقاف کی ''تنخواہوں'' نے مارا پھر جنرل ضیاء الحق کی ''زکوٰتوں'' نے مفلوج کر دیا۔بعض کو نواز شریف نے ''پلاٹوں'' اور ''کھابوں'' میں دفن کر دیا بعض کو پیپلز پارٹی کے ''خالی خولی وعدوں'' نے شکستہ پا کر دیا۔(ص ۲۵)

زکوٰۃ و صدقہ و خیرات و لطف اہل دول
تری خودی کے نگہبان نہیں تو کچھ بھی نہیں

(۶) آج کل بعض علماء و مشائخ انکساری سے اپنے آپ کو ''فقیر'' کہتے ہیں۔ یہ

Marfat.com

اچھی بات ہے، اچھا لقب ہے مگر ان کے تکبر ونخوت اور سستی و کاہلی کا یہ عالم ہے کہ میدانِ عمل میں نکلنے کی بجائے یہ کہتے ہیں فقیر نے آرام کرنا ہے، فقیر نے قیلولہ کرنا ہے، فقیر گوشہ نشین ہے، فقیر دس ہزار لے کر تقریر کرے گا، فقیر بیمار ہے، فقیر دیسی گھی میں پکی ہوئی دیسی مرغی کھاتا ہے، فقیر کے پاس کچھ بھی نہیں، فقیر کے ایک محبّ نے مکان بنوا دیا اور فقیر کے ایک عقیدت مند نے پجارو کار لے دی۔ یہ فقیر اگر واقعی فقیر بن جائیں تو ان کا نام روشن اور ان کی قبریں زندہ ہو جائیں'' (صفحہ۔۳۳)

یہ چند مثالیں تھیں جو میں نے میاں سلیم حماد ہجویری کی پیش کردہ عبارتوں سے لی ہیں اور یہ عبارتیں اس حقیقت پر خود سند ہیں کہ یہ کسی ماہر القلم اور مشاق ادیب کی تخلیق ہیں۔ اور اس ادب وتحریر کے ماہر فن کار اور تیغۂ قلم کے حامل پیرزادا اقبال احمد فاروقی کا تعارف محمد صلاح الدین سعیدی نے صرف پانچ صفحوں میں کروایا ہے جن میں فاروقی صاحب کی نشست گاہ کے بارے میں چند سطریں ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

''آپ کی یہ نشست گاہ، (مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ لاہور) علم کی پیاس اور کتابوں کی تلاش میں آنے والوں کی آماجگاہ، دینی، ملی، سیاسی، ثقافتی اور معاشی مسائل پر دل کے پھپھولے پھوڑنے والوں کے لئے جلسہ گاہ، شریعت وطریقت کے اسرار و رموز سے آگاہی کے طالبوں کے لئے خانقاہ، ماہرین رضویات کی کاوشوں سے شناسائی کی رسد گاہ، راہِ عمل پر گامزن سالکین کی تربیت گاہ، قلم وقرطاس کے فن کی قدر گاہ اور اس کے ساتھ ساتھ ''تو کون، میں خواہ مخواہ'' جیسے لوگوں کے لئے چائے پانی پینے اور آرام کرنے کی جگہ بھی ہے۔'' (ص ۴۵)

Marfat.com

باتیں منتخب مضامین میں سے سب سے اول اور طویل ترین تذکرہ پیر زادہ صاحب کے اپنے قلم سے ''آپ بیتی'' کے عنوان رنگ بہار دکھا رہا ہے ص ۴۷ سے آغاز کر کے آپ ص ۸۹ تک اپنی آپ بیتی کھل کر بیان کرتے ہیں۔ کہیں سختیاں ہیں تو کہیں محنت کا ذکر ہے کہیں حالات کی سنگینی ہے تو کہیں کچھ سیکھنے کا شوق ہے، کہیں رہنمائی ہے تو کہیں بادیہ پیمائی ہے، کہیں ملت کا درد ہے تو کہیں مسلک کی ترجمانی ہے، کہیں تعارف اکابر ہے تو کہیں مہمیز برائے اصاغر ہے، کہیں وطن عزیز کے علم و دین کے لئے ناسازگار حالات ہیں تو کہیں اہلِ زر کی دینی طبقہ سے بے اعتنائی ہے، کہیں بریلویت کے کام کی تصویر ہے تو کہیں مسلک اہلسنت کی حقانیت پر تحریر ہے۔ پیر زادہ کی یہ سرگزشت پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس آپ بیتی کی چند اختتامی سطریں تو رلانے والی ہیں بشرطیکہ ہمارے سینے کے اندر قلب رقیق ہو۔ فرماتے ہیں:

> ''ان دیو بندی اشاعتی اداروں نے عوامی رجحان کو بھانپ لیا ہے اب وہ ہمارے ہی اسلاف کی تصانیف کو بہ ادنیٰ ترمیم بازار میں لا رہے ہیں۔ اس رجحان سے ہم ان کتابوں کے مطالعہ سے بہرہ ور ہو رہے ہیں جو ہماری کم مائیگی کی نوحہ خوانی کر رہی ہیں۔ کراچی کے بعض دیو بند مطابع تو اس سلسلہ میں بڑا اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔'' (۸۹)

''آپ بیتی'' کے بعد کے تمام مضامین بڑے دل چسپ اور معلوماتی ہیں۔ ایک ہی نشست میں پڑھنے جانے سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ میں نے انہیں ایک ہی نشست یعنی لاہور سے ننکانہ صاحب دورانِ سفر پڑھا ہے۔ ان میں کچھ اہم مضامین کا جائزہ درج ذیل ہے:

(۱) پانچ مضامین میں ذکر اسلاف ہیں ان میں اعلیٰ حضرت علمائے کرام کے

Marfat.com

جھرمٹ میں، تذکرہ مولانا نبی بخش حلوائی، تذکرہ پروفیسر نور بخش توکلی، مَیں نے صد الافاضل کو دیکھا، علامہ شاہ احمد نورانی کے غیر سیاسی شب و روز سوانحی مضامین ہیں۔

(۲) چند مضامین فکری، تاثراتی اور معلوماتی ہیں ان میں عیسائی مبلغین اور علمائے اسلام، پنجاب کی نقشبندی خانقاہوں پر ایک طائرانہ نظر، لاہور کی بادشاہی مسجد اور اس کے خطیب، پاکستان کے افکار رضا کے زاویے۔'' مرکزی مجلس رضا کی خدمات پر ایک نظر، وارثانِ محراب و منبر، ایثار کے پیکر، یادوں کے جھروکے اہم مضامین ہیں۔

(۳) دینی دلچسپی کے حوالے سے یہ مضامین اہم ہیں۔ علامہ بوصیری اور قصیدہ بردہ، بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نعتوں کے نذرانے پیش کرنے والے۔

(۴) سیر و سیاحت مگر جذب و کیف کے ساتھ، اندازِ بیان و جذبہ پر عقیدت، اس حوالے سے یہ مضامین پڑھے جانے کے لائق ہیں۔ جامعہ نعیمیہ لاہور کا ابتدائی دور، پیر زادہ اقبال احمد فاروقی مکہ کی گلیوں میں، مدنی سفر نامہ، طرابلس کی ایک چاندنی رات۔

(۵) ''بیاد مجلس اقبال احمد فاروقی'' میں کچھ دوستوں اور پرستاروں کا تذکرہ ہے ان میں سید منور علی شاہ بخاری امریکہ کی تیس منٹ کی گفتگو، علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی مہربانیوں کا تذکرہ، علامہ مفتی محمد خاں قادری امیر کاروانِ اسلام لاہور کے کارنامے اور دوسرے بزرگوں کی ''نشست گاہ فاروقی'' پر آمد و شد کا تذکرہ اور بالخصوص مولانا صفی الرحمٰن رضوی کو ایک سال کے لئے ''جہانِ رضا'' اعزازی جاری کرنے کا فیصلہ، یہ سب دلچسپ بھی ہیں اور دل پسند بھی۔ پروفیسر عبدالروف قریشی، پیر محمد حسن شاہ گیلانی، مولانا محمد عالم مختارِ

Marfat.com

حق، خلیل احمد رانا (جہانیاں منڈی) کے پرشوق تذکرہ نے فاروقی صاحب کی احباب پسندی کے ذوق پر مہر مروّت ثبت کر دی ہے۔ محمد زبیر قادری ایڈیٹر ''افکارِ رضا'' ممبئ کا شوق ملاقات اور اس کے لئے تردّد، پیر سید ڈاکٹر مظاہر اشرف جیلانی امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان کی مہر و محبت کا تذکرہ، مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی کے بارے میں چند سطری ادبی اصطلاحات سے مملورائے، مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی سے اظہارِ عقیدت، مجاہد محمد رفیق نقشبندی کے خوبصورت خطوط کی آمد، فاروقی صاحب کا باغ باغ ہونا، اور آخر میں ان کے لئے دعا کہ ''ادام اللہ تعالیٰ عمر ہم'' صاحبزادہ ضیاء الحسن اشرفی لالہ موسیٰ کی تگ و تاز جاودانی کا ذکر، سید صابر حسین شاہ بخاری برہان شریف (اٹک) کا ذکر خیر، سید عبد اللہ قادری ابن سید نور محمد قادری، صوفی شیر زمان خان، علامہ شوکت حسن خاں نوری، محمد عالم مختار حق کا مختصر مختصر تذکرہ، مجلس کے حوالے سے، خدمات اور شخصیت پر قلم بند کیا ہے۔ کیا بیان کروں بقول شاعر:

میرے احباب کی مثال کہاں؟ ایسے محبوب، خوش خصال کہاں؟
آئینہ دل سے آئے نوک قلم ذکر ان کا کروں کمال، کہاں؟

''باتوں سے خوشبو آئے'' ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کے پڑھنے والے کے کلام و بیان سے بھی خوشبو آنے لگی ہے۔ جب اس کتاب کو پڑھا جاتا ہے تو یوں لگتا ہے گویا قبلہ فاروقی صاحب کی مجلس باذوقاں میں حاضر ہوں اور فاروقی صاحب کے ملفوظات، آپ کے اہل علم مہمانوں کے رشحات، آپ کے بزرگ مہمانوں کی کرامات، آپ کے پرشوق اور پرستار مہمانوں کے جذبات اور مجھ جیسے مبصرین بے بصر کے محسوسات کو برابر دیکھ بھی رہا ہوں، سُن بھی رہا ہوں اور لطف بھی اُٹھا رہا ہوں۔

Marfat.com

''باتوں سے خوشبو آئے'' دیکھنے کو تو پونے تین سو صفحات کی ایک کتاب ہے مگر اس میں

☆ مشاہدہ ہے۔ ایک شاہد باذوق کا

☆ کلام ہے ایک ادیب پر تاثیر کا

☆ اس میں گفتگو ہے ایک عالم بے مثل کی

☆ اس میں احساسات ہیں ایک مرد حسّاس (SENSITIVE) کے

☆ اس میں نکتہ آفرینیاں ہیں ایک نکتہ ور بابصر کی

☆ اس میں بیان ہے ایک خطیب طریب کا

☆ اس میں اثر و تاثر ہے پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کے علمی و روحانی تبصروں کا

☆ اس میں روانی ہے ایک ماہر القلم، استاد القلم اور کریم البیان کے قلم و خیالات کی کیا عرض کروں۔ نقطہ وار چند باتیں اس طرح قابل توجہ ہیں۔

(۱) اندازِ بیاں ادبی اور فکری ہے

(۲) قومی دینی اور مسلکی تعلق ہر تحریر سے نمایاں ہے۔

(۳) تحریر میں مہارت و بندش اور گفتگو کی چابکدستی آخر سفر تک قائم رہی ہے

(۴) حوالہ جات، ملفوظات، معلومات اور علمیات نے اس کتاب کو ''مرقع شوق'' بنا دیا ہے۔

(۵) فاروقی صاحب کے رشحات و فرمودات کے منتخبات تو میاں سلیم حماد ہجویری نے تقدیم میں پیش کر دیئے ہیں۔ مگر ''اصل'' کا اپنا ہی مزہ ہے۔ پڑھ کے تو دیکھئے۔ لطف نہ آئے تو بات کرنا۔

(۶) ''یادوں کے جھروکوں سے'' مضمون ان شخصیات کے بارے میں تاثرات و آراء پر مشتمل ہے جن سے فاروقی صاحب کی صحبت رہی ہے۔ اس میں

Marfat.com

فاروقی صاحب کے پیش کردہ قلمی خاکے لائق مطالعہ ہیں۔

(۷) پوری کتاب میں جگہ جگہ فاروقی صاحب کی شخصیت جھلکتی ہی نہیں بلکہ چھائی ہوئی ہے۔ بقول شاعر:

چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری

مسلک اہلسنت کے سلف، علماء، ادبا، شعرا، زعما، فقرا، صلحاء، فصحاء، بلغاء، مسلک کی رونق ہیں۔ ان میں سے بہت سے ''اُٹھ'' گئے اور بزم جہاں کو ویران کر گئے۔ فاروقی صاحب سرمایہ اہلسنت اور ورثہ سلف ہیں۔ اور نشست گاہ فاروقی میں بیٹھ کر ہر روز زبان حال سے پکارتے ہیں۔

ملو تو ہم سے مل لو کہ ہم بنوک گیاہ

مثال قطرہ شبنم رہے رہے نہ رہے

اللہ پاک پیر زادہ اقبال احمد فاروقی کا علمی، ادبی اور روحانی سایہ تا دیر ہم گوسفندان اہلسنت پر قائم رکھے (آمین)

Marfat.com

کتاب: بزرگوں کے عقیدے

مؤلفہ: مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی

موجودہ دور خیر القرون کے مقابلے میں بڑا گیا گزرا زمانہ ہے ایک وقت تھا فتنہ اور فساد کی بنیاد کچھ دوسرے عوامل ہوا کرتے تھے آج فتنہ و فساد کا سب سے بڑا عامل مذہب ہے۔ اسی لئے دنیا داروں کی زبان پر اہل دین کے بارے میں کوئی تحسینی و توصیفی رائے نہیں بلکہ تنقیدی و تادیبی کلمات رہتے ہیں۔ علامہ اقبال جیسے مدبر دانشور تک یہ کہنے پر مجبور ہوگیا۔

دین ملا فی سبیل اللہ فساد

مسلمانوں کے دینی طبقہ میں جہاں وجہ عناد دوسرے بہت سے عوامل ہیں اور یہ حقیقی بات ہے وہاں سب سے بڑا، بنیادی اور خوفناک عامل عقیدہ کا اختلاف ہے اور یہ اختلاف بھی کوئی دنوں، ہفتوں اور مہینوں میں نہیں بلکہ برسوں میں ہوا ہے بقول شاعر

وقت کرتا ہے پرورش برسوں حادثہ ایک دم نہیں ہوتا

ہمارے مسلمانوں میں ایک گروہ کے نزدیک ''دین'' لوگوں کو صرف توحید پر لانے کا نام ہے دوسرے گروہ کے نزدیک دین لوگوں کو عشق رسالت کی طرف بلانے کا نام ہے ایک تیسرے گروہ کے نزدیک دین صرف آئمہ اثنا عشر کی تعلیمات و سنت پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے ایک چوتھے گروہ کے نزدیک دین نام ہے۔ دن رات، صبح شام، اٹھتے بیٹھتے تبلیغ کرنے کا، حالانکہ حق بات یہ ہے کہ دین ان سب امور کو برابر برابر اختیار کرنے کا نام ہے۔ ایک کو اختیار کر کے دوسرے کو ہلکا سمجھ لینا، یا ایک گروہ کی مخالفت میں اس گروہ کے اختیار کردہ کسی عمل، جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے ہو رہا ہے، کو ترک کرنے یا اس کی مخالفت کرنے یا اس کو ہلکا سمجھنے سے دین کی بنیاد منہدم ہوتی ہے۔

Marfat.com

قرآں سے تو لے سبق، سنت کو اختیار کر
قرآں اور سنت کو لے کر اپنا بیڑہ پار کر

اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی مسلک کے نزدیک جو عقائد حق ہیں اور جن کو وہ بہ صدقِ قلب ونظر اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان کا بزرگوں (سلف سے، خیر القرون سے، ثم الذین یلونھم سے اور ثم الذین یلونھم سے) سے ثبوت دینے کے لئے مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی نے اپنی وقیع تالیف ''بزرگوں کے عقیدے'' لکھی ہے۔ اس کتاب دُرِ نایاب میں مفتی مرحوم ومغفور نے ان عقائد کا سلف وخلف سے اثبات کیا ہے۔

۱۔ تصرف واختیار سے متعلق ۲۔ علم غیب سے متعلق
۳۔ حاضر وناظر کے متعلق ۴۔ تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں
۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم بے سایہ سے متعلق ۶۔ ''وسیلہ'' کے بارے میں
۷۔ قبروں کی زندگی کے متعلق
۸۔ زیارتِ قبور اور ان سے استفادہ کے متعلق

کتاب ''بزرگوں کے عقیدے'' کا انتساب ''دو'' شخصیات کے نام کیا گیا ہے۔

☆ غوث صمدانی، قطب ربانی، محبوب سبحانی حضور سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ کے نام۔

☆ پیشوائے اہل سنت، مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان برکاتی قادری فاضل بریلوی کے نام۔

کتاب مذکورہ کے صفحہ ۴ پر ان (۸۰) اہم مآخذ کی فہرست دی گئی ہے جن سے روشنی لے کر یہ کتاب ''بزرگوں کے عقیدے'' مرتب کی گئی ہے ان مآخذ کتب میں قرآن مجید کے علاوہ آٹھ تفسیریں، پندرہ مجموعہ ہائے حدیث، ان کی شروح اور

Marfat.com

احادیث سیرت کے مرقع ہائے نور، دس کتب فتاویٰ، تین کتب سیرت، ایک کتاب علم دین سے متعلق (احیاء العلوم لامام غزالی) آٹھ کتابیں تصوف کی، نو کتابیں اولیاء اللہ کے قلم کے شاہکار، دو قصائد (قصیدہ نعمانیہ، قصیدہ غوثیہ) نو کتابیں سیرت وسوانح پر مشتمل، دو کتب مکتوبات کی، تین کتب طبقات کی، تاریخ اور سیرت وسوانح اور باقی کتب مختلف عنوانات وعلوم کو حاوی ہیں۔

جن بزرگوں کا مولانا جلال الدین احمد امجدی نے ''بزرگوں کے عقیدے'' میں ذکر کر کے اپنی کتاب میں اپنے عقائد ونظریات کی بنیاد رکھی ہے ان کی ترتیب حفظ مراتب کے لحاظ سے اس طرح ہے۔

۱۔ حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور اسوۂ حسنہ

۲۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

۳۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

۴۔ محدثین عظام رضوان اللہ ورحمت اللہ علیہم اجمعین

۵۔ آئمہ کرام رضوان اللہ ورحمت اللہ علیہم اجمعین

۶۔ اولیائے کرام رحمت اللہ علیہم اجمعین

مصنف کتاب ''بزرگوں کے عقیدے'' مولانا جلال الدین احمد امجدی کا تعارف مولانا انوار احمد قادری نے تفصیلاً کروایا ہے۔ (ص ۱۱ تا ص ۱۷) اس تعارف میں مصنف کی ''منفرد خدمات'' کے تحت مولانا امجدی کی خصوصی گوشوں میں خصوصی ادراک و مشاہدہ اور خدمات کی نشاندہی کی گئی ہے جو انہوں نے مسلک اہل سنت وجماعت (بریلوی مکتبہ فکر) کے استحکام کے لئے کی ہیں۔

نگاہِ اولین کے عنوان سے مولانا جلال الدین احمد امجدی نے ''بزرگوں کے عقیدے'' کی تدوین سے متعلق مفید مطلب گفتگو کی ہے۔

Marfat.com

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا حضرت عیسیٰؑ کے عقائد کے بعد جن جن بزرگوں کے عقیدے بقید حوالاجات اور دلائل ثابتہ ذکر کئے گئے ہیں۔

اول: خلفائے راشدہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

دوم: دیگر صحابہ کرام میں حضرت انس بن مالکؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

سوم: محدثین میں صحاح ستہ کو اولیت دی گئی ہے۔

چہارم: دیگر محدثین میں امام دارمی، خطیب تبریزی، علامہ قسطلانی، امام مالک، علامہ ابن حجر مکی، امام ابوحنیفہ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی اور مُلا علی قاری الہروی کے اسماء نمایاں ہیں۔

پنجم: چاروں آئمہ فقہ سے روشنی لی گئی ہے۔

ششم: آئمہ اثنا عشر کے عقائد کو کتاب کی تدوین میں سجایا گیا ہے۔

ہفتم: دیگر آئمہ وعلمائے دین میں حضرت امام رازی، حضرت امام شعرانی، حضرت امام شامی، حضرت امام سبکی، حضرت امام ابن عابدین شامی، حضرت امام غزالی کے نام سرفہرست ہیں۔

ہشتم: مفسرین میں امام رازی، امام بیضاوی، شیخ اسماعیل حقی، امام صاوی، شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی، امام بغوی، امام نفیسی، شیخ علاؤالدین بغدادی، صاحب فتح القدیر وغیرہ ہیں۔

نہم: اولیائے کرام میں حضرت پیرانِ پیر غوث الاعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ علی بن ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ، احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ عدی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ماجد کروی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ، شیخ عثمان ہرونی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ معین الدین اجمیری چشتی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ،

Marfat.com

ملا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ بختیار کعکی رحمۃ اللہ علیہ دہلوی، صوفی حمید ناگوری رحمۃ اللہ علیہ، بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، شیخ اشرف سمنانی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ باقی باللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ محبوب الٰہی، شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ، شیخ شرف یحییٰ منیری رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

دہم: صحابیات میں حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ اور سیدہ فاطمۃ الزہرہ طاہرہؓ کے نام نمایاں ہیں۔

یازدہم: فقہا میں صاحب نور الایضاح، ابن عابدین شامی، صاحب شرح وقایہ، علامہ مرغینانی کے نام قابل ذکر ہیں۔

کتاب ''بزرگوں کے عقیدے'' کے آخر میں صفحہ ۳۶۰ تا ۳۶۶ پر ایک فتویٰ نقل کیا گیا ہے۔

استفسار یہ ہے کہ غیر صحابہ کو رضی اللہ عنہ کہنا کیسا ہے؟

جواب یہ ہے کہ جائز ہے بڑے بڑے اکابر محدثین، مفسرین، علمائے دین اور اولیاء اللہ کے اقوال ورشحات کی روشنی میں مولانا امجدی نے اپنے جواب کو مفصل کیا ہے۔ اس عنوان پر محترمی صادق علی زاہد ننکانوی کی ایک مطبوعہ تحقیق ''رضائے الٰہی کے مستحقین'' کے نام سے بھی موجود ہے۔ جس کی ضخامت سو صفحات سے زیادہ ہے۔

359 صفحات کی مفصل، مبسوط، حوالہ جاتی اور مفید و معلوماتی کتاب ''بزرگوں کے عقیدے'' میں تحقیق و تدقیق سے اہل سنت و جماعت مسلک اہل حق کے عقائد کو ثابت کیا گیا ہے۔

مولانا جلال الدین امجدی ایک معروف سنی حنفی قلمکار ہیں اور وہ جس موضوع

Marfat.com

پر بھی قلم اٹھاتے ہیں حوالوں کے، دلائل کے اور تائیدات کے ڈھیر لگادیتے ہیں دوسروں کی تغلیط کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے عقائد و منہاج حق با صواب کا اعلان کرتے چلے جاتے ہیں۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ مخالفین کے دعاوی کا رد انہی کے حوالوں اور انہی کے اکابر کے عقائد و افکار سے کردیتے ہیں۔ یہی انداز جارحانہ آپ نے ''بزرگوں کے عقیدے'' میں بھی اختیار کیا ہے۔ اپنی اس کتاب میں مولانا امجدی نے اُردو اور فارسی کے اشعار سے بھی اپنے بیانات کو موید کیا ہے۔ کتاب ہذا میں عربی اور فارسی کے حوالے مع ترجمہ بھی نقل کرتے ہیں۔ اور ہر ممکن طریقے سے عقائد اہل سنت کو ثابت کرتے ہیں۔ غرض ''بزرگوں کے عقیدے'' مسلک اہل سنت کی تائید و توثیق میں بڑا قابل قدر مآخذ ہے۔

نامعلوم علامہ امجدی نے اپنے عقائد اہل سنت کو ثابت کرتے وقت سب سے پہلے قرآن سے استشہاد کیوں نہ کیا۔ اگر کتاب اللہ سے استفادہ ان کے عنوان کا تقاضا نہ تھا تو وہ تبرک کے طور پر ہی قرآنی آیات حسب موقع نقل کرتے۔ اس طرح بھی مخالفین و معاندین کا ناطقہ بند ہوجاتا۔ اگر علامہ امجدی صاحب یا ان کے کوئی شاگرد یا عقیدت مند عالمِ دین اگلے ایڈیشن میں:

۱۔ مآخذ کتب کی تقسیم کردیں یعنی کتب تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، تصوف، سیرت وسوانح، علم وفنون وغیرہ وغیرہ

۲۔ ہر کتاب کے مؤلف/ مصنف کے نام اور مطبع کا اندراج بھی ضرور کریں۔

۳۔ ہر حوالہ اور تحریر کے آخر میں کتاب کا نام مع صفحہ اور مصنف و مترجم کے نام کے ساتھ درج کریں۔ تاکہ اصل مآخذ کی طرف رجوع کرنے میں آسانی رہے۔

۴۔ ہر عقیدہ کے آخر میں مخالفین کے عقائد بلاتبصرہ درج کریں اور مسلک اہل

Marfat.com

سنت کی تائید میں مخالفین کے بزرگوں کے عقائدونظریات اور عمل درج کریں۔ تاکہ ان کے لئے مولانا امجدی کی تحریر برہان قاطع بن جائے۔

امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں ''بزرگوں کے عقیدے'' کو مزید مؤثر، مزید محکم اور مزید مستند بنانے کی کوشش کی جائے گی اللہ تعالیٰ مولانا امجدی کے اس مفید و نافع کام میں برکت دے اس کو قبولیت عامہ عطا فرمائے اور مخالفین کو ادراک حق کی توفیق عطا فرمائے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ بِاَحْسَنِ الْجَزَاءِ

محی الدین فاؤنڈیشن لندن کے اہتمام سے شائع ہونے والی اور ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور/ مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور سے دستیاب یہ کتاب ''بزرگوں کے عقیدے'' واقعتاً پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ پڑھیں اور اپنے قلب ونظر کو منور کریں اور یہ دعا کرتے رہا کریں۔ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ

Marfat.com

نام کتاب: باغی افرنگ، محمد دین مجاہد (1892ء۔1973ء) یادیں اور خاکے

تحقیق وتالیف: جابر آزاد طور (اِبن محمد دین مجاہد)

اندرونی سادہ سرورق کی اوپری پٹی پر یہ شعر درج ہے۔

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانش فرنگ سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ ونجف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے خوبصورت طغرہ والے صفحہ سے آگے صفحہ انتساب ہے جسے جابر آزاد طور نے ان شخصیات کے نام کیا ہے:

نانا محترم عزت مآب سید صاحبزادہ عنایت اللہ جان

والدہ محترمہ سرور جان

سوتیلی والدہ محترمہ راج بیگم

شریک حیات شمشاد بیگم

باغی افرنگ، محمد دین مجاہد کے بارے میں مختلف شخصیات کے مضامین، تحریریں، خطوط، نظمیں اور تاثرات محترم جابر آزاد طور نے کوشش و تردد کر کے اس کتاب میں جمع کئے ہیں۔ جو بڑے بڑے لائق مطالعہ ہیں۔ ان کی تفصیل اس طرح ہے۔

☆ 57، مضامین (روائتیں و حکایتیں) مختلف شخصیات نے لکھے ہیں۔ (صفحہ 7 تا 63)

☆ 26- مضامین بسلسلہ حالات، واقعات، تاثرات بھی مختلف شخصیات نے لکھے ہیں (صفحہ 64 تا صفحہ 89)

☆ 30 مختصر تحریریں نمایاں و گمنام شخصیات کے حوالے سے ہیں۔

☆ 4 (چار) انٹرویوز اوور 3 (تین) تقریبات سیمینارز کے احوال درج کتاب ہیں۔

☆ 28 (اٹھائیس) تاثراتی خطوط ہیں جو مختلف شخصیات نے محمد دین مجاہد کے

Marfat.com

بارے میں امام دین بقا، جابر آزاد طور، خالد اکبر خان، سردار عبدالقیوم خان، محمد دین مجاہد اور شرف الدین کے نام لکھے ہیں۔

☆ دو تحریریں محمد دین مجاہد کے ہاتھ کی محررہ شامل کتاب ہیں۔

☆ (الف) محمد دین مجاہد کے ہاتھ سے بنے ہوئے نقشہ کا عکس۔

(ب) محمد دین مجاہد کی ایک تحریر کا عکس۔

☆ 64 معروف شخصیات و شعرا کا شعری خراج تحسین۔

☆ فرانسیسی زبان میں مرزا نذیر کی یک صفحی تحریر Quelle Bonne Chance ''حسن اتفاق'' مع اُردو ترجمہ۔

☆ فہرست میں صفحہ 480 جابر آزاد طور کی ایک ''دُعا'' کا ذکر ہے۔ مگر ص 480 سفید ہے اور دُعا سے خالی ہے۔ کتاب کے انگریزی حصہ میں یہ تحریریں شامل ہیں۔

- In my opinion. by I.U. Jairal.
- The debt of gratitude. by I.U. Jarial.
- Acknowledgements. by J.I.Toor.
- M.D. Mujahid, a delectable personality.
  by M.I.Hussain.
- Meer-e-Majlis, M.D.Mujahid. by M.Y.Surakhvi.
- Baghi-e-Afrang, Ageless Warriur. by Syed.I.Ali
- Lala Khan, A Warrior. by Justice R.P.Sethi.
- A Saintly Rebel. by Ved Bhasin.
- Hats off to M.D. Mujahid. by Maj. (R) M. Khan.

Marfat.com

- M.D. Mujahid, Dynamic role in Pakistan Move ment. by Dr. Z. Baig.
- M.D. Mjahid, A man of principle. by F. Karman.
- Lala Khan and Baboo Jan's true Story of actions. by Mrs Col. G.S. Khan.
- M.D. Mujahid, A Sterling Social reformer. by Dr. Z. Khan.
- M.D. Mujahid, a man of Action. by Ch. L. Hanjra.
- A greatman with great deeds. by Mrs. Dr. G.H. Mirza.
- Comrade Lala Khan, An unsung Hero. by Prof. N. Tabassam.
- Kotli Mosque, lock up story. by Mir A. Baseer.
- What made M.D. Mujahid great. by I.U. Jarail.
- Well done, Jabir Azad Toor. by Editor.
- In memorian of Lala Khan. by S. Bibi.
- A hero. by Z.G. Rasool.
- Unsung heroes and Martyrs. by A.H. Jamal.

کتاب کے اُردو میں باغی افرنگ محمد دین مجاہد کا حسب نسب مؤلف کتاب ہذا باغی افرنگ، محمد دین مجاہد، یادیں اور خاکے بھی شامل کتاب کئے گئے ہیں۔

معروف شاعر، عالم دین اور محقق و حکیم سید محمود احمد سروسہارنپوری

Marfat.com

(راولپنڈی) نے محمد دین مجاہد کا قطعہ تاریخ وفات میں کہا ہے جو اس طرح ہے:

مصرعہ تاریخ کی جب سرؔو میں نے فکر کی
ہاتفِ غیبی کی یہ آواز آئی بر ملا
باغی افرنگ میر مجلس کل اہل علم

1973ء

مرحبا بزم جہاں سے سرخرو ہو کر گیا

پروفیسر فتح محمد ملک صدر نشین مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد کا ''پیش لفظ'' بھی بڑا واقعاتی، تاثراتی اور تحسینی ہے۔ راولپنڈی کے ڈاکٹر رشید نثار کی ''بسم اللہ'' میں بھی محمد دین مجاہد کے حوالے سے بڑی رنگینی، دل نشینی اور سحر بیانی پیش کی گئی ہے۔ چند سطور ذیل میں پڑھیے اور حظ اُٹھایئے:

''ابھی تاریخ کے اوراق زندہ ہیں اور راقم التحریر گزشتہ اس اَمر کا متقاضی ہے کہ اس نے اپنی آنکھوں سے مولانا ابوالکلام آزاد کے طمطراق، علامہ عنایت اللہ مشرقی کی چلتی ہوئی تلوار جیسا اسلوب، مولانا سید عطا اللہ شاہ بخاری کے والہانہ قرآنی خطاب کو دیکھا اور سُنا اور انہی یادوں کے طفیل ایک شخص بھی ابھر کر سامنے آیا جس کی زندگی غیر معمولی طور پر عظیم الشان تھی۔ وہ شخص بظاہر مزدور اور بوٹ پالش کرنے والا تھا لیکن اس کی اپنی زندگی انوکھی اور چیندہ تھی محمد دین مجاہد کی خوشی اور غم کے تمام لمحے اس کتاب زندگی میں موجود ہیں جو ان کی نمائندگی کرتے ہیں۔''

کتاب کا مقدمہ سید مسعود اعجاز بخاری بانی وصدر نشین مجلس تحقیق فکر و فلسفہ پاکستان، مستقل معاون انجمن ترقی اُردو پاکستان (میر پور آزاد کشمیر) نے لکھا ہے اس

Marfat.com

میں آپ نے محمد دین مجاہد کے بارے میں تعارفی وتوصیفی سطور قلم بند کی ہیں۔ ذیل کا اقتباس قابل حوالہ ہے پڑھیے اور لطف اندوز ہوئیے۔

''لالہ خاں'' باغی افرنگ'' ایک سپاہی اور ایثار پیشہ شخصیت تھے کسی جاہ و منصب سے بے نیاز، پابند صوم وصلوٰۃ، شروع شروع میں دوسرے مذہبی عسکرانہ کردار کے حامل لوگوں کی طرح یہ بھی تحریک پاکستان اور قیام پاکستان کے مقصد اولیٰ سے تعلق اور لگاؤ سے بے نیاز تھے مگر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ نظریاتی اور عصری زمینی حقائق کے پیشِ نظر ان کی راست فکری نے جوش مارا تحریک آزادی کشمیر جو دراصل تحریک تکمیل پاکستان ہے، سے عملاً وابستہ ہو گئے۔''

جابر آزاد طور کی ''مَن آنم کہ من دانم'' بڑا معلوماتی اور سوانحی قلمکاری ہے اس مفصل تحریر میں جابر آزاد طور نے ایک جگہ لکھا ہے کہ والد صاحب، وفات سے قبل کئی دوستوں سے جا کر ملے اور کہا زندگی میں کوئی گستاخی یا زیادتی ہوئی ہو تو معاف کر دینا میری موت سر پر کھڑی ہے میں یہاں یہ بات بھی پورے وثوق سے بتا رہا ہوں کہ انہوں نے چند روز پہلے آہنی چادر پر سفید رنگ کرایا اور سیاہ پینٹ سے اپنی وفات کی عبارت لکھوائی اور تاریخ وفات کی جگہ خالی چھوڑ دی سیرِ لوح انہوں نے جو شعر درج کرایا وہ یہ تھا۔

بر مزارِ ماغریباں نے چراغے نہ گلے نے پر پروانہ سوزدنے سرائید بلبلے

جابر آزاد طور نے اپنے ''من آنم کہ من دانم'' میں جہاں اپنے معاونین حضرات کا نام لے لے کر اور بلا نام شکریہ ادا کیا ہے۔ وہیں تین کاموں کی عدم تکمیل پر افسوس اور دُکھ کا اظہار کیا ہے۔ وہ یہ ہیں۔

Marfat.com

(الف) شاعر کشمیر جناب مشتاق شاد صاحب کی محمد دین مجاہد کے بارے میں تحریر شامل کتاب نہ ہوسکی۔

(ب) معروف دانشور، حکیم سید نیر واسطی کی عربی نظم دربارہ محمد دین مجاہد دوران کمپوزنگ گم ہوگئی اور شامل کتاب نہ ہوسکی۔

(ج) کتاب کا فلیپ سابق وزیراعلیٰ پنجاب محمد حنیف رامے نے لکھنا تھا مگر ان کی موت کی وجہ سے یہ سرورق (فلیپ) نہ لکھا جا سکا۔

پروفیسر ڈاکٹر اجمل نیازی نے ''لالے کی حنا بندی'' میں محمد دین مجاہد کے بارے میں لکھا ہے:

''ایک دفعہ برادرم جابر آزاد کے ساتھ ان کے والد جناب محمد دین مجاہد سے ملاقات ہوئی۔ ان کا نام ہی مجاہد نہ تھا وہ تھے بھی سچے پکے مجاہد، ساری عمر انگریزوں کے خلاف جہاد کرتے گزار دی فوج میں گئے وہاں سے اسلحہ لے کر فرار ہوئے اور سید احمد شہید کی جماعت میں چلے گئے جو سکھوں کے خلاف جہاد کر رہی تھی بعد میں یہ جہاد انگریزوں کے خلاف منتقل ہوگیا وہ بہت بہادر اور بے نیاز آدمی تھے۔۔۔۔ان کا لقب ہی باغی افرنگ پڑ گیا تھا۔''

افتخار یوسف زئی جنرل سیکرٹری ''الادب'' جہلم حافظ محمد صدیق مجاہد کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''محمد دین المعروف لالا خان کی شجاعت، پامردگی، جنگی تدابیر اور فتوحات کے بارے میں بہت سے قبائل نے حیران کن واقعات سنائے ہیں وہ اکثر انہیں جن کہنے لگے تھے انہوں نے جموں و کشمیر کے محاذ پر بھی بے مثال بہادری کے جوہر دکھائے اور

Marfat.com

ہندوؤں اور سکھوں سے بہت سے گاؤں آزاد کروائے جس محاذ سے جو کچھ بھی مال غنیمت ہاتھ آتا وہ تباہ حال جموں و کشمیری مہاجرین میں تقسیم کر دیتے وہ اسلام کے سچے سپاہی اور کٹر اصول پرست تھے۔"

ڈاکٹر محمد سرور چیف ایڈیٹر روزنامہ "تحفہ" گوجرانوالہ لکھتے ہیں:

"محمد دین مجاہد کو بعض لوگ لالہ خان کہتے تھے لیکن ہماری جماعت میں ان کو باغی افرنگ کہا جاتا تھا کچھ لوگ "حوالدار صاحب" کہتے اور کچھ سالار بھی کہا کرتے تھے لیکن میں ان کو "مجاہد" کہتا تھا۔ امیر جماعت انہیں "میر مجلس" کہا کرتے تھے۔"

متفرق مضامین مشمولہ "باغی افرنگ محمد دین مجاہد، یادیں اور خاکے" میں لالہ خان محمد دین مجاہد کے پسندیدہ اشعار بھی لکھے گئے ہیں مثلاً:

1- وہ اکثر یہ شعر سنایا کرتے تھے:

پُر خار درختوں کی طرح ان کی ہے ہستی
دُنیا میں کسی سے جو بھلائی نہیں کرتے

2- محمد دین مجاہد جہاد کے موقع پر اکثر یہ شعر گنگنایا کرتے تھے:

نحن الذین بایعوا محمداً علی الجهاد مابقینا ابدًا

3- ایسے حالات میں وہ (محمد دین مجاہد) قلندر پانی پتی کا یہ شعر ترنم سے سنایا کرتے تھے۔

چیست دُنیا ازخدا غافل بدن نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

حافظ محمد اکرم زاہد کا مضمون "محمدؐ کا غلام" اس لحاظ سے خصوصی اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں باغئ افرنگ محمد دین مجاہد کے مجاہدانہ کارناموں اور انگریز حکومت کے

Marfat.com

مخالفانہ سرگرمیوں سے صرفِ نظر کرتے ہوئے ردِّ فتنہ قادیانیت اور 1953ء کی تحریک ختم نبوتؐ میں ان کی خدمات اور کارناموں کو نمایاں کر کے پیش کیا گیا ہے جس کے اعتراف میں مولانا عبداللطیف مہر، عبدالرحیم جوہر، مولوی محمد صادق، مفتی محمد شریف جن کو سنٹرل جیل جہلم میں محمد دین مجاہد کے ساتھ نظر بند کر دیا گیا تھا، کہتے تھے۔

''محمد دین مجاہد'' واقعی محمدؐ کا غلام اور ایک سچا مسلمان ہے''۔

ویسے تو پوری کتاب ''محمد دین مجاہد'' کی شخصیت کارناموں، حالات اور نظریات کے بارے میں تفصیل بیان کرتی ہے۔ مگر کتاب کا دوسرا باب ''محاکمہ'' بطور خاص ایسے دلچسپ، معلوماتی اور حیران کن واقعات پر مشتمل ہے۔ جن میں سے ہر ایک کا مرکزی کردار محمد دین مجاہد ہے۔ ان واقعات کو مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے روایت کیا ہے اور فاضل مصنف ''جابر آزاد طور'' نے ہر واقعہ کے آخر میں راوی کا نام اور تعارف/ پتہ لکھنے کا اہتمام کیا ہے۔ اسی باب میں کچھ لوگوں کے تاثرات محمد دین مجاہد کی شخصیت و کردار کو نمایاں کرتے ہیں۔

محمد دین مجاہد' تسنیم مرزا، ڈائریکٹر T&T اے جی آفس لاہور کو ایک سوال کا جواب یوں دیتے ہیں۔ ''اس آزاد مملکت (پاکستان) کی خوشی جس قدر مجھے ہے شاید ہی کسی کو ہو جن لوگوں نے اس ملک کی آزادی میں سب کچھ لٹایا ہے سب سے زیادہ خوشی انہی کو ہوتی ہے 1947ء کے رئیس زادے کیا جانیں کہ آزادی کی قدر و قیمت کیا ہے''۔

''یہ ملک آزاد ہے اب اس کی حفاظت نئی نسل کے کندھوں پر ہے اسے مضبوط بنانا، خوشحال بنانا اور اس کی آزادی کو قائم و دائم رکھنا اس قوم کی ذمہ داری ہے''۔

''باغئ افرنگ محمد دین مجاہد'' کے بارے میں پہلا سیمینار 1990ء میں کشمیر نیشنل آرٹس کونسل میر پور میں ہوا جس کی رپورٹنگ پروفیسر خواجہ خورشید احمد نے کتاب

Marfat.com

ہذا کے صفحات 349 تا 352 (چار صفحات) میں دی ہے۔ دوسرا سیمینار کشمیر نیشنل آرٹس کونسل کے زیر اہتمام جیز ہوٹل میر پور میں 1995ء میں ہوا جس کی روداد جابر آزاد طور نے ص 353 تا ص 356 (تقریباً سوا تین صفحات) میں دی ہے۔ تیسرا سیمینار 1996ء میں غازی شہید فورم کے زیرِ اہتمام کلیال ہوٹل میر پور میں ہوا جس کی تفصیل کتاب ''باغی افرنگ'' کے ص 357 تا ص 361 (سوا چار صفحات) میں عبداللہ بن جابر معروف قلمکار نے رقم کی ہے۔

شعرا نے بھی محمد دین مجاہد کو دل کھول کر خراج تحسین پیش کیا ہے ان شعرا میں سے صرف تین کا کلام بطورِ حوالہ پیش خدمت ہے۔

شہزاد قمر (دینہ ضلع جہلم)

زندگی جن پہ گو رہی ہے تنگ　　شخصیت میں مگر رہے ہیں دبنگ
صرف نعرہ نہ تھے محمد دین　　عملاً بھی تھے باغی افرنگ

مہر عبدالرحیم جوہر (جہلم)

حق و سچ کا بیان ہے لالہ خان　　بت کدے میں اذان ہے لالہ خان
جو لڑا عمر بھر فرنگی سے　　قوم کا ترجمان ہے لالہ خان

میر غلام حسین راز جعفری کی طویل ترین نظم (ساڑھے چھ صفحات) سے چند اشعار:

عدو کی فوج سے مال غنیمت چھین کر اکثر
اور اپنے غازیوں میں کرتے تھے تقسیم لا لا کر

سرِ فہرست ان میں ایک ہی مردِ دلاور تھا
محیط صحت و عزم و شجاعت کا شناور تھا

Marfat.com

محمد دین تھا اسم گرامی اس مجاہد کا
زبان زد لالہ خان تھا نام نامی اس مجاہد کا

ٹائٹل فلیپ پر بابائے گوجری رانا فضل حسین (تمغہ پاکستان) نے باغئ افرنگ اور باغئ افرنگ (مجاہد اور سوانح) پر چوبیس سطور میں تبصرہ کیا ہے جو بڑا لائق مطالعہ ہے۔ بیک ٹائٹل کے اندرونی فلیپ پر سجاد حیدر ملک نے ''دی لیجنڈ، ایم ڈی مجاہد'' کے زیرِ عنوان سات مختصر پیرؤں میں محمد دین مجاہد پر اپنے تاثرات ورشحات قلم بند کرنے کے علاوہ آخری چار سطور میں کتاب ہذا مؤلفہ جابر آزاد طور پر قلم کشائی کی ہے بیک ٹائٹل پر معروف جرنلسٹ آئی یُوجرال کا جابر آزاد طور کا تعارف و بائیو ڈاٹا Profile and Echo's of J.A. Toor کے ٹائٹل سے دیا گیا ہے۔ خوبصورت مجلد، بہترین کتابت، اعلیٰ معیار کی پرنٹنگ، Setting اور حسنِ ترتیب سے مزین کتاب کا نسخہ جناب مقصود احمد شرقپوری کے توسط سے ملا۔ ورنہ جہلم/آزاد کشمیر کے اس مردِ مجاہد آزادی کے ہیرو، غاصب انگریز کے دشمن، ہندوستانی مسلمانوں میں اصل مرد مجاہد (کا مریڈ) محمد دین مجاہد سے میں یقیناً لاعلم رہتا جابر آزاد طور کی کتاب پڑھنے کے بعد ہی اصل لطف محسوس ہو سکتا ہے۔ انگریزی کا مواد اُردو کے مواد پر ایک خوبصورت اور نمایاں اضافہ ہے۔ جس پر بخوفِ طوالت مفصل تبصرہ نہ کیا جا سکا۔ مختصراً:

الف بہت معلوماتی اور جوش آگاہ و مہمیز سے معمور کتاب ہے۔

ب وطن کی محبت کو بڑھانے اور وطن کے دشمنوں سے نفرت کو پیدا کرنے کا عظیم ذریعہ ہے۔

ج تحریک آزادی پاکستان، تحریک و بغاوت بر خلاف انگریز غاصب، تحریک آزادی کشمیر پر جوش و جذبہ بیدار ہوتا ہے۔

د شاعری بلند پایہ، انٹرویو سلیقہ سے کئے گئے اور تاثرات وتبصرہ جات بھرپور ہیں۔

Marfat.com

ہ مضامین و مقالہ جات کی زبان و بیان قابل تعریف ہے۔

میں مبارک باد پیش کرتا ہوں جناب جابر آزاد طور کو اتنی اچھی کتاب مرتب کرنے پر، اور تمام قلمکاروں اور شاعروں اور تبصرہ نگاروں کو اتنی اچھی تحریریں لکھنے پر۔ کتاب کے چھاپنے والے ٹائٹل بنانے والے، کمپوزنگ کرنے والے، پروف ریڈنگ کرنے والے اور دامے، درمے سخنے، قدمے کتاب ''باغی افرنگ محمد دین مجاہد'' کی اشاعت و پھیلاؤ میں تعاون کرنے والے سب میرے ہدیہ تبریک کے مستحق ہیں۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم۔

Marfat.com

جریدہ: پاکستان ڈائجسٹ

مدیر: سید قاسم محمود

اگر میں پاکستان ڈائجسٹ کا مدیر ہوتا

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ پاکستان دُنیا کی واحد اسلامی نظریاتی مملکت ہے اس کے قیام کی تحریک کی بنیاد بھی ایک (دوقومی) نظریہ پر تھی اور اب اس کی بقاء کا دارو مدار بھی ایک (دین وملت کا) نظریہ ہے پاکستان کا ہر ذی ہوش، دردمند اور صاحب نظر انسان استحکام و بقائے پاکستان کیلئے دین وملت کے نظریہ کے زیر اثر کام کرنے میں مصروف ہے۔

پاکستان ڈائجسٹ کراچی (مطالعہ پاکستان) پاکستان کی تحریک۔ سرزمین پاکستان، مجاہدین تحریک پاکستان، پاکستانی ادب، پاکستانی تہذیب و تمدن، پاکستانی شخصیات، علوم وفنون، فصلات، موسم، صنعتیں، عوام، علاقائی وقومی زبانیں، دریا، پہاڑ، نظریات وتخیلات، کھیل، لوک ورثہ، آثار قدیمہ اور تاریخ وغیرہ پر گوناگوں تحریریں پیش کر رہا ہے۔ جو معلوماتی بھی ہیں جذباتی بھی۔ حقیقت پسندانہ بھی ہیں اور ماہرانہ بھی، حوصلہ افزا بھی ہیں اور مہمیز آمیز بھی۔ پاکستان کی محبت سے سرشار بھی ہیں اور قارئین کی علمی ونظریاتی معمار بھی۔ غرضیکہ پاکستان ڈائجسٹ کی گوناگونی اور بوقلمونی ہر طرح سے اپنے قارئین کے جذبات واحساسات کے اطمینان کا باعث بنتی ہے۔

پاکستان ڈائجسٹ (مطالعہ پاکستان) کا شمارہ اوّل (اگست ۱۹۹۰ء) اس وقت میرے سامنے ہے۔ یہ شمارہ ہر لحاظ سے قابل تعریف اور قابل قدر ہے سرورق پر قائداعظم کی چھوٹی سی تصویر نے اس کو نشانِ حُبِّ پاکستان بنا دیا ہے اس شمارہ میں شامل

Marfat.com

تمام تحریریں ہر لحاظ سے قابل مطالعہ اور حُسن و امتیاز کا مظہر ہیں۔ مختلف موضوعات پر تحریروں کا یہ مجموعہ باہر سے بھی جاذب نظر ہے اور اندر سے بھی، لیکن اگر میں پاکستان ڈائجسٹ کا مدیر ہوتا تو پاکستان ڈائجسٹ کی زیادہ سے زیادہ تزئین و آرائش کے ساتھ ساتھ تحریری پہلو سے درج ذیل پوائنٹس کو بہت ترجیح دیتا۔

(1) پاکستان ڈائجسٹ کے سرورق پر پاکستان کا نقشہ ضرور شامل کرتا جس میں مقبوضہ جُموں کشمیر کو بھی شامل کرتا اور اگر سرکاری ادارے مجھے اس سے منع کرتے تو بھی شامل کرتا مگر ''متنازعہ علاقہ'' کی شناخت کے ساتھ۔

(2) پاکستان کا جھنڈا بھی سرورق کی زینت بناتا اور چاند ستارے والے پرچم کا سایہ پاکستان کے نقشہ پر ڈالتا ہر ماہ مجاہدین تحریک پاکستان [Pioneers of Pakistan] میں سے کوئی ایک اس جھنڈے کو تھامے کھڑا نظر آتا اور اسی مجاہد کے حالات کارنامے اور پاکستان کے لیے اس کی خصوصی خدمات کا تذکرہ شامل اشاعت ہوتا۔

(3) سرورق ہی پر کسی خاص شہر کے حوالے سے ہر ماہ ایک تاریخی، سیاسی یا مقامی حیثیت سے شہرت پذیر عمارت بھی بنواتا جس کے بارے تفصیلی اور معلوماتی مضمون شامل اشاعت کیا جاتا۔

(4) ہر ماہ ایک صنعت کا مصورانہ خاکہ بھی سرورق پر دیا جاتا اور پاکستان ڈائجسٹ کے اندرونی صفحات میں پاکستان کے حوالے سے اس صنعت پر تفصیلی تحریر شامل اشاعت کی جاتی کیونکہ میں خود بھی مصورانہ اور تخلیقی رجحان رکھتا ہوں لہٰذا سرورق کو زیادہ سے زیادہ پاکستان کی اور پاکستان ڈائجسٹ کے مقصد و غایت کا مظہر بناتا۔ علاوہ ازیں پاکستان ڈائجسٹ میں جو مستقل سلسلے ترجیحاً قائم کرتا ان پر ایک طائرانہ نظر ذیل میں ڈالی گئی ہے:

Marfat.com

(الف) ہر ماہ تحریک پاکستان کے ایک مجاہد کا تفصیلی احوال اور پاکستان کیلئے اس خصوصی کارناموں کا تذکرہ بمعہ زیادہ سے زیادہ دستیاب تصویروں کے۔

(ب) ہر ماہ پاکستان کی تحریک میں شامل کسی ایک سیاسی ،علمی ،دینی ،علاقائی یا دوسری کسی نوع کی پارٹی یا لیگ یا فیڈریشن کا مکمل تعارف اس کی تاریخ ترتیب وار کار ہائے نمایاں ،اکابرین پارٹی کی زیادہ سے زیادہ تصویریں اور پارٹی میں کردار۔

(ج) پاکستان کے موجودہ شہروں میں سے ایک شہر کا مکمل معلوماتی تعارف، اس کی تاریخی عمارتیں ،اس کے اندر اُبھرنے والی سیاسی ، علمی ، دینی، تحریکیں، شخصیات مزارات اور اس شہر سے متعلق یادگاریں وغیرہ۔

(د) پاکستان کے دریاؤں پہاڑوں موسموں،علاقوں،شاعروں، ادیبوں، فنکاروں، محکموں،کارپوریشن وغیرہ میں سے کسی ایک پر ہر ماہ معلوماتی و تعارفی تحریریں۔

(ہ) تحریک پاکستان و پاکستان سے منسوب تاریخی و دینی واقعات میں سے ہر ماہ ایک منتخب واقعہ پر پُر مغز علمی تحریر، جو اپنے موضوع کا مکمل احاطہ کرتی ہو۔

(و) پاکستان کی وہ شخصیات جنہوں نے سیاسی ،دینی،فنی، علمی، ادبی، تحریکی ، سائنسی، کسی بھی پہلو سے بین الاقوامی شہرت پائی ہوان میں سے ہر ماہ ایک کا مکمل تعارف ،کارنامے اور عالمی سطح پر اس کی پذیرائی وشہرت۔

(ز) پاکستان میں جتنے مذاہب کے پیرو کار بستے ہیں ہر ماہ ایک مذہب کا مکمل تعارف، تاریخی وتدریجی نقطہ نظر سے ، اس کے پیرو کاروں کی تعداد ،ان کی معاشرتی و معاشی حیثیت اور پاکستان کے حوالے سے اس مذہب کے پیرو کاروں کے کام کا جائزہ (اگر کوئی تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہو)

Marfat.com

(ح) پاکستان کے نیم سرکاری محکموں مثلاً واپڈا، ریلوے، تاروٹیلیفون، پی۔آئی۔ اے وغیرہ میں سے ہر ماہ ایک کا معلوماتی، تاریخی اور مکمل تعارف، اس کی کارکردگی اور ملک کی تعمیر وترقی میں اس محکمہ کا حِصہّ۔

(ط) پاکستان کی لوک (عشقیہ، رزمیہ، بزمیہ، علاقائی) داستانوں میں سے ہر ماہ ایک داستان پر تحریر بمعہ اصل وزیادتی کی نشاندہی وغیرہ کے ساتھ۔

(ی) ایسے عام لوگوں کا تعارف جو کسی معاشرتی، معاشی، جسمانی، خاندانی یا کسی اور وجہ سے درجہ شہرت پر نہ آسکے مگر ان کا کام اور فن، پاکستان کی شہرت و ترقی کا باعث ہوسکتا ہے ان کے فن اور کام پر تبصرہ اور ماہرانہ آراء کا حصُول اور پاکستان ڈائجسٹ میں اس کی اشاعت کرتا۔

درج بالا مستقل سلسلوں کے علاوہ میں جو نوع بہ نوع قسم کی تحریریں پاکستان ڈائجسٹ (مطالعہ پاکستان) میں شامل کرتا۔ ان میں تحریک پاکستان کے دورانِ اور قیام پاکستان کے بعد سے پاکستان کے حوالے سے ناقابل فراموش واقعات اور جھنجھوڑتے حالات ترتیب وار پیش کرتا، پاکستان میں قائم ہونے والی، جمہوری، پارلیمانی اور مارشل لائی حکومتوں، ان کے کارناموں اور نظام حکومت کا جائزہ لیتا عوام کے تبصراتی (تنقیدی وتعمیری) خطُوط موجودہ اور ماقبل حکومتوں کے احوال کے بارے میں شائع کرتا۔ عوام کی تجویز اور آراء کو اپنے قارئین کے سامنے پیش کرنا پاکستان کی پیداواری (مثلاً کپڑے کی صنعت، اسلحے کی صنعت، برتنوں کی صنعت، فرنیچر کی صنعت، لوہے کی صنعت، اسٹیل کی صنعت وغیرہ) یونٹوں کا مکمل تعارف اور ارتقائی ترقی کا جائزہ پاکستان کے بینکوں کا تاریخی (ہر ماہ ایک بینک) جائزہ اور پاکستانی معیشت میں اس کا کردار پیش کرتا۔

ایسے عوامی وقومی مسائل کی نشاندہی بھی کرتا۔ جو حکومتی اداروں کی عدم توجہی

Marfat.com

کا شکار ہیں لیکن اُن پر بھر پور توجہ کی ضرورت ہے پاکستان کے لوگوں (طالب علموں، مزدوروں، سرکاری ملازموں، افسروں، تاجروں، دکانداروں، فنکاروں ،محنت کشوں) کے رجحان اور نفسیات کا جائزہ بھی شامل کرتا اور پاکستان سے ان لوگوں کی محبت و عقیدت کے اظہار کیلئے ان کے الفاظ ہُو بہُو پیش کرتا۔ پاکستان کے رفاہی اداروں اور انجمنوں پر بھی لکھتا۔ پاکستان کے تفریحی مقامات کی بھی تدریجی تاریخ پیش کی جاتی۔

تعلیمی موضوعات پر بھی مستقل تحریریں لکھواتا۔ ہمارے نظام تعلیم کے محاسن و معائب، لائبریریوں کا کردار، سکول وکالج اور جامعات کا کردار اور تاریخ پر بھی لکھواتا پاکستان کے نوکر شاہی سسٹم (Bureaucracy) کا بھی منزل بہ منزل جائزہ لیتا ایک چیز جس کو میں خصوصی اہمیت دیتا وہ ہے زیادہ سے زیادہ تصویریں (کیمرے کی اور مصور کے ہاتھ کی) اور ہاں ایک سو ساٹھ صفحات کی ضخامت (کاغذ اخباری) کے رسالے کی قیمت دس [redacted] پندرہ روپے مقرر کرتا۔ میں پاکستان ڈائجسٹ میں انعامی مقابلوں کا اجراء بھی کرتا مثلاً مضمون نویسی کے مقابلے، کتب بینی کے مقابلے، سوالاً جواباً مقابلے، تصویروں کو پہچاننے کے مقابلے، تجاویر و آراء کے مقابلے۔ انعامات وغیرہ کچھ اپنے پاس سے دیتا۔ کچھ صاحب ثروت حضرات، کاروباری اداروں، تعلیمی و رفاہی انجمنوں وغیرہ سے دلواتا۔ لیکن کوئی بھی انعام کیش میں ادا نہ کرتا بلکہ ہر مقابلے کا انعام کتابوں، پاکستان ڈائجسٹ کا اجراء اور دوسرے تعلیمی و علمی تحائف وغیرہ کی شکل میں ہوتا تاکہ لوگوں کے گھروں میں کتابوں کی شکل میں علم کا داخلہ ممکن ہو سکے۔

پاکستانی عورتوں کی خانہ داری کے مسائل پر بھی تحریریں شامل اشاعت ہوتیں اور ان کی مشکلات کا ممکنہ قانونی و معاشرتی حل بھی پیش کیا جاتا ان کے درمیان بھی پاکستان کی بہتر ترقی کے بارے میں آراء وتجاویز پر انعامی مقابلہ کروایا جاتا اور انعام میں مختلف قسم کی گھریلو استعمال کی اشیاء تحفۃً پیش کی جاتیں۔

Marfat.com

ایک اہم بات یہ کہ پاکستان ڈائجسٹ کی انتظامیہ کا حکومتی مشینری سے مسلسل رابطہ رہتا اور پاکستانی عوام کے مسائل و آراء وتجاویز حکومت کو پیش کی جاتیں اور پھر ان پر اکابرین حکومت کی رائے لینے کی کوشش کی جاتی اور اگر میرے لیے ممکن ہوسکتا تو عالمی دُنیا کے لیے پاکستان ڈائجسٹ کے انگریزی ترجمے کا بھی اہتمام کرتا تاکہ اس غریب وسادہ رسالہ کے ذریعے پاکستان کا تھوڑا بہت تعارف عالمی دُنیا میں ہو سکے۔

Marfat.com

سہ ماہی ''پیغام آشنا'' اسلام آباد

ادارہ ثقافت جمہوری ایران، اسلام آباد

''پیغام آشنا'' ایک ادبی اور کلاسیکل نام ہے۔ جو پاکستان اور ایران کے درمیان صدیوں سے موجود قومی، نسلی اور مذہبی رابطوں اور تعلق کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اہل قلم اور اہل دانش کے خیالات و رشحات کا مرقع (شمارہ ۳۹، اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۹ء) میرے سامنے موجود ہے۔

سرورق۔ بھئی واہ! کیا تخیل ہے! مائنڈ بلوئنگ، تھاٹ پرووکنگ، حیران کن۔

شاہ حسینؓ، قافلہ حسینی کا قتل، آفاق و فلک سارے جہاں نوح گر ہوئے۔
شاہ حسینؓ کا قتل شہادت عظمیٰ، قلب و نظر سب آہ و فغاں نوحہ گر ہوئے۔

امام خمینی کی فارسی نظم اندرونی ٹائٹل اور نظم کا مکمل اردو منظوم ترجمہ اندرونی بیک ٹائٹل میں موجود ہے۔ احساسات کی فراوانی، جذبات کی روانی، الفاظ کا ترتّب، ترتیب میں تنظّم، اظہار کی بے باکی، موسم گل سے عشّاقی، اس نظم کے خصائص ادبی ہیں۔

تسمیہ کاطغریٰ' خطاطی و قلم نقاشی جو کہ اہل ایران کی محبتوں اور ندرتوں کا امین ہے اور پاکستان بھی اس شوق دل فراز میں کچھ کم نہیں ہے۔ واہ واہ! سعدی و اقبال کی پیغام شناسی اور قاری کا یہ احساس کہ گویا یہی سوچ میرے دل میں بھی ہے۔

''کیا انتخاب لاجواب ہے اور کیا ''دوستی'' کا پیغام خوش ہنگام ہے۔''

مجلس مشاورت میں بڑے نام، بڑے نام یوں ہی تو نہیں ہو جاتے دن رات کی کوشش و کاہش، کتابوں کے ساتھ جگراتے، علمی مجلسوں میں خوشہ چینی، دانش مشرق و مغرب میں غرقابی، لطیف و نفیس اظہارِ بیان، دلوں کے تاروں کو چھونے والے

Marfat.com

احساسات کی حامل قلم بیانی اور تحقیق و تدقیق کے ابحار کے شناوروں کی فہرست دل پذیر، یہ سب خوبیاں ان حضرات کے تعارف کی تفصیل ہیں۔

نظم و نثر، دونوں انتخابات معیاری ہیں، ادبی ہیں، فکری ہیں، علمی ہیں، دینی ہیں، گوناگوں خصائص کا شاہکار ہیں۔

حضرت امام حسینؓ کے اس فقرے سے صرف یزید ہی انکار کر سکتا ہے۔

یزید رجل شارب الخمر و قاتل النفس المحترمه معلن بالفسق و مثلی لا یبایع مثله (صفحہ۔۳)

صفحہ ۳ اور صفحہ ۴ کے تمام اقتباسات، بلاشبہ حسینیؓ فکر و کردار پر شاہد عادل ہیں۔

امام خمینی کے عازمین حج کے نام چھ نصائح مکمل طور پر ان کے بزرگ ناصح ہونے اور ان کی غیرت ملی کا ثبوت ہیں، فافہم۔ حج اور عید الاضحیٰ کی مناسبت سے آیت اللہ خامنہ ای کا پیغام اور عاشورہ کی عبرتیں دروسِ لاجواب ہیں اور عبرت و نصح بھی آیت اللہ شہید مرتضیٰ مطہری ایک معروف اور اجل شخصیت ہے اقبال کا مصرعہ ''صلہ شہید کیا ہے تب و تاب جاودانہ'' کے تحت محترم مطہری کا مقالہ جہاد و مجاہدہ اور روح جہاد پر گفتگو کو حاوی ہے۔ جہاد نہ کرنے کے پانچ اجتماعی و انفرادی منفی اثرات، پسر شہید کی فضیلت و عظمت پر مزید گفتگو قلب و نظر کو وا کرتی ہے۔ بارہ سے زیادہ مآخذ اس تحریر کے علمی اور تحقیقی ہونے کا اٹل ثبوت ہیں۔

''نہج البلاغہ'' پر نہایت معلوماتی ادبی شذرہ محمد علی فاضل کے ادبی ذوق اور لطف و لذت شناسا ہونے کی شہادت ہے۔ یہ مضمون واقعتاً پڑھے جانے کے لائق ہے۔ سیدنا امام قاسمؓ ابن سیدنا امام حسن مجتبیٰؓ کے میدان کربلا میں بہادرانہ کارناموں کی صفحہ ۴۴ تا صفحہ ۶۲ میں منظر کشی اور احوال شہادت کا حوالہ جاتی بیان ہر لحاظ سے قابل مطالعہ ہے۔

Marfat.com

کیا مرصع انداز ہے مرزا دبیر کے شعری رثائیہ قطعات کا، اور کیا گمان استادانہ ہے اس رباعی میں:

اے دبدبۂ نظم دو عالم کو ہلا دے　　اے طنطنۂ طبعِ جزو کل کو ملا دے
اے معجزۂ فکر فصاحت کو جلا دے　　زمزمۂ نطق بلاغت کو صلہ دے

کیا خوبصورت پیرائیہ اظہار ہے:

ساماں سے کوئی صاحب ایماں نہیں ہوتا　　ہر اہل عصا موسیٰؑ عمراں نہیں ہوتا
پہنے جو انگوٹھی وہ سلیمانؑ نہیں ہوتا　　آئینہ گر اسکندرِ دوراں نہیں ہوتا
لاکھ اوج ہو پشّے کا، ہُما ہو نہیں جاتا　　بت سجدہ کافر سے خدا نہیں ہوتا

(صفحہ ۶۷_۶۶)

مرزا دبیر کا ''ردّ العجز علی الصدر'' کی مثال پُر خیال اور غیر منقوطہ مرثیہ کے اشعارِ خوش خصال کے صفحہ ۶۹ پر نمونے اُن کی ادبی گرفت کا شاہکار ہیں۔

شاکر کنڈان کا مقالہ غیر مسلم شعرا کی رثائی شاعری صفحہ ۳۷ تا صفحہ ۸۸ پندرہ صفحوں پر پھیلا ہوا ہے۔ چودہ معصوموں کی مناسبت سے چودہ غیر مسلم معروف و مجہول عقیدت مندان حسینؓ کا تذکرہ اور ان کے کلام کے رنگا رنگ نمونے اور قسما قسم زبان و بیان کے حامل قطعات و رشحات اس مقالہ کی جان ہیں جس کے آخر میں ۳۳ مآخذ کے ذریعے سیدنا امام حسینؓ کے دنیائے انسانیت پر غالب تذکرہ اور جہانوں میں گونجتے ہوئے عقیدتی نغموں کا ماحصل ان دو اشعار میں بیان ہو گیا ہے۔

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو　　ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؓ (جوش)
تخصیص نہ ہندو کی نہ مسلم کی ہے اس میں　　شبیرؓ کا پیغام جہاں بھر کیلئے ہے (گجرا)

آثار کربلا اور فکر اقبال میں اللہ دتہ کمال نے اُسوہ حسینیؓ کے حوالے سے کلامِ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے بحرِ نغمہ گوئی اور وسعتِ فکر و خیال میں قلمی سفر کیا ہے جو یقیناً بڑا کامیاب

Marfat.com

رہا ہے۔

اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور رومی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کے مردِ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور ترکی کے پیر رومی رحمۃ اللہ علیہ کے تعلق ونسبت کا بیان ہے اگر چہ مختصر ہے مگر جامع ہے اور حوالہ جاتی بھی۔

حافظ رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ عشق ''فارسی ادب'' میں مخصوص تحقیقی مطالعہ ہے جو کہ حوالہ جاتی تو ہے مگر مآخذ کے بغیر۔

ہفت زبان شاعر حضرت سچل سرمست رحمۃ اللہ علیہ، سندھ کے وقار و افتخار کی فارسی شاعری پر مرزا کاظم بیگ کی تحقیق چودہ صفحوں پر پھیلی ہوئی ہے یہ ایک حوالہ جاتی اور فکری کام ہے۔ اور یقیناً ایک تحقیقی مطالعہ ہے جو قارئین کے لئے مزید علمی راہیں کھولتا ہے۔

مطالعہ و جائزہ

مسیح الملک کی فارسی شاعری ایک مختصر جائزہ و مطالعہ ہے مسیح الملک حکم اجمل خاں صاحب کے فارسی انداز بیان اور فکر وفہم کا۔

پروفیسر مظہر محمود شیرانی اپنے استاد بامراد علامہ سید وزیر الحسن عابدی کے بارے میں اپنی یادوں کو تازہ کرتے ہیں پچیس صفحات پر طویل یہ مقالہ بڑا علمی اور رشک آمیز ہے اس مقالے کا آخری شعر یہ ہے:

صورتیں آنکھوں میں پھرتی ہیں وہ نقشے یاد ہیں
کیسی کیسی صحبتیں خواب پریشاں ہو گئیں

کتنی مماثلت ہے اس مشہورِ علم شعر سے:

وے صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں
اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

واقعی قلم مظہر محمود شیرانی کا ہو اور ذکر گورنمنٹ کالج لاہور (آج کی گورنمنٹ

Marfat.com

کالج یونیورسٹی) کے استاد سید وزیر الحسن عابدی کا تو ایسا ہی مرقع یادگیری وجود میں آتا ہے۔ خوب، بہت خوب، بہت مرغوب۔

بُلد الاولیاء ملتان کے شاعر ڈاکٹر اسلم انصاری کی فارسی شاعری پر دس صفحات پر مشتمل پروفیسر محمد افتخار شفیع کا مضمون بہت خوب ہے جس کا یہ قطعہ ''ملتان'' کی ''توصیف'' کا شعری مرقع ہے۔

مرا میھن نہ تبریز ونہ روم است — کہ خاک پاک ملتان مرزوبوم است
چہ ملتان؟ اصفہان کشور پاک — بموج عشق ہر شاخیست نمناک
تجلی زار ارباب صفارا — قدم گاہیست، خیل اصفیارا
زھی ملتان، زھی شہر کرامت — خدا آباد دارش تا قیامت

(صفحہ ۱۶۴)

یہ ''پیغام آشنا'' کا آخری نثری مقالہ تو نہیں مگر اس لحاظ سے اسے ضرور آخر الاہم کہا جا سکتا ہے کہ یہ آخری مطالعاتی وحوالہ جاتی تحریر ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۱۶۸ تا صفحہ ۱۹۲ ''شاعری'' ہے پھر معروف ادبی شخصیات اور محقق متخصصین کے تذکرے ہیں۔ مثلاً:

☆۔۔۔ ڈاکٹر وزیر آغا کے ساتھ ایک نشست۔ یہ انٹرویو ہے جس میں ڈاکٹر وزیر آغا نے اپنی علمی اور فکری جہتوں پر بزبانِ خود روشنی ڈالی ہے۔

☆۔۔۔ ڈاکٹر وحید قریشی، ایک کثیر الجہات، متحرک شخصیت کے علمی، ادبی، سوانحی اور دل چسپی کے حامل شخصی پہلوؤں کا جائزہ لیا ہے رفاقت علی شاہد نے ان کی وفات پر ان کے فکر وفن اور خدمات ادب کو خراجِ تحسین ہے۔ اس سوانحی مضمون کا اختتام اس مصرعہ معروفہ پر ہوا ہے۔

خدا رحمت کند ایں ''پاک باز'' و پاک طینت را (صفحہ۔۲۱۲)

Marfat.com

''سید علی رضا کاظمی کی سلام گوئی'' کا جائزہ لیتے ہوئے ڈاکٹر آغا سلمان باقر نے لغت کی روشنی میں ''سلام'' کے معنی ومفہوم کو بیان کرتے ہوئے موصوف کی سلامیہ شاعری پر تبصرہ اور چند نمونے پیش کر کے یہ اُمید ظاہر کی ہے:

''مجھے یقین ہے کہ کاظمی کے یہ سلام اور ان میں موجودہ نوائے سروش روزِ حشر ان کی نجات کا ضامن ہونے میں اہم کردار ادا کریں گے'' (صفحہ ۲۲۱)

سید علی رضا کاظمی کا یہ قطع موجودہ زمانے میں اُسوہ حسینیؑ کو آواز دے رہا ہے جو کہ اُمت مسلمہ کی ضرورت ہے اس لئے کہ آج پھر زمین کے اکثر اقطاع پر یزیدیوں کی یلغار ہے۔ جس کا توڑ حسینیؑ کردار ہے۔

آواز دے رہا ہے بیاباں کربلا — لڑنا یزیدیت سے ہے سنت حسینؑ کی
یلغار ہو رہی ہے نہتے عوام پر — دنیا میں بڑھ گئی ہے ضرورت حسینؑ کی

(صفحہ۔۲۲۰)

''شہرِ سُخن آراستہ ہے'' کے چند روشن امتیازات میں پرتو روہیلہ نے احمد فراز مرحوم کی شاعری کے مجموعہ پر گفتگو فرمائی ہے اور کتاب سے منتخب اشعار کا لازہار اور سخن گوئی کے نمونہ جات برائے مطالعہ پیش کر کے اپنے ادبی فہم و ذکا اور حسن انتخاب کی مہر لگا دی ہے۔ ایک شعر یوں ہے

دربار کی تفریح کا ساماں تھا مرا فن — ہاتھوں میں مرے ظرفِ گدا لب پہ غزل تھی

(صفحہ۔۲۲۳)

ایک اور شعر:

میں دیکھ رہا تھا کہ مرے یاروں نے بڑھ کر — قاتل کو پُکارا کبھی مقتل میں صدا دی

(صفحہ۔۲۲۴)

Marfat.com

یہ کیسے فکری اشعار ہیں کہ ہر صاحبِ فہم اور حساس کے دل کی آواز ہیں:

فلک سے اب نہیں اترے گا کوئی پیغمبر — جہانِ آدمؑ و حوا سنوارنے کے لئے
یہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم و گوتم، مسیحؑ و کنفیوشس — جلا چکے ہیں بہت آگہی فروز دیئے
مگر ہے آج بھی اپنا نصیب تاریکی — مگر ہے آج بھی مشرق شبِ دراز لئے

(صفحہ ۲۲۷)

''ڈاکٹر عبدالکریم خالد کے چند اور مضامین'' میں ڈاکٹر سید شبیہ الحسن نے ڈاکٹر خالد صاحب کے سترہ مضامین کا تعارف کروایا ہے اور ان کے مضامین کے اوصاف و خصائص کو بہ نظر عمیق بیان کیا ہے۔ اس مضمون کا آخری پیرا (Para) دعوت توجہ دے رہا ہے۔ مضمون نگار لکھتے ہیں:

''اس قحط الرجالِ میں ڈاکٹر عبدالکریم خالد کا دم غنیمت ہے کہ وہ دنیاوی حرص و آز سے لاتعلق ہو کر علم و ادب کی شمع جلائے بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔ اگر ہم نے ایسے علم دوست شخصیات اور صاحبانِ فہم و ذکا کی عزت افزائی نہ کی تو آنے والا زمانہ ہمیں معاف نہیں کرے گا۔'' (صفحہ۔ ۲۴۳)

''تبصرہ کُتب'' میں چھ کتابوں پر معیاری تعارف و جائزہ رقم کیا گیا ہے۔ ان کی اہمیت وضرورت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اور ان کے مضامین وعنوانات اور مواد کو بھی پرکھا گیا ہے غرض یہ حصہ بھی بڑا معلوماتی اور علمی ہے۔ اس گوشہ میں یہ کتابیں شامل ہیں۔

۱۔ فیضانِ جاوید ترجمہ پندنامہ فریدالدین عطار	مترجم اقبال احمد ہاشمی
۲۔ کلامِ یکتا	سید اتقا حسین یکتا امروہوی
۳۔ بحرِ بے گناہ (حج کی ایک روح پرور داستان)	ڈاکٹر آفرین صدیقی
۴۔ سبز رتوں کے خواب	گل زمان گل

Marfat.com

۵۔ مقامِ اہلِ بیتؑ اقبال کی نگاہ سے حافظ ظفر اللہ شفیق

۶۔ محرم الحرام کے حوالے سے منتخب سوالات کے جواب سید محمد علی نقوی

ثقافتی خبروں میں یہ خبریں شامل کی گئی ہیں:

☆۔۔۔ قرآنی موضوعات کی محقق خواتین کی رہبرِ معظم سے ملاقات۔

☆۔۔۔ رہبرِ معظم کا بلوچستان کے اعلیٰ کمانڈروں کی شہادت پر تعزیتی پیغام۔

☆۔۔۔ رہبرِ معظم کی سینیگال کے صدر اور او آئی سی کے سربراہ عبداللہ واد سے ملاقات

☆۔۔۔ سندھ میں ڈاکٹر این اے بلوچ ادارہ تحقیقات میراث کا قیام۔

☆۔۔۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں کتابوں کی نمائش میں ایرانی سٹال۔

☆۔۔۔ مجلّہ ''پیغام آشنا'' انٹرنیٹ پر۔

☆۔۔۔ شبِ ولادت حضرت امام علیؑ بن موسیٰؑ الرضا میں مشاعرہ۔

☆۔۔۔ انقرہ کی دانشگاہ غازی میں تربت جام (ایران) کی موسیقی کا شو۔

☆۔۔۔ بنیاد اندیشہ اسلامی ایران کی سولہویں کل ایران مطبوعاتی نمائش میں شرکت۔

☆۔۔۔ حافظ عارف کامل تھے۔

☆۔۔۔ خانہ فرہنگ ایران لاہور سال 1388 (2009ء) کی پہلی شش ماہی دورہ فارسی اختتام پذیر ہوا۔

☆۔۔۔ خانہ فرہنگ ایران راولپنڈی میں حضرت امام علیؑ بن موسیٰؑ الرضا کا جشنِ ولادت۔

☆۔۔۔ اسلام آباد (پاکستان) میں ایران کا فلمی میلہ اور حج تصویری نمائش۔

ایک مقابلہ مضمون نویسی برعنوان ''اتحادِ اسلامی قرآن، سنت اور عقل کی روشنی میں'' کے اہتمام کا اعلان ''پیغامِ آشنا'' کے صفحہ ۲۰۸ پر کیا گیا ہے جس میں نقد انعامات اس ترتیب سے ہوں گے:

Marfat.com

پہلا انعام 25,000/- روپیہ

دوسرا انعام 20,000/- روپیہ

تیسرا انعام 15,000/- روپیہ

مذکورہ انعامی مقابلہ کی آخری تاریخ 5 فروری 2010ء ہے جو کہ سیدی و مرشدی نبی الانبیاء وحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماہ ولادت کی مناسبت سے مقرر کی گئی ہے۔ جو ''پیغامِ آشنا'' کے میرے علم و مطالعہ میں آنے سے پہلے گزر چکی ہے۔ افسوس! میں اس مقابلہ میں حصہ لینے سے محروم رہا۔

☆۔۔۔ سہ ماہی ''پیغامِ آشنا'' کی دسویں سالگرہ کی مناسبت سے الحاج سید سعید عالم زیدی کی ایک اکیس اشعار پر مشتمل توصیفی نظم بھی ''پیغامِ آشنا'' کے صفحات کی زینت بنی ہے جس کا مطلع اور مقطع اس طرح ہے۔

''پیغامِ آشنا'' سے میری آشنائی ہے بزمِ ادب میں دُھوم اسی نے مچائی ہے

''پیغامِ آشنا'' کی بدولت بھی اے سعید شہرت میرے وطن کے ادیبوں نے پائی ہے

☆۔۔۔ اٹھارہ اصحاب علم وفن کے مختصر مراسلاتی پیغامات بھی ''پیغامِ آشنا'' میں موجود ہیں۔ جن کے ذریعے ان احباب ذی وقار نے ''پیغامِ آشنا'' کے لئے اپنے شوقِ باذوق اور بے پایاں چاہتوں کا اظہار کیا ہے۔

☆۔۔۔ صفحہ ۱۶۸ پر ''پیغامِ آشنا'' کے حصہ شاعری میں اقبال جاوید ہاشمی نے حمد باری تعالیٰ کے گلہائے بزرگی کھلائے ہیں۔ اس حمد باری تعالیٰ کے دو شعر ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں جن میں قرآن مجید سے بھی استشہاد کیا گیا ہے۔

جو ذات اپنے قرب میں حبل الورید ہے
جملہ مشاہدات کی تنہا شہید ہے
اس کی عنائتیں تو ہیں بے حد و بے حساب

Marfat.com

بندہ طلب میں صورت ھل من مزید ہے

سرور انبالوی کی نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطلع و مقطع یوں ہیں۔

ہے تاج و تخت اور نہ عباو قبا سے عشق وہ جس کو ہو گیا ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے عشق
میں کیا ہوں اور ہے بھلا میری کیا بساط حاصل ہوا مجھ کو بھی ان کی عطا سے عشق

اسی وزن اور قافیے پر مجھ ناچیز کا بھی ایک نعتیہ شعر ذیل میں درج ہے۔

دنیا میں مر کے مرتے نہیں ہیں وہ خوش نصیب جن کو ہو زندگی میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے عشق

ایک دوسری نعت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سید سلیمان رضوی نے اپنی عقیدت کے جوت یوں جگائے ہیں۔

مطلع: ہم تو پتھر تھے ہمیں ریشم و سنجاب کیا دل کہ بے تاب و ناتواں تھا اسے بے تاب کیا
مقطع: نعت کے روپ میں اصلاح زمانہ کی طلب تو نے سلمان سمندر کو بھی پایاب کیا

اسی وزن اور قافیے پر میرا ایک نعتیہ شعر یوں موزوں ہوا ہے:

گو کہ محبوب ہیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم مگر وہ ہیں محبّ فائق اپنے پہ جنہوں نے حق احباب کیا

☆--- مخدُومہ کونین، بضعتہ الرّسول سیّدہ فاطمۃُ الزّھرا بتول سلام اللہ علیھا کی منقبت سائل نظامی نے لکھی ہے۔ جس کے دو اشعار خاص طور پر عقیدت و شوق کے مظہر ہیں:

گردن جھکائے رکھو اور آنکھیں بھی ڈھانپ لو محشر کی شورشوں سے گزر فاطمہؓ کا ہے
گمراہ میں نہ ہوں گا یہ ایمان ہے میرا ضوبار سر پہ میرے قمر فاطمہؓ کا ہے

☆--- ''تا ابد اسلام پہ باقی ہے احسان حسینؓ'' بزرگ محترم شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کے جذبات عقیدت ہیں۔ جس کا مطلع و مقطع یوں گہر بار ہے:

ہو نہیں سکتی قمر سے مدحت شانِ حسینؓ جب کہ ہے ربّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثناء خوانِ حسینؓ

Marfat.com

عرصہ محشر میں جب ہو نفسی نفسی کی پکار ہو قمر کے ہاتھ میں اس دن بھی دامانِ حسینؓ

☆۔۔۔ سلام بحضور امام عالی مقامؑ بقسم اخلاق ملیح آبادی کا زمزمہ عقیدت ہے جس کا ایک شعر بطور تبرک درج ذیل ہے:

خون شہید رائیگاں جاتا نہیں کبھی تاریخ میں رقم یہ درخشندہ باب ہے

☆۔۔۔ مشتاق شباب کا سلام بحضور امام عالی مقامؑ و اہل بیتؓ بھی لائقِ مطالعہ ہے اور دل کے مضراب کو گدگداتا ہے اور عشق و عقیدتِ اہل بیتؓ کو زندہ کرتا ہے۔

سلسلہ در سلسلہ کرب و بلا کا تذکرہ تذکرہ قربانی اہل وفا کا تذکرہ
درمیان کلفت کربل کے لمحوں میں شباب رب پہ اولاد علی کے تھا خدا کا تذکرہ

☆۔۔۔ خورشید بیگ میلسوی کے سلام کے یہ اشعار کتنے با برکت ہیں اور روح پرور ہیں۔

میں حسینؓ ابن علیؓ کے ہوں غلاموں کا غلام بس یہ نسبت ہے مری حیدر کرارؓ کے ساتھ
خود کلامی سے تو بہتر ہے خموشی خورشیدؔ حسن گفتار ہے بے باکئ اظہار کے ساتھ

☆۔۔۔ طالب انصاری بحضور سیّد الشہداءؓ امام عالی مقام حاضر ہیں اور یوں گویا ہیں۔

ضمیر آدم فانی کا سو نہیں سکتا غم حسینؓ کبھی ختم ہو نہیں سکتا
زمانہ ایک طرف ہے مگر حسینؓ میرا شریک بیعت فاسق میں ہو نہیں سکتا

☆۔۔۔ مبارک علی کے ''سلام'' کا آخری شعر یوں ہے آپ آٹھویں امامؑ کو یوں سلام پیش کرتے ہیں۔

امام ثامنؑ میرے بھی ضامن ہیں ان کی اک اک عطا کو سلام کہتا ہوں

☆۔۔۔ ''مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کربل کی سن کر داستان رونے لگے'' واقعی رلانے والی منقبت ہے۔ اس کا ایک شعر بھی ایسا نہیں جسے نظر انداز کیا جا سکے۔ پہلے دو شعر اور پیر

Marfat.com

سید خضر حسینؒ چشتی کے تخلص والا آخری شعر طلاقتِ لسانی کا بہت اعلیٰ نمونہ ہے جو پڑھنے والے کے شوق اور احساس کو جلا بخشتا ہے، پڑھیے اور لطف اُٹھایئے:

عرشِ حق تھرّا گیا سب آسماں رونے لگے　　قتلِ شبیرؓ جہاں پر دو جہاں رونے لگے
جب سنائے واقعات کربلا جبریلؑ نے　　مصطفیٰؐ کربل کی سُن کر داستان رونے لگے
جب کبھی چھیڑا ہے میں نے قصّہ کرب و بلا
سن کے پتھر بھی خضر کا یہ بیاں رونے لگے

☆---　سیدہ معصومہ شیرازی کی منقبت ''زینتِ پندار علیؓ تحفہ زہراؓ'' کے عنوان سے شامل ''پیغامِ آشنا'' ہے۔اس کا منتخب قطع یوں ہے:

تو فکر کی تقدیر ہے تو ذکر کساء ہے　　تو صبر کا عنوان ہے موضوع عزا ہے
اے زینبؓ علیا تیرے لہجے کی قسم ہے　　تو فخر امم، فخر رسل، فخر نساء ہے

☆---　''رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والے اصول والے'' میں قیصر عدیم ہاشمی کا آخری شعر اس منقبت کا مرکزی خیال بھی ہے۔ ہاشمی صاحب فرماتے ہیں۔

یہ اک تلاوت تھی ان کی خاطر جو فرقہ فرقہ بٹے ہوئے تھے
رسول والے اصول والے مقابلے میں ڈٹے ہوئے تھے

☆---　''بانگ رحیل'' میں جاوید اقبال قزلباش نے یوں گوہر افشانی کی ہے۔

مطلع: حکم قرآن ہے وحدت کا مسلمانوں کو　　سوزش شعلہ ہے ان شمع کے پروانوں کو
مقطع: ظلم کے شعلوں کے یہ رقص ہیں رقص ابلیس　　زندگی ملتی ہے جاوید مسلمانوں کو

☆---　''فارسی رباعیات بابا طاہر عریاں'' کا اردو منظوم ترجمہ ظفر عباس نے کیا ہے دو شعر حاضر ہیں:

فارسی	اردو
دلت اے سنگدل برما نسوجہ	تیرا دل کس لئے اے سنگدل مجھ پر نہیں جلتا

Marfat.com

عجب نبوہ اگر خارا نسوجہ　　تعجب کیا کروں اس پر اگر پتھر نہیں جلتا
بسوجم تا بسو جونم دلت را　　تیرے دل کو جلانے کیلئے میں خود بھی جلتا ہوں
در آتش چوب تر تنہا نسوجہ　　نہ جب تک خشک ہو شامل اکیلا تر نہیں جلتا

☆--- پیر عتیق احمد چشتی کا کلام بھی ''شاہ است حسینؓ'' کے نام سے نور افشاں ہے پہلے دو شعر اس طرح ہیں:

ہر غم زدہ کے غم کا مداوا حسینؓ ہے　　بے چارگان دہر کا چارہ حسینؓ ہے
حق پروری کے باب میں یکتا حسینؓ ہے　　سردے کے جس نے دین بچایا حسینؓ ہے

محمد اختر مسلم اور خاور نقوی نے ایک ایک غزل لکھی ہے، جس کا ایک ایک شعر مشتے از خروارے حاضر ہے:

آج سے ہے دل پہ یہ بار سا کیسا؟　　بن گیا ہوں میں پارسا کیسا؟　　(صفحہ ۱۸۶)
ہمیشہ قہر سے تکتی رہی ہوا مجھ کو　　بجھا سکی نہ اسے جو دیا ملا مجھ کو　　(صفحہ ۱۸۷)

سید طارق مسعود کے ''سلام'' کا مطلع یوں ہے:

حسینؓ تیری شہادت کو زندگی کا سلام　　سلام نوع بشر کا ہر آدمی کا سلام

''وفا سرشت'' علی کمیل قزلباش کی ایک آزاد منقبت ہے، جس کے تین حصے ہیں۔ پہلے حصے کو حسینیتؓ، دوسرے کو ندا اور تیسرے کو نوحہ کا نام دیا گیا ہے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا ''نغمہ خودی کا سرِّ بیاں لا الہ الا اللہ'' کی بحر میں ''حسینیتؓ کی صدا لا الہ الا اللہ'' کے نام سے ظفر اکبر آبادی کا کلام بڑے خاصے کی چیز ہے، پہلے بند میں فرماتے ہیں:

متاع صبر و رضا لا الہ الا اللہ　　فروغ صبح و مسا لا الہ الا اللہ
بنائے ارض و سما لا الہ الا اللہ　　یزیدیت کی قضا لا الہ الا اللہ
حسینیتؓ کی صدا لا الہ الا اللہ

Marfat.com

افتخار عارف معروف نثر نگار اور شاعر ہیں ان کا کلام ''آستان رضا'' کے نام سے صفحہ۔۱۹۲ پر شامل اشاعت ہے اس کا مطلع و مقطع یوں ہے۔

مطلع: دل و ذکر کی عبادت ہے ذکر شانِ رضاؑ
نشانِ وحدت ملت ہے آستانِ رضاؑ

مقطع: مدینہ و نجف و کربلا سے مشہد تک
تمام باب ہیں اجزائے داستانِ رضاؑ

آخر میں، مَیں چند گزارشات پیش کرنا چاہوں گا۔ جس سے ''پیغامِ آشنا'' کے معیار کو بہتر سے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ہم میں سے ہر ایک کی خواہش فطری طور پر یہی ہوتی ہے۔

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں اب دیکھئے ٹھہرتی ہے جا کر نظر کہاں

۱۔۔۔ ''پیغامِ آشنا'' کا ہر شمارہ ایک مکمل کتاب ہوتا ہے لہٰذا اگر اس کو کارڈ کور کی بجائے ہارڈ کور میں لایا جائے تو یہ اس کی شان و شوکت کو دو چند، سہ چند بلکہ ۔۔۔۔۔ چند در چند کر دے گا۔

۲۔۔۔ پیغامِ قرآن اور پیغامِ حدیث سے آغاز مجلّہ کو سجایا جائے۔ اس سلسلے میں

(الف) قرآن مجید کی کسی ایک منتخب آیت کی تفسیر کے لئے دو صفحات مختص ہوں اور تفاسیر میں قدیم و جدید اہلِ سنت اور اہلِ تشیع کی تفاسیر سے با حوالہ استفادہ کیا جائے۔

(ب) حدیث رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلے میں اہلِ سنت اور اہل تشیع کی متفقہ حدیثوں کو شامل ''پیغامِ آشنا'' کیا جائے اس سلسلے میں مولانا شاہ محمد جعفر پھلواروی ندوی کی کتاب ''مجمع البحرین'' (اہلِ سنت اور اہلِ تشیع کی متفقہ حدیث) سے رہنمائی لی جائے۔ یہ کتاب ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ،

Marfat.com

دی مال لاہور سے اردو میں دستیاب ہے۔

۳۔۔۔ حمد، نعت، منقبت، سلام، مرثیہ، نظم، غزل کی گروپنگ (Grouping) کر کے شاعری کو مخلوط نہیں، بلکہ عنوان وار ترتیب دیا جائے۔

۴۔۔۔ جدید کلام کے ساتھ ساتھ قدماء کے کلام کو بھی از دیادِ شوق کے تحت شاملِ اشاعت کیا جائے۔

۵۔۔۔ ''پیغامِ آشنا'' میں لکھنے والوں کا چند سطری تعارف Caption میں دیا جائے اور لکھاری کے علم وفن اور شوق و ذوق کے بارے میں معلومات بہم پہنچائی جائیں۔

۶۔۔۔ اگرچہ ''پیغامِ آشنا'' پر تفرقہ اور گروہ بندی کی کوئی چھاپ نظر نہیں آتی اور یہاں اہلِ سنت اور اہلِ تشیع، دونوں جماعتوں کے اہل قلم حضرات کی تخلیقات اپنا رنگ بہار دکھا رہی ہوتی ہے۔ پھر بھی اس سے انکار ناممکن ہے کہ ''پیغامِ آشنا'' علامت ہے۔

گو میں رہا مشغول علم و ادب گہر بار
لیکن یادِ حسینؓ سے غافل نہیں رہا!

تو اب ضروری ہے کہ ان اہل قلم حضرات کو کم از کم سال میں ایک دفعہ ضرور اکٹھے کر کے باہمی روابط بڑھانے اور تبادلۂ خیال کا موقع دینے کی تجویز رکھی جائے۔ یہ Get to gather یقیناً دلوں کے ملنے اور طبائع کے یکساں ہونے میں معاون ثابت ہوگی۔ میری یہ تجویز جناب اپنے لکھاریوں کے سامنے رکھ سکتے ہیں اور اس پر رائے شماری کروا سکتے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ میں نے اپنے حق سے تجاوز نہیں کیا اور اگر بے خیالی میں ایسا ہو گیا ہو تو میں معذرت خواہ ہوں۔

Marfat.com

اُمید ہے کہ جناب والا درگزر سے کام لیں گے اور اس تبصراتی ونظری محاکمہ اور سفارشات پر غور فرمائیں گے۔

حوصلہ افزائی ہوئی تو میں، ان شاء اللہ، آئندہ بھی نقد وتبصرہ سے نوازتا رہوں گا۔

تحفہ درویش بزرگ سبز تر است

Marfat.com

مجلّات: پی ایس او "سیرت نمبر"

مشاہدات وتجاویز

گرامی محترم جناب شاہ مصباح الدین شکیل صاحب

السلام علیکم

شاہ جی! آپ سے اپنے ایک گزشتہ عریضہ میں میں نے آپ کے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت کے پروگرام پر کچھ گفتگو کی تھی جسے آپ نے الحمدِ للہ توجہ سے بھی نوازا تھا۔ اب دیکھیئے کہ ۱۹۹۰ کے پی۔ ایس او سیرت نمبر میں آپ فتح مکہ تا وصالِ مبارک کا حصہ شائع کریں گے اس طرح حیاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکمیل کو پہنچ جائے گی یہاں تک سیرت نبوی کی اشاعت وہ کام ہے جسے تقریباً ہر سیرت نگار نے کیا ہے اردو زبان ہی میں سینکڑوں ایسی کُتب مل جائیں گی جن میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام یہیں تک ہوا ہے لیکن شاید آپ مجھ سے اتفاق کریں کہ سیرت پر جس کام کی اصلاً ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ کی سیرت کے مجمل گوشوں کو مفصل کیا جائے آپؐ کے پاکیزہ کردار پر اُٹھنے والی انگلیوں کو کاٹا جائے یہ انگلیاں غیر مسلموں کی ہوں مستشرقین کی ہوں نام نہاد مسلمانوں کی ہوں یا اسلام دشمن وظیفہ خواروں کی۔ مثلاً

(اوّل) حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعدد نکاح کیے کیوں؟ اس کا جواب تاریخ اور آپ کی سیرت مقدسہ کے حوالے سے درکار ہے اور یہ جواب دفاعی نہیں معذرت خوابانہ نہیں بلکہ انبیائے سابقہ کی سیرتوں کے حوالوں سے بھی مزین ہو اور عقلی معاشرتی، سائنسی دلائل کا حامل بھی ہو۔

(دوم) حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں ستائیس کے قریب

Marfat.com

غزوات کی سربراہی کی اور اس سے دوگنی تعداد میں سرایا روانہ فرمائے معاندین اسلام آپؐ کی جنگی پالیسی اور دوران، ماقبل و مابعد اصلاحات وغیرہ سے قطع نظر کر کے قتال و جہاد کے فرق و فلسفہ سے گریز کر کے صرف ''جنگ'' کو لے اُڑے کہ ''اسلام تلوار سے پھیلا ہے'' اس طرح انہوں نے آفتاب کو گرد آلود کرنا چاہا اگرچہ اس میں وہ کامیاب نہ ہو سکے مگر بہت سے مغربی اثر ناپختہ ذہنوں کو پراگندہ ضرور کر دیا مولانا شبلی نعمانی نے سیرت النبیؐ کی جلد اول میں غزوات کے حوالے سے کچھ دفاعی انداز میں گفتگو کی ہے متعدد اصحاب نے علیحدہ عنوانات کے تحت مستقل کتب تصنیف کیں لیکن ابھی بھی یہ موضوع تشنہ و تکمیل طلب ہے اگر پی۔ ایس او کے سی سیرتؐ نمبر کو یہ سعادت حاصل ہوجائے اور اعتراضات کا قرآن ،حدیث ،تاریخ، ادیان اور غزوات کی ضرورت کے پس منظر میں گہرائی تک جائزہ لیا جائے تو سیرت نبویؐ پر اس پہلو سے انگشت نمائی کا دندان شکن جواب ہو جائے گا اور بہت سے طالب علموں کا بھلا بھی ہو گا۔

(سوم) ارتداد ،زندیقیت اور رجم ۔ ان موضوعات کی وضاحت ، سزا وعقوبت کی تفصیل، مذہب سابقہ سے مستند حوالے، اعتراضات کا کافی و شافی محاکمہ اسلامی سزاؤں کا فلسفہ اور اسی پہلو سے سیرت نبویؐ پر مکمل، مستفید اور مثبت گفتگو جو معترضین کیلئے جواب مسکت ثابت ہو سکے۔

(چہارم) عقیدہ ختم نبوتؐ اور اس عقیدہ کے حوالے سے دورِ محمدی سے لے کر آج تک اجماعِ امت کی تاریخ پر تفصیلی روشنی، منکرین عقیدہ ختم نبوت کے اعتراضات، شبہات اور دلائل کا عقلی و نقلی ردّ۔ اس عقیدہ کی عملی و نظریاتی زندگی میں ضرورت اور موضوع سے متعلق متعدد عنوانات پر تفصیلی و وضاحتی

Marfat.com

اور مکمل گفتگو، کیونکہ بندہ خود اس گوشۂ سیرت کا طالب علم ہے اور بندہ آپ کو اس موضوع پر تقریباً مکمل و مستند حوالوں سے مزین مواد فراہم کر سکتا ہے تا کہ آپ پی۔ایس او کے سیرت نمبر میں اسے شامل فرما سکیں۔

(پنجم) سیرت نبویؐ پر معترضین کے لا تعداد اعتراضات کے علاوہ قرآن مجید پر بھی کام ہونا باقی ہے ایسے اعتراضات جن کا ذکر خداوند کریم نے خود قرآن پاک میں فرمایا ہے اور پھر انکا ردّ قرآن، صاحب قرآن اور علمائے امت کے ارشادات کی روشنی میں واضح کرنا باقی ہے ان میں متعدد اعتراضات وہ ہیں جو قرآن پاک پر متعدد مسلمان فرقوں نے کیے ہیں مثلاً شیعہ حضرات کے اعتراضات تدوین قرآن کے حوالے سے، ایسے اعتراضات جو نیچریوں کی قرآن کی تفسیر پر جمہور علمائے امّت نے کیے اور جن تفسیروں سے آج تک عام ذہن کے مغربی انداز تعلیم کے زیر اثر تعلیم یافتہ طبقہ متاثر ہو رہا ہے علمائے امت کے اعتراضات وشبہات اور ان کے جوابات کی صحت کو ایک دفعہ پھر نئے سرے سے شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ مثلاً سر سید احمد خان اور مرزا قادیانی کی قرآن کے متعدد مقامات کی باطل تفسیریں اور ان کا ردّ۔ ڈپٹی نذیر احمد کی ''اولوا الامر منلم'' کی غلط تفسیر اور اس کا صائب جواب وغیرہ وغیرہ، اس عنوان سے بھی پی ایس او ایک تحقیقی اور علمی نمبر نکالنے کی ضرورت ہے جسے سیرت نمبر کی بجائے قرآن نمبر کہنا زیادہ بہتر ہو گا۔ اس طرح کے تحقیقی و تدقیقی نمبر نکالنے سے پی ایس او ریویو کا شمار نقوش، سیارہ ڈائجسٹ، قومی ڈائجسٹ اور اردو ڈائجسٹ کے سیرت نمبروں کی طرح وقیع اور حوالہ جاتی مآخذ کا کام دے گا۔ (ان شاء اللہ العزیز)

شاہ جی! آپ کے پاس جس طرح شہرت اور وسائل ہیں۔ آپ مجھ جیسے

Marfat.com

گمنام رائٹروں قلمکاروں ، کی مدد فرمائیں۔ وہ اس طرح کہ

(الف) اُن کا غیر مطبوعہ لیکن با مقصد، مستند اور تعمیری مواد شائع کرنے میں اُن کی مدد فرمائیں جسے وہ وسائل و تعلقات کی کمی کی وجہ سے شائع کرنے یا کروانے سے معذور ہیں۔

(ب) اُن کی تحریروں پہ نظر ثانی کر کے اور مقدمات لکھ کے، اس لیے کہ منجھے ہُوئے اور بلند پایہ قلمکاروں کے پاس نہ اس خدمت و حوصلہ افزائی کا ذوق ہے اور نہ اس بے ثمر کام کیلئے وقت ۔معروف قلمکاروں کے پیش لفظ سے کتاب کی وقعت بڑھ سکتی ہے۔

(ج) ان قلمکاروں کو مزید حوالہ جاتی کتب کے بارے میں معلومات فراہم کر کے اور اگر ہو سکے تو کتب یا ان کی فوٹو کاپیاں مہیا کر کے۔

یہ کام وہ کر سکتا ہے جسے یہ خواہش ہو کہ لکھنے والے باقی رہیں اور لکھا جانا جاری رہے میرا خیال ہے کہ آپ میں یہ خُوبیاں بدرجہ اتم موجُود ہیں۔

میرے دفتر کا کام کچھ اس نوعیت کا ہے کہ یہاں پر لکھنے پڑھنے والے شخص کی حوصلہ افزائی ممکن نہیں ہے بلکہ اگر دل کی بات پوچھیں تو یہ ہے کہ یہاں پر لکھنے لکھانے والے کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔اس کے باوجود مصروفِ مسلسل ہوں لکھنے اور پڑھنے میں ،خصوصی توجہ اور حوصلہ افزائی کی درخواست ہے۔

Marfat.com

پذیرائی (مجموعہ ہائے تبصرہ جات)

گرامی محترم جناب ملک مقبول احمد صاحب

السلام علیکم!

اُمید ہے آپ ہر طرح سے مع الخیر اور خوش وخرم ہوں گے۔ رمضان المبارک کی آمد مبارک ہو آپ سے مختصر سی ملاقات ہوئی تھی۔ آپ کی طرف سے فِدوی کی عزت افزائی اور کرم فرمائی پر شکریہ ادا کرنا واجب تھا۔ اسی سلسلے میں حاضر ہوں۔ امید ہے کہ میری آمد کو بے وقت اور ''خوامخواہ'' خیال نہ کریں گے۔

اگر میں یہ کہوں کہ نیکوکاروں اور اولیاء اللہ کا فیض بعد از مرگ بھی جاری رہتا ہے۔ تو کچھ بعید نہ ہوگا۔ میں کہیں ایک سال کے بعد اپنے کالج کی لائبریری گیا تو وہاں سے ''شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور علم حدیث'' مؤلفہ ڈاکٹر ایم ایس ناز ہاتھ آئی۔ پہلے تو گھر لا کر اس کی ورق گردانی کی پھر اس کی تلاش میں نکلے تو کشاں کشاں مقبول اکیڈمی پر حاضری ہوئی۔ وہاں اپنے کریم مربی اور محترم شبیر احمد خان میواتی سے ملاقات ہوگئی۔ کتاب کا پوچھا تو کتاب نہ ملی مگر صاحب کتاب ڈاکٹر ایم ایس ناز صاحب سے ملاقات ہوگئی۔ پھر چند منٹ کی مختصر ملاقات ایک مشفق اور علم پرور صاحب سے ہوئی اور وہ تھے آپ یعنی ملک مقبول احمد، آپ نے سفر جاری ہے کا تحفہ دیا تو میں تبصرہ لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ تبصرہ کی ایک نقل آپ کو بھجوائی تو راہ ورسم بڑھے۔ دوبارہ ملاقات ہوئی تو پذیرائی سے پذیرائی کی گئی ''رہ نورد شوق'' سے نوازا گیا۔ اور میں ''اجتہادی اختلافات'' کی خواہش کر بیٹھا تو اختلافات بھی میرے خریطۂ علمی میں ڈال دیئے گئے۔

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

یہ سب ''حضرت شاہ ولی اللہ اور علم حدیث'' کی کرامت ہے۔ کچھ لوگ

Marfat.com

صرف رہنمائی کرتے ہیں انگلی پکڑتے ہیں نشان منزل دکھاتے ہیں اور اپنی راہ لگ جاتے ہیں علامہ شبیر احمد میواتی صاحب نے کچھ ایسا ہی کردار ادا کیا ہے۔ مجھے آپ سے ملایا خود نکل گئے گویا شجر سایہ دار اور پھل دینے وا۔لے درخت کے پاس مجھے لا چھوڑا کہ فیض اٹھاؤ اور ہمیں یاد رکھو میں تو منتظر ہوں۔

اور کیا کیا دکھائیں گے شبیر
شفقت کیا کیا بتائیں گے شبیر

اگر چہ ''سفر جاری ہے'' میں نے بھی پڑھی۔ مگر ''سفر جاری ہے'' کا جو مطالعہ ''پذیرائی'' کے ذریعے ہوا وہ شاید میں پہلے نہ کر سکا تھا۔ ''پذیرائی'' میں تو پذیرائیاں ہیں، محبتیں ہیں، آشنائیاں ہیں، چاہتیں ہیں، ہمہ گیریاں ہیں، راحتیں ہیں، قلم فرسائیاں ہیں، تجزئے ہیں، تعلق نمائیاں ہیں' مشاہدے ہیں۔ قلم ہیں کہ رواں ہیں، خیالات ہیں کہ فراواں ہیں، مشاہدات ہیں کہ گیرائی آمیز ہیں، نوادرات ہی نوادرات، تبصرے ہی تبصرے، مکالمے ہی مکالمے گویا ملک صاحب کے حلقہ یاراں میں سب بریشم کی طرح نرم ہیں کیونکہ ملک صاحب خود بھی نرم دم میٹھی گفتگو کے حامل اور دل پذیر شخصیت کے مالک ہیں۔ واہ واہ: زمانے بھر کو حبیب اپنا بنا لیا۔

''پذیرائی'' میں پیش لفظ اور دیباچے کو چھوڑ کے چوراسی زعما کے خیالات علمی رشحات قلمی اور تبصرات نقدی ہیں ان میں ادیب بھی ہیں قلمکار بھی، معلمین بھی ہیں..... نگار بھی' مؤرخ بھی ہیں، تجزیہ کار بھی، بیوروکریٹ بھی ہیں' ریٹائرڈ و بے کار بھی، قلم و قرطاس کے حاملین بھی ہیں اور کتاب کے یار بھی، مصنفین بھی ہیں اور محققین بھی، مدبرین بھی ہیں اور مفسرین بھی' ادیب بھی ہیں اور خطیب بھی۔ گویا محبت کے اس انبوہ میں سب اپنے اپنے تعلق، محبت اور قلم کے تحفے لئے حاضر ہیں اور زبان حال سے یوں نغمہ گو ہیں:

Marfat.com

ہم بھی تمہارے دوست ہیں ہم کو بھی چاہیے
تیری نگاہ شوق کی ایک جھلک چاہیے

ملک صاحب نے بھی ایک ایک دوست اور مربی کے تعارف کا حق ادا کر دیا۔ تصویریں تو گویا سونے پر سہاگہ ہیں پتوں اور رابطہ (فون نمبرز) کا نہ ہونا کھٹکتا ہے۔ ملک صاحب کی ''سفر جاری ہے'' کے بارے میں مجھے پذیرائی کے بغیر حقیقی جانکاری ہو ہی نہ سکتی تھی۔ البتہ ہر آدمی کا طریق مطالعہ الگ الگ ہے اور پھر اس کو جانچنا' پرکھنا' پھٹکنا اس کا معیار اور زاویہ بھی الگ الگ ہے مجھے یہ سب فوائد یکجا'' پذیرائی'' سے حاصل ہوئے۔

اخبارات وجرائد کے تبصرے اضافہ یا تاکید مزید ہیں اور یہ مہر قبولیت ہے ''سفر جاری ہے'' کے لئے، ایک بہت دل چسپ اور نادر بات جو میں نے ''سفر جاری ہے'' اور ''پذیرائی'' سے حاصل کی۔ وہ ہے خودنوشتوں کی ایک طویل فہرست یہ ایک علمی کام بھی ہے۔ اور خودنوشت کے محققین کے لئے حوالہ برائے مطالعہ بھی، یہ فہرست ان شاء اللہ میں ملک صاحب کو بوقت ملاقات پیش کروں گا:

تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیے

علامہ شبیر احمد خان صاحب کے لئے بھی تہہ دل سے شکریہ اور بہت بہت دعائیں۔

Marfat.com

کتاب: تراشے

مؤلف: مفتی محمد تقی عثمانی

مطالعہ وجائزہ

الحمد للہ، ثم الحمد للہ، یہ زمین علماء اور صُلحا سے کبھی خالی نہیں رہی۔ اور نہ ہی قیامت تک کبھی خالی رہے گی۔ اسلام کو یہ عظمت اور سر بلندی حاصل ہے کہ اس میں علماء کی کثرت ہے، صلحاً کی کثرت ہے، اولیاء کی کثرت ہے، نجباً کی کثرت ہے مبلغین زیادہ ہیں، مفکرین زیادہ ہیں، محدثین بھی کم نہیں، مفسرین بھی کم نہیں، مصلحین بھی موجود ہیں، مجاھدین بھی موجود ہیں، ناصحین بھی موجود ہیں، شارحین بھی موجود ہیں، جہان رنگ وبُو میں مفتی بھی ہیں اور مولوی بھی، علامہ بھی ہیں اور بزرگ بھی ان سب سعید روحوں کی موجودگی باعث برکت ہے اور ان میں صاحب قلم، صاحب حوصلہ، صاحب علم، صاحب فہم بزرگوں کا کام بھی باعث حیرت ہے، صاحب علم اپنے علم کے ساتھ اور صاحب عقل اپنی دانش کے ساتھ، صاحب قلم اپنے تیشہ ونشتر کے ساتھ اور صاحب مشاہدہ اپنی قوت تحقیق وزور خطابت کے ساتھ اصلاح انسانیت کے سلسلے میں اپنا اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ غرضیکہ افراد کی رنگا رنگی اس کائنات ارضی کو بارونق کئے ہوئے ہے ان میں سے گوناگوں خصوصیات کے حامل اور فضائل و درجات سے مزین حضرت العلامہ مفتی محمد شفیع کے صاحبزادے، مسلکِ دیو بند کے حُسن کی شان، علم کی پہچان، فتویٰ اُن کی شناخت، تدبّر وعلمیت کے نشان، کراچی کے علماء میں معروف، پاکستان کے زعما میں عظیم، متحمل مزاج، شرفا کے سرتاج حضرت علامہ مفتی محمد تقی عثمانی اپنے علم وعمل اور لسان وکردار سے مخلوق الٰہیہ کو فیض یاب کر رہے ہیں۔ آپ کی تین

Marfat.com

کتابیں اس وقت میرے پیشِ نظر ہیں۔ جن میں سے ایک پر کلام کرنا مقصود ہے۔ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب سے میرا غائبانہ تعارف و نیاز مندی آپ کی کتاب ''علوم القرآن'' کے ذریعے ہوا۔ جو میں نے آج سے کوئی بیس سال پہلے پڑھی۔ پھر اُس کے بعد'' بائبل کیا ہے ''پھر'' عیسائیت کیا ہے ''پھر'' بائبل اور قرآن''۔ بعد ازاں آپ وفاقی شرعی عدالت کے جسٹس بھی رہے۔ تو آپ کا ''اسلامی معاشیات'' کے حوالے سے مواد پڑھنے کو ملتا رہا اور آپ سے عقیدت بڑھتی گئی۔ گزشتہ دنوں ''ادارہ اسلامیات'' لاہور پر جانا ہوا تو آپ کی تین وقیع کتب کے پڑھنے کا بہانہ نکل آیا۔ وہ ہیں، تراشے، دنیا میرے آگے، جہانِ دیدہ۔ یہاں صرف تراشے پر گفتگو ذیل میں کی جاتی ہے۔

تراشے: بہت نفیس مواد ہے۔ قیمتی جواہر پارے، بڑی بڑی کتابوں سے خوشہ چینی کر کے ایک خوانِ علم تشنگانِ علم کے آگے رکھ دیا گیا ہے۔ کجا یہ کہ ہر شخص سینکڑوں کتابوں کا مطالعہ کرے تب بھی اتنے جواہر ریزے حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ ''تراشے'' دراصل مستقل عنوان رہا ہے مفتی صاحب کے علمی و دینی مجلّہ ''البلاغ'' کا۔ وہی تمام منتشر اور غیر منظم اقتباساتِ کتبِ عظیمہ اور رشحاتِ قلم آپ نے ''تراشے'' میں جمع فرما کر افادۂ عام کے لئے شائع کر دیا۔ اس نیت اور ارادہ کے ساتھ۔

جو چاہے فیض پائے یا رہے بے بصر
ہم نے تو علم اپنا صفحوں میں پھیلا دیا

15 تا 149، ایک سو پینتس صفحات میں 185 عنوانات پر چنیدہ و دلپسند یدہ مواد پیش کیا گیا ہے۔ جو علمی بھی ہے اور دینی بھی، عقل و دانش میں اضافہ کا باعث بھی ہے اور زیادتی ایمان کا سبب بھی، عجیب و غریب بھی ہے اور حسن و لطافت کا امتزاج بھی، ذہانت و فطانت بھی ہے اور طب و سائنس کے ٹوٹکے بھی، ترغیب و ترہیب کا نمونہ

Marfat.com

بھی اور علم ومعرفت کا بُنچہ بھی۔اس میں تاثیرات کلمات کا بیان بھی ہے اور انجامِ گناہ کی منظر کشی بھی۔ مخففات کو بھی کھولا گیا ہے اور عہدوں و دفاتر (Offices) کا تعارف بھی کروایا گیا ہے۔ علمی خزانہ بھی ہے اور حکیمانہ اقوال کا خزینہ بھی۔ مشتے از خروارے صرف چند ایک پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

15. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاکیزہ مزاح اور جنت میں بُوڑھیاں۔۔۔؟

18. خیالی تصویریں کے تحت حضرت عیسیٰ مسیح نبی اللہ علیہ السلام کی بچپن کی تصویر اور آپ کے غدار حواری یہودا اسکریوتی کی تصویر کا معاملہ۔

19. حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بخار اور بخار کا صلہ۔

25. آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعضا شریفہ کا قرآن میں ذکر ہے۔

26 اشعب لالچی کے ''طامع'' ہونے کی چند نظیریں۔

31 ابو جعفر منصور (مشہور عباسی خلیفہ) کے لئے وقت کے مشہور عالم دین اور فقیہہ کی نصیحت

33 جنگ جمل اور جنگ صفین کے مقتولین کی نجات کا پیمانہ۔

40 ایک عورت کا کلام بالفاظِ قرآن

(یہ واقعہ میں نے 1976-77 میں ''سیارہ ڈائجسٹ'' قرآن کریم نمبر میں پڑھا تھا۔)

54 ایک حدیث کے لئے ایک سال، حصول حدیث کے لئے متقدمین کی کوششوں کا ایک منظر۔

''تراشے'' میں عہد رسالت میں بلیک آؤٹ (رات کا اندھیرا، روشنیاں گل کرنا) کی نظیر صفحہ 64 پر لائی گئی ہے۔ صفحہ نمبر 23 پر آخری صحابی حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ الجہنی رضی اللہ عنہ (متوفی 102 ھجری بمقام مکہ مکرمہ) کو قرار دیا گیا ہے۔ صفحہ 53 پر

Marfat.com

نماز میں غلطی سے درود شریف پڑھنے پر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سجدۂ سہو کے فتویٰ
توجیہہ بیان کی گئی ہے'' بیٹے کو حکم دینے کا طریقہ'' نصیحت با حکمت صفحہ 27 پر اور بوڑ
کا اپنے گھر میں کیڑوں مکوڑوں کے نہ ہونے کی شکایت کے ذریعے خلیفہ سے غلّہ و ما
طلب کرنا، سوال بحکمت صفحہ 44 پر موجود ہے'' پھوڑے پھنسیوں کا علاج'' خدمت خل
کے ذریعے ایک واقعہ حقیقی کو صفحہ 51 پر درج کیا گیا ہے۔'' سات لذتیں، جن سے
اکتاہٹ نہیں ہوتی'' کا بیان صفحہ 89 پر ہے۔'' خواب میں تلاوت قرآن کی مختلف
تعبیریں'' صفحہ 110 پر نقل کی گئی ہیں۔'' دینی معلومات'' میں اضافہ ان تحریروں کے
ذریعے کیا گیا ہے۔

ہندوستان سے آنے والے صحابہ	صفحہ 144
محمد نام کے چار خوش نصیب محدثین	صفحہ 132
آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کا راستہ	صفحہ 90

''تراشے'' میں پیش کی گئی تحریروں کی خصوصیات'' جو مجھ ناچیز کے علم میں آ
ہیں درجِ ذیل ہیں۔

(1) تحریریں مختصر اور پُر اثر ہیں۔

(2) ہر تحریر کا مکمل حوالہ تحریر کے ساتھ ہی دے دیا گیا ہے۔

(3) تحریریں مختلف النوع اور دلچسپ ہیں۔

(4) جہاں ممکن ہوا مرتب موصوف نے'' حاصل سبق'' یا تبصرہ بھی لف کر دیا ہے۔

(5) عربی، فارسی اُردو اشعار سے تحریروں کو سجایا گیا ہے۔

(6) فوجی عہدوں اور دفاتر سے متعلق (57 تا 66) تحریریں'' البلاغ'' میں تو شائد مناسب
ہوں'' تراشے'' کے موضوعات سے میل نہیں کھاتیں۔ (موافق نہیں ہیں)۔

Marfat.com

(ا) نصیحتیں اور وصیتیں بھی شامل کتاب ہیں جو خُوب مؤثر ہیں۔

(ا) ان تحریروں کا ماحصل غالب یہ ہے ''دُنیا سے بے رغبتی اور آخرت کا فِکر''۔

(ا) تمام ماخذات مستند و معتبر ہیں اور ان کے راویان/مؤلفان/مصنفان بھی ثقہ ہیں۔

(1) انتخاب خوب، بہت خوب بلکہ بہت ہی خوب ہے۔

چند سفارشات ہیں اگر مؤلف محترم محسوس نہ فرمائیں اور درخورِ اعتنا سمجھیں۔

لف) آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کا راستہ (صفحہ 90) پر مزید تحقیق کر لیں۔ شاہ مصباح الدین شکیل کی مرتبہ سیرتِ احمد مجتبیٰؐ (اوّل) کے بیک ٹائٹل پر ''مقامات ہجرت مدینہ مختلف ہیں''۔ فرہنگ سیرت'' مؤلفہ سید فضل الرحمٰن (زوار اکیڈمی کراچی) کو بھی ملا خطہ فرما لیں تا کہ مجھ جیسے مبتدیوں کا بھلا ہو جائے۔

ب) دانش دین و دنیا کے علاوہ دوسرتی تمام تحریریں حذف کر دیں مثلاً فوجی عہدے، غیر فوجی عہدے، دفاتر، وغیرہ۔ ان کی جگہ مزید حاصل مطالعہ ڈال دیں۔ جن کی بنیاد حکمت، نصیحت، عبرت، دین، فہم اور اختلاقیات ہو۔

ج) پاک و ہند میں لکھی گئی کتب اور یہاں کے علما و فضلا کے اقوال دانش، چٹکلے، حیرت ناک واقعات، علمی فضائل کو بھی ''تراشے'' میں جگہ دیں۔

دین کے ہم تک پہنچنے میں ان سعید روحوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔

د) کچھ ایسے مناظراتی اقتباسات بھی کتاب ہذا میں پیش کریں جن سے دین اسلام کی فوقیت و عظمت اور دوسرے ادیان کی پسماندگی ظاہر ہو۔ دشمنوں کے دلائل کا توڑ ہو اور حوالوں کے ساتھ جواب ہو۔

Marfat.com

(ہ) فقہی احکام کی بنیادوں میں قرآن و حدیث کے دلائل و ثبوت والے اقتباسات کی کثرت کریں۔ تاکہ فقیہان اسلام کی بالغ نظری اور قرآن و سنت فہمی کا خوب خوب ادراک ہو۔

اگر جناب محترم مفتی صاحب کے پاس اس کام (نظر ثانی و لضافہ) کا وقت نہ ہو تو اپنے کسی صاحبِ علم رفیق یا عزیز کو اس کار نافعہ پر مامور کر دیں۔ اللہ پاک آپ کو اس کا اجر جزیل عطا فرمائے۔

''تراشے'' کی ضخامت کو کم از کم چار سو صفحات تک بڑھنا چاہیے۔ ہدیہ تبریک کے مستحق ہیں جناب محترم و محتشم مفتی محمد تقی عثمانی صاحب ''تراشے'' کے لئے مواد ڈھونڈنے پر اور پھر اسے کتابی شکل لانے کی میں اجازت دینے پر ساتھ ہی ساتھ ان تمام معاونین کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں جنہوں نے محنت شاقہ سے۔

1. تمام تحریروں کو ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی کے سینکڑوں شماروں سے اکٹھا کیا۔
2. ان کی کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کے فرض کو ادا کیا۔
3. ان کو اشاعت و طباعت کے مراحل سے گزارا گیا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تمام تعلیمات دینی اپنی ذات پر، گھروں میں اور معاشرہ میں عملی شکل میں نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

تبصرہ: ''تحریک پاکستان'' برائے میٹرک

از: پروفیسر محمد اسلم صاحب

۴۸۰ صفحات کی ضخیم کتاب ''تحریک پاکستان'' مصنفہ پروفیسر محمد اسلم صاحب اس وقت میرے سامنے پڑی ہے جسے فاضل مصنف نے ثانوی جماعتوں (میٹرک) کے طلباء کی ضرورتوں کے مطابق لکھا ہے مگر ایسا لکھا ہے کہ لکھنے کا حق ادا کر دیا ہے یہ کتاب تحقیق و تدقیق اور علم بیان کا ایک عظیم شاہکار ہے کتاب کے سرورق (ٹائٹل) پر بابائے قوم حضرت قائداعظم محمد علی جناح کا کلاسیکل اسکیچ تحریک و تاریخ پاکستان سے مطالعاتی دلچسپی رکھنے والوں کو مطالعہ کی دعوت عام دے رہا ہے۔

محترم پروفیسر صاحب سے میری صاحب سلامت کئی سال پرانی ہے آپ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں شعبہ تاریخ کے صدر بھی رہے ہیں آپ کا وسیع مطالعہ، علمی سوچ، لکھنے کا فن اور تاریخ کے جھروکوں سے کسی معاملے کی اصلیت تک پہنچنے کی قابلیت آپ کے تاریخی مقالات اور تحقیقی کتب سے بھی ثابت ہے پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ کے مجلّہ ''مجلّہ تحقیق'' میں چھپنے والے آپ کے تحقیقی مقالات بھی آپ کی علمیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں اور تحریک پاکستان میں بھی پروفیسر صاحب نے اپنے منفرد تاریخی و تحقیقی انداز (اسٹائل) کو بڑی خُوبی کے ساتھ قائم رکھا ہے۔

تحریک پاکستان کے مندرجات سے ہی کتاب کی معنوی خُوبیوں کا اندازہ ہو جاتا ہے اور کئی ایسے مشمولات وعنوانات سامنے آتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب عام تاریخ کتب میں نہیں ملتے مثلاً

(۱) باب اول: (دوقومی نظریہ) باب دوم: ''تصور طہارت''

(۲) باب سوم: (سرسید احمد خان اور علی گڑھ تحریک) علی گڑھ تحریک کا علمی، ادبی

Marfat.com

مذہبی اور سماجی پہلُو۔

(۳) باب (دواز دہم): امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی۔ پورا باب معلوماتی اضافہ ہے۔

(۴) باب شانزدہم: (تحریک خلافت)

حکیم محمد موسیٰ امرتسری کا مشاہدہ۔ مولانا احمد رضا خان کا دانشمندانہ فیصلہ۔

(۵) باب ہفدہم: (ہندوؤں کی جارحانہ تحریکیں) فسادات کی وُجوہات

(۶) باب بیست و دوم: (۱۹۳۷ء کے انتخاب)

شریف رپورٹ، فضل الحق رپورٹ، حکیم اسرار احمد رپورٹ،

عزیز الحق رپورٹ۔

(۷) باب بیست وسوم: (کانگریس کے راج میں) کئی ذیلی عنوانات نئے اور معلوماتی ہیں۔

(۸) باب بیست وچہارم: (تقسیم ہند کی تجاویز)

۲۵ مسلمان، ہندو اور عیسائی اکابرین کی آراء

(علی گڑھ اسکیم ایک خوبصورت عنوان ہے۔)

(۹) باب بیست وہشتم: (ہندوستان چھوڑ دو تحریک) ابوالکلام آزاد کا اعتراف

(۱۰) باب انتقال اقتدار: انٹی پاکستان لیگ

(Anti Pakistan League)

مندرجہ بالا جدید تحقیقی اور مطالعاتی عنوانات کے مطالعہ سے یہ بخوبی واضح ہو گیا ہوگا۔ کہ محترم پروفیسر محمد اسلم صاحب نے اپنی درسی کتاب تحریک پاکستان میں کتنے اہم مباحث کو سمیٹ کر اسے جامع، معلوماتی اور تحقیقی وفکری کتاب بنا دیا ہے۔

تحریک پاکستان کی سب سے اہم خُوبی جو جماعت نہم و دہم کے طلبا کے لیے

Marfat.com

بالخصوص اور عام قارئین کے لیے بالعموم نہایت فائدہ مند اور دلچسپی کی حامل ہے وہ کتاب کے آخر میں گیارہ صفحات کی سن وار اور تاریخ وار ''اہم واقعات'' کی فہرست ہے اور تین صفحات پر مشتمل ''تحریک آزادی کے وہ رہنما جو قیام پاکستان کے بعد فوت ہوئے'' کے عنوان سے ''اسمائے زعما بمعہ تاریخ ہائے وفات'' کی فہرست ہے اس فہرست سے کسی بھی واقعہ کا سال اور تاریخ معلوم کرنا اور یاد کرنا نہایت آسان ہے نیز اکابرین تحریک پاکستان کے یوم وفات کو یاد رکھنا بھی بہت سہل ہے اور یہ کہنے کی تو ضرورت ہی نہیں کہ پروفیسر صاحب نے یہ سنین وتاریخیں کتنے ماخذوں کو کنگھالنے کے بعد دی ہوں گی لہذا ان کا استناد زیادہ سے زیادہ قابل اعتماد سمجھا جانا چاہیے۔

''تحریک پاکستان کا نجماً نجماً احاطہ کرنا تو بہت مشکل ہے ہاں! اس کتاب کے چند ایک خصائص نیچے گنوائے گئے ہیں یہ خصائص انشاء اللہ طلباء و قارئین کے لیے مطالعاتی سہولت کا باعث بنیں گے۔

اوّل: ہر باب کے آخر میں فاضل مصنف نے مشقی سوالات دیئے ہیں۔

دوم: اندازِ تحریر بہت سادہ، بہت آسان اور ثقالت وطوالت سے پاک ہے۔

سوم: کتاب کا تحقیقی معیار بہت اُونچا ہے۔

چہارم: بقول فاضل مصنف ''کتاب کے پہلے دو باب عام ڈگر سے ہٹ کر لکھے گئے ہیں۔''

پنجم: کتاب میں مختلف مورخین کے تبصرے اور تاریخی کتابوں کے اقتباسات بھی دیئے گئے ہے۔

ششم: برصغیر (تقسیم سے پہلے کا ہندوستان) کی مختلف تنظیموں، تحریکوں اور معاہدوں کا پس منظر بھی بیان کیا گیا ہے۔

ہفتم: برصغیر کی سیاست میں علماء دین کا فکری وعملی کردار بھی دکھایا گیا ہے۔

Marfat.com

ہشتم: رائے وعمل کی صائبیت سامنے لاتے وقت صرف ''کلمہ حق'' کا اظہار کیا گیا ہے۔

نہم: مندرجات میں باب کے ذکر کے بعد ذیلی عنوانات بھی درج کئے گئے ہیں جس سے مطلوبہ بحث ڈھونڈنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

دہم: باب نمبر 2 اور باب نمبر 23 میں مذہبی رواداری کے علمبرداروں کو ہندوؤں کی اصل شکل دکھائی گئی ہے جو یہ بھی کہتے ہیں کہ ''قومیں اوطان سے بنتی ہیں ادیان سے نہیں۔''

اس کے علاوہ ''تحریک پاکستان'' کی غالب خوبی یہ ہے کہ اس کا مصنف خود متعدد تاریخی واقعات کا عینی شاہد ہے اور تحریک پاکستان کے نامور مجاہدوں کا سپوت ہے جسے تاریخ اور تحقیق پر کما حقہ، عبور حاصل ہے کیا ہی بہتر ہوتا اگر محترم مصنف کتاب کے آخر میں یا جگہ جگہ مآخذ کا حوالہ بھی دیتے تا کہ اصل تک رجوع کرنے میں آسانی رہتی یہ بات ثانوی جماعتوں کے طلبہ کیلئے بھی یقیناً مفید ہوتی اور عام قارئین کے لیے تو یقیناً ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوتی۔

یہ کتاب طالبعلموں کے علاوہ ''تاریخ'' میں دلچسپی رکھنے والے عوام وخواص کے لئے بھی یکساں مفید ہے۔

کتاب سفید کاغذ پر کارڈ کور کے ساتھ شائع کی گئی ہے جو مطالعاتی لائبریریوں کیلئے یقیناً ایک قابل استفادہ اضافہ ہے معقول قیمت (۷۵ روپے) کے ساتھ یہ کتاب ریاض برادرز ۴۰ اردو بازار لاہور سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

Marfat.com

کتاب: تصحیح العقائد

تالیف: مولانا علامہ عبدالحامد بدایونی

گرامی محترم قبلہ پیر محمد حفیظ البرکات شاہ صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ!

امید ہے مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے۔ اللہ پاک ہم سب کو اپنی امان میں رکھے گزشتہ دنوں آپ کے ادارہ (ضیاء القرآن پبلی کیشنز) کی چھپی ہوئی کتاب ''تصحیح العقائد'' از مولانا محمد عبدالحامد بدایونی خریدی اور چند نشستوں میں پڑھ لی اس لیے کہ ان کتاب کا ایک ہی نشست میں پڑھا جانا اس کی ناقدری ہوتی کتاب بہت وقیع اور پُراز معلومات ہے اللہ پاک اس کی اشاعت پر آپ کو جزائے خیر دیں۔ اس کتاب کے حوالے سے گفتگو کو ذریعہ ملاقات بنایا ہے۔ بقول شاعر:

تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیے

''تصحیح العقائد'' سُنی بریلوی مسلک کو نمایاں کرنے والی کتاب ہے اور خالصتاً عاشقانہ وسلفی عقائد کا بیان ہے اہل علم کے لیے عقلی ونقلی دلیل بھی ، اور طالب علموں کے لیے معلومات کا خزانہ بھی مگر اس میں ایک خامی جو بہت بڑی بھی ہے اور اہم بھی اور وہ یہ ہے کہ کسی جگہ بھی حوالہ نہیں ہے اور اگر ہے تو نامکمل مثلاً۔ ص 111 پر ایک عربی عبارت مع ترجمہ کے آخر پر حوالہ ہے'' وفا ألوفا''۔ نہ صفحہ نمبر نہ طابع کا نام اور نہ ہی مصنف کا نام اسی طرح ص 110 پر'' بوسۂ قبر'' کے عنوان کے ذیل میں دو حدیثیں دی گئی ہیں اور حوالہ کے طور پر لکھ دیا ہے رواہ البخاری والترمذی۔ نہ باب نہ صفحہ نہ جلد معلوم۔ حوالہ کہاں سے ڈھونڈیں'' تقبیل ابہامین'' کے عنوان کے تحت ۸۸،۸۹ پر دو حدیثیں لکھی ہیں حوالہ ندارد۔ اور آگے حدیثوں کے حوالے اسطرح ہیں'' مسند فردوس''

Marfat.com

میں ہے ''شرح وقایہ'' میں ہے (چلیں کتابوں کے نام تو معروف ہیں) آگے دیکھیے'' ابنِ سیرین'' نے کہا ''ابن خلکان'' نے کہا۔ ان کا ''کہا'' کہاں کہاں مندرج ہے کچھ ذکر نہیں۔ ص ۸۷ پر ''تشدِ رحال'' کی حدیث پر گفتگو کرتے وقت علامہ محترم نے ''دفع اشتباہ'' کے عنوان کے تحت ''علامہ زین الدین'' (غالباً عراقی) کا ارشاد نقل فرمایا ہے جن کی علمی حیثیت اور معرفت و مرتبہ مجھ بے علم کو نہیں ہے مجھ جیسے اور بھی ہزاروں سُنی ہوں جن کا علم سطحی اور محدود ہے نا معلوم علامہ حنفی ہیں حنبلی ہیں مالکی ہیں شافعی ہیں فقیہہ ہیں، محدث ہیں، مفسّر ہیں، قاضی ہیں، صوفی ہیں، (اگر کچھ پتہ بھی ہو تو بھی ''تصحیح العقائد'' میں واضح نہیں ہے) اور پھر یہ کہ آپ کے یہ الفاظ کہاں منقول ہیں کچھ اندازہ نہیں اسی طرح ص ۹۹ پر یَا عِبَادَاللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِی کے الفاظ رقم فرما کر انہیں صاحبِ ''حصن حصین'' سے منسوب کیا گیا ہے اور ص ۱۳ پر ''یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً لِلّٰہ کی بحث پر تائیدی حوالے دیتے وقت علامہ عبدالحامد بدیوانی نے دو حدیثیں نقل کی ہیں اور انہیں ''حصن حصین'' سے منسوب کیا ہے اب عام آدمی خلجان میں پڑ سکتا ہے کہ ''حصن حصین'' علامہ ہیں یا اُن کی کتاب۔ جبکہ حصن حصین ماثورہ دعاؤں کی کتاب ہے اور امام جزری کی تصنیف ہے (آپ خوب جانتے ہیں)۔ مگر کسی جگہ بھی ان کا نام نہیں لکھا گیا اسی طرح کے اور بہت سے تسامحات حوالوں کے ضمن میں ہیں بالخصوص حدیث کے حوالوں میں، یہ کتاب اگر کوئی عام پبلشر شائع کرتا اور اس میں اس طرح کی حوالہ جاتی غلطیوں کی بھرمار ہوتی تو یہ سوچ کر درگزر کر لیا جاتا۔ کہ پبلشر کے بس کا روگ نہیں تھا مگر ''ضیاء القرآن'' پبلی کیشنز جو کہ بذات خود ایک علمی ادارہ ہے جو دین کی شرح کے سلسلے میں اور سند و اعتبار کا درجہ رکھتا ہے اور معتبر و معتمد حضرت گرامی جنت مقامی پیر کرم شاہ مدظلہ العالی الازہری کے حوالہ سے ایک بہت بڑا نام ہے وہاں سے کتاب شائع ہوئی ہو اور اس میں اس نوع کی غلطیاں پائی جائیں تو حیرت بھی ہوتی

Marfat.com

ہے اور افسوس بھی۔ یہ خیال کرنا میرے لیے اور بھی دکھ کا باعث ہے کہ یہ غلطیاں مولانا بدایونی کے قلم سے اصلاً صادر ہوئی ہوں بریلویوں کا اجلّ عالم اور بے احتیاطی کا یہ عالم (اگر واقعی علامہ مرحوم سے یہ تسامحات ہوئے) لیکن اگر یہ محض کتابت کی غلطیاں ہیں یا مسودہ کے ساتھ ہاتھ ہوگیا ہے۔تو پھر مکمل طور پر یہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز کی ذمہ داری میں آتی ہیں عقائد کی کتابوں میں ایسی غلطیاں (تسامحات) خواہ مؤلّف کے قلم سے ہوں یا پبلشر کے سہو سے، نظر انداز نہیں کی جاسکتیں کیا جناب اس حوالے سے کچھ ارشاد فرمائیں گے۔

حنفی سُنی بریلوی طبقہ فکر کے عقائد کی تصریح کے ضمن میں علامہ سید محمود احمد رضوی مدظلہ نے بھی ایک کتاب بعنوان ''دین مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' مرتب کی ہوئی ہے اسی میں بھی اس طرح کے تسامحات موجود ہیں مگر نہ وہ کتاب آپ کے ادارہ نے شائع کی ہے اور نہ ہی علامہ محترم کے تسامحات پر میں آپ کو ذمہ دار ٹھہرا سکتا ہوں اس لیے کہ یہ آپ سے متعلق نہیں۔

یہ گنہگار، الحمد للہ، سُنی بریلوی مسلک سے تعلق رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہم جو کہ اہلحدیثوں، وہابیوں، دیوبندیوں اور متعدد جدید علمی، مذہبی، دینی فرقہ ہائے پاکستان وعرب کے فتوی ہائے کفر اور نفرت آمیز طعنوں کا شکار ہیں ہمیں ہمارے علماء راسخین ایسا علمی، حوالہ جاتی اور منطقی دلیلوں سے بھر پور مواد دیں کہ ہم ان مشترکہ مخالفوں کے دانت کھٹے کرسکیں اور سُنی علماء کی کتابوں اور حوالوں کو برہان قاطع کی شکل میں اُن پر پیش کریں۔مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے مرحوم علما میں علامہ سید احمد سعید کاظمی اور حیات علماء میں پیر گرامی مرشد عظامی حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب مدظلہ تعالیٰ صدق مقالی میرے احساسات اور ذہنی ضرورتوں کی آبیاری کرتے ہیں ان کے علاوہ لا تعداد سُنی علماء ہیں جو اپنے اپنے علم باصفا، عقل ذہن رسا اور فکر الی الہُدی کے مطابق خدمت دین کر رہے

Marfat.com

ہیں ان کا انکار کرنا گمراہی ہے مگر جو چاشنی ،حوالہ جات ،شائستگی،دِقتِ نظری ،بصیرت، قومی و دینی دردان سعید روحوں کی تحریروں میں جھلکتی ہے اوروں میں نہیں۔

اب آپ سے رابطے کی طرح ڈالی ہے تو پوچھتا چلوں کہ حضرت پیرو مرشد محمد کرم شاہ صاحب الازہری مدظلہ،کی عاشقانہ ومومنانہ تصنیف محققانہ و دلبرانہ تالیف ''ضیاء النبیؐ'' ''گوشہ محققین'' کے لیے درکار ہے کیا آپ خصوصی مہربانی فرما کر یہ مکمل سیٹ (جتنا شائع ہو چکا ہے) خاص رعایت کے ساتھ مہیا فرماسکتے ہیں؟ براہ کرم، معلومات سے نوازیں العطور المجموعہ (فی ذکرا لنبی الحبیب) از محمد اقبال کے نام سے ایک کتاب پر تبصرہ غالباً ضیائے حرم میں پڑھا تھا یا پھر شائد رضائے مصطفےٰ گوجرانوالا میں قیمت کا ذکر نہیں تھا یہ مذکور تھا کہ شائد کتاب مفت ہو کیا آنجناب ''العطور المجموعہ'' کے بارے میں مختصر تعارف اور ہدیہ وغیرہ کے سلسلے میں مطلع فرمائیں گے؟

جناب کے مہربان اور سرپرستانہ رویے کا یہ بندہ ناچیز خود بھی امیدوار ہے اور اس ناچیز کا قائم کردہ دارالمطالعہ ''گوشۂ محققین'' بھی۔

Marfat.com

کتاب: تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ

مرتب: محمد صادق قصوری

گرامی محترم جناب محمد صادق قصوری صاحب

السلام علیکم!

میں میٹرک بعد ازاں بی اے کا امتحان لینے گیا تھا یہ کام مارچ کے آغاز سے چل رہا ہے آپ کی طرف سے تحفہ انیقہ ''تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ'' نامی کتاب ملی تھی پھر دو خطوط بھی، آپ کو تسلی و رسید دینے سے معذور رہا یقیناً آپ کے گھر میں یا دفتر میں ٹیلیفون ضرور ہو گا نہایت شکر گزار ہوں گا اگر آپ موبائل یا پی ٹی سی ایل ٹیلیفون نمبر سے نواز دیں۔

کتاب موصول ہوئی، خُوب موصُول ہوئی بہت بہت شکریہ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ اللہ کریم آپ کے عقیدت وشوق میں اضافہ فرمائے۔

462 صفحات کی اس کتاب ''تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ'' میں آپ نے 42 رجال صالحین کے حالات فضائل اور کمالات ذکر کئے ہیں جبکہ سات عدد شجرے شامل کتاب کئے ہیں ایک صد گیارہ مآخذ کُتب کی فہرست لگائی ہے اس کے علاوہ انتساب، حرف اول، پیغام اور تاثرات بھی رقم فرمائے ہیں ''زاویہ'' کی مطبوعات پہلے ہی معیاری ہوتی ہیں آپ کی تالیف تو نمونہ معیار ہے، مبارک مبارک مبارک! محترمی صادق صاحب اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

آپ کا محررہ ''حرف اول'' بڑی خاصے کی چیز ہے آپ نے کتاب کے لکھنے کی ''وجہ'' بھی تحریر کی ہے یعنی حسب الحکم پیر مفتی محمد اختر علی قادری اشرفی رضوی دامت برکاتہم عالیہ (قصور)۔ پروفیسر ایس ایم زمان (شیر محمد زمان) صاحب چیئرمین اسلامی

Marfat.com

نظریاتی کونسل کا یک صفحی پیغام اگر چہ مختصر ہے مگر جامع بھی ہے پروفیسر محمد الیاس اعظمی صاحب منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور کے تین صفحات پر مشتمل تاثرات بھی خوب ہیں ہر مضمون سے قبل ایک صفحہ کا تعارف اور قطعہ تاریخ وصال بھی بہت خوب ومرغوب ہے۔

سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال جانفزا سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے اور یہ آپ کا کمال ہے کہ آپ نے ہزاروں، لاکھوں صفحوں پر پھیلی ہوئی سیرت النبی کو صرف ۲۹ صفحات میں سمیٹ دیا ہے سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کی شخصیت پر آپ کے ۱۶ صفحات بڑے ہی معتبر اور صائب ہیں، سیدنا امام حسن، سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ، سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ، سیدنا امام علی رضا رضی اللہ عنہ کا تذکرہ مشرفہ ص ۶۱ تا ص ۸۰ پھیلا ہوا ہے یہ حضرات مقدس آلِ رسولؐ ہیں اور پاکیزہ ارواح ہیں بعد ازاں یہ سلسلہ مشائخ قادریہ رضویہ حضرت معروف کرخی سے سلسلہ چلتا ہے اور قبلہ پیر مفتی محمد اختر علی قادری قصوری تک پہنچتا ہے شجرہ ہائے مقدسہ میں:

اول شجرہ شریف قادریہ رضویہ برکاتیہ ہے
دوم شجرہ شریف نقشبندیہ، مجددیہ، برکاتیہ ہے
تیسرا شجرہ قادریہ طاہریہ سلسلے کا ہے
چوتھا شجرہ چشتیہ، نظامیہ، سراجیہ اشرفیہ کا ہے
پانچواں شجرہ شریف معمریہ منوریہ سلسلے کا ہے
چھٹا شجرہ سلسلہ قادریہ کیتھلیہ برکاتیہ کا ہے
ساتواں اور آخری شجرہ مبارکہ قادریہ برکاتیہ انواریہ سلسلے کا ہے

انوار زمانے میں فروزاں ہیں انہی کے
جو روح کے، اصلاح کے پیام بر ٹھہرے

Marfat.com

آپ کی کتاب میں سُنیت اور اہلسنیت جگہ جگہ بکھری پڑی ہے عقائد اہلسنت اور بزرگان اہل سنت کے لئے آپ کا مطالعہ وتفحص مکمل طور پر سلسلہ عالیہ سُنیّت میں رنگین ہے حضرت گرامی ابوالولا محمد عبداللہ قادری کے حالات وکرامات ایک سو صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں اور ص ۴۲۷ پر آپ کی شعری منقبت نہ صرف یہ کہ پیر با تدبیر حضرت محمد اختر علی قادری کے حضور آپ کا مخلصانہ بجز قلبی ہے بلکہ آپ کی شخصیت کی ایک اور جھلک کہ ماشاء اللہ' الحمد للہ، آپ شاعر بھی ہیں مختلف شعرا کے شعری اقتباسات اور تالیف انیق میں آپ کے درج کردہ برمحل وموزُوں اشعار کا تذکرہ ادبی حسن لطافت کا حامل ہے حضرت طارق سلطانپوری کا قطعہ تاریخ طباعت آپ کے علم وفن اور کتاب کے استناد و معیار کا تعارف بزبان شعر ہے غرضیکہ سیرت وسوانح کے باب میں تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ (برکاتیہ) ایک خُوبصورت اضافہ ہے۔

لیکن حضرت جی! آپ کی تالیفات وقیعہ ''تاریخ مشائخ نقشبندیہ''، ''نذر مجاہد ملت'' اور ''ملفوظات نقشبندیہ'' کہاں ہیں اگر ''وارا'' ہوں تو ان کے نُسخوں کی زیارت بھی کروا دیں اور ہاں مولانا عبدالستار خان نیازی مرحوم ومغفور پر ختم نبوت کے حوالہ سے آپ کی کتاب چھپی ہے یا نہیں جس کے لئے آپ نے مجھ سے عقیدہ ختم نبوتؐ پر مقالہ طلب کیا تھا اور میں نے جواباً ''تجلیات سیرت النبیؐ'' آپ کو بھجوائی تھی۔

Marfat.com

To The Point English Grammer (ٹو دی پوائنٹ)

Prof/ Aftab Ahmad (پروفیسر آفتاب احمد)

جناب محترم پروفیسر آفتاب احمد صاحب (شعبہ انگریزی)
(گورنمنٹ کالج فیصل آباد)

السلام علیکم!

امید ہے کہ آپ ہر طرح سے بخیر و عافیت ہوں گے اور خدمتِ انگریزی میں صبح و شام مصروف ہوں گے اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں اور زیادہ برکت دے (آمین)

سر جی! میں نے ۲۰۰۰ء میں آپ کو خط لکھ کر بتایا تھا کہ یہاں ننکانہ صاحب میں میری ٹیوشن اکیڈمی ''گوشۂ محققین اکیڈمی'' ہے۔ یہاں انگریزی بطور خاص پڑھائی جاتی ہے آپ کو خوب معلوم ہے کہ انگریز اور انگریزی ہی ہمارے حاکم ہیں اور یہی ہمارے لیے مصیبت ہیں گورنمنٹ گورونانک ڈگری کالج ننکانہ صاحب میں شعبہ انگریزی کے اساتذہ کے نام بھجوائے تھے آپ نے بطور خاص مہربانی فرماتے ہوئے ۲۰۰۰، ۲۰۰۱ کے سیشن کے لئے ایف اے اور بی اے کے نوٹسز کے سیٹ بھجوائے۔

چند سطور برائے توجہ اور ضروری کارروائی لکھ رہا ہوں۔ امید ہے فیل (Feel) نہ کریں گے۔

To the Point انگریزی گرامر برائے بی اے

☆ Correct Incrrect کا حصہ ص 21 تا ص 244 (223 صفحات) پر پھیلا ہوا ہے اس کے پرچے میں صرف 10 نمبر ہوتے ہیں نمبروں کی تقسیم کے لحاظ سے کیا اتنے زیادہ صفحوں پر مواد کو پھیلا دینا Unjustified نہیں ہے؟ سٹوڈنٹ یہ سارا مواد نہیں پڑھ سکتا۔ نہ تو اپنے طور پر نہ کالج کی سطح پر۔

Marfat.com

☆ اس کے مقابلے میں Idioms ہیں جو ص245 تا ص311 (66 صفحات) پر مشتمل ہیں نمبروں کی تقسیم کے حساب سے کتاب کے اتنے صفحات بالکل مناسب ہیں۔

☆ Phrasal verbs ص312 تا ص357 پر دیئے گئے ہیں (45 صفحات) نمبروں کی تقسیم کے حساب سے یہ بھی ٹھیک ہیں۔

☆ ص 355 تا ص450 (95 صفحات پر and Comprehension Precis کا مواد کافی ہے مگر درج ذیل امور آپ کی توجہ چاہتے ہیں۔

(A) گرامر اور آپ کی دوسری تصنیف To the Point، Art of Precis کے پیرے ایک ہی ہیں سٹوڈنٹ Art of Precis کیوں خریدے دونوں کتابوں کے پیرے ایک دوسرے سے مختلف ہونے چاہیں۔ تاکہ زیادہ پریکٹس اور زیادہ مہارت حاصل کرنے کا خواہشمند دونوں کتابوں کو پڑھے اور اسے فائدہ حاصل ہو۔

(B) گرامر کے متعدد پیرے ایسے ہیں جن کے سوالات ایسے ہیں جن کا جوابی مواد یا اس سے متعلق اشارے پیرے میں موجود نہیں ہوتے اگر آپ تمام پیروں اور سوالات کو ایک نظر دوبارہ دیکھ لیں اور ایسے سوالات کے نیچے رہنما اشارے دے دیں تو طالب علم کا بہت بھلا ہوگا۔

(C) اگر گرامر میں اور Art of Precis میں ہر پیرے کی اردو تلخیص (Precis) آپ خود کر دیں یا تلخیص کے Points ہی دے دیں تو طالب علم کو اردو سے انگریزی کرنا یا Points کو elaborate کرنا آسان ہوگا۔

(D) ہر Precis پیرے کے آخر میں موجود سوالوں سے درج ذیل سوال امتحان میں کبھی کبھار ہی آتا رہے اب تو کئی سالوں سے نہیں آیا۔

Marfat.com

Explain the meaning of following کیا اس سوال کو کسی دوسرے مناسب سوال سے Replace نہیں کیا جا سکتا یا پیرے میں کسی خاص فقرے کے کسی مطلب کو Explain کروا لیا جائے تا کہ طالب علم کی Sense of èxplanation عملی طور پر develop ہو جائے۔

(E) گرامر وٹرانسلیشن (Chapter No.6) بہت معیاری اور مناسب ہے ص454 تا574 (120 صفحات) پر پھیلے ہوئے اس مواد میں اصول وقواعد بھی ہیں۔ Vocabalary بھی ہے اور Practical Translation کی مشقیں اور مسلسل پیرے بھی، پرچے میں نمبروں کی حسابی تقسیم کے مطابق بھی یہ مناسب مواد ہے مگر ص575 تا ص636 کا مواد جو اصل ہے (61 صفحات) وہ سٹائل ہے پرچے کے پیروں کا۔ کیا بہتر ہو اگر یہ تمام کے تمام پیرے یونیورسٹی پیپرز کے ہوں اور جدید ترین بھی ہوں مثلاً اخبارات کے اداریوں یا انگریزی کتب سے Extracts ہوں۔ موجودہ گرامر میں آخری (پیرا نمبر 100) پنجاب یونیورسٹی کا 1998ء کا پیرا ہے اگلے تین سالوں کے چھ پیرے غائب ہیں۔ پرانے پیرے نکال دیا کریں اور نئے پیرے ڈال دیا کریں۔ یہ وقت اور امتحانی مزاج کا تقاضا ہے۔

(F) DIALOGUE ٹرانسلیشن (ترجمہ نگاری) کا Alternate ہوتا ہے (پرچے میں کل مقرر مارکس ہیں 15) مگر اسے صرف 31 صفحات ملے ہیں جو انتہائی کم ہیں اور نمونے کے ڈائیلاگ بھی کم ہیں کم از کم اتنے ہی صفحات مزید ملنے چاہیں اور مشقیہ ڈائیلاگ یونیورسٹی پرچوں میں پوچھے گئے پچھلے پانچ یا دس سال کے پرچوں کے سوالات کے جواب ہی ہونے چاہئیں۔

(G) Letters to Editors/Applicatians میں or ہوتا ہے اور یہ دونوں

Marfat.com

نمبروں کی تقسیم کے لحاظ سے برابر ہیں (15 نمبر) دونوں کو کل 58 صفحات دیئے گئے ہیں Applicatians کے لیے 28 صفحات اور Letters کے لیے 30 صفحات یہ Portion انتہائی کمزور ہے اور ہدایات Tips سے محروم بھی ہے۔ اس میں کچھ مزید اضافہ ہونا چاہیے اور کمزور طلبہ کو سامنے رکھ کر دوبارہ نظر ثانی بھی فرمادیں۔ (شکریہ)

(H) Essays گرامر اینڈ کمپوزیشن کا سب سے آخری حصہ ہے (صفحہ 728 تا ص830 (کل 103 صفحات) یونیورسٹی پیپر میں اس کے نمبروں کی تقسیم 25 ہے۔ outline- , Essay-20

(i) نمونے کے 37 مضامین دیئے گئے ہیں کم از کم 50 مضامین ہونے چاہییں پرچے میں outline کے پانچ Points Marks ہوتے ہیں اور پانچ ہی نمبر مخصوص ہوتے ہیں جبکہ Guess کے مضامین میں آپ نے ایک سے ڈیڑھ صفحات کی outline بنا دی ہے سٹوڈنٹ کسے ''فالو'' (Follow) کرے گرامر کی outline کو یا Guess کی outline کو! Harmony پیدا کر دیں ہر سال کے ایڈیشن میں مضامین بدلتے رہنے چاہییں قدیم اور غیر مفید عنوانات کو نکال دیں اور نئے اور Burning issues ڈال دیں۔

(J) سن 2002ء کے Guess کے مضامین اور سن 2001ء کے مضامین بہت طویل ہیں فقرے دو لائنوں سے چار لائنوں تک طویل میں جن کو رٹا لگانا سٹوڈنٹ کے لیے بہت مشکل ہے کیونکہ سٹوڈنٹ کی عمومی قابلیت رٹا (Cramming) ہے۔ انگریزی زبان میں ''مہارت'' نہیں۔ لازمی بات ہے یا تو سٹوڈنٹ دو چار مضامین کا رٹا لگا کر فوت ہونے کے قریب ہو جائے گا یا پھر وہ مضامین کو بالکل چھوڑ دے گا اور مضامین کو چھوڑنا 25 نمبر سے

Marfat.com

ہاتھ دھونا ہے باقی رہا آپ کا یہ خیال کہ انگریزی کے اساتذہ ان مضامین کو Concise کر دیں گے تو اس کا ان کے پاس نہ تو وقت ہے اور نہ ہی ہمت البتہ اکیڈیمیوں میں یہ کام ہوتا ہے۔ مگر وہ اپنے مختصر نوٹس اور مضامین تیار کر کے طلباء کو Supply کرتے ہیں اللہ اللہ' خیر سلا۔

کیا آئندہ کے لیے re-concilliation ہو سکتی ہے؟

آج کے لیے اتنا ہی تبصرہ کافی ہے Paper-A کے نوٹسز اور کچھ دوسری باتوں پر گفتگو پھر کبھی ہو گی۔ ہمارے پرنسپل صاحب (پروفیسر رانا ریاض احمد خاں صاحب) بھی اکثر آپ کا ذکر کرتے ہیں اور آپ کو سلام کہتے ہیں (شاید وہ آپ کے کالج فیلو رہے ہیں)۔

Marfat.com

کتاب: جام طہور (نعتیہ شاعری)

شاعرہ: بیگم شاد چغتائی

حرف چند.....سودمند (پیش لفظ)

رب کریم کی حمد وثنا کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پُر صفات کہنا سب سے افضل و اعلیٰ شاعری ہے۔ رب جلیل کی حمد ہو تو رسول عدیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت ضروری ہے اللہ رب العزت کا کلمہ بلند ہو تو رسول اولین و آخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر" رفعنا" کا حامل ہونا چاہیے اللہ جل مجدہٗ کی عظمت و کبریائی کا ڈنکا بجے تو رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبدیت و بڑائی کا اعلان ہو مگر اس سب میں:

"عجز ہو، نیاز مندی ہو، محبت ہو، عقیدت ہو، سرافگندی ہو، بندگی ہو، وجدان ہو، اعلی بیان ہو۔"

اور اللہ کریم و رحیم کی حمد وثنا میں اور رسول رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت با صفا میں فنی لحاظ سے کیا کیا "کام" کیا گیا ہے اور کیا کیا ادب و احتیاط ملحوظ رکھی گئی ہیں۔اس کا احاطہ ناممکن ہے مگر عمومی نظر سے جس چیز کا ہونا ضروری و لابُدی سمجھا جاتا ہے۔وہ یہ ہے کہ:

(الف) مثبت معنی اور ادب صفت الفاظ استعمال کیے گئے ہوں۔

(ب) انتہائی سہل اور قرآن وحدیث سے ماخوذ تشبیہیں استعمال کی گئی ہوں۔

(ج) آسان اور اعلیٰ صفت استعارے استعمال کیے گئے ہوں۔

(د) زبردست، شاندار اور شایان شان تمثیلیں ذکر کی گئی ہوں۔

(ہ) برمحل تراکیب اور موزوں جُملے مرتب کیے گئے ہوں۔

Marfat.com

(و) سہولت اور رعایت کو کلام پر ایسا غالب کیا گیا ہو کہ پڑھنے والا دقت مطالعہ کا شکار نہ ہو۔

(ز) عقیدت بیانی و عجز سامانی اس طریقے سے نظر آئے کہ جذبہ سپاس گزاری بیدار ہو۔

(ح) اساتذہ کے تخیلات اور پیغامات اس خوبی سے سموئے گئے ہوں گویا کہ عشق و فن کا ایک بحر ناپید کنارا ہو۔

غرضیکہ جو کچھ بھی انسان کے بس میں ہو اور جتنا بھی انسان کر سکے وہ سب ہو مگر تصنع و بناوٹ سے پاک، محض خالی خولی الفاظ سے مبرا، مقفع و مسجع عبارات سے ماورا کلام ہی حمد و نعت کی ظاہری خوبیاں پیش کر سکتا ہے جب یہ سب کچھ ہو تو یہ بڑے نفع کا سودا ہے، یہ بڑی بخشش کا سامان ہے، یہ بڑے عزت و احترام کا حامل ہے، یہ بڑی قبولیت کی بات ہے، یہ بڑے اجر و ثواب کا عمل ہے اور یہ اللہ کریم و رسول رحیم کے ہاں سُرخ روئی کا درجہ ہے۔

یہ عزت کی جا ہے محض فن نہیں ہے
ادب کی جگہ ہے تماشا نہیں ہے

قرآن کریم فرقان حکیم میں جہاں جگہ جگہ اللہ جل جلالہ، کی عظمت، بڑائی و کبریائی اور شانِ جلالت کے تذکرے ذکر کئے گئے ہیں وہاں آیت آیت، لفظ لفظ اور مقام مقام نعت رسول مقبول و اوصاف رسول شمول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے جن میں سے چند ایک کا ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے تا کہ نگاہ عقیدت سکون پا سکے اور روح سعادت بار آور ہو۔

اول: لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْبَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً ط

(سورۃ آل عمران۔۱۶۴)

Marfat.com

دوم: وَمُبَشِّرًا م بِرَسُوْلٍ يَّأْتِیْ مِنْ بَعْدِی اِسْمُهٗ اَحْمَدُ (سورۃ الصّف۔٦)

سوم: قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ (سورۃ المائدہ۔١٥)

چہارم: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا (سورۃ یونس۔٥٨)

پنجم: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (سورۃ انبیا۔١٠٧)

ششم: وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (سورۃ احزاب۔٤٠)

ہفتم: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورۃ احزاب۔٥٦)

ہشتم: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ التوبہ۔١٢٨)

نہم: وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا (سورۃ احزب۔٤٧)

دہم: اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ (سورۃ احزاب۔٦)

آیات مذکورہ کے ترجمے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

اول: بے شک اللہ نے مومنوں پر ''احسان'' کیا کہ انہی میں سے ایک رسول کھڑا کر دیا۔

دوم: (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا) اور بشارت (دیتا ہوں) رسول کی (آمد کی) جو میرے بعد آئے گا اور جس کا نام ''احمد'' ہوگا۔

سوم: بے شک آ گیا (اے ایمان والو!) تمہاری طرف (ایک) نور اور (ایک) کتاب مبین۔

چہارم: کہہ دیجئے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت (کی آمد) کے ساتھ، پس چاہیے کہ وہ (مومنین) اس پر خوشی منائیں۔

پنجم: اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہانوں کے لیے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے۔

ششم: اور لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں میں آخری (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں

Marfat.com

ہفتم: اے ایمان والو! تم ان (نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود و سلام پڑھو (بھیجو) تسلیمات کے ساتھ۔

ہشتم: بے شک تمہاری طرف تمہی میں سے ایک رسول آیا جس کو تکلیف دیتا ہے تمہارا تکلیف میں پڑنا اور وہ تمہاری نجات کے لئے حریص ہے اور مومنوں کے لئے رؤف اور رحیم ہے۔

نہم: اور مومنوں کے لیے خوشخبری ہے کہ بے شک ان کے لیے اللہ کی طرف سے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھیجا جانا) ایک بڑا فضل ہے۔

دہم: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کی جانوں سے زیادہ (ان کے قریب ہیں) اور ان (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیویاں ان (مومنوں) کی مائیں (کی طرح) ہیں۔

اب نعت گوئی کا دوسرا بڑ ماٰخذ حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنی زبان مبارک سے اپنے اوصاف و صفات ذکر فرمائے ہیں۔ خلوت میں ہی نہیں جلوت میں بھی، مسجد میں ہی نہیں مجلس میں بھی، روایتاً نہیں فضیلتاً بھی، چنانچہ اس سلسلے میں صرف دو روائتیں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

(الف) سَاَخْبِرُکُمْ عَنْ اَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَشَارَۃُ عِیْسٰی وَ رُؤْیَا اُمِّیْ الَّتِیْ رَأَتْ حِیْنَ وَضَعَتْنِیْ وَ قَدْ خَرَجَ بِھَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَھَا مِنْہُ قُصُوْرُ الشَّامُ

ترجمہ: میں تم لوگوں کو اپنے ابتدائی معاملہ کی خبر دیتا ہوں میں حضرت ابراہیم کی دعا ہوں، میں حضرت عیسیٰ کی خوشخبری ہوں اور میں اپنی والدہ کا چشم دید منظر (جاگتے میں خواب) ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا تھا کہ ان کے جسم سے ایک ایسا نور نکلا جس کی روشنی میں انہیں ملک شام کے محلات نظر آ گئے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۱۳)

(ب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اکٹھے مل کر بیٹھے ہوئے تھے اور نبی پاک

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے اور پہلے انبیاء علیہم السلام کا ذکر خیر کر رہے تھے کسی نے کہا ''حضرت آدم صفی اللہ ہیں'' کوئی بولا ''حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں'' کسی نے بتایا ''حضرت موسیٰ کلیم اللہ ہیں'' کوئی کہہ اُٹھا ''حضرت عیسیٰ روح اللہ ہیں'' اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے اور پوچھا ''آپ لوگ کیا باتیں کر رہے تھے۔'' عرض کی گئی ''گزشتہ انبیا کرام کا ذکر خیر کر رہے تھے ان کی تعریف و توصیف کر رہے تھے ان کے القاب و خطابات کا تذکرہ کر رہے تھے۔'' اس پر آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلَا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَافَخَرَ

(سن رکھو کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور میں اس عطا پر فخر (تکبر و اکڑ) نہیں کرتا)

وَ اَنَا حَامِلُ لَوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ وَلَافَخَرَ

(اور قیامت کے دن لواء الحمد (حمد الٰہی کا جھنڈا) میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اس پر فخر نہیں کرتا)

وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّحَرِّکُ حَلْقُ الْجَنَّۃِ وَلَا فَخَرَ

(اور سب سے پہلے جنت کی زنجیر میں ہلاؤں گا اور میں اس پر فخر نہیں کرتا)

وَاَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلَی اللّٰہِ وَلَا فَخَرَ

(اور میں اللہ کے ہاں پہلوں اور پچھلوں میں سے سب سے زیادہ صاحب عزت و تکریم ہوں اور میں اس پر فخر نہیں کرتا)

(جامع ترمذی، جلد دوم، ص ۲۰۲)

Marfat.com

نعت:

لغت اور شرع میں لفظ نعت کا معنی ہے: صفت وثناء، تعریف وتوصیف، مجازاً حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس سے مسلمانوں کو جو محبت، عقیدت اور شیفتگی اور وابستگی رہی ہے اور انھوں نے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح، حالات، ارشادات وفرمودات، حلیہ وشمائل، اخلاق و عادات اور معجزات کو محفوظ کر دیا ہے وہ تاریخ عالم کا حیرت انگیز واقعہ ہے۔ ذکر حق کے بعد ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو افضل ترین عبادت کہا گیا ہے کہ اس میں مخلوق ہی نہیں بلکہ خود خالق انس و جان جل جلالہ، بھی شریک ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ الم نشرح میں ارشاد ہوا ہے: ''وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ'' اور یوں باری تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو زندہ اور بلند رکھنے کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے پھیلانے اور اونچا کرنے کی ضمانت دی ہے۔

اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و تاریخ کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف و کمالات اور مقامات وخصوصیات سب شامل ہیں کیونکہ ذکر ان سب کو محیط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بشیر و نذیر، سراج منیر اور رحمۃ للعالمین ایسی صفات بیان کی ہیں۔ بعض آیات مقدسہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت اور احترام کا درس ملتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کی ہدایت بھی فرمائی گئی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی آپ پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔ (الاحزاب 52)

حدیث مبارکہ سے اب تک اکابر محدثین آپ کے فرمودات و ارشادات کی

Marfat.com

تشریح وتوضیح اور ادبا وشعرا آپ کی مدح وتوصیف میں مشغول اور اسے اپنی سعادت اور ذریعہ مغفرت ونجات سمجھتے رہے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا کا کوئی مسلمان ملک کسی بھی دور میں ایسے شعرا سے خالی نہیں رہا جنہوں نے اپنی بہترین صلاحیتیں اس بہترین موضوع اور اس محمود وممدوح ذات کی مدح وتوصیف میں صرف نہ کی ہوں۔

کسی بھی زبان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وتوصیف کے بارے میں اشعار کو نعت کہا جاتا ہے، مگر عربی میں نعت کا لفظ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہی مستعمل نہیں۔ عربی میں ایسے کلام کو مدح النبی یا المدائح النبویۃ کہتے ہیں۔ عربی ادب کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی مداحین نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشترک موضوع ممدوح پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالی نسبی، سیرت وشمائل، مکارم اخلاق، حسن سلوک وہمدردی، عفو ودرگزر اور آپ کے سفر معراج اور معجزات کے بیان کے علاوہ صحابہ کرام کے ایمان واعتقاد، رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق، دشمنان اسلام کی مذمت وتحقیر، ہدایت بخشی اور دولت ایمان ونعمت قرآن حاصل کرنے پر تشکر وامتنان اور غزوات میں فتح اسلام اور شکست کفار پر مسرت وشادمانی کا اظہار ہے۔

صحابہ کرام علیہم اجمعین نے بھی نعت گوئی اور نعت خوانی کی سنت الہیہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جاری رکھا اور اس شعر کو زبانِ حال سے ادا کرتے رہے۔

یا رب تو کریمی و یارسول تو کریم
صد شکر کہ ہستیم درمیان دو کریم

آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے شاعر خاص حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسْ کے الفاظ سے دعائے مستجاب مانگنے کے ساتھ ساتھ

(۱) آں جناب کو منبر شریف پر بٹھا کر اُن سے اپنی نعت سُنی۔

(۲) ان کے عمل نعت گوئی کو سراہا۔

Marfat.com

(۳) ان کے عمل نعت گوئی (کفار کے اتہامات و ہفوات کا جواب دینا) کو ایک طرح کا جہاد قرار دیا۔

(۴) ان کے اس عمل نعت گوئی پر اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ (جو ایک طرح سے قابل پیروی عمل ہونے کا ثبوت ہے)

(۵) نعت گوئی و نعت خوانی کی وجہ سے ان سے کئی قسم کی خطاؤں سے درگزر فرمایا۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ نعت گوؤں اور نعت خوانوں کو شاباش اور دعا دی بلکہ ان کو تحفے بھی دیئے مثلاً حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن زہیر کو چادر تحفہ میں دی۔ آپ کی نعت کہنے والوں میں صرف آپ کے پیروکار اور مومن ساتھی ہی نہ تھے بلکہ ایسے غیر مسلم ساتھی بھی تھے جو آپ کی صفات جلیلہ و اوصاف جمیلہ کو بے اختیار بیان کرتے تھے کیونکہ وہ طبعاً ادیب و شاعر تھے لہٰذا نثر کے ساتھ ساتھ نظم میں بھی دل دیدہ فرش راہ کر دیتے تھے۔ مثلاً حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَعَرَضْتَ دِيْناً لَاَمْحَالَةَ اِنَّهٗ ترجمہ: اور تو نے وہ دین پیش کیا جو یقیناً

مِن خَيْرِ اَدْيَانِ الْبَرِيَّةِ دِيْنًا ترجمہ: دنیا کے ادیان میں بہترین دین ہے۔

نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ ان اشعار میں بیان کرتے ہیں:

اِذَا جْتَمَعَتْ يَوْماً قُرَيْشٍ لِمُفْتَخَرٍ

نَعبُدُ مَنَافٍ سَرَهَا وَصَمِيْمُهَا

وَاِنْ حَصَلَتْ اَشْرَافَ عَبْدِ مُنَافِهَا

وَفِى هَاشَمِ اَشْرَافِهَا وَ قَدِيْمُهَا

وَاِنْ فَخَرَتْ يَوْماً فَاِنَّ مُحَمَّدًا

هُوَالْمُصْطَفٰى مِنْ سِرْهَا وَ كَرِيْمُهَا

Marfat.com

ان تینوں اشعار کا مفہوم یہ ہے کہ قبیلہ قریش کے افراد اگر کبھی یہ طے کرنے کے لئے جمع ہوجائیں کہ ان کا سرمایہ افتخار کیا ہے تو ان کو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر جو عبدمناف کی شاخ ہے وہی اس پورے قبیلہ کی روح رواں اور اصل ہے اور اگر عبدمناف کے سردار اکٹھے ہو کر جستجو کریں ان کی عظمت کا راز کیا ہے تو وہ بنو ہاشم میں اپنی سربلندی اور اصلیت کا سراغ پائیں گے اور اگر بنو ہاشم کسی بات پر فخر کرنا چاہیں تو ان کو معلوم ہوگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سب میں منتخب ترین پسندیدہ ترین اور باعث عظمت وسربلندی ہیں۔

اعشیٰ زمانہ جاہلیت کے ان سات شاعروں میں سے ایک تھا جن کے قصیدوں کو سوق عکاظ میں سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی تھی اور یہ سبعہ معلقہ کا بھی ایک شاعر ہے اعشی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان پُر فیضان میں ایک قصیدہ بھی کہا تھا جو کتابوں میں محفوظ ہے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن زہیر کے قصیدہ بردہ، بانت سعاد سے چند شعر تبرکا پیش خدمت ہیں جن میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن زہیر نے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پُر اوصاف بیان کی ہے۔

فقداتیت رسول اللہ معتذرا　　والعفو عندرسول اللہ مقبول

حتی وضعت یمینی لا انازعه　　فی کف ذی نقمات قیله القیل

ان الرسول لسیف یستضاء به　　مهند من سیوف اللہ مسلول

ترجمہ: میں اللہ کے رسول کی خدمت میں عذر خواہ ہوکر پہنچا اور معافی و درگزر تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

☆ یہاں تک کہ میں نے اپنا داہنا ہاتھ بغیر کسی مناقشے کے اس ہاتھ میں دے دیا جو کئے کی سزا دے سکتا تھا اور جس کا قول قول فیصل تھا۔

Marfat.com

☆ بے شک رسول اللہ وہ سیف اللہ ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک کھنچی ہوئی تلوار ہیں۔

ان لوگوں کا نعتیہ کلام بدیں وجہ پیش کیا گیا ہے کہ اَلْفَضْلُ مَاشَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ (سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ دشمن بھی فضیلت کی گواہی دے) کا نظریہ وعقیدہ بھی ثابت ہوجائے۔ مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی ندوی نے اپنے تحقیقی مقالہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (شامل ''ارمغانِ نعت'' مرتب شفیق بریلوی مطبوعہ کراچی) میں بائیس صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام اور ان کا نعتیہ کلام دیا ہے جن کے نام اور کلام علامہ صاحب کو دستیاب ہوئے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور خواتین صحابیات میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا معروف صاحب کلام نعت گو ہیں۔ بعد کے ادوار میں امام ابو حنیفہؒ، امام زین العابدینؒ، ابوالعتاہیہؒ، قطربؒ، امام بوصیریؒ، ابن جابر اندلسیؒ، شیخ عبدالرحیم البریؒ، ابن نباتہ مصریؒ، شہاب الدین محمود الحلبیؒ، ابن الغارضؒ، شیخ جمال الدین الصرصریؒ، ابن خلدونؒ، علامہ ابن حجرؒ، شیخ عبداللہ شبراویؒ، شیخ حسین دجانیؒ، شیخ عبدالغنی نابلسیؒ، شاہ ولی اللہ الدہلویؒ، شیخ احمد تھانیسریؒ، علامہ آزاد بلگرامیؒ، احمد شوقیؒ، قاضی محمد حنفی المعصومیؒ، شیخ محمد حسین مخلوفؒ اور دوسرے بے شمار صاحبان فن اور عقیدت مند بھی نعت گو اصحاب ہیں۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت کے قصیدہ کے چند اشعار تو عالمی شہرت کے حامل ہیں جن میں نعت نبی یوں بیان کی گئی ہے۔

مَا اِنَّ مَدَّحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ
لٰکِنْ مَّدَّحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

Marfat.com

ترجمہ: میں اپنی گفتگو کے ذریعے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و تحسین نہیں کر سکتا۔ مگر محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے نام نامی (ذکرِ گرامی) کے ساتھ اپنی گفتگو کی تحسین کر سکتا ہوں۔

وَاَجْمَلْ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِىْ

وَاَكْمَلْ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

ترجمہ: یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین میں (میری آنکھ) نے نہیں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مکمل (خوبیوں والا) انسان کسی عورت نے نہیں جنا۔

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ

كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر قسم کے عیب (کمی و نقص) سے پاک پیدا کیا گیا اور بالکل ایسے ہی پیدا کیا گیا جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا۔

عربی کی طرح فارسی زبان میں بھی ''نعت'' کو موضوع سخن بنایا گیا ہے۔ چنانچہ اس زبان میں استاد شعرا اور نعت گو حضرات نے ادب، نعت اور نظم و شعر کے وصف والا کلام تخلیق کیا۔

فارسی کے چند نعتیہ اشعار ''مشتے از خروارے'' پیش مطالعہ ہیں تا کہ اس زبان کے شعرا کے ذوق، عقیدت اور فن شاعری سے بھی آگاہی ہو سکے۔

فردوسیؒ: بگفتار پیغمبرت راہ جوئی

دل از تیر گیہا بدیں آب شوئی

چہ گفت آں خداوند تنزیل و وحی

خداوند امرو خداوند نہی!

Marfat.com

سنائی غزنویؒ: زہے پشت و پاہ ہر دو عالم
سروسالار فرزندان آدمؑ

سید عبدالقادر جیلانیؒ:

کفایت است زروح رسول اولادش
ہمیشہ وردزباں جملہ مہماتم
سلام گویم و صلوات برتوہر نفسے
قبول کن بہ کرم ایں سلام و صلواتم

خاقانیؒ: در ملکِ تُو عقل پیر تدبیر در بزم تو روح چاشنی گیر
ارواح، علم برسپاہت جبریل، برید برگاہت
تاریخ شرف آسماں راست از روز ولادت تو برخاست

نظامی گنجویؒ: سریر عرش رانعلین اوتاج امینِ وحی وصاحب سّرِ معراج

خواجہ بختیار کعکیؒ: ای از شعاع روئے تو خورشید تاباں راضیا
آنی کر ہستی راشرف بالا تر ازعرش علا
گرچہ بصورت آمدی بعداز ہمہ پیغمبراں
امّا بمعنی بودہ سرخیل جملہ انبیا

خواجہ معین الدین چشتیؒ:

مستغرق گناہیم ہر چند عذر خواہیم پژمردہ چوں گیاہیم باران ما محمدؐ
ماطالب خدائیم، بردین مصطفائیم بردرِ گہش گدائیم، سلطان ما محمدؐ

عطار نیشاپوریؒ: آفتاب شرع، دریائے یقیں
نور عالم، رحمت للعالمین

Marfat.com

چوں زبانِ حق، زبان اوست بس
بہترین عہدئے زمانِ اوست بس

مولانا جلال الدین رومیؒ: سید و سرور محمد نور جاں
بہتر و مہتر شفیع مذنباں (مجرماں)
بامحمد نور عشق پاک جفت
بہر عشق او رالولاک گفت

شیخ سعدی شیرازیؒ: از بہر شفاعتِ چہ اولوالعزم چہ مرسل
درحشر زندست بدامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
یک خان چہ کند سعدی مسکین کہ دوصد جان آخرین
سازیم فدائے سگِ دربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ بوعلی قلندرؒ: خلق را آغاز و انجام زتوہست
اے امام اولیں و آخریں

امیر خسرو دہلویؒ: زہے روشن زرویت چشمِ بینش
وجود کیمیائے آفرینش
مبارک نامہ قرآں تُو داری
کہ مرغ نامہ شد روح الامینش

حافظ شیرازیؒ: یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجھک المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہ
بعداز خدابزرگ توئی قصہ مختصر

Marfat.com

مولانا جامیؒ: یاشفیع المذنبین بارگناہ آوردہ اَم
بردرت ایں بار باپشت دوتاہ آوردہ ام
چشم رحمت برکشاموئے سفید من نگر
گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ اَم

مرزا غالبؒ: ہزار بار بشوئیم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

علامہ اقبالؒ: دانائے سبل ، ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

یہ چیدہ چیدہ فارسی نعتیہ کلام کی جھلکیاں تھیں، ورنہ ایک سے ایک بڑھ کے عقیدت مند شاعر موجود ہے جس نے اپنا حصہ عجز ونیاز بڑے شوق سے ڈالا ہے۔ ان شعرا میں عمر خیام، نظامی گنجوی، عطار نیشاپوری، شمس تبریزی، مولانا شہاب الدین، خواجہ نظام الدین اولیاء، عراقی ہمدانی، بندہ نواز گیسودراز، مولانا عرفی، فیضی، خواجہ باقی باللہ، قلی قطب شاہ، نظیری نیشاپوری، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، قدسی، عبداللہ قطب، ولی گجراتی، وحدت وگل سرہندی، قاضی محمود بحری، بیدل، مرزا مظہر جان جاناں، خواجہ میر درد، آگاہ دیلوری، شاہ نیاز بریلوی، شہنشاہ ہمایوں، فخر الدین گورگانی، جمال الدین اصفہانی، کمال الدین اسماعیل، عماد فقیہہ کرمانی، محمد حسین نظیری، مرزا داراب بیگ، محمد علی حزیں، نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ، مستان شاہ کابلی، خواجہ علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری، خواجہ کرمانی، معین الدین معینی، وحشی بافقی، ابوالفیض فیضی، مکتبی شیرازی،

Marfat.com

مسیحائے پانی پتی، حکیم قآنی، محمد حسین شعری، شبلی نعمانی، میر عثمان علی، انوری، اوحدی کرمانی، فخر الدین ابراہیم، خواجہ ہمام تبریزی، ضیا نخشبی، ابن عماد شیرازی، فغانی شیرازی، کمال الدین محتشم، مرزا جلال اسیر، غنیمت کُنجاہی، علی مشتاق اصفہانی، نیر رخشاں، گرامی اور مہجور نمایاں ہیں۔ فارسی کے چند مشہور نعتیہ اشعار نے عالمی شہرت حاصل کی ہے۔ جن میں سے چند کے ایک ایک شعر پیشِ نذر ہیں۔

1- چراغ دین ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول خاتم ویاسین واحمد (گوگانی)

2- اے سنائی گر ہمی جوئی زلطف حق سنا عقل را قربان کن اندر بارگاہ مصطفے (سنائی غزنوی)

3- چشم در شرعِ مصطفیٰ بکشائی گر نہ تو بعقل نابینا (انوری)

4- شمسہ نہ مسند ہفت اختران ختم رسل خاتم پیغمبراں (نظامی)

5- کریم السجایا، جمیل الشیم نبی البرایا شفیع الامم (سعدی شیرازی)

6- ہزار بار بشستم دہن بمشک وگلاب
ہنوز نام تو بردن مرا نمی شایَد (ہمام تبریزی)

7- خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم (امیر خسرو)

8- برخاتم نبوت او مہر لایزال
برصفحہ رسالتِ او نقش سرمداست (عماد فقیہہ کرمانی)

9- یارسول اللہ شفاعت از تو می دارم امید
باوجود صد ہزاراں جرم در روزِ حساب
(معین الدین معینی)

10- اے مہر تو جان آفرینش نعت تو زبان آفرینش (عرفی شیرازی)

Marfat.com

11- مرحبا سید مکی مدنی العربی دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی (قدسی)

12- پادشاہ مدنی شاہوار مکی راسخ دینِ مبیں، ناسخ ادیان وملل (مشتاق اصفہانی)

13- حق جلوہ گر زطرزِ بیان محمد است آرے کلام حق بزبانِ محمد است (غالب)

14- ہر شب و روز بگواز دل و جان مستان شاہ بلب و چشم و دور رخسار محمد صلوات
(مستان شاہ کابلی)

15- از جان و جہان و ہر چہ در عالم ہست مقصود توئی و بر محمد ﷺ صلوات
(خیام)

16- غیر صلوۃ وسلام ونعت تو بوعلی را نیست ذکر دل نشیں (بوعلی قلندر)

17- بہر صورت کہ باشد رسول اللہ کرم فرما
بلطف خود سر و سامانِ جمع بے سر و پا کن
(شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

18- بروباد اصلوت اللہ نامی برآل پاک واصحاب گرامی
(وحدت وگل سرہندی)

19- خدا مدح آفرین مصطفیٰ ؐ بس محمدؐ حامد حمد خدا بس (مرزا مظہر جان جاناں)

نعت کے سلسلے میں اردو ادب کا دامن بھی کسی دوسری زبان سے خالی نہیں ہے۔ جب سے اردو زبان وجود میں آئی۔ ''نعت'' کا میدان شعرا کی پہلی ترجیح قرار پایا۔ آج بھی ہر شاعری کا آغاز حمد ونعت سے ہوتا ہے۔ اردو زبان میں نعت کے حوالے سے مندرجہ ذیل شعرا اور ان کے نعتیہ دواوین اور کلام نے ابدی شہرت پائی ہے۔

مولانا کفایت علی کافی شہید: (مطلع) کوئی گل باقی رہے گا نے چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ کا دینِ حسن رہ جائے گا

Marfat.com

سراج الدین ظفر: (مطلع)

اے سرورِ دو کون شہنشاہ ذُوالکرم
سر خیل مرسلین و شفاعت گرامم

بندہ شاہ چشتی: (مطلع)

چاہتا ہے ترا بندہ میرے خواجہ کہ حبیب
اس قصیدے کی زمیں پر سے زمن کو واروں

نواب شیفتہ: (مطلع)

کیا تھا نور حبیب اللہ نے پیدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
اسی دن سے ہوا ہے عاشقِ شیدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

حافظ پیلی بھیتی: (مطلع)

سراگرتن سے جدا ہو تو جدا ہو حافظ
سر سے ہوگا نہ درِ احمدؐ مختار جدا

میرانیس:

گیسو تھے وہ مفسر واللیل اذا سجیٰ
رخ سے عیاں تھے معنی والشمسِ والضحیٰ
وہ ریش پاک اور رُخِ سردار انبیا
گویا دھرا تھا رحل پہ قرآں کھلا ہوا

دیبر لکھنوی: (بند درمیانی)

آدمؑ نے شرف خیر بشر سے پایا
رشتہ ایماں کا اس گہر سے پایا
وہ میم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاں روشن ہے
مضمون یہ دل شمس و قمر سے پایا

نصر پھلواروی (درمیانی بند)

رسولوں کا سردار حق نے بنایا
نہ پایا کسی نے کمال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

جہاں میں نہ ایسا ہوا ہے نہ ہوگا
نہیں ہے جہاں میں مثالِ محمد ﷺ

شہید امیٹھوی (مقطع)
قسمت یہ دکھاتی ہے کہ حسرت کی نظر سے
ہم دیکھتے ہیں اس کو جو دیکھ آئے مدینہ

خلق میرٹھی: (مقطع)
اہل حساب پوچھتے ہو کیا خُلق کا حال
ہاں رند ہے مگر ہے ثنا گوئے محمد

قاسم نانوتوی: (مطلع)
الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اس کی
کہ جس پہ ایسا تری ذات خاص کا ہو پیار
جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار

لطف بریلوی: (درمیانی شعر)
خدا خود ہے مداح قرآن میں
تیرا جابجایا شفیع الوری
بشر کیا فرشتوں سے لکھی نہ جائے
تمہاری ثنا یا شفیع الوری

نساخ عظیم آبادی: (مطلع)
بھیجتا ہوں سو درود سو سلام
آل و اصحاب و نبی پر صبح و شام

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (درمیانی شعر)
عالم نہ متقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا
ہوں امتی تمہارا گنہ گار یارسول

Marfat.com

(مقطع) ہوآستا نہ آپ ﷺ کا امداد کی جبیں
اور اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یارسول

بیان ویزدانی میرٹھی (مطلع) ضیائے دیدہ حق بیں ہے رخسار محمد ﷺ کا
کہ ہے اللہ کا دیدار نظارہ محمد ﷺ کا

امیر مینائی لکھنوی سکہ رائج جب سے دین مصطفیٰ کا ہوگیا
غلغلہ ساری خدائی میں خدا ہوگیا

داغ دہلوی (مطلع) کرو غم سے آزاد یا مصطفیٰ ﷺ
تمہیں سے ہے فریاد یا مصطفیٰ ﷺ

محسن کاکوروی (آخری دوشعر) پیدا ہوئے سرور دو عالم
پیدا ہوئے فخر نوحؑ و آدمؑ

شہنشاہ اصفیا محمد ﷺ
تاج سرِ انبیا محمد ﷺ

غنی غازی پوری (مقطع) کیا خوف مجھ کو روزِ قیامت سے اے غنی
خادم ہوں میں جناب رسالت مآب کا

مولانا حسن رضا بریلوی (مقطع) مرکے جیتے ہیں جوان کے در پہ جاتے ہیں حسن
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

میر محبوب علی آصف (مقطع) کیا دھوم ہے حضرت کو تھی آئی شب معراج
تھی پردہ قربت میں رسائی شب معراج

Marfat.com

علامہ شبلی نعمانی (مقطع)

صل یا رب علی خیر نبیؐ و رسولؐ
صلی یارب علی افضل ہر جن و بشر

مولانا حالی

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی برلانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

وفا رام پوری (مطلع)

وہ شہنشاہ رسل، ختم رسل، فخر رسل
دونوں عالم کا شرف دونوں جہاں کی عزت

آسی غازی پوری (مطلع)

دل شیدا ہے بیمار محمد ﷺ
اسیر زلف خمدار محمد ﷺ

اسمٰعیل میرٹھی (پہلا بند)

خلیل حق کی تھی جو اشارت
اور ابن مریم کی تھی جو بشارت
ظہور احمد سے تھی وہ عبارت
سمجھ گئے اس کو صاحب بصارت

اعلیٰ حضرت بریلوی (مطلع)

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذی شان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

شاہ عظیم آبادی (پہلا بند)

دیباچہ سخن ہے شہ انبیا کی مدح
محبوب ہے دلوں کو حبیب خدا کی مدح

Marfat.com

طغرائے لوح عشق ہے خیرالورٰی کی مدح
اسلام کا نشان ہے اس پیشوا کی مدح

احقر بہاری — کیا خوف مجھ کو حشر میں نارِ سعیر کا
مداح ہوں حبیب خدائے قدیر کا

اکبر میرٹھی (مطلع) — پوری یارب یہ دعا کر — ہم درِ مولی پہ جا کر
پہلے نعتیں کچھ سنا کر — یہ پڑھیں سر کو جھکا کر
یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلوات اللہ علیک

محمد علی جوہر (مقطع) — بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں
بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

حکیم فیروز الدین طغرائی — تیری مدح و ثنا میں خود کلام اللہ ناطق ہے
بشر کو حوصلہ کیا ہو تیرے اوصافِ بے حد کا

ریاض خیرآبادی (مقطع) — جان کی طرح تمنا ہے یہی دل میں ریاض
مروں کعبہ میں تو منہ سوئے مدینہ ہو جائے

عزیز لکھنوی (مطلع) — بزم توحید سے تبلیغ کا نامہ آیا
کوئی پہنے ہوئے قرآن کا جامہ آیا

اصغر گونڈوی (مطلع) — دل نثارِ مصطفٰےؐ جاں پائمال مصطفٰےؐ
یہ اویس مصطفٰےؐ ہے وہ بلال مصطفٰےؐ

Marfat.com

علامہ اقبال:

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

آسی لکھنوی (مطلع)

وہی ہیں طاہر وہی مطہر وہی ہیں شافع وہی پیمبر
وہ سب سے افضل وہ سب سے بالا
وہ سب کے رہبر وہ سب سے برتر
تحیت ان پر درود ان پر صلوۃ ان پر سلام ان پر

احسن مارہروی (درمیانی اشعار)

نبی ہیں اور جتنے اخترِ برج رسالت ہیں
میرے سرکار آئے ہیں مگر شمس الضحیٰ بن کر

آغا شاعر قزلباش (درمیان کا شعر)

محمدؐ کہتے کہتے دم نکل جائے نہ عشق میں
جبھی تو کام نکلے گا قضا سے زندگی بھر کا

اکبر الہ آبادی (پہلا بند)

وجد میں لائے گا یہ مضمون اہل ذوق کو
دھوم تھی روز ازل اس سید ذی جاہ کی
جب رکے آثار فطرت کہہ کے حرف لا الہ
نور احمد سے اٹھی آواز الا اللہ کی

نواب بہادر یار جنگ خُلق (مطلع)

اے کہ ترے وجود پر خالق دو جہاں کو ناز
اے کہ ترا وجود ہے وجہ وجود کائنات

بیدم شاہ وارثی (مطلع)

آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کھنچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

بسمل جے پوری (آخری بند)

کون و مکاں بھی تیرے، تیرا ہی لامکاں بھی
رنگیں تجلیاں بھی، نمکین شوخیاں بھی
آباد تیرے دم سے صحرا بھی بوستاں بھی
بسمل کا دیدہ و دل اور جان ناتواں بھی
اے رحمت دو عالم دل میں تجھے بساؤں

سہیل اعظم گڑھی (مقطع)

سید بطحا مخبر صادق، عروۂ وثقی، مصحف ناطق
برزخ کبراں، آیۂ محکم صلی اللہ علیہ وسلم

جلیل مانک پوری (مقطع)

برحق احمد صلی اللہ علیہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم بخش دے مجھ کو
جلیل خستہ یارب مغفرت کا تجھ سے خواہاں ہے

اختر شیرانی (مقطع)

خاک یثرب کے ہر اک ذرہ سے آتی ہے صدا
اختر خاک نشیں، ناصیہ فرسائے حجاز

حسرت موہانی (مطلع)

پھر آنے لگیں شہر محبت کی ہوائیں
پھر پیش نظر ہوگئیں جنت کی فضائیں

آرزو لکھنوی (مطلع)

ازل سے نقشِ دل ہے ناز جانا نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
کیا ہے لوح نے محفوظ افسانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

سیماب اکبرآبادی

گنبد خضری تجھے مینار کعبہ کی قسم
صاحب گنبد کو دنیا کی خبر للہ دے

سیف ٹونکی (مقطع)

اٹھو اٹھو کہ شاہ نامدار آتے ہیں
کہ خاص مقصد پروردگار آتے ہیں

Marfat.com

صفی لکھنوی (درمیانی شعر)

ہے منزل قوسین اک ادنی سانمونہ
دیکھو شرف گوشۂ ابروئے محمد ﷺ

سید سلیمان ندوی (مطلع)

عشق نبی دردِ معاصی کی دوا ہے
ظلمت کدۂ دہر میں وہ شمع ہدی ہے

وحشت کلکتوی

نور تیرا دافع آثار ظلمت ہوگیا
ایک عالم کے لئے شمع ہدایت ہوگیا

مولانا ظفر علی خاں (مطلع)

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز چمکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

سردار عبدالرب نشتر (مطلع)

شب و روز مشغول صلی علی ہوں
میں وہ چاکر ختم انبیا ہوں

ابوالکلام آزاد (مطلع)

موزوں کلام میں جو ثنائے نبی ہوئی
تو ابتدا سے طبع رواں منتہی ہوئی

عبدالمجید سالک (مقطع)

پہنچا نہ کوئی تیرے مقام بلند تک
موسی زہوش رفت بیک جلوہ صفات
"توعین ذات می نگری در تبسمے"

دل شاہ جہان پوری (درمیانی شعر)

روز جزا کہوں گا حضور رسول پاک
میں بھی امیدوار ہوں لطف عمیم کا

Marfat.com

خاکی چشتی صابری (مطلع)

نور مجسم نیرّ اعظم، صلی اللہ علیہ وسلم
رہبر اعظم، سید عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

نعیم الدین نعیم مرادآبادی (مطلع)

غریبوں کی حاجت روا کرنے والے
فقیروں کو دولت عطا کرنے والے

جگر مرادآبادی (مطلع)

اک رند ہے اور مدحت سلطان مدینہ
ہاں کوئی نظر رحمت سلطان مدینہ

ہادی مچھلی شہری (مطلع)

وجود پاک ہے کتنا محبت آفریں تیرا
نہیں ثانی کوئی اے رحمت للعالمیں تیرا

ادیب سہارنپوری (مقطع)

چیخ اٹھنا چاہتی ہے غم سے گھبرا کر زمیں
رحمتہ للعالمیں یا رحمتہ للعالمیں

حامد حسن قادری (درمیانی بند)

وہ رفیع اپنے کمال میں وہ حسین اپنے جمال میں
وہ عزیز اپنے خصال میں وہ فنا خدا کے وصال میں
بلغ العلیٰ بکمالہ

شکیل بدایونی (مطلع)

موت ہی نہ آجائے کاش ایسے جینے سے
عاشقِ نبی ہوکر دور رہوں مدینے سے

ضیاء جعفری (مقطع)

ہیں آسمان نبوت پہ آپ بدرِ منیر
حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے حلقے میں مہر و ماہ اسیر

Marfat.com

روش صدیقی (مطلع)

صاحب تاج ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم
صدرِ نشین بزم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ تمنا عمادی (درمیانی شعر)

محشر بپا ہے اٹھیئے اے شمع بزم محشر
امت کے سر پہ رکھئے دستِ کرم اب آ کر

پروفیسر یوسف ظفر (درمیانی شعر)

بت خانے برباد ہوئے کفر سے دل آزاد ہوئے
اس سے خدا کا دین ہے محکم صلی اللہ علیہ وسلم

راجا صاحب محمود آباد (مطلع)

سید یثرب و بطحا بابی انت وامّی
مرسل خالق یکتا بابی انت وامّی

حسین خاں گوہر

اس آرزو پہ مری ساری زندگی قربان
کہ ایک بار مدینہ مجھے بلالیں آپؐ

شرقی بن شائق (درمیانی شعر)

گدائے کوئے محمد ﷺ کی شان کیا کہیے
کہاں یہ شان ہے دنیا کے بادشاہوں میں

بہزاد لکھنوی (درمیانی شعر)

محمدؐ محمدؐ ہو ہونٹوں پہ مرے
میں ایماں کی گلکاریاں لے کے جاؤں

شورش کاشمیری (درمیانی شعر)

تمام عمر مدینہ میں سونے والے کو
کہاں کہاں سے پکارا کہاں کہاں ٹھہرے

سلیم اللہ سلیم (مقطع)

از سلیم بے نوا عرض سلام
کُن قبول ، اے حضرت خیرالانام

Marfat.com

عزیز الحق عزیز

زمانہ ہے ان کے اشاروں کا تابع
وہی عیں ابو الوقت عہد آفریں ہیں

سید محمد جعفری

بلند مرتبہ ایسا رسول بھیجا گیا
کہ گرخدانہ کہوں اس کو ناخدا تو کہوں

جوش ملیح آبادی (مطلع)

اے کہ ترے جلال سے ہِل گئی بزم کافری
رعشہ خوف بن گیا رقص بتانِ آذری

احسان دانش (مطلع)

حسن فطرت کو ہجوم عاشقاں درکار تھا
عاشقوں کو بہر سجدہ آستاں درکار تھا

ماہر القادری (مطلع)

رسول مجتبیٰ ﷺ ہے، محمد مصطفےٰ ﷺ کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہیے

رئیس امروہوی (مطلع)

کس کا جمال ناز ہے جلوہ نمایہ سُو بہ سُو
گوشہ بگوشہ، دربدر، قریہ بہ قریہ، کُو بہ کُو

اقبال عظیم (مقطع)

بس خاک کف پائے محمد ﷺ کی طلب ہے
اقبال کا مقصود دوائیں نہ دُعائیں

سید آل رضا

اللہ ہے کیا؟ جس نے بنایا وہ محمد ﷺ
پیغام سا پیغام جولایا وہ محمد ﷺ

Marfat.com

سید ہاشم رضا (مقطع)

حضورؐ ہم نہ ہوئے آپؐ کے زمانے میں
گلہ کریں گے مقدر کا روبروئے رسول

فضل احمد کریم فضلی (مقطع)

ذکر پاک ان کا اور تُو فضلی
بے ادب سیکھ عشق کے آداب

احمد ندیم قاسمی (مقطع)

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقش کف پا تیرا

صوفی تبسم (مقطع)

آیا ہے تیرا اسم مبارک میرے لب پہ
گرچہ یہ زباں اس کی سزا وار نہیں ہے

فنا نظامی (مطلع)

ہر ابتدا سے پہلے ہر اک انتہا کے بعد
اعلیٰ ہے سب سے ذات محمدؐ خدا کے بعد

رعنا اکبر آبادی (مطلع)

گلِ معنی کھلا جب رحمتہ للعلمیں آئے
مشیت تھی کہ آخر میں بہار اولیں آئے

تابش دہلوی (مقطع)

لائق مدح ہے وہی تابش وہی سرتاج مرسلاں یعنی

منور بدایونی

عمر بھر میں نے دنیا میں نعتیں لکھیں
میری بخشش یہیں مستند ہوگئی

دلاور فگار (درمیانی شعر)

رسول پاک کو عام آدمی سمجھے تو کیا سمجھے
قرائن سارے انسانی، شمائل سارے سبحانی

Marfat.com

فیق کوٹی (مطلع)
ارم مدینے میں، باغ جناں مدینے میں
ہر ایک چیز ہے جنت نشاں مدینے میں

وثر نیازی (مقطع)
میں گنبد خضری کی طرف دیکھ رہا ہوں
کوثر میرے نزدیک یہ معراج نظر ہے

اذہین شاہ تاجی (مقطع)
تعبیر شب غیب شبستان محمد ﷺ
"والفجر" طلوع رخ تابان محمد ﷺ

لانا مفتی محمد شفیع (درمیانی شعر)
رگ رگ میں محبت ہو رسول عربی کی
جنت کے خزائن کی یہی بیع سلم ہے

ہا اختر بریلوی (درمیانی شعر)
ضو بداماں صوت میں جب گونجتی ہے برملا
المزمل، المدثر، المبشر کی صدا

یدانعام احسن فقیر (مقطع)
بندہ عاجز فقیر کج بیاں
کیا کرے گا مدح ممدوح خدا

فیظ تائب (درمیانی بند)
رہنما گر نہ ہو وہ سیرت پاک
ہر مسافر بھٹک بھٹک جائے

حکیم نیر واسطی (مطلع)
تمہیں وطن کی ہوائیں سلام کہتی ہیں
مرے چمن کی فضائیں سلام کہتی ہیں

قبال صفی پوری (مطلع)
خدا نہیں ہیں مگر مظہر خدا ہیں رسول
بلندی شریعت کی انتہا ہیں رسول

Marfat.com

ثاقب زیروی

بصیرتوں کا مرقع رہا وہ امی لقب
کھلی کتاب ہے وہ اب بھی آدمی کے لئے

رحمٰن کیانی (درمیانی بند)

نعت رسول کا یہ طریقہ عجب نہیں — سمجھیں عوام داخل حد ادب نہیں
لیکن یہ طرز خاص مرا بے سبب نہیں — شیوہ سپاہیوں کا نوائے طرب نہیں
رائج ہزار ڈھنگ ہوں ذکر حبیب کے — شاہیں سے مانگیے نہ چلن عندلیب کے

خاطر غزنوی (مقطع)

خوشبوئے گلستانِ شہنشاہ دو عالم
خاطر مجھے بطحا کی طرف لے کے چلی ہے

طاہر فاروقی (مقطع)

ازرہ لطف و کرم آپ ﷺ اپنا دیوانہ کہیں
بس یہ ہو طاہر کی نیت کا ثمر یا مصطفےٰ ﷺ

محسن احسان (درمیانی شعر)

مشکلیں اے وطن پر جو ہیں آساں ہوں گی
میرے آقا نے ذرا سا جو کرم فرمایا

حافظ لدھیانوی (درمیانی شعر)

سب ہیں کرم کے منتظر اے شافع روزِ جزا
اے مظہر لطف و عطا، اشک ندامت کے سوا
دامن میں کچھ رکھتے نہیں اے رحمت للعالمین

یکتا امروہوی (مطلع)

خدائی میں کیا تھا محمد ﷺ سے پہلے
خدا ہی خدا تھا محمد ﷺ سے پہلے

اعظم چشتی (مطلع)

سمجھا نہیں ہنوز میرا عشق بے ثبات
تو کائنات حسن ہے یا حسن کائنات

Marfat.com

رحمانی (مطلع)
پوچھو نہ فرشتوں سے نہ انسان سے پوچھو
عظمت شاہ ابرار کی قرآن سے پوچھو

ظامی (درمیانی شعر)
اللہ اللہ یہ رتبہ یہ بلندی یہ عروج
ہوئے اللہ کے مہمان رسول عربی

قدوائی (درمیانی شعر)
عہدِ حاضر نے تراشے ہیں نئے بت شاہا
پھر شکستہ ہوں یہ اصنام رسول عربی

شاہجہانپوری (درمیانی شعر)
کلمہ لاالہ روح دنیا و دیں
جس سے روشن ہوئے آسمان و زمیں
آخری تاجدار، السلام، السلام

ی (پہلا بند)
ہر اعتبار سے فِطرت کا منتہا تم ہو
جو مدعا تھا خدا کا وہ مدعا تم ہو

زیز خالد (مقطع)
صفات بوقلموں "لاتعدوا ولا تحصٰی"
ثنائے خواجہ سے معذور ہیں زبان و قلم

ائیوی (مطلع)
جو راز خط ہے وہی رازِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ کی آواز ہے آوازِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فری (مطلع)
محمد مصطفٰے صلی علی محبوب ربانی
ازل کی صبح عرفانی ابد کی شمع ایمان

Marfat.com

علی اصغر روحی (مطلع)

کچھ ابتدا ہی نہیں انتہا بھی نازاں
بنا کے نقش رسالت خدا بھی نازاں

صرف مرد ہی نہیں خواتین نے بھی نعتیہ شاعری میں بڑھ چڑھ کر اپنے مندانہ کا اظہار کیا ہے اس سلسلے میں ان کے نعتیہ کلام کو کسی لحاظ سے بھی کم تر قرار نہ دیا جا سکتا۔

چند خواتین کے نام مع ان کے اشعار کے پیش خدمت ہیں:

مظہر النساء مظہر (دو شعر)

کائنات آج مکمل ہوئی آمد سے
ذات انسان مدلل ہوئی آمد سے

وحیدہ نسیم

لفظ قرآن کے تری تحسین — تو ہی طٰہٰ ہے اور تو ہی یٰ
صاحب تاج، صاحب معراج — ہم نگاہ کرم کے ہیں مح

مسرت جہاں نوری (مطلع)

میں کروں ثناء احمد، ہوا غیب سے ا
نہ قلم میں تاب وطاقت، نہ زبان کو

درِ شہوار زگس (مقطع)

اے دل اگر ہے تجھ کو محبت رسو
شیوہ بنا لے اپنا اطاعت رسو

ادا جعفری (آخری دو شعر)

شہ دین و دنیا نگاہ ترحم — نگاہ ترحم! سپہرِ نبو
یہ ناز نوازش یہ شان عنائیت — عطا ہو پھر اذن سلام عقید

شمیم جالندھری (پہلے اشعار)

آج وہ دن ہے کہ برسا آسماں سے
آج کے دن جوش پر تھی رحمت ر

Marfat.com

آج یثرب میں کیا شاہ دو عالم نے ظہور
ہوگیا روشن خدا کے نور سے نزدیک و دور

فاطمہ فاروقی تبسم — کتنے احسان کر چکے اور کس قدر کرنے کو ہیں
آپ ہی تو ہوں گے روزِ حشر ہم پر مہرباں

تہنیت النساء تہنیت (مقطع) — جب سے الطاف وکرم ہر جانظر آنے لگے
سب میں محبوب خدا یکتا نظر آنے لگے

سردار بیگم اختر (استغاثہ) — تری چشم توجہ کی طلب ہے آدمیت کو
زمانہ چاہتا ہے پھر ترے الطاف رحمانی
کرم اے پیکر لطف ونوازش نوع انساں پر
کہ حد سے بڑھ گئی ہے گمرہی کی آج ازرانی

اس میدان توصیف وثناء محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صرف مسلم ہی نہیں غیر مسلم بھی جذب وعقیدت میں آگے بڑھے ہیں اور ایسے بڑھے ہیں کہ جذب وعقیدت، عجز و نیازمندی، عشق ومحبت ان کے کلام کے آگے سرنیہوڑائے کھڑے نظر آتے ہیں۔ تبرکاً چار پانچ افراد کے نام معہ نمونہ کلام پیش کیئے جاتے ہیں:

گورونانک: م: محمد صلی اللہ علیہ وسلم من توں، مَن کتاباں چار
من خدا رسول نوں سچا ای دربار (جنم ساکھی)

ترجمہ: تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مان اور چاروں کتابوں کو بھی مان۔ تو خدا اور رسول (دونوں) کو مان کیونکہ خدا کا دربار (کلام) سچا ہے۔

Marfat.com

شاد کشن پرشاد (مطلع)

کان عرب سے لعل نکل کر سرتاج بنا سرداروں کا
نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا رکھا سلطان بنا سرداروں کا

دلورام کوثری

عظیم شان ہے شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خدا ہے مرتبہ دان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کتب خانے کئے منسوخ سارے
کتاب حق ہے قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پنڈت برجموہن کیفی (مطلع)

ہو شوق نہ کیوں نعت رسول دوسرا کا
مضمون ہو عیاں دل میں جو لولاک لما کا

ہری چند اختر (مطلع)

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

عرش ملسیانی (مطلع)

کہہ دلؔ کا حال شاہؐ رسالت مآب سے
ہو بے نیاز ذکر عذاب و ثواب سے

فراق گورکھپوری (بند)

انوار بے شمار معدود نہیں
رحمت کی شاہراہ مسدود نہیں

مہندر سنگھ بیدی سحر (مطلع)

تکمیل معرفت ہے محبت رسول کی
ہے بندگی خدا کی اطاعت رسول کی

جگن ناتھ آزاد (مطلع)

سلام اس ذات اقدس پر سلام اس فخر دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے امکاں پر

Marfat.com

بھگوان داس بھگوان (مطلع) نبی مکرم شہنشاہ عالی
یہ اوصاف ذاتی و شان کمالی

اللہ کریم کی سنت ثابتہ، رسول اولین و آخریں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ، صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کا عمل مطہرہ، تابعین، تبع تابعین، اولیاء اللہ، صلحا، شعرا، ادبا، فقہا، علماء امت کے اس عمل خیر وخوبی کی اقتدا کرتے ہوئے محترمہ شاد چغتائی صاحبہ نے اپنی شاعری کا رخ نعتِ مصطفیٰ کی طرف موڑا اور جام طہور کے نام سے اردو نعتیہ شاعری کا ایک مجموعہ مرتب کیا ہے۔ جس کی تفصیل کچھ اسطرح ہے:

(۱) حمد وثنا رب العلمین ..... چھ عدد
(۲) مناجات ..... چار عدد
(۳) نعت شریف ..... ساٹھ عدد
(۴) متفرق عنوانات ..... اکتیس عدد
(۵) نعت شریف پنجابی زبان ..... ستائیس عدد

محترمہ شاد چغتائی صاحبہ کے ''جام طہور'' میں شامل حمدوں میں سے چند کے مطلع اور مقطع کی تفصیل اس طرح ہے:

حمد

(مطلع) تو ہے بے شک مالک دوسرا یا رب العلمین
ہم کرتے ہیں تیری حمد و ثنا یا رب العلمین

اس ''حمد'' کی ادبی خوبی یہ ہے کہ اس میں دو بحروں کے اشعار ہیں ایک طویل بحر والا شعر، ایک قصیر بحر والا شعر، اسی طرح ایک کے بعد ایک کا سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ اس نظم کا مقطع بھی طویل البحر ہے جس میں شاعرہ فرماتی ہیں:

Marfat.com

مقبول ہو شاد کی یہ التجا یا رب العلمین
ہم کرتے ہیں تیری حمد وثنا یا رب العلمین

حمد اس حمد میں شاعرہ اپنی مجموعی حالت زار کا ذکر کر کے اللہ سے استعانت اور استمداد طلب کرتی ہیں۔ چنانچہ اس حمد کا مطلع اس طرح ہے

(مطلع) مشکل کر آسان مولا مشکل کر آسان
نام تیرا رحمٰن مولا مشکل کر آسان

ایک اور حمد میں محترمہ شاؔد چغتائی اللہ رب العزت سے یوں مخاطب ہیں۔

(مطلع) یا الٰہی کرم مجھ پر کر اتنا دنیا میں بڑا تیرا نام جتنا

ایک حمد میں شاعرہ رب کریم سے یوں ہمکلامی کرتی ہیں:

میری جھولی تو بھر دے تیرے بھرے ہیں خزانے
میں تو دن رات گاؤں مولا تیرے ترانے

''حمد باری تعالیٰ'' میں شاعرہ نے ایک اور لطیف انداز شاعری اپنایا ہے کہ اردو کے مصرعوں کے آخر میں قافیہ ''یا رب العلمین'' لگاتی ہیں۔ چنانچہ ''حمد باری تعالیٰ'' کا مطلع یوں سامنے آتا ہے۔

تو بے شک مالک دوسرا یا رب العلمین
سب کرتے ہیں تیری حمد وثنا یا رب العلمین

ہر شعر کے بعد صرف ایک مصرعہ لاتے ہیں جن کا انجام یا رب العلمین پر ہوتا ہے۔ حمد کا مقطع ان الفاظ میں آیا ہے:

تو ہمت عالیٰ کر دے عطا
محنت کا عادی ہم کو بنا
ہو شاؔد قبول یہ التجا یا رب العلمین

Marfat.com

''دعا بارگاہ رب العلمین'' میں بھی طویل اور مختصر بحروں والے اشعار کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جو شاعرہ کی فنی پختگی اور عجب بیانی کا ثبوت ہے۔ اس حمد کا مطلع اور مقطع یوں ہے:

مطلع: ہو قبول دعا ، یہ دعا یا رب
ہمیں دولت دیں ہو عطا یا رب

مقطع: یہی شآد کی ہے التجا یا رب
ہو قبول دعا ، یہ دعا یا رب

اپنی ایک اور ''دُعا'' میں شاعرہ رب جل مجدہ سے یوں سرگوشیاں کرتی نظر آتی ہیں:

مطلع: غنچہ دل بھی پھُول ہو جائے
کوئی سجدہ قبول ہو جائے

مقطع: شآد کی زندگی کا مقصد بس
تری راہوں کی دھول ہو جائے

''مناجات'' میں بھی شاعرہ نے اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کو آواز دی ہے۔ یہ عرض حال ہوتی ہے درد دل کا اظہار ہوتا ہے حالات کی کسمپرسی کا بیان ہوتا ہے اور تائید ایزدی طلب کی جاتی ہے۔ یہ ایک نیم استغاثہ کی طرح کا انداز بیان ہوتا ہے۔ مناجات میں شاعرہ نے یہ انداز ہائے بیان اپنائے ہیں۔

(مطلع) گنہگار ہوں میں ، سزا وار ہوں میں
مگر تیرے در کی طلب گار ہوں میں

Marfat.com

(مقطع) حقیقت میں تو اس کو بھی شاد کردے
مرادوں سے اس کی بھی جھولی تو بھر دے

ذرا ذیل کے حمدیہ شعر ملاحظہ فرمایئے کہ شاعرہ نے کس عجز بیانی سے رب کریم کو ''کریما'' کہہ کر آواز دی ہے:

گنہ گار بندی تری میں رحیما کرم کی نظر ہو میرے اے کریما
تو اپنی محبت عطا کر رحیما کرم کی نظر ہو میرے اے کریما
طلب گار ہوں رحم کی اے رحیما کرم کی نظر ہو میرے اے کریما
تو لطف و عنایت سے بھردے رحیما کرم کی نظر ہو میرے اے کریما
تری بخششوں پر نظر ہے رحیما کرم کی نظر ہو میرے اے کریما
یوں حق بندگی کا ادا ہو رحیما کرم کی نظر ہو میرے اے کریما
یہی عرض عاجز کی تجھ سے رحیما کرم کی نظر ہو میرے اے کریما
ترے فضل کی مجھ کو حاجت رحیما کرم کی نظر ہو میرے اے کریما
یہ شاد عاشقوں میں ہے اے رحیما کرم کی نظر ہو میرے اے کریما

اس حمدیہ نظم میں آٹھ شعر ایسے ہیں جن کا ردیف قافیہ رحیما، کریما سے مختلف ہے۔ اس طرح سترہ اشعار پر مشتمل یہ حمد تقریباً تین صفحات میں پھیلی ہوئی ہے جو شاعرہ کی وسعت بیانی اور ندرت لسانی پر دلیل ہے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے ''شکوہ'' کے تتبع میں شاعرہ نے اللہ تعالیٰ سے کھل کر بے باک گفتگو بھی کی ہے۔ چنانچہ ''مناجات'' میں یوں محو گفتگو ہیں۔

یہ تو بتا خدایا ہمیں تو نے کیا دیا
اک بے وفا کو نام ہمارے لگا دیا

Marfat.com

اس سلسلے میں تو بھی اسے روک نہ سکا
اک سنگدل نے مجھ کو تماشا بنا دیا

بندے کے حالات خواہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ تقدیری ہوں یا تدبیری ہوں بس میں ہوں یا بس میں نہ ہوں جو بھی صورت حال ہو بندے کا اپنے رب سے اس طرح کا مکالمہ جچتا نہیں ہے یہ شان بندگی کے خلاف ہے۔

شاعرہ کی ایک اور حمد میں انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بے مثال سخاوت اور بے نظیر فیاضی کا ذکر اس شعر میں یوں کیا ہے۔

تیری بے پروائی کے تو ہر سو سنے فسانے
کسی کو بن مانگے ہی دیا اور کسی کے ہاتھ نہ آیا

یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ کہتے ہیں کہ اللہ کی حکمت ہے یا اللہ کی دین ہے جسے چاہے بن مانگے دے دے اور جسے چاہے مانگنے پر بھی محروم رکھے۔ کون ہے جو اللہ کے سامنے دم مار سکے۔ وہ بے پروا ہے وَاللّٰہُ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنِ وہ سو طرح سے مشہور ہے کسی نے جیسا پایا بیان کر دیا۔ مثلاً

کہا کسی نے خدا مجھ میں ہے
بولا کوئی ۔خدا تجھ میں ہے
کہا یہ سن کے زاہد نے فی الفور
خدا کی ذات ہے اعلیٰ خدا خود میں ہے

اس حمد کے ایک اور شعر میں شاعرہ نے اللہ رحیم وکریم سے شکایت ان الفاظ میں کی ہے۔

روز ازل سے ہر نعمت سے بھرے ہیں تیرے خزانے
پھر بھی اس عاصی کو تونے قدم قدم تڑپایا

Marfat.com

مجھے ڈر ہے کہ رب جلیل و قدیر سے ہمکلامی کا یہ انداز شاید گستاخی کے زمرے میں نہ گنا جائے اور ''حامد'' کو لینے کے دینے نہ پڑ جائیں۔

اپنی حمد ''توبہ'' میں شاعرہ توبہ کرتی اور اللہ کے رحم و کرم کو آواز دیتی نظر آتی ہے یہ ایک قابل قدر انداز ہے جو ہر بندہ کے لائق حال ہے اور رب کی عظمت و کبریائی اس کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم اس کے دربار میں ''توبہ'' کو زادِ راہ بنائیں۔ شاعرہ کہتی ہیں:

مولا بخش توبہ استغفار توبہ یا ستار توبہ یا غفار توبہ

ہر بند کا آخری مصرعہ ''توبہ'' کا اظہار ہے جسے ذیل میں لکھا جاتا ہے:

میں ہوں عاصی میری بار بار توبہ

''التجائے کرم'' میں شاعرہ نے ایک لمبی بحر میں اللہ تعالیٰ کی نظر کرم کو پکارا ہے۔ اس حمد کے مطلع اور مقطع کو بغرض لذت ادبی درج کیا جاتا ہے:

(مطلع) میرا پیمانہ خالی ہے ذرا نظر کرم کردے
طفیل مصطفےٰ مولیٰ اسے بھی تو ذرا بھر دے

(مقطع) اسی کے واسطے تو شاد پر نظر کرم کر دے
میرا پیمانہ خالی ہے ذرا نظر کرم کر دے

آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پاک دراصل اس ''جام طہور'' کا مقصد اشاعت ہے محترمہ شاؔد چغتائی نے ''نعت شریف'' میں نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی جناب میں مختلف النوع حوالوں، انداز ہائے بیان اور شعری خصائص میں مدح و ثناء رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ شاؔد چغتائی کی چند چیدہ چیدہ نعتوں کے مطلع اور مقطع کو ادبی لذت و سرور اور ندرت بیان کے حوالہ کے طور پر ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

1- مطلع: احمد مصطفےٰ، مرتضیٰ، مجتبیٰ ہادی دو جہاں آپ صل علی

Marfat.com

مقطع: حشر کے دن شفاعت ملے آپ کی روز وشب شاؔد کی ہے یہی التجا

2- مطلع: بطحا کی سر زمیں پر چمکا تھا اک ستارا
دکھلا دیا تھا جس نے ظلمت میں آ کنارا

مقطع: جو اس کے در پہ جائے وہ شاؔد ہو کے آئے
ٹوٹے ہوئے دلوں کا واحد ہے وہ سہارا

3- مطلع: یثرب کی ہواؤ تم اس سمت بھی آجانا
ہم بھی ہیں بڑے پیاسے تم پیاس بجھا جانا

مقطع: محشر میں غلاموں کی جب لمبی قطار آئے
تم شاؔد کا سرنامہ آقا کو پہنچا جانا

4- مطلع: دنیا میں جو بھی آئے نبی سب ہیں محترم
لیکن تمام نبیوں کے سردار آپ ہیں

5- مطلع: مجھ گنہگار سا انسان مدینے میں آئے
سوچ کے بات یہی مجھ کو پسینے آئے

مقطع: ایک پلک ہی میں بنا شاؔد مقدر ورنہ
کتنے ہی چاک گریباں یہاں سینے آئے

6- مطلع: تم کو بتائیں کیا ہے سرکار کی گلی میں
اک جشن کا سماں ہے سرکار کی گلی میں

7- مطلع: آئے ہیں بڑی دور سے اے قوم کے والی
ہم تیرے سوالی ہیں ہم تیرے سوالی

مقطع: دنیا میں رہیں کاش وہ خوشحال ہمیشہ
خدمت سے عقیدت سے سخاوت سے نہ خالی

Marfat.com

8- مطلع: غم عشق کے ہیں جو بیمار ہم بھی
نگاہ کرم کے طلبگار ہم بھی

9- مطلع: محمد کے در پہ ہے جو کوئی جائے
تو بے شک وہ اپنا مقدر جگائے

مقطع: ہر اک رنج و کلفت مجھے بھول جائے
محمد کے در پہ ہے جو کوئی جائے

10- مطلع: تو ہے بے کس کے دل کا سہارا رسول عربی
تو ہے مسلم کی آنکھ کا تارا رسول عربی

شآد چغتائی کی نعتوں کے ان اشعار سے یہ تصور کرنا آسان ہوگیا ہے کہ ان کا ذوق شعری، انداز ہائے بیان اور فکر و تخیل کا دائرہ خوب پھیلا ہوا ہے کہیں آپ فوائد نعت کا ذکر کرتی ہیں کہیں ثواب نعت کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہیں زیارت مدینہ کی خواہش ہے اور کہیں نگاہ کرم کی تمنا ہے کہیں انوار کی بارشوں کا تذکرہ ہے تو کہیں حشر کے دن عنایات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نغمہ ہے کہیں بطحا کی سرزمین کے احترام کا زمزمہ ہے تو کہیں رسول مقبول کی کالی کملی کے کمالات دنیوی و اخروی کا ذکر خیر ہے۔ کچھ دوسری نعتوں کے تخیلات سے ہم آہنگی بھی ہے جو آپ کے جمہور العقائد شاعرہ ہونے کی دلیل ہے غرضیکہ:

ان کا کلام رنگا رنگی میں بسا ہوا
گویا رنگیں پرندہ چمن میں رچا ہوا (زآہد)

اپنی ایک اور نعت میں شاعرہ امیر مینائی کی مشہور عالم نعت کے اس تخیل کے ساتھ ساتھ پرواز کرتی نظر آتی ہیں۔ جس میں امیر مینائی فرماتے ہیں:

Marfat.com

تمنا ہے مدینے جاؤں ، آؤں ، پھر جاؤں
اسی میں عمر میری تمام ہو جائے

شآد چغتائی صاحبہ اسی تخیل باد بہاری کو یوں بیان کرتی ہیں:

مطلع: بہت دن ہوگئے اس دیس سے آئے ہوئے مجھ کو
ابھی تک ہیں میری آنکھوں میں وہ گلیاں مدینے کی

ایک اور ''نعت رسول مقبول'' میں شاعرہ آخری دو شعروں میں بہت ہی اعلیٰ درجے کا انداز بیان پیش کرتی ہیں۔

مان لے کر ہم بھی آئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
للہ کر دیجئے ہمارے غم بھی دور

ادبی خوبی اس بند کی یہ ہے کہ اس کے ہر مصرعے میں علیحدہ علیحدہ خیال پیش کیا گیا ہے۔ شعری فن کے لحاظ سے تو ہوسکتا ہے کہ یہ مصرعے ایک دوسرے کی ضرورت ہوں مگر خیال و بیان کے لحاظ سے ہر مصرعہ ایک علیحدہ تخیل کو پیش کر رہا ہے گویا کہ:

ایک ان کی بات ، فسانے ہزار
ایک ان کا شعر ، ترانے ہزار (زآہد)

ایک اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری دو اشعار یوں ہمارے ایمان وعشق کو گدگداتے نظر آتے ہیں۔

اسے تو مل گئے یہ دنیا و دیں اگر لو کوئی بھی تجھ سے لگا لے
بھکاری شآد ہے اس پاک در کی جہاں پر ہر کوئی بگڑی بنا لے

ہم تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور فیصلے کے سامنے کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں اگر کسی کو درجہ شفاعت پہ فائز کیا گیا ہے تو وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ ''مقام محمود'' سے کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا و

Marfat.com

شفاعت لازماً قبول کی جائے گی۔ شاعرہ اسی عقیدہ کو دل میں رکھے ہوئے اپنی ایک "نعت" میں یہ کہتی ہوئی نظر آ رہی ہیں:

رسول خدا ہو حبیب خدا ہو
خدا سے ذرا بخشوا دیجئے گا

ہم اکثر اپنی نعتوں اور مناجاتوں میں محبّ ومحبوب کا ذکر کرتے ہیں۔ اللہ کی ذات کو "محبّ" اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو "محبوب" قرار دیتے ہیں اس کو بعض شعرا نے عاشق ومعشوق اور عشق حقیقی کے بھاری اور گرم لفظوں سے تعبیر کیا ہے۔ شاعرہ بھی اسی محبت خداوندی کو ان الفاظ میں بیان کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک نعت شریف کا شعر ہے:

بیاں کیا ہو عشق خدا و محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وہ جان خدا اور وہ جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ایک اور نعت شریف میں شاعرہ اپنی حسرت دید مدینہ کو ان الفاظ میں بیان کرتی ہیں۔ یاد رہے کہ یہ خواہش ہر کسی کو ہے بشرطیکہ وہ مسلمان ہو مگر اظہار کوئی کوئی کرسکتا ہے اور پھر یہ جب کہ مشہور ہے کہ "جو بولے وہی دیوانہ" کہلاتا ہے۔ شاعرہ بھی اسی عشق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دیوانگی کو چھوتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ (مطلع)

ہم بھی اے کاش مدینے میں بلائے جاتے
شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان بنائے جاتے

شاعرہ ایک اور نعت میں یہی تمنا ان الفاظ میں حوالہ قلم کرتی ہیں:

در مصطفےٰ پر کبھی ہم بھی جائیں جو دل کی لگی ہے وہ ہم بھی سنائیں

اسی نظم کے مقطع میں شاد چغتائی یہ خواہش کر رہی ہیں:

Marfat.com

نیاز محمد صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بٹ رہی ہے
چلو شاؔد جلدی کہیں رہ نہ جائیں

نعت گو کو نعت رسول آخر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنے میں کیا کیا لطف وانبساط حاصل ہوتا ہے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شاعرہ یہ جذب آگیں اشعار کہہ رہی ہے:

نعت رسول کبریا تو کہہ کے دیکھ لے
کچھ ملے گا تجھ کو آزما کے دیکھ لے
جینے کا لطف آئے گا کچھ اور ہی تجھے
اک بار درد عشق میں لہرا کے دیکھ لے

بندہ اپنے حالات سے مایوس ہو جاتا ہے اپنے آپ سے نا اُمید ہو جاتا ہے مگر ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے امید ہر حال میں باقی رہتی ہے شاؔد چغتائی بھی رحمت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت زیادہ پر اُمید ہے چنانچہ ایک نعت شریف کے ساتھ باغِ امید میں ں پھول بکھیرتی نظر آتی ہیں:

ب عرصے سے اُجڑی ہوئی یا نبی دل کی بستی کو پھر سے بسا دے مری
ھ گئی نا اُمیدی کی آندھی سے جو وہی شمع تو پھر سے جلا دے مری

قطع میں شاعرہ یوں دعائے دل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرش راہ کرتی ہیں:

بری ہو کے بھی شاؔد ناشاد کیوں کلی دل کی پھر سے کھلا دے مری

نی نعت کا مقطع مولانا محمد علی جوہر رام پوری نے بدیں الفاظ لکھا تھا:

بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں
بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

ناؔد چغتائی اپنی ''التجا'' کے مطلع میں جوہر کے تخیل کو پھر سے ہوا دے رہی ہیں:

رسوں ہوئے کہ ہم نے بھی بھیجی تھی التجا منظور ہو ہی جائے اے محبوب کبریا

Marfat.com

شاہ مدینہ، سرور قلب وسینہ، ناخدائے سفینہ، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق صادق اگر خود حاضری نہ دے سکیں تو ہواؤں کو پیغام دیتے ہیں حاجیوں کو پیغام دیتے ہیں۔ مدینے کی طرف جانے والوں کو پیغام دیتے ہیں کہ ہم نہ سہی ہمارا سلام ہی سہی۔ شاؔد چغتائی بھی اپنی ایک نعت میں یہی انداز اپناتی ہیں:

طیبہ کی ہواؤ تم اس سمت بھی آ جانا ہم بھی ہیں بڑے پیاسے تم پیاس بجھا جانا

ایک اور شعر میں یہ گفتگو کرتی ہیں:

اس کوچے میں بکھرے ہیں ذرے میری ہستی کے
جب ان کو اڑا لو تو طیبہ کو چلی جانا

عاشقی واقعی ایک سخت جان مشغلہ ہے۔ ہر آدمی عشق نہیں کر سکتا اور ہر آدمی کو عشق راس نہیں آ سکتا۔ عشق کی سختی و مشکلات کو شاعرہ ایک نعت شریف میں یوں بیان کرتی ہیں۔

عاشقی شاؔد اتنی بھی آسان نہیں اس میں لوہے کا دم اور خم چاہیے

پھر اللہ اور اس کے رسول مطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق کرنا تو جان جوکھوں کا کام ہے۔ علامہ اقبال نے بھی اسی تخیل کو بیان کیا ہے۔ بس انداز بیاں ذرا مختلف ہے۔

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

ایک اور ''نعت شریف'' میں شاعرہ آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں اظہار عقیدت کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہیں دل کی ٹھنڈک جگر کا سرور آپ ہیں

اسی نعت کے مقطع میں شاعرہ لکھتی ہیں۔

آپ کو پا کے ہم شاؔد کیوں نہ رہیں دین حق کا جہاں میں ظہور آپ ہیں

آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پاک کے موقع پر عالم آبی و خاکی میں کیا

Marfat.com

کیا تبدیلیاں آئیں یا پھر آپ کی مساعی جمیلہ سے انسان نے کیسے عزت و کامرانی پائی اس کی طرف اشارے کرتے ہوئے شاعرہ ایک نعت شریف میں یوں بیان کرتی ہیں۔

بن کے رسول شخص اک دنیا میں آ گیا آتش کدے بجھے تو محل تھر تھرا گیا
اخلاق باختوں کو سکھائے آداب نو بدلی ہوا کچھ ایسی کہ گلشن مہکا گیا

ایک دوسری نعت شریف میں شاعرہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم '' کے قافیے کے ساتھ یوں گویا ہو رہی ہیں۔

عاصیوں کا سہارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈوبتوں کا کنارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

افضلیت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ان اشعار کے مصرعوں میں اشارہ کر رہی ہیں۔

عرش پر وہ معراج کو جانے والے وہ نبیوں میں افضل ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہر طور جو نور موسیٰ نے دیکھا وہی نور تھے بس ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کتنی عظیم تمنا اور کتنی بلند مرتبت دعا ہے جو شاؔد چغتائی در رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کر رہی ہیں۔

آقا کی غلامی میں یہ عمر گزر جائے یہ کاسہ دل ان کی الفت ہی سے بھر جائے
اے کاش مدینے سے آجائے بلاوا اب مدت سے تمنا ہے باری میری آئے

یہ بھی کتنی معصوم خواہشیں ہیں جو شاعرہ دربار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ نہایت عاجزی و دل سوزی سے کر رہی ہیں۔

مدینے کے والی ہیں در پہ سوالی للہ لاج رکھنا کہ جائیں نہ خالی
عطا کیجئے ہم کو روح بلالی مدینے کے والی کے در پہ سوالی

مولانا جامی کی طرح یہ کیسی حسرت و تمنائے دل ہے جس کا اظہار شاعرہ ان اشعار میں کر رہی ہیں۔

سب کعبے کو جب جاتے ہیں ہم دل تھامے رہ جاتے ہیں

Marfat.com

تم کو بھی بلاوا آئے گا سب شآد کو کہہ کر جاتے ہیں

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں اس دنیائے کفر وعصیان میں تشریف لائے اور آپ کے ورود مسعود سے اس خزاں موسم دنیا میں کیا کیا بہاریں آئیں اس پر شاعرہ یوں روشنی ڈال رہی ہیں:

محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بن کے آئے وہ سردار کل انبیاء بن کے آئے
ہوئے دور سارے کفر کے اندھیرے اندھیرے میں نور خدا بن کے آئے
سیاہی ہمارے گناہوں کی دھونے ہمارے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بن کے آئے

یہ کیسی ندرت خیالی اور منفرد بیانی ہے جو شاعرہ نے اپنے نعتیہ شعر میں بیان کی ہے۔

راہبر ہیں جہاں میں تو شافع حشر عاصیوں کا تو بے شک غرور آپ ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور امیری میں فقیری اور شہنشاہی میں درویشی والے طرز حیات کو شاعرہ نے ان اشعار میں بیان کیا ہے۔

اتنی بڑی فضیلت اس پر یہ عاجزی تھی
بستر تھا بوریئے کا افلاس پر گزارا

کائنات کی ہر چیز جہاں ذکر الٰہی میں مشغول ہے وہیں درود وسلام علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام میں مصروف ہے۔ اس تخیل کو شاعرہ نے اس نعتیہ شعر میں بیان کیا ہے۔

جن و ملک ہمیشہ ان پر درود بھیجیں "صل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم" جاری بہ ہر زباں ہیں

ایک نعت کا ردیف قافیہ "کملیا والے" رکھا ہے جو کملی پاک کی تصغیر ہے یہ ایک عجیب انداز بیان ہے جو شاعرہ نے اختیار کیا ہے اور شعرائے امت کے معمول سے ہٹ کر اختیار کیا ہے:

Marfat.com

اگر مجھ کو بلائیں پاس آقا کملیا والے
میرے سوئے مقدر کو جگائیں کملیا والے

کیا شاندار بات ہے جو شاعرہ نے اپنے ان نعتیہ شعروں میں کہی ہے انداز سادہ ہے مگر پیغام انتہائی ارفع ہے:

اس کو بھولا نہیں پھر کوئی بھی سبق جس کو یاد ہوگیا ہے کلام آپ کا
حاجتوں سے اسے بے نیازی ملی جس نے دل سے کیا احترام آپ کا

شاعری کی دنیا میں یہ ایک طویل بحر ہے جو شاعرہ نے اپنی ایک نعت شریف میں اختیار کی ہے اتنی طویل بحر میں شعر کے وزن کو قائم رکھنا بہت بڑی فنکاری اور ادبی چابکدستی کی دلیل ہے۔نعت کا مطلع اور مقطع پیش خدمت ہے:

(مطلع) ہو اجازت اگر کملی والے پیا ، ہم تیرا نام لے لے کے جیتے رہیں
دنیا والوں کی نظروں سے بچتے ہوئے یہ شراب محبت ہی پیتے رہیں
(مقطع) شآد کیسا یہ دستور مے خانہ ہے جو بھی ساقی سے مانگے وہ دیوانہ ہے
کملی والے کا لیکن وہ مے خانہ ہے جہاں طالب کا مطلوب مے خانہ ہے

تین شعروں کی اس مختصر نعت میں شاعرہ نے ہر شعر میں مختلف تخیل بیان کیا ہے جو شاعرہ کی قدرت بیانی کی دلیل ہے:

غلامان احمد کو پروا نہیں ہے زمانہ کئے جائے ہم پہ جفائیں
خدا ان کے اخلاق کا مدح خواں ہے جو گالی کے بدلے میں دیتے دعائیں
گناہ شآد دھل جائیں سارے کے سارے ہم اشکوں کے موتی کچھ ایسے لٹائیں

کتنی عظیم اور مقدس خواہش ہے جو شاعرہ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کر رہی ہیں:

یا رب طفیل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عشق رسول دے

Marfat.com

آنکھوں میں مَیں لگا لوں طیبہ کی دھول دے

یہ بھی شاعرہ کی معصوم و مقدس خواہشیں ہیں۔ جن کا وزن، ردیف، قافیہ اشعار بالا سے مختلف ہے:

اک وہی کہ شفاعت ہے جن کی قبول
کاش بن جاؤں میں ان کے قدموں کی دھول
ان کے فضل و کرم کی طلب گار ہوں
رہنے دیں گے کبھی بھی نہ مجھ کو ملول

مقطع میں شاعرہ اپنے پڑھنے والوں کو یہ بھولا ہوا سبق یاد دلا رہی ہیں:

پیروی شآد اُن کی ہے لازم ہمیں لے کے آئے دنیا میں پیارے اصول

شاعرہ نے ایک نعت شریف میں اپنی ایک خواہش مسعودہ کا اظہار اشعار ذیل میں کیا ہے:

جو بے پر کو بے ذر کو لے جائیں اڑا کر چلیں کاش طیبہ کو ایسی ہوائیں

شآد نے اپنے ایک نعتیہ شعر میں اپنے آپ کو دربار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادنیٰ گدا سمجھتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا ہے۔

یہ شآد مدح خوان محمد جو ہوئی ہے دربار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اک ادنیٰ گدا سمجھو

ایک اور نعت شریف کے آخری دو شعر خصوصی توجہ کے قابل ہیں:

کیوں نہ نقش قدم کی کریں پیروی جس پر راضی ہیں وہ اس پہ راضی خدا
حشر کے دن شفاعت ملے آپ کی روز و شب شآد کی ہے یہی التجا

محب و عاشق، محبوب و معشوق کو پیغام بھیجتے ہیں۔ سلام بھیجتے ہیں، عرض احوال پہنچاتے ہیں۔ قاصد کی دیانتداری اور صدق و صفا بھی معلوم ہے مگر جو مزہ اپنی زبان سے کہنے میں ہے وہ قاصد کے ذریعے پیغام رسانی میں کہاں؟ شآد چغتائی اسی خیال کو

Marfat.com

درج ذیل نعتیہ شعر میں یوں بیان کرتی ہیں:

یہ مانا کہ تو قاصد معتبر ہے مگر داستان وہ جو ہم خود سناتے

شاعرہ قیامت کے دن حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہونے والی عزتوں، سعادتوں، فضیلتوں اور برکتوں کے طفیل اپنا ''وقار'' بلند ہونے کا ذکر ان الفاظ میں کر رہی ہیں۔ چنانچہ نعت شریف کا مقطع یوں ہے:

جو عاصیوں کو گلے لگائیں جو دشمنوں کو معاف کر دیں
اسی شفاعت سے شاؔد ہوگا حشر میں اونچا وقار اپنا

آستانہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی روضہ انور پر حاضری کی شاعرہ شدید خواہش رکھتی ہے۔ ان کی اکثر نعتوں میں ان کی یہ تمنائے شدیدہ ذکر ہوئی ہے۔ مثلاً:

یہ حسرت ہے کہ میں جاؤں کبھی اس آستانے پر
کہ جو مشکل کشا مشہور ہے سارے زمانے پر

شاعرہ شاؔد چغتائی نے زیر عنوان نعتوں میں بھی مختلف انداز ہائے بیان میں لفظوں، تشبیہوں، استعاروں، رمزوں اور کنائیوں میں خوش رنگ گلکاری کی ہے۔ اکثر جگہوں پر واضح انداز بیان کو اختیار کیا ہے۔ اس سلسلے میں ہر عنوان پر مختصر گفتگو کی جاتی ہے:

حرف تمنا: (مطلع) عشق نبی میں مجھ کو اتنا گداز کردے
دیدار مصطفٰے سے مجھے سرفراز کردے

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم: (مطلع) آج کے دن صورت انساں میں آیا نور تھا
بھیج کر دنیا میں جس کو خود خدا مسرور تھا

حسرت مدینہ: (مطلع) نظارے مدینے کے آنکھوں میں سمائے ہیں
جس سمت نظر اُٹھے وہ سامنے آئے ہیں

Marfat.com

مدینہ میں آخری شب: (مطلع) رسول اللہ یہ میری حاضری منظور ہو جائے
گناہوں سے سیاہ یہ دل بھی نور و نور ہو جائے

شب قدر: (مطلع) کل راتوں سے افضل ہے شب القدر کی یہ رات
بخشش کی ، عبادت کی ، ریاضت کی ہے یہ رات

تمنا: (مطلع) مدینے والے کے در پر کبھی جو جائیں گے
ہمیں یقین ہے کہ خالی نہ وہ لوٹائیں گے
(مقطع) اسی تمنا میں گزرے گا شاؔد یہ جیون
خدا کے پاس یہی عشق لے کے جائیں گے

راز و نیاز: (مطلع) اگر مجھ کو بلائیں پاس آقا کملیا والے
مرے سوئے مقدر کو جگائیں آقا کملیا والے

یکار موسیٰؑ کا جواب: (مطلع) تو نے پکارا تیرے در پہ میں آئی
بگڑی بنا دے مولیٰ تیری دہائی

حرف اُمید: (آخری دوشعر) وہاں کملی والے کے لطف و کرم سے
در باغ جنت کے ہم پر کھلیں گے
اسی دن تو یہ شاؔد بھی شاد ہوگی
کہ جس دن پیا کے نظارے ملیں گے

آقا: (مطلع) آپ ناراض ، کیسے مناؤں میں آقا
مقدر کو کیسے جگاؤں میں آقا
(درمیانی شعر) میں سر رکھ کے قدموں میں اٹھوں کبھی نہ
یونہی عمر باقی بتاؤں میں آقا

Marfat.com

حسرت: (مطلع) سب جاتے ہیں آقا طیبہ، مجھ کو بھی بلاوا آجائے
تاثیر ہو میری آہوں میں اور سامنے روضہ آجائے

التجا: (آخری بند) ہو عاشقوں کے قافلے میں میرا بھی نام
ہر ہر قدم پہ سجدہ شکرانہ ہو ادا
جی بھی کے دیکھوں حرم کو، روضے کو آپ کو
وہ چشم بینا شاؔد کو کر دیجیئے عطا

بلاوا: (مطلع) مجھے یقین ہے بلاوا مجھے بھی آئے گا
وہ روضہ پاک خدا مجھ کو بھی دکھائے گا

فریاد: درمیانی زمانے میں کوئی نہیں ہے ہمارا
شعر اگر ہے تو تجھ سے فقط آشنائی
(مقطع) تمنا میری شاؔد سب جانتے ہیں
رہے دھیان ہو نہ میری جگ ہنسائی

التجائے رحمت: (مطلع) میرے آقا کرم کی نظر چاہیے
ہم غریبوں کی بھی کچھ خبر چاہیے

اپیل: (مقطع) لِلّٰہ ناشاد کو شاؔد کر دیجیئے
خدا سے مجھے بخشوا دیجیئے

التجائے نظر کرم: (مطلع) میرا پیمانہ خالی ہے ذرا نظر کرم کر دے
طفیل مصطفٰے مولا اسے بھی تو ذرا بھر دے

بیچارگی: (مطلع) داغ عصیاں کے دُھلنے کی اُمید میں
رات رو کر گزاری گنہگار نے

Marfat.com

قلبی تمنا: (مطلع) تمنا ہے محمد نام لب پر بار بار آئے
کہوں صل علی تو روح پرور اک خمار آئے

(درمیانی شعر) کبھی طیبہ سے پروانہ بھی میرے نام آجائے
میرے اجڑے ہوئے دل سے خزاں جائے، بہار آئے

اس نعتیہ کلام کے مقطع میں شاعرہ نے ایک انتہائی مومنانہ اور عاجزانہ اور عاشقانہ تصور پیش کیا ہے۔ فرماتی ہیں:

حقیقت جب کھلی اس زندگی کی شاؔد یہ جانا
وہی گھڑیاں مقدس، جو تیرے در پر گزار آئے

حسرت دل: (مطلع) دیار پاک کا مجھ کو دیدار ہو جائے
کبھی حجاج میں میرا شمار ہو جائے

اس نظم کے اس شعر میں شاعرہ نے کیسی زبردست ادبی لطافت کو استعمال کرتے ہوئے اپنی خواہش دل بیان کی ہے:

وضو کراؤں میں باغ نبی کے پھولوں کو
خوشی سے چشم میری اشکبار ہو جائے

نخل امید: (مطلع) کملی والے کے در پر جو ہم جائیں گے
ہے یہ یقین کہ خالی نہ وہ لوٹائیں گے

صدا: (مطلع) یا نور اللہ، محبوب اللہ
سن لیجئے میرے دل کی صدا

آرزو: (مطلع) الٰہی دکھا دے مدینے کی بستی
جہاں رات دن تیری رحمت برستی

Marfat.com

بلاوا: (مطلع) اس طرف سے بلاوا اگر آ گیا
ایک دن ہم بھی سوئے حرم جائیں گے
(مقطع) ساتھ اپنے نظارے چلیں گے سبھی
نعت پڑھتے ہوئے شاؔد جب جائیں گے

یقین: (مطلع) مجھے یقیں ہے بلاوا مجھے بھی آئے گا
وہ روضہ پاک خدا مجھ کو بھی دکھائے گا

شاعرہ کتنا لطیف خیال شعر کی زبان میں پیش کر رہی ہیں۔ جو ان کی قادر الکلامی کا منہ بولتا ثبوت ہے:

ضرور سمجھیں گے وہ میری حسرتوں کی زباں
خیال خستہ تو آخر انہیں بھی آئے گا

مقطع میں شاعرہ جس خوبی کو عظمت قرار دے رہی ہیں۔ وہ واقعی ایک عاشق صادق کی سوچ ہو سکتی ہے:

اے دنیا والو! کرو رشک میری قسمت پر
کہ شاؔد نام غلاموں کی صف میں آئے گا

سویرے سویرے: (مطلع) لیا میں نے جس وقت نام محمد بڑا لطف آیا سویرے سویرے
درِ پنجتن سے یہ آواز آئی خدا کو منا لو سویرے سویرے

ایک نعتیہ قوالی کا یہ شعر شاد چغتائی کی نعت کے اس مطلع سے بہت مماثل ہے۔ جس میں شاعر نے کہا ہے:

عبادت کا سودا سویرے سویرے، منافع کمایا سویرے سویرے
خزانہ محبت کا ہاتھوں میں لے کر یہیں پر بلایا سویرے سویرے

دردِ فرقت: (مقطع) روبرو ہو کے بیاں شاؔد کروں گی مقصد
راز کی بات کو کس طرح زباں پر لاؤں

Marfat.com

اب شاؔد چغتائی کا پنجابی نعتیہ کلام برائے تبصرہ حاضر ہے۔ کتاب میں موجود پنجابی کلام میں بھی شاعرہ نے اردو کلام والی ترتیب کو قائم رکھا ہے یعنی حمدیہ کلام، پھر نعتیہ کلام، پھر زیرعنوان نعتیہ کلام اور آخر میں ''متفرقات'' پیش کئے ہیں۔ ان چاروں طرز ہائے کلام پر تبصرہ اور شعری اقتباسات درج ذیل ہیں۔

حمد

اس حمد میں شاعرہ اپنے دل کی بے چینی، اپنے ذہن کی بے قراری اور اپنی نفسیاتی کیفیت کا اظہار تکلیف اور استغاثہ بدرگاہِ رب العلمین پیش کرتی ہیں۔ ان کے ساتھ وقت اور ساتھیوں نے جو جو سلوک ناگفتہ کیا اس کو اشاروں، کنائیوں میں یوں بیان کرتی ہیں۔

(مطلع) ربا سچیا تو میریاں دعاواں سن لے
ایس ٹُٹے ہوئے دل دیاں صداواں سن لے

(درمیانی شعر) لُچیاں دے لُچ توں شریف پئے لکدے
جھوٹے پئے نچدے تے سچے پئے چھُپدے

مناجات: (مطلع) یا مولا فریادی بن کے در تیرے میں آئی
میں ڈاہڈی وچ مشکل پھس گئی کردے کرم الٰہی
ربا میری جھولی خالی نال مراداں بھر دے
مولا توں کریم کہاویں کرم میرے تے کردے

(مقطع) نا اُمید نہ کر ہن مینوں تینتے ساریاں آساں
تری بے پروائی دے نال بن جاون نہ یاساں

Marfat.com

آس: یہ ایک دوہڑا ٹائپ حمدیہ نظم ہے جس میں اشارے کنائے زیادہ ہیں۔قبر کا احوال ہے اور آخرت کی یاد ہے۔اس نظم کے چند شعر لطف طبع کیلئے حاضر ہیں۔

سجناں دے رنگ وچ رنگ لے تو من نی
ایتھے کھا جاناں تیرا کیڑیاں نے تن نی
جیہدے لئی رب نے بنائی کائنات اے
اوہدے اُتوں وار دیئے تن من دھن نی

ذکر کلمہ: یہ بھی ایک عوامی نظم کی طرح حمدیہ نظم ہے۔جس کے تین مصرعے پنجابی میں ہیں اور چوتھا مصرعہ ''پڑھو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' ہے۔اس کا مطلع اور مقطع پیش خدمت ہے تاکہ اس عوامی حمدیہ نظم کا بھرپور لطف اٹھایا جا سکے۔

(مطلع) جیہناں رب نال پریت لگائی اے
اوہدے دل دی ہووے صفائی اے
ایس کلمے رونق لائی اے
پڑھو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

(مقطع) ایس کلمے دا ورد پکا لیئے
ایہنوں دل دے وچ وسا لیئے
اسیں رب نوں شاد منا لیئے
پڑھو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

رب دے حضور اک فرمائش: اس حمدیہ نظم میں شاعرہ اللہ تعالیٰ سے بے باک گفتگو کرتی ہیں۔اگرچہ رب کریم سے دعائیں، حاجتیں اور مناجاتیں پیش کر رہی ہیں مگر شعری گھن گرج ایسی ہے جیسے کوئی بانکا شاعر، نک چڑھا منگتا، قرب رکھن والا غلام اپنے مالک دی نرمی تے شفقت سے فائدہ اٹھا کر اس کے سامنے ایسے صدا بلند کر رہا ہو جیسے

Marfat.com

آقا و مالک تو اپنی حلیم الطبعی کی وجہ سے گوارا کرے اور فرمائش بھی پوری کرے مگر دیکھنے والا، حفظ مراتب کو قائم رکھنے والا اور مؤدب غلام اسے گستاخی خیال کرے۔ حمد کے چند اشعار حاضر ہیں۔

ایہو جہیاں ساڈے تے ہیریاں جھلائیں ناں
سجناں نوں ساڈے کولوں دور توں ہٹائیں ناں
ایویں رب ہون دا حساب دینا پوے گا
سدھراں نوں ساڈیاں توں ایویں ٹرخائیں ناں
بہتا چر ویکھیا کھڈونیاں دی کھیڈ نوں
ایہو جیہا ساڈا اے تماشا ہن لاویں ناں

''پنجابی نعت'' میں شاعرہ نے اردو نعت کی طرح دل کھول کے رکھ دیا ہے۔ کہیں مدینے جانے کی آرزو ہے، کہیں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رازدل کہنے کی تمنا ہے کہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف و فضائل کا بیان ہے اور کہیں متفرق تخیلات کا بیان ہے:

(الف) مورکھا مدینے جاکے اوس نے کی لینا ایں
جنہاں اکھاں میٹ کے دیدار کر لینا ایں (1)

(ب) عشق والیاں پونیاں نہ ایویں کتی جا توں
ڈاہڈا اوکھا ساہ والا چرخہ چلانا ایں

1- دیکھیں اردو کا یہ شعر چغتائی کے زیر تبصرہ پنجابی شعر سے کتنا میل کھاتا ہے:
دل کے آئینے میں رکھی ہے تصویر یار
جب ذرا نظر جھکائی دیکھ لی

Marfat.com

(ج) شآد شاد رہنا ای تے پیار اوہدا بھلی ناں
جیہدا لڑ پھڑ پُل صراط لنگھ جانا ایں

ایک اور نعت میں شاعرہ یہ کہتی ہوئی نظر آ رہی ہیں:

نبی دا پیار مل جاوے تے فیر دنیا توں کی لیناں (1)
ملے نہ دید جد تائیں میں ایس در توں نئیں جاناں

ایک اور نعت شریف میں شاعرہ نے جو مطلع لکھا ہے وہ بڑا مشہور عام تصور ہے جو اکثر نعتوں میں پایا جاتا ہے۔

سارے ٹر پئے مدینے میری واری نہ آئی
کملی والیا سائیاں تیرے ناں دی دہائی (2)

شآد چغتائی نے ایک پنجابی نعت میں آخری بند میں کس ندرت اور ادبی لطافت کے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کی ہے اس کا اندازہ کیجئے:

در تیرے بیٹھ کے نظارے جیہڑے آن گے شآد جیہے پاپیاں دے پاپ دھل جان گے
واسطہ نواسیاں دا در تو نہ دور کر والیا مدینے دیا دوریاں نوں دور کر

دیکھئے کہ شاعرہ ایک پنجابی نعتیہ نغمہ میں کس انداز میں اور کس لحن میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت گا رہی ہیں:

سوہنے نال اکھیاں لا بیٹھی اوہنوں دل دے وچ سما بیٹھی

1- ایک پنجابی فلمی نغمے میں میڈم شاد چغتائی کے اس نعتیہ تخیل کو یوں مصور کیا گیا ہے:
جے اک تیرا پیار مینوں ملیا میں دُنیا توں بور کی لینا

2- ایک دوسری نعت کا مطلع بھی شاد چغتائی کے اس شعری تخیل کی تائید کرتا ہے:
آساں لگیاں مدینے نوں جاون دیاں میری واری نہ آوے تے میں کی کراں

Marfat.com

ہن کوئی مینوں روکے ناں ہن کوئی مینوں ٹوکے ناں
میں ٹھنڈ سینے وچ پا بیٹھی سوہنے نال اکھیاں لا بیٹھی

شاعرہ دربار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیا آس لے کر جا رہی ہیں۔ اس کا انداز ایک پنجابی نعت کے آخری بند کے مطالعہ سے کریں:

اوہدے دربار جھولی خالی لے کے جاواں گے
نال مراداں اسیں بھر بھر آواں گے
دل وچ ایہو آس لے کے ای چلیئے
چلو چلو چلیئے مدینے ول چلیئے

شاعرہ نے ایک پنجابی نعت کے مندرجہ ذیل شعر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کتنی زبردست رمز کے ساتھ اشارہ کرتی ہوئی کہہ رہی ہیں:

سوہنا میرا میم دی مروڑی اوہلے وسدا
اسیں اوہنوں دل والے شیشے وچ تکیئے

محسن کاکوروی نے اپنی ابتدائی دور کی نعتوں میں ایک دفعہ یہ تخیل ناپسندیدہ پیش کیا تھا اس طرح کا انداز بیاں علامہ اقبال نے بھی ناپسندیدہ قرار دے کر اپنی نعتوں سے خارج کر دیا تھا:

دکھایا وہ میم کا جو گھونگھٹ احد کو احمد میں دیکھا پرگھٹ
خدا کو دیکھا جو وا کو دیکھا نرالی سج دھج دکھا کے مارا

محترمہ شاؔد چغتائی نے بھی اسی انداز ناپسندیدہ کو اختیار کیا ہے اور خدا اور رسول کو ایک ہی ذات قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ وہ کہتی ہیں:

Marfat.com

رب تے رسول کدی وکھ نہیں ہوندے
میم والا گھنڈ اسیں چک کے تے تکئے (1)

شاعرہ ایک نعت میں ''کسی'' سے کہہ رہی ہیں شائد پہریدار سے کہہ رہی ہیں: (2)

کملی والے دے دربار جا لین دے لیکھا ستیاں ہویاں نوں جگا لین دے
پہرے دارا نہ اج مینوں روکیں ذرا پھٹ ہجر دے توں مینوں وکھا لین دے

شاعرہ نے اپنی ایک اور نعت میں عشق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی دل و دماغ کو پتھر قرار دیتے ہوئے اسے بے کار اور لایعنی شے قرار دیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتی ہیں:

جیہدے وچ نہیں پیار محمد دا اوس دل پتھر نوں کیہ کریئے
جیہدے وچ سرور نہیں احمد دا اوس سر پتھر نوں کیہ کریئے

ایک اور طویل البحر نعت میں شاعرہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے خلفاء راشدین کا ذکر چمن اور تاروں کی تشبیہ سے کیا ہے۔ چنانچہ مطلع میں وہ کہتی ہیں:

اک دیس عرب وچ چمن چڑھیا جیہدی چانی جگ وچ سارے نی
ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ ایس چمن دے روشن تارے نی

1- محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا میم (میم والا گھنڈ) ہٹا دیں تو باقی حمد رہ جاتا ہے جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے خاص ہے۔ شاعرہ کے اندازِ بیان سے اللہ تعالیٰ کی ذات کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیا جاتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو خدا قرار دے دیا جاتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک، ہونا یہ چاہیے:

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

1- ایک اور نعتیہ قوالی میں یہی انداز بیان یوں اختیار کیا گیا ہے:

تیری خیر ہووے پہریدارا روضے دی جالی چم لین دے
اساں تکناں ایں رب دا نظارہ روضے دی جالی چُم لین دے

Marfat.com

ایک اور پنجابی نعت میں شاعرہ رومانوی انداز میں سید کملی والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں خطاب بہ انداز دلربائی کر رہی ہیں۔

کملی والیا بلا لے ساتھوں رہیا نہیوں جاندا
ڈاہڈا درد جدائی ساتھوں سہیا نہیوں جاندا
عیباں والی آں سیدا ، شاد رہیا نہیوں جاندا
ڈاہڈ درد جدائی ساتھوں سہیا نہیوں جاندا

آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دید پر عقیدت کو شاعرہ حج اکبر کے ثواب کی نیکی قرار دے رہی ہیں ایک نعت کا مطلع یوں ہے۔

(مطلع) چک میم دا پردہ مکھڑے توں دل دید بناں نہیں رجدا اے
کیوں نہ ویکھن نوں مُکھ چاہوے اے ثواب تے اکبری حج دا اے

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ردیف قافیے والی نعتیں تین چار ہیں جو شاد چغتائی کے نعتیہ مجموعے ''جام طہور'' میں شامل ہیں۔ ان میں سے ایک پنجابی نعت میں شاعرہ یا رسول اللہ کے قافیہ سے یوں سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہیں:

کدی دکھڑے سنو تے میں سناواں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
. کہانی. نال اشکاں دے سجاواں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

''نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کی تخلیق سے لے کر ''ولادت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' تک کے سفر تک کی کہانی شاعرہ نے جن اشعار میں بیان کی ہے ان میں سے ایک بند (مطلع) میں شاعرہ یوں گویا ہو رہی ہیں:

رب نے محمد لئی اے دنیا بنائی اے — ایسے لئی تے اوہدے پچھے دنیا شیدائی اے
اپنا ای نور اوہنے وکھ کر لتا سی — قطبی ستارے وچ اوہنوں رکھ لتا سی
سجدہ فرشتیاں نے اوسے نوں تے کیتا سی — ج تک اوہدے اگے جھکدی خدائی اے

Marfat.com

رب نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لئی اے دنیا بنائی اے

شآد چغتائی نے اپنے کلام میں اظہار بیان کے لئے آزاد نظم سمیت تقریباً ہر طرح کی صنف سخن کو آزمایا ہے اور خوب چابکدستی سے آزمایا ہے۔ ایک نعتیہ نغمہ میں وہ یہ راز دل کھول رہی ہیں۔

اج لوکو! مینوں نہ روکو ، مینوں سجناں ویہڑے جان دیو
اوتھے یار نے دید کرانی اے مینوں رج کے عید منان دیو

''عرضی اک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے ناں'' کے عنوان سے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شاعرہ نے ایک دلی تمنا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یوں بیان کی ہے:

میں ہوگئی غماں نال چور مدینے والے شہر مدینہ میتھوں دور
مینوں سد لووَ ہن یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینے والے شہر مدینہ میتھوں دور

شآد چغتائی کی ایک نعت ''تاہنگ'' کا مطلع اور مقطع ملاحظہ کریں کہ شاعرہ کن کن عشقیہ وہجریہ کیفیتوں سے گزر رہی ہیں:

تاہنگاں لگیاں مدینے دے ماہی دیاں ، چین اک پل نہ آوے تے میں کیہ کراں
کملی والے نوں جاکے کہویں راہیا ، یاد تیری ستاوے تے میں کیہ کراں (1)
آساں لگیاں مدینے نوں جاون دیاں ، میری واری نہ آوے تے میں کی کراں

شآد چغتائی کی ایک فکر انگیز نعتیہ نظم ''سوہنے دی تسبیح'' کے پہلے دو شعر یوں ہیں۔ دیکھئے شاعرہ کس انداز میں اپنے قاری کو کیا پیغام دے رہی ہیں:

1- ذرا غور کریں ، پھر غور کریں اور دیکھیں کہ شآد چغتائی کے ان اشعار میں ایک مشہور عالم نعت کے اس مطلع کی جھلک تو نہیں:

آساں لگیاں مدینے نوں جاون دیاں ، میری واری نہ آوے تے میں کیہ کراں

Marfat.com

اوس سوہنے تسبیح گھلی اے ، جیہڑا دل میرے وچ وسدا اے
شکرانے دے اتھرو کردے نیں اج دل پیا کھڑ کھڑ ہسدا اے

شاؔد چغتائی کی نعتیہ نظم ''نظام مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' دراصل ترانہ نما نظم ہے جس میں شاعرہ نظام مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی برکات پر یوں روشنی ڈال رہی ہیں:

نظام مصطفٰے آوے گا تے فیر آکے رہوے گا
اے چانن فیر ہووے گا تے فیر ہوکے رہوے گا
(نظام مصطفٰے کی آمد ہوگی)

شرافت دی سر بازار نہ تذلیل ہووے گی
اوہ کملی والا ضامن اے تے اوہ ضامن ای رہوے گا
(تکریم انسانیت)

نہ غنڈے فیر رستے اسطراں راہواں چہ روکن گے
اوہناں دا کالا منہ ہووے گا فیر ہوکے رہوے گا
(حفظ وامان)

میرا خیال ہے کہ نظام مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے شمار فوائد میں سے یہ چند فوائد وثمرات بنیادی ہیں۔ جن کا شاعرہ نے اپنے نعتیہ ترانے میں ذکر کر دیا ہے۔ شاؔد چغتائی نے اپنی حمدیہ نظم ''الارض للہ'' میں اللہ کا اپنے بندے کے دل میں بسنے کا ذکر کیا ہے۔ قرآنی فرمان ''نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ'' کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے اس کی جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ شاعرہ کی اس حمدیہ نظم کے چند اشعار تسکین ذوق کے لئے تحریر کئے جاتے ہیں:

اے سب کجھ ساڈے رب دا اے کی تیرا تے کی میرا اے
کی ایدھر اودھر لبھنا ایں ترے دل وچ سوہنا سویرا اے
کی مسجد ، مندر بھوناں ایں ترے دل وچ نور دا ڈیرہ اے

Marfat.com

شاؔد چغتائی نے دو مدحیہ نظمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے نوانات سے لکھی ہیں۔ جن میں سرکار علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کی منقبت، سرکار سید الشہدا کی حت اور ان عظیم ہستیوں سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہے یہ وہ شخصیات ہیں جن سے بت کرنا اور جن کا احترام کرنا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حت ہو اور سیدہ فاطمتہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی شان مطہرہ کی تعریف نہ ہو تو بات نامکمل سی لگتی ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی توصیف ہو اور اور قلم سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی توصیف لم نہ کرے تو عزو شرف کے ساتھ ساتھ خسران کا خطرہ بھی رہتا ہے۔ تذکرہ علی رضی اللہ عنہ د اور تذکرہ خلفائے ثلاثہ سے صفحات خالی رہیں تو ڈر ہوتا ہے کہ کہیں آخرت میں سرت وندامت کا باعث نہ بن جائے۔

بہر حال! شاعرہ نے جو ممکن ہوا لکھ دیا جو مناسب سمجھا لکھ دیا۔ نہ لکھنا شاعرہ کے لئے کوئی وجہ طعن نہیں مگر کلام میں کمی و خامی کا عنصر ضرور آ گیا ہے۔ شاید ان سطور لو پڑھ کر شاعرہ کچھ اور کلام لکھ سکیں۔ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ'' کی شان میں شاعرہ یوں گوہر افشانی اور عقیدت بیانی کرتی ہیں:

علی رضی اللہ عنہ جس کا القاب شیر خدا تھا　　جو طاقت میں یکتا و مظہر خدا تھا
شہادت کا مرتبہ ملا شاؔد اُن کو　　سر عام جس نے کفر کو پکارا

''حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ'' میں شاعرہ مدحت حسین رضی اللہ عنہ شہزادہ کونین کے سلسلے میں یوں رطب اللسان ہیں:

حسین ابن علیؓ نے شمع آزادی جلائی تھی
اسی کی لَو میں راہ حق مسلماں کو دکھائی تھی
پیا جام شہادت شاؔد اُس نے راہ اللہ میں
یونہی اک مرد حق نے قوم کی قسمت جگائی تھی

Marfat.com

''جی کردا اے'' کے عنوان سے شاؔد چغتائی نے ایک نظم بھی لکھی ہے جسے انہوں نے ''نعت'' قرار دیا ہے اس نظم کے چند اشعار ذیل میں درج ہیں:

اک دن تیرے کول آواں جی کردا اے
سارے دُکھڑے کھول سناواں جی کردا اے
ہنجواں دے نال خود سمجھاواں جی کردا اے
اک دن تیرے کول آواں جی کردا اے

محترمہ شاؔد چغتائی صاحبہ بڑی منجھی ہوئی اور قادر الکلام شاعرہ ہیں۔ ان کے جذبے صادق ہیں۔ ان کا عشق ''نویکلا'' ہے، ان کے خیالات و عقائد جمہوری ہیں۔ اگرچہ کہیں کہیں غیر جمہوری بھی ہو گئے ہیں۔ جن کا تذکرہ پیچھے گزر چکا ہے۔ ان کا قلم رواں ہے ان کا بیان بڑا سہل اور بامعنی ہے، اُن کی شعری بندش بہت مناسب ہے، ان کے کلام کا تعارف بلکہ خوب تعارف ہو چکا ہے۔ اب لازم ہے کہ مشاہدہ میں آئے کچھ تسامحات پر بھی گفتگو ہو جائے امید ہے کہ شاعرہ ان معروضات کو بطور اصلاح و مشورہ لیں گی۔

نعت لکھنا شان ہے اور شان ہے مشکل بہت
نعت پڑھنا آن ہے اور آن ہے مشکل بہت
گر اشاعت نعت ہو اور خوب شان و بان سے
یہی تو ایمان ہے اور ایمان ہے مشکل بہت (زاہد)

معروضات یہ ہیں:

(الف) محترمہ شاد چغتائی صاحبہ سے عرض ہے کہ وہ اپنے کلام کو اشاعت سے پہلے کم از کم ایک مرتبہ بنظر غائر ضرور پڑھیں (رسماً نہیں) تاکہ جہاں کہیں جھول محسوس ہو اشاعت سے پہلے اسے صحیح کر لیا جا سکے۔

(ب) کم از کم ایک دو نعتیں ایسی ضرور شامل کلام کریں جن کا ردیف قافیہ ختم نبوت، ختم

Marfat.com

رسالت، خاتم النبیین، خاتم المرسل یا نبی آخر الزماں، نبی اول و آخر، اے آخری نبی وغیرہ ہوتا کہ تاجدار ختم نبوت کی ختم المرسلینی نعت کا مزاج بن جائے۔

(ج) یا رسول اللہ کے قافیے والی نعتیں تین یا چار کُل کلام میں آئی ہیں۔ ان کی تعداد کے بڑھائے جانے کی بھی ضرورت ہے۔

(د) صلی اللہ علیہ وسلم اور صلوا علیہ و آلہ کے ردیف قافیے والی ایک بھی نعت جام طہور میں شامل نہیں ہے۔ قابل توجہ امر ہے۔

(ہ) نعتوں کو عوامی رنگ سے پاک ہونا چاہیے۔ جن نعتوں میں نغموں، دوہڑوں یا عموامی اشعار کا تاثر جھلکتا ہے ان کو مناسب انداز میں بدلنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے کہ نعت لکھنا شاید سہل ضرور ہو مگر آسان نہیں۔ عرفی کا خیال ہے:

عرفی مشتاب ایں رہ نعت است نہ صحراست
آہستہ کہ رہ بردم تیغ است قدم را

مفہوم یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت لکھنا تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔ سرکار کے مقام و ادب میں ذرا سی کمی ہوگئی تو کافر اور ذرا سا بڑھا دیا گیا تو بھی ارتکابِ کفر ہوگیا۔ لہٰذا عرفی اور اساتذہ کا خیال اور نصیحت ہے کہ:

با خدا دیوانہ باش ' با محمد ہوشیار

(و) تمام نعتوں کے ردیف قافیے سرسری نظر سے نہیں بلکہ گہری نظر سے دیکھے جانے ضروری ہیں اور کوئی حرج نہیں اگر محترمہ شاد چغتائی صاحب کسی دوسرے ماہر فن کو دکھالیں کیونکہ آج کی احتیاط کل کی خفت سے بچا سکتی ہے۔

(ز) محترمہ شاد چغتائی کا قلم بڑا رواں ہے، خیالات بڑے سہل ہیں اور انداز بیاں بڑا مناسب ہے کیا ہی بہتر ہوا گر طباعت و اشاعت بھی اعلیٰ درجے کی ہو اس لئے کہ:

نعت لکھنا شان ہے اور شان ہے مشکل بہت

Marfat.com

نعت پڑھنا آن ہے اور آن ہے مشکل بہت
گر اشاعت نعت ہو اور خوب شان و بان سے
شائع کرنا جان ہے اور جان ہے مشکل بہت (زاہد)

(ح) شاعرہ اتنا گوناگوں خصوصیات کا حامل کلام مرتب کرنے اور اسے چھاپنے پر پرعزم ہونے پر خصوصی مبارک باد کی مستحق ہیں سب عقیدت مندوں کا رویہ یہ ہونا چاہیے۔ پیش کرنا ہمارا کام اور قبول کرنا سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام:

ہم کریں گے پیش خدمت شوق سے
کچھ عقیدت، کچھ ندامت ،ذوق سے (زاہد)

(ط) اگرچہ شاعرہ نے اپنے کلام وصف خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس تاثر کا اظہار بھی کیا ہے کہ

بے مایہ سہی لیکن شاید وہ پسند کر لیں
چُن لی ہیں نعتوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں
(بہ ترمیم مقطع مولانا محمد علی جوہر)

لیکن بہت اچھا ہوگا۔ نہایت شاندار ہوگا جب شاعرہ اس کو مزید محنت و جستجو سے، خوب بنا کر، سنوار کر اعلیٰ پیرائے میں اور نفیس انداز میں پیش کریں اور یہ کوئی مشکل نہیں بس ہمت، جنوں، جرأت عاشقانہ اور جذبہ رِندانہ چاہیے۔

تیرے جذبے نوں آکھاں سلام شاد جی
اللہ تہانوں رکھے آباد شاد جی
پوری ہووے گی تہاڈی مراد شاد جی
نعت پڑھ کے خوب آئے گا سواد شاد جی (زاہد)

وصلی اللہ تعالیٰ علی رسول خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ واہلبیتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

Marfat.com

کتاب: جہان امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ

مؤلفہ: محمد صادق قصوری

جناب محترم مولانا محمد صادق قصُوری صاحب

السلام علیکم!

گزشتہ دنوں ''جہان امیرِ ملت'' موصول ہوئی۔ عنائتِ کریمہ کا بہت شُکریہ! ۲۰۰ صفحات کی یہ کتاب آپ کی تحقیق اور فنی تجربے کا نچوڑ ہے آٹھ ابواب پر مشتمل آپ نے اس کتاب مستطاب میں نہایت علمی، فکری اور معلوماتی گفتگو کو سمیٹا ہے کتابیات کا باب تو پوری کتاب کی جان ہے ۸۹ کتابوں کی فہرست تحقیقی نکتہ نظر سے مرتب کی گئی ہے فُٹ نوٹس میں کتابوں کے حوالے اور وضاحتی گفتگو قدیم تحقیقی طریقہ کار کا نمونہ ہیں۔ کتاب کے مآخذ میں کچھ ایسے علمی ''سورسز'' (Sources) بھی شامل ہیں جو معروف نہیں مثلاً واپڈا کا مجلّہ ''برقاب'' کا قائداعظم نمبر۔ مآخذ (ص ۱۹۹ پر) شمار نمبر ۳۷ تا شمار نمبر ۸۹ میں شامل جرائد و رسائل اور تحقیقی مجلوں میں سے چند ایک معروف کو چھوڑ کر باقی کے اداروں یا ناشروں کا ذکر نہیں کیا گیا مثلاً سہ ماہی ''العلم'' سہ ماہی ''اقبال ریویو'' ماہنامہ انوار الصوفیہ ''سیالکوٹ اور قصور، ماہنامہ ''اشرفی'' کچھوچھہ شریف (بھارت) اور ''ترجمان اہلسنت'' کراچی کے ناشرین معلوم نہیں ہیں اگر چہ پبلشرز تو کسی کتاب کے بھی نہیں بتائے گئے مگر رسائل کے پبلشرز بطور خاص لکھے جانے چاہییں تھے۔

''جہانِ امیر ملت'' دراصل سنوسی ہند، حضرت پیر سید حافظ جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات ہے ۱۸۴۱ء میں پیدا ہونے والے اور

Marfat.com

۱۹۵۱ء میں راہی مُلک عدم ہونے والے آفتاب ولایت، ماہتابِ علم وعمل، نجم وکوکب تحریک پاکستان کے بارے میں ''پوائنٹ ٹُو پوائنٹ'' معلومات باب اول برعنوان ''امیر ملت کے ماہ وسال'' میں ص۔ ۷ تا ص۔ ۱۱ پر دی گئی ہیں ''امیر ملت اور تحریک ختم نبوت'' میں ص ۱۲ تا ص ۳۱ میں ہندوستان میں قادیانیت کے فتنہ کی سرکوبی میں مسلمانان ہند کی کوششوں میں قبلہ حافظ صاحب کے ''لِیڈنگ رول'' (Leading Role) کو نمایاں کیا گیا ہے اس باب کی کچھ معلومات معلوم شُد ہیں اور کچھ نئی اور معلوماتی۔ تیسرے باب ''امیر ملت اور تحریک خلافت'' پر گفتگو۔ ص ۳۳ تا ص ۵۳ تک کی گئی ہے جس میں ۱۹۱۹ء کی تحریک خلافت برائے خلافت ترکی میں محترم المقام حضرت محدث علی پوری کے نمایاں کردار کو حوالوں کے ساتھ سامنے لایا گیا ہے۔ ص ۵۴ تا ص ۱۰۵ پر ''امیر ملت اور آل انڈیا سنی کانفرنس'' کا جائزہ لیا گیا ہے اس باب میں تحریک پاکستان میں اہل سنت علماء کے کردار کو واضح کیا گیا ہے اور مخالفین کے اس پراپیگنڈے کا بھی رد کیا گیا ہے جو وہ سنی علماء ہند کو تحریک پاکستان کا مخالف ظاہر کر کے کرتے ہیں ''سارداہل'' ۱۹۲۹ء میں ہندوستان میں برطانوی حکومت کی طرف سے کم عمری کی شادی کو خلاف قانون قرار دیئے جانے کا بل ہے جسے ایک ہندو ممبر ہر بلاس سارداہ نے پیش کیا یہ قانون مسلمانوں کے شرعی نکتہ نظر کے خلاف تھا لہذا حضرت امیر ملت نے اس بل کی منظوری کے خلاف ایک مُلک گیر تحریک چلائی۔ صفحہ ۱۱۵ تک آپ کی اس موثر اور فیصلہ کن تحریک کا احوال ہے۔ ص ۱۱۶ سے ''امیر ملت اور تحریک پاکستان'' کا باب شروع ہوتا ہے جو ص ۱۵۹ تک چلتا ہے یہ ''جہان امیر ملت'' کا سب سے طویل باب ہے جو کہ کتاب کی جان ہے تحریک پاکستان کے اس باب میں پیر صاحب کے مومنانہ ، بہادرانہ، جانفروشانہ کردار کا تذکرہ ہے جو آپ نے دن رات تحریک مطالبہ پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے دکھایا کہیں آپ کانگریس کے ساتھ نبرد آزما نظر

Marfat.com

آتے ہیں اور کہیں کانگرس نواز مولویوں سے پنجہ آزمائی کرتے، کہیں سیدھے سادے مسلمانوں کو سمجھا رہے ہیں اور کہیں زعماءِ تحریک سے ملاقاتیں ہو رہی ہیں، مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی سے عشق و جذب کا تذکرہ ہے، ایمانی وعرفانی خطابات ہیں اور محبانہ کردار ہے سب سے زیادہ حوالے (تعداد ستر) اسی باب کے آخر میں رقم کئے گئے ہیں۔

''اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ'' کا باب بھی پُراز معلومات ہے جگہ جگہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کے اقتباسات ہیں اور پیر گرامی کے نشری افکار ہیں۔ پنجابی اقوال ہیں حضرت امیر ملت کا یہ پسندیدہ شعر (شاعر حکیم الامت حضرت علامہ اقبال) بھی نقل کیا گیا ہے۔

رُخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ نگاہِ آئینہ ساز میں نہ دوکانِ آئینہ ساز میں

وقت آخر پیر علی پوری رحمۃ اللہ علیہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا جو شعر بار بار دہرا رہے تھے وہ بھی اس باب کی زینت ہے اور تبرکاً درج ذیل ہے۔

تیری بندہ پروری سے میرے دن گزر رہے ہیں
نہ گلہ ہے دوستوں کا، نہ شکایت زمانہ !

''قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ اور امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ'' کا باب۔ ص ۱۷۳ سے شروع ہوا ہے اور ص ۱۹۵ پر تمام ہوا ہے یہ کتاب مستطاب کا آخری باب ہے اس باب میں خطوط پیر صاحب بطرف قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور خطوط جناح بطرف محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ میں قائد کے ساتھ آپ کے تعاون کا اعلان ہے قائد کی تحریک میں شانہ بشانہ چلنے کا عزم ہے قائد کے لیے دعائیں ہیں آپ کا یہ فتویٰ نما قول بھی درج کیا گیا ہے۔

''محمد علی جناح ہمارا بہترین وکیل ہے اور مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ

Marfat.com

جماعت ہے"

قائداعظم کی وفات پر آپ نے ان جذبات کا اظہار کیا:

"ابھی ابھی جناح صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر سُن کر جس قدر صدمہ ہوا وہ احاطہ تحریر سے خارج ہے خیر مرضی مولی از ہمہ اولیٰ۔"

غرض کہ اس باب میں بھی تحریک پاکستان اور تاریخ پاکستان جگہ جگہ پھیلی ہوئی نظر آتی ہے اور حضرت امیر ملت کا سرفروشانہ کردار جگہ جگہ اپنی نورانی جھلک دکھاتا نظر آ رہا ہے۔

"جہانِ امیر ملت" نوع بہ نوع خوبیوں اور خصائص کا مرقع ہے مثلاً

(الف) اکثر اقتباسات اور حوالوں کو محولہ کتاب مع مصنف اور صفحہ نمبر کی قید کے ساتھ رقم کیا گیا ہے۔

(ب) جس باب پہ گفتگو شروع کی ہے آخر تک اسی باب اور اس کے متعلقات پر لکھا گیا ہے۔

(ج) انتہائی اہم اور ضروری موضوعات چنے گئے ہیں۔

(د) اکثر مقامات پر بے بنیاد اعتراضات اور خرافات کا ردّ کیا گیا ہے۔

(ہ) متعدد ابواب کے آخر میں مآخذات کی فہرست دی ہے۔

(و) کتاب کے آخر میں کتابیات کی ایک مکمل فہرست دے دی گئی ہے۔

(ز) اندازِ بیان تحقیقی، نکتہ نگاہ سنی حنفی بریلوی اور کلام معلوماتی ہے۔

(ح) عبارات کو اردو اور فارسی اشعار سے مزین کیا گیا ہے۔

جہاں کتاب مذکورہ میں خصائص و اوصاف کی کثرت ہے وہاں چند مقامات پر کچھ اضافوں اور وضاحتوں کی ضرورت بھی محسوس ہوتی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

Marfat.com

(۱) ایک باب پیر صاحب کے سلسلہ تصوف اور پیری مریدی کے متعلقات پر ہونا چاہیے تھا۔

(۲) ایک باب ''عقائد اہلسنت اور پیر صاحب علی پور'' پر ہونا چاہیے تھا تا کہ جہاں آپ کی وسیع القلبی (Libralism) کی مثالیں پیش کی گئی ہیں وہاں آپ کی مسلک و مذہب سے نسبت و تعلق بھی واضح ہو جاتا جو کہ روا داری سے زیادہ شدید تھا جیسا کہ ناچیز تبصرہ نگار کے علم میں ہے۔

(۳) اگر ''امیر ملت اور کشمیر'' کے حوالے سے خصوصی گفتگو شامل کتاب ہو جاتی تو آج کے ایک اہم علاقائی مسئلے پر قاری کی معلومات میں یقیناً اضافہ ہوتا۔

(۴) اکثر تقریروں میں سُنا اور مضامین میں پڑھا ہے کہ پیر صاحب نے ردّ مرزائیت و مرزا قادیانی کے سلسلے میں سچے نبی اور جھوٹے نبی کے درمیان پانچ فرق بیان کئے تھے مگر ہر جگہ پڑھنے کو چار ملے ہیں کتاب زیرِ تبصرہ میں بھی۔ص ۱۵ پر چار ہی فرق درج کئے گئے ہیں کیا اس کی مکمل تحقیق ہو سکتی ہے؟

(۵) ''قائداعظم کا مذہب ومسلک'' ایک متنازعہ مسئلہ رہا ہے منشی عبدالرحمٰن خاں چہل یک ملتان والوں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ قائداعظم نے مولانا اشرف علی تھانوی سے بیعت کی تھی اور اہل سنت کے طریقے میں شمولیت اختیار کی تھی کراچی میں ''ترکہ کیس'' میں قائداعظم اور آپ کی بہن مس فاطمہ کو اثنا عشری شیعہ ثابت کیا گیا ہے جو کہ سیاسی شہرت اور رائے کے احترام میں کبھی اپنا اثنا عشری مسلک ظاہر نہیں کرتے تھے اور شیعہ سنی کے جھگڑوں سے دور رہتے تھے ''جہانِ امیر ملت'' میں قائد اعظم کی پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری سے بیعت کا ذکر کیا گیا ہے اور پیر صاحب کا قائد

Marfat.com

کو ''ولی اللہ'' کا خطاب دینے کا حوالہ دیا گیا ہے ضرورت ہے کہ ''جہانِ امیر ملت'' کے آئندہ ایڈیشن میں اس عنوان پر کھُل کر گفتگو ہو اور اس حوالے سے کوئی یقینی نکتہ نظر متعین کیا جائے یاد رہے کہ یہ ایک بڑا اہم حوالہ جاتی موضوع ہے۔

''جہانِ امیر ملّت'' کے حوالے سے اس بات کا تذکرہ خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ متعدد اہم اور جدید دینی مسائل جو آج ہمارے لیے انتشار وفتنہ کا باعث ہیں پر حضرت العلاّمہ پیر شہیر علی پوری کا نکتہ نظر واضح کیا جاتا کیونکہ آپ کا وصال ۱۹۵۱ء میں ہوا ہے اس وقت تک کئی اہم ایجادات اور متعدد مسائل سر اٹھا چکے تھے ان پر محترم المقام پیر صاحب کا نکتہ نظر ضرور منظر عام پر آتا رہا ہوگا خواہ یہ اخبار بیانات کے ذریعے منظر عام پر آئے ہو یا پھر آپ کے ماہنامہ وملفوظات کے ذریعے۔ آپ کے افکار و خیالات بعد ازاں بھی مختلف مسائل کے حوالے سے ضرور چھپتے رہے ہوں گے ان حوالے سے اگر ایک بھرپور گفتگو کی جائے تو یقیناً آپ کے مریدوں کے لیے بالخصوص اور مجھ جیسے خوشہ چینوں کے لیے بالعموم فائدہ کا باعث بنے گی۔ چند ایک ایسے مسائل خصوصی توجہ کے مستحق ہیں۔

(۱) رواداری کی اہمیت اور پاکستان میں مختلف الادیان قوموں کے حوالے سے اس سلسلے میں بہترین رویہ۔

(۲) تحصیل علُوم جدیدہ اور عدم تو جہی علومِ دینیہ کے رویے پر آپ کے ارشاداتِ باصواب۔

(۳) مزارات وقبور کا پختہ ہونا، یہاں عقیدت مندوں کا اجتماع وعرس اور قبروں کے ساتھ مسجدیں بنانے کا رواج۔ اس پر حضرت علی پوری کا عالمانہ و بزرگانہ رویہ وعمل اور علمی رائے۔ حوالہ تحریر ہونا چاہیے۔

Marfat.com

(۴) فرقہ بندی وفرقہ پرستی کو دہشت گردی کی سطح تک لے جانا اور اس پر صاحب کی زبان سے ایک بھرپور دینی رائے کا اظہار۔

(۵) ''جہاد'' سے بے پروائی اور بحیثیت قوم اس امرِ فرض سے روگردانی پر حافظ صاحب کے حوالے سے دینی مقالہ۔

تِلْكَ خَمْسَةٌ كَامِلَةٌ۔ ان کے علاوہ اور بھی متعدد مسائل ہیں مثلاً سود کا سئلہ، حب الوطنی، جوا، رشوت خوری، اقلیت (غیر مسلموں) کی سرکشی اور اکثریت سلمانوں کی بے بسی، قرض کے مسائل جن کا حکومتی سطح پر آغاز آپ کے آخری ایام کے قریب قریب ہوا ہوگا۔

بحیثیت مجموعی ''جہان امیر ملت'' ایک معلوماتی اور سوانحی کتاب ہے جس کا واد بڑی احتیاط اور دانش مندی کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے اس کتاب کے فوائد اور ن سے انکار کرنا ممکن نہیں ہے مرتب محترم کی حافظ صاحب قبلہ علی پوری سے نسبت ریدی ہے ہے مگر اس سے زیادہ فاضل مرتب نے تفتیش وتفحص سے کام لیا ہے اور بلا جیح ومرجوح کتاب کا مواد ترتیب دیا ہے اللہ سے دُعا ہے کہ مصنف موصوف کو اس کا ر جزیل عطا فرمائے (آمین)

Marfat.com

کتاب: جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے

مؤلفہ: علامہ محمد متین خالد

چوہدری محمد متین خالد ننکانہ صاحب کے ''جم پل'' ہیں۔ میرے ڈائریکٹ کلاس فیلو تو نہیں رہے مگر میرا ان کا ساتھ کلاس فیلو کا سا ہی رہا ہے اللہ تعالیٰ جب کسی کو نوازتا ہے تو بڑھ بڑھ کے نوازتا ہے اس کی رحمت کسی کو اپنے دامنِ آغوش میں لیتی ہے تو دیکھنے والے اش اش کرتے ہیں اور رشک و غبطہ کرتے دکھائی دیتے ہیں کچھ ایسا ہی معاملہ چوہدری محمد متین خالد صاحب کے ساتھ ہوا۔ ان کو رب کی رحمت نے اپنی آغوش میں لیا تو ننکانہ صاحب سے راولپنڈی کی طرف مراجعت بسلسلہ روزی روزگار ہوئی۔ راولپنڈی سے لاہور آئے تو یہاں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی ترجمانی کرنے لگے۔ عقیدہ ختم نبوت اور ردِّ مرزائیت ان کا خاص موضوع ہے بڑے نفیس، بڑے متحمل مزاج، بڑے نرم گو، ہنستے ہنستے بھی ان دیکھی چوٹیں مار جاتے ہیں اور اگر واقعی چوٹ ماری پر اُتر آئیں تو ان کا جواب نہیں۔ کون مائی کا لعل ہے جو ان کے سامنے ٹھہر سکے وضعدار بھی ہیں، جوشیلے بھی ہیں، کام کرتے ہیں تو کام کی نئی نئی جہتیں تلاش کرتے ہیں۔ ایک ملاقات میں بتانے لگے۔ ''شبیر صاحب! میں دفتر سے گھر اور گھر سے دفتر تک بس ویگن وغیرہ میں سفر کرتا ہوں تو رسائل، میگزین اور اخبارات کا مطالعہ بھی کرتا ہوں، گھر پہنچوں تو اس کا پوسٹ مارٹم کر کے کام کی چیزیں رکھ لیتا ہوں اور غیر ضروری مواد کو ردّی کی ٹوکری کے حوالے کر دیتا ہوں'' بالکل یہی بات تین چار سال کے بعد ان کے بڑے بھائی ماسٹر محمد شاہین پرواز نے برسرِ محفل بتلائی۔

مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے فورم پر محمد متین خالد نے انعامی مقابلہ جات کروائے اور خاص طور پر ننکانہ صاحب اور گردونواح کے مسلمانوں میں ردِّ مرزائیت کا شعور بیدار

Marfat.com

کیا۔ پھر آپ Country Wide ہو گئے اور آہستہ آہستہ World Wide ہو گئے۔ چھوٹے چھوٹے سینکڑوں پمفلٹس چھپوا کر مفت تقسیم کر چکے ہیں، بڑی بڑی ضخیم حوالہ جاتی کتابیں مثلاً ''ثبوت حاضر ہیں'' بھی لکھیں۔ انعام گھر، کوئز شو بھی سالہا سال سے کروا رہے ہیں حتیٰ کہ مرزائیوں کی راجدھانی ربوہ (موجودہ نام چناب نگر) میں بھی آپ ''نیلام گھر'' کا انعقاد کروا چکے ہیں اس جدید تکنیک سے آپ نے عام مسلمانوں میں ردِّ مرزائیت کا شعور بیدار کیا ہے۔ اللھم زد فرد

ردِّ مرزائیت پر محمد متین خالد کی متعدد وقیع تصانیف موجود ہیں جن کو موقع بموقع بطورِ حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی ان کی متعدد موضوعات پر تالیفات موجود ہیں مثلاً کیا امریکہ جیت گیا؟ پادریوں کے کرتوت! وغیرہ۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب ایمان اور مسلمان ہونے کے دلائل وشواہد پر بھی آپ کی دو کتب منظرِ عام پر آ چکی ہیں مختلف موضوعات میں سب سے وقیع اور سب سے رفیع موضوع سیرت النبیؐ ہے اس پر بھی محمد متین خالد نے بڑی واضح، مدلّل اور حوالہ جاتی کاوشیں کی ہیں۔ ان کی ایک کاوش ''جب حضور آئے'' اس وقت میرے پیشِ نظر ہے۔

''جب حضور آئے'' دراصل مجموعہ ہے زبان و بیان کا، انتخاب ہے جذباتِ عشق کا اور واردات عقیدت کا، کولیکشن ہے صاحبِ دل، صاحبِ نظر، صاحبِ قلم، صاحبِ محسوسات، صاحبِ ایمان، صاحبِ یقین، صاحبِ فن قلمکاروں اور سیرت نگاروں کی تحریروں کا، اس میں بیان ہے آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پاک کے موقع پر مختلف مؤلفین و مصنفین کے بیانات و واردات کا۔ محرّر سطور ہذا نے بھی اپنی انٹرمیڈیٹ کی درسی کتاب مصباح اسلامی تہذیب وتمدن و اسلامی تاریخ میں اس کیفیت کو انہ الفاظ میں بیان کیا ہے۔

(20 اپریل 571ء بروز سوموار، ۱۲ ربیع الاول ۱ عام الفیل قبل ۵۳ ہجری قبل

Marfat.com

۴۱ نبوی قبل ۶۳ میلادی)

''جب تاریکیاں پھیلتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اجالوں کا اہتمام کرتا ہے جب جہالت کے اندھیرے چھا جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ علم کی روشنی بکھیرتا ہے۔ جب گمراہی چھا جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ نور ہدایت سے اس کو دفع کر دیتا ہے۔ جب شیطانیت انسانوں کے عقیدہ وعمل میں اپنے منحوس پنجے گاڑ لیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمانیت سے انسانیت کو شیطانیت سے رہائی دلانے کی تدبیر کرتا ہے اور جب باطل آتا ہے تو اللہ پاک حق کو بھی ضرور بھیجا کرتا ہے۔ عرب میں بھی ایسا ہی ہوا کہ باطل کو ختم کرنے کے لئے سراسر حق، آوازِ حق، مجسمہ حق اور خلیفۂ حق کو بھیجا گیا۔ سچ کہا ہے قرآن نے

جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

ترجمہ: کہہ دے کہ حق آیا ہے تو باطل چلا گیا ہے اور بلاشبہ باطل تو ہوتا ہی جانے کے لئے ہے۔

اگر شبلی نعمانی سیرت النبیؐ پر قلم اُٹھا کر علامہ بن سکتے ہیں تو محمد متین خالد بھی ''جب حضور آئے'' لکھ کر علامہ بن سکتے ہیں دراصل سیرت النبیؐ موضوع ہی ایسا ہے کہ اس کی برکت سے درۂ خاک ہیرا بن سکتا ہے، خش وخاشاک پودہ ہائے گل وخوشبو میں بدل سکتے ہیں جاہل عالم بن سکتے ہیں اور عالم علامہ بن سکتے ہیں۔ بقول مولانا حالی

ہوئی ایسی عبادت پہ تعلیم غالب
کہ باطل کے شیدا ہوئے حق کے مثالب
مناقب سے بدلے گئے سب ثالب
ہوئے روح سے بہرہ وران کے قالب

(مسدسِ حالی ص ۳۵)

''جب حضور آئے'' میں سب سے پہلی نمایاں اور نمائندہ تحریر سوامی لکشمن

Marfat.com

پرشاد کی ''عرب کا چاند'' سے لی گئی ہے جو کتاب کے اندرونی ٹائٹل کے مقابل دائیں صفحہ پر جگمگا رہی ہے۔ انتساب محمد متین خالد نے عدالت کے ایوانوں میں ناموس رسالت کا دفاع کرنے والے ان عاشقانِ رسول کا نام لکھا ہے۔

جناب جسٹس میاں محبوب احمد، جناب جسٹس میاں نذیر اختر اور

جناب نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ:

''حیاتِ نُور'' کے عنوان سے تبصرہ آرائی جناب جسٹس میاں محبوب احمد صاحب نے کی ہے اور حدیثِ دل کے عنوان سے علامہ محمد متین خالد نے اپنی دلی کیفیات کو کھولا ہے اور اس کتاب کی تحریک پر روشنی ڈالی ہے اور کتاب کے صفحہ ۲۱۳ تا صفحہ ۲۲۰ میں مندرج اسمائے صفاتی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتاب ''جب حضور آئے'' کو زینت دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں علامہ متین خالد صاحب فرماتے ہیں۔

''مجھے بچپن سے ہی سیرت مبارکہ اور نعت شریف کی کتابوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف القابات اکٹھے کرنے اور یاد کرنے کا بہت شوق تھا اور میں انہیں اپنی ڈائری میں لکھتا رہا بعض اوقات اس موضوع کے متعلق ضخیم کتاب پڑھنے کے باوجود صرف دو تین القابات ملتے جنہیں میں محفوظ کر لیتا وقت کے ساتھ ساتھ یہ القابات اکٹھے ہوتے گئے۔ احباب کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے انہیں کتاب کے آخر میں گلہائے عقیدت کے نام سے درج کیا جا رہا ہے امید ہے انہیں بھی شرف قبولیت نصیب ہو گا۔ (اسی طرح) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت کے بارے میں ایک تحقیقی مضمون کتاب کے آخر میں دیا جا رہا ہے جو یقیناً پڑھنے والوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا۔'' (ص ۱۴)

اس طرح سات صفحات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے 810 صفاتی اسمائے مبارکہ پر مداح اسمائی تراکیب بیان کی گئی ہیں اور آخر میں یہ تین شعر مع ترجمہ لکھے گئے ہیں:

Marfat.com

محمدؐ شاہد دیں، جانِ ایمان محمدؐ رحمت حق، لطفِ یزداں
بہار ہشت جنت گل و بویش بہشت نہ فلک خاکے زکویش
ابداز ہستی او آفریدہ عدم دا سایہ اور نور دیدہ

(ص ۲۰-۲۱۹)

''حدیث دل'' کے بعد صفحہ ۱۴ اور صفحہ ۱۵ پر یہ دو نعتیاں رباعیاں مع شعری ترجمہ فروزاں ہیں:

پہلی رباعی: (شیخ سعدی شیرازی)

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

منظوم ترجمہ: (خالد بزمی)

پہنچے بلندیوں میں وہ اَوج کمال پر
غائب اندھیرے ان کی نمود جمال پر
ہے حسن عکس ریز سب ان کے خصال پر
ان پر درود بھیجے اور ان کی آل پر

دوسری رباعی: (حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ)

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ کَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

منظوم ترجمہ: (خالد بزمی)

تجھ سے حسین آنکھ نے دیکھا نہیں کبھی
تجھ سے جمیل ماؤں نے اب تک نہیں جنا
ہر عیب سے بری تجھے پیدا کیا گیا!

Marfat.com

گویا تو جیسے چاہتا تھا ویسے ہی بنا

پینسٹھ (٦٥) نورانی اقتباسات لکھنے والوں میں ہر شعبہ علم اور ہر طبقہ دانش کے لوگ ہیں مثلاً

علماء دین: احمد رضا خاں بریلوی+ ابوالکلام آزاد + ابوالحسن ندوی + خواجہ حسن نظامی + مولانا حفظ الرحمٰن سیو باروی + سید سلیمان ندوی + قاضی سلیمان منصور پوری + صاحبزادہ طارق محمود + عبدالماجد دریا بادی + پیر محمد کرم شاہ الازہری + طاہر القادری۔

ادباء: چوہدری افضل حق + توفیق الحکیم + محمد حسین آسی + راشد الخیری + شورش کاشمیری + نسیم حجازی + صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی + صاحبزادہ عابد حسین + علی اصغر چودھری + چودھری غلام جیلانی بی اے + کوثر نیازی + ڈاکٹر لیاقت علی نیازی

شعراء: بدر القادری + درد کاکوری + مولانا ظفر علی خاں + عبدالکریم ثمر + عبدالدائم دائم + قمر یزدانی + ماہر القادری + نادر جاجوی + ریاض حسین چودھری

اساتذہ: پروفیسر محمد حسین آسی + پروفیسر طاہر القادری + پروفیسر عبدالرشید قمر + پروفیسر غلام ربانی عزیز + پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود + ڈاکٹر نصیر احمد ناصر

غیر مسلم عقیدت مند: جی ایم دارا + رگوناتھ راؤ درد + سوامی لکشمن پرشاد + کے ایل گابا (کنہیا لعل گابا مسلمان ہو گئے تھیا اور نام رکھا تھا خالد لطف گابا)

صاحب قلم: محمد احسان الحق سلیمانی + محمد حنیف یزدانی + رضاء الدین صدیقی + محمد رحمت اللہ نوری + زاہد حسین رضوی + صادق حسین صدیقی + عبدالغنی سکندر شیخ + عطاء الرحمٰن جعفری + غلام احمد پرویز + حاجی فضل احمد + محمد متین ہاشمی + محمد میاں صدیقی + سید محمد میاں + شاہ مصباح الدین شکیل + نصیر

Marfat.com

الدین ہاشمی + مولوی ولی محمد رازی + سید واجد رضوی

معروف: امام احمد رضا خاں بریلوی + سید ابوالحسن علی ندوی + صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی + سید عطاء اللہ شاہ بخاری + قائد اعظم محمد علی جناح + سید مناظر احسن گیلانی + مولانا نعیم الدین مراد آبادی + نعیم صدیقی (جماعت اسلامی والے) + پیر کرم شاہ الازہری

''جب حضورؐ آئے'' میں پہلی منتخب شدہ تحریر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کی ہے اور آخری منتخب تحریر سید واجد رضوی کی ہے۔ ولادت محمدیہ کے دن کی کیفیات ومحسوسات کے علاوہ سید محمد جعفر رضا صاحب کا مقالہ ''نور کا سورج اس گھر میں طلوع ہوا'' بھی لائق مطالعہ ہے۔ کتابیات کے تحت سنتالیس (۴۷) مآخذات کی فہرست دی گئی ہے جن میں تیس (۳۰) کتب سیرت طیبہ یا اس کے متعلقات پر ہیں تین مجلّات کے سیرتؐ نمبر اور دو رسولؐ نمبر ہیں۔ آٹھ متفرق رسائل ہیں چار عدد ہفت روزے، ایک عدد پندرہ روزہ اور ایک روزنامہ ہے۔

''جب حضورؐ آئے'' کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مختصر اقتباسات بھی ہیں اور طویل بیانیاں بھی، تقریر کے انداز بھی ہیں اور غور و تدبر کے افکار بھی ہیں، تحریروں میں ادبی رنگ بھی ہیں اور مذہبی عکس بھی، شعری حوالے بھی ہیں اور دلائل بیانی بھی، منظر نگاری بھی ہے اور عشق وعقیدت کا اظہار بھی۔ مگر ایک بات سب تحریروں میں پائی جاتی ہے وہ یہ کہ تمام لکھنے والے عجز وعاجزی کے ساتھ زبان و بیان کے پھولوں کے گلدستے لئے دربارِ نبویؐ میں حاضر ہیں۔ یہاں چابکدستی نمایاں ہے اور ذوق جھلکتا ہے۔ یہ علامہ محمد متین خالد صاحب کا کمال ہے کہ انہوں نے کس خوبصورتی سے مواد کی سلیکشن کی، کس ادا سے اس کی ترتیب بندی کی، کس محبت اور عرق ریزی سے اس کو پیش کرنے کے لئے دن رات ایک کیا ہوگا:

Marfat.com

یہ مالی کی محنت، نگہبانی ظاہر
کہ ہم سب گل رنگا رنگ دیکھ پائے
سہل کار لگتا ہے تصنیف و تالیف
کہاں ہر کوئی ہم کو کر کے دکھائے
یہ کارگراں ہے مشقت سے بھرپور
ہمارے تو جسم و ذہن کام آئے
متیں کے اس فن کا کمال ہم نے دیکھا
کہ زاہد بھی بڑھ چڑھ کے گن اس کے گائے

اگر متین خالد صاحب محسوس نہ کریں (یاد رہے کہ آپ اچھے خاصے نازک مزاج بھی ہیں) تو چند ایک تجاویز پیش کروں۔ ہوسکتا ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں کتاب کی اصلاح کر لی جائے۔

1- ہر اقتباس لکھنے سے پہلے کیپشن میں صاحب اقتباس کا پانچ سات سطری تعارف ضرور کروائیں تا کہ تحریر کے چٹخارے لینے کے ساتھ ساتھ قاری اپنے محبوب قلمکار کے بارے میں بھی تھوڑا بہت جانکاری حاصل کر لے۔

2- ہر اقتباس کے آخر میں کتاب کا نام، صفحہ نمبر، پبلشر کا نام، ادارہ اور ایڈیشن ضرور درج کیا جائے تا کہ اگر کوئی محقق (خواہ میرے جیسا نام نہاد ہی کیوں نہ ہو) اصل کی طرف رجوع کر سکے۔

3- قلمکاروں کی ترتیب حروفِ تہجی کی ترتیب سے قائم کی جائے اسی طرح کتابیات میں بھی حروف تہجی کی ترتیب کو پیش نظر رکھا جائے۔

4- اس کتاب میں ناول، مکالمہ اور افسانے کے انداز میں لکھی گئی تحریروں کو موضوع کی ضرورت کے مطابق دوسری حوالہ جاتی تحریروں سے Replace

Marfat.com

کر دیا جائے تا کہ تحریروں کی میلادی روح ساری کتاب پر چھائی رہے۔

5- کم از کم ایک سو اقتباسات مزید درج کتاب کئے جائیں اور عربی، فارسی، انگریزی، اردو، پنجابی اور دوسری کتابوں تک تحقیق اور مطالعہ کا دائرہ پھیلا دیا جائے تا کہ یہ ایک محققانہ اور حوالہ جاتی کتاب بن جائے۔

6- کہیں سرکار کی تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول درج ہے اور کہیں ۹ ربیع الاول، اس عنوان پر ایک تحقیقی تحریر ماہنامہ نعت لاہور کے شماروں سے ڈھونڈ کر شامل کتاب کی جائے یا پھر سید محمد سلطان شاہ کا مقالہ ''میلاد النبی ۱۲ ربیع الاول'' کو شامل کتاب کر دیا جائے۔ سید محمد سلطان شاہ صاحب گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں پروفیسر ہیں۔ اس طرح انگریزی تاریخ ولادت کا مسئلہ ہے کہیں تو تاریخ ولادت 22 اپریل 570ء (ص ۱۹۵، ص ۱۷۷) ہے اور کہیں 29 اگست 570ء (ص 62)۔ کیا دلائل وحوالہ جات سے ایک تاریخ طے نہیں ہونی چاہئے؟

7- سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے اقتباس (ص 95) کا ''جب حضورؐ آئے'' کے عنوان سے کیا جوڑ بنتا ہے؟ (نظر ثانی کرلیں)

8- ص ۱۲۳ تا ص ۱۵۴ کی طول طویل تحریر میں ''جب حضورؐ آئے'' کا موضوع اور رنگ ظاہر کرنے والی کتنی سطریں یا صفحے ہیں صرف انہی کو رکھیں باقی ناول کا سا فالتو مواد لگتا ہے۔

9- مندرجہ ذیل الفاظ اصلاح کے محتاج ہیں براہِ کرم توجہ فرمائیں۔

(i) صفحہ نمبر ۵۶ پر ایک قرآنی آیت لکھی گئی ہے لھم فِی الدُّنیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً۔ اس بارے میں گفتگو سے پہلے مکمل آیت ذیل میں درج کی جاتی ہے: رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

Marfat.com

(البقرۃ۔۲۰۰)

= صفحہ نمبر ۵۶ کی آیت میں فی الدنیا حسنۃ سے پہلے لھم لکھا گیا ہے جب کہ یہ قرآنی حصہ نہیں ہے۔

= حسنۃ غلط لکھا گیا ہے اس لفظ کو اس طرح پڑھا جائے گا حسنتہ (آخر میں ہ) جب کہ قرآن کے حسنۃ میں آخری حرف ''ت'' ہے۔ اس قسم کی غلطیاں رحمتہ میں بھی آئی ہیں جو رحمتہ (آخر میں ہ) لکھا گیا ہے۔ دیکھئے صفحہ ۸۹، ۱۶۱، ۱۶۸۔ اس طرح تمام الفاظ کے آخر میں گول تا (ۃ) آنی چاہئے۔

(ii) ابولہب کی کنیز کا نامہ ثوبیہ نہیں بلکہ ثویبہ تھا۔ (صفحہ ۱۰۳)

(iii) فارسی مصرعہ میں لفظ پینہ استعمال کیا گیا ہے جبکہ یہ پنبہ ہے (ٹکڑا، روئی کا گالا) (صفحہ ۱۱۶ سطر ۲)

= اسی صفحہ پر سطر نمبر ۶ پر ایک ترکیب ''معاشی اضحلال'' استعمال کی گئی ہے یہ دراصل ''معاشی اضمحلال'' ہے۔

(iv) فہرست میں اٹھاونویں (۵۸) نمبر پر مولانا نعیم الدین مراد آبادی صفحہ ۱۹۱ درج ہے۔ مگر صفحہ ۱۹۱ پر مولانا نعیم الدین مراد پوری لکھا گیا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ یا تو فہرست والا مراد آبادی غلط ہے اور متعلقہ صفحہ نمبر ۱۹۱ والا مراد پوری ٹھیک ہے اور یا اصل صفحہ نمبر ۱۹۱ والا مراد پوری غلط ہے اور فہرست والا مراد آبادی درست ہے۔ (درست ہے مراد آبادی)

اگر کیپشن (Caption) لکھا ہوتا تو یہ مراد آبادی اور مراد پوری کا اختلاف و خلجان پیدا نہ ہوتا۔

(v) صفحہ نمبر ۲۱۰ پر لفظ بیعت (تیسرا پیرا دوسرا لفظ) غلط ہے اس بیعت کا معنی ہوتا ہے عہد کرنا، اپنا ہاتھ معاہدہ کرتے وقت دوسرے کے ہاتھ میں دینا

Marfat.com

وغیرہ۔ یہاں لفظ بیت آنا چاہئے اس کا معنی ہوتا ہے گھر۔

میں کتاب ''جب حضورؐ آئے'' کو بہ نظر تنقید نہیں پڑھ سکا۔ یہ تو سرسری ورق گردانی سے مشاہدہ میں آنے والے تسامحات ہیں۔ کچھ کا تعلق کمپوزر (Composer) سے ہے، کچھ کا تعلق مرتب کی بے توجہی سے ہے کہ مصنفین کے ہاں سے جو جو کچھ اسے ملا اس نے بلا تحقیق اور اپنے آپ کو ذمہ داری سے علیٰحدہ کر کے شامل مجموعہ کر دیا۔ اللہ اللہ، خیر سلاّ۔ اب قاری پر ہے کہ وہ صحیح اور غلط میں تمیز کرے۔

میں ان تسامحات و اصلاحات کو اس وجہ سے بھی منظر عام پر نہیں لایا کہ فاضل مرتب کو نا اہل ثابت کروں بلکہ نقد و نظر کا مطلب ہوتا ہے ''اصلاح''۔ اللہ کرے علامہ محمد متین خالد صاحب ''جب حضورؐ آئے'' کے آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کریں۔ تاکہ دوسروں کی نظر ان غلطیوں کو نہ پکڑے۔ اس کے علاوہ کچھ اور پہلوؤں سے وہ گرفت کر لیں تو دوسری بات ہے یہ حق ہے کہ غلطی اور خطا سے پاک صرف کتاب الٰہی ہے اور کلامِ رسالتؐ ہے بشرطیکہ کلام رسالت ہی ہو۔

بندہ تو بشر ہے غلطیوں اور خطاؤں کا پُتلا ہے نہ وہ سو فیصد صحت (Correction) کا دعویٰ کر سکتا ہے اور نہ ایسا ممکن ہے۔ قرآنِ مجید میں پیغمبر کی زبان سے یہی کہلوایا گیا ہے اور میرا نعرہ بھی اس کو سمجھئے۔ وَمَا اُرِیْدُ اِلَّاالْاِصْلَاحَ

اللہ تعالیٰ ہمیں ایک دوسرے کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارے عیوب پر پردہ ڈالے (آمین)

امید ہے برادرم علامہ محمد متین خالدؔ صاحب اپنے Status اور وقار کو مزید باعزت بنانے کی خاطر مزید محنت کریں گے اور زیادہ مفید، زیادہ صاف، زیادہ مستند اور زیادہ متنوع مواد ہم مبتدیوں تک پہنچائیں گے دعا ہے کہ اس پر وہ اور میں عنداللہ ماجور ہوں۔

ایں دُعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

Marfat.com

انسائیکلوپیڈیا جہان امام ربانیؒ تعارف وتبصرہ

زیر سرپرستی: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی، مجددی، مظہری صاحب

مرتبین: صاحبزادہ محمد مسرور احمد، مولانا جاوید اقبال مظہری،

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری جلد اول تا جلد ہفتم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود نقشبندی مجددی مظہری کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ کے قلم کا شاہکار سینکڑوں کتابیں، پمفلٹس، کتابچے، پیش لفظ اور مقالات آپ کی علمیت، دانشوری اور عشق رسالت کا ثبوت ہیں۔ آپ کے فکر کی صائبیت، عقیدے کا خلوص، قلم کی پاکیزگی اور تحریر میں تحقیق ہر کہ ومہ کو آپ کا گرویدہ بنانے کو کافی ہے گزشتہ چار عشروں سے آپ میدان تحریر وتقریر میں کارہائے نمایاں انجام دے رہے ہیں اور اللہ کریم سے دعا ہے کہ آپ کے خلوص قلبی کو قبول فرمائے اور مزید خدمات کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

ہندوستان، افغانستان، ایران، ترکی، بنگلہ دیش اور تقریبا تمام عرب ممالک میں حضرت امام ربانی مجدالف ثانی شیخ سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا نام جانا پہچانا ہے۔ آپ ہندوستان میں سلسلہ نقشبند کے سرخیل ہیں اور چاروں سلسلۂ ہائے تصوف میں منسلک اور اجازت یافتہ سالک ہیں۔ آپ سے کئی مجددی سلسلے چلے اور برصغیر پاک و ہند کے علاوہ عرب وعجم کے اکثر بلاد وامصار میں آپ کی تحریک تصوف اور خدمت وتبلیغ کا کام پھیلا۔ آج آپ کے سلسلہ کو وہابی، سنی، دیوبندی تینوں مسالک میں مانا جانا ہے اور اس سلسلے میں رشد وارادت کا سلسلہ جاری ہے اللھم زد فزد۔

یہ چمن یونہی رہے گا اور ہزاروں سلسلے چلتے ہیں چلتے رہیں گے خیر ورُشد کے لیے

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے احوال کیفیات، خالات وسوانح، خدمات وکرامات، کام و

Marfat.com

کارنامے ، سب کا تفصیلی اور حوالہ جاتی احاطہ کرنے کے لئے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود مجددی مظہری کراچی نے ایک مشکل مگر تحقیقی پراجیکٹ کا بیڑہ اٹھایا۔ اور آپ کی رہنمائی مذرت فن ، پاکیزگی خیالات اور خدمت سلسلہ کا شاہکار جہان امام ربانی کی چھ جلدوں+ ایک تصویری جلد میں تحقیقی وسوانحی انسائیکلوپیڈیا سامنے آ گیا ہے۔ مزید جلدیں بھی متوقع ہیں۔ تاہم ان سات جلدوں میں موجود مواد ایک عام قاری سے لے کر ایک محقق تک تمام سطحوں کے قلمکار ، مطالعہ شعار اور سوانح نگار کی تشنگی کو سیراب کرنے کو کافی ہے ان مجلدات کا چند سطری تعارف ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

جلد اول	صفحات ۴۸۰	ابواب پانچ	انتساب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام
جلد دوم	صفحات ۴۸۴	ابواب پانچ	انتساب حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام
جلد سوم	صفحات ۶۶۴	ابواب پانچ	انتساب حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کے نام
جلد چہارم	صفحات ۶۴۰	ابواب پانچ	انتساب محی الدین اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے نام
جلد پنجم	صفحات ۵۹۲	ابواب پانچ	انتساب چودھویں صدی ہجری کے مرد کامل رحمۃ اللہ علیہ کے نام
جلد ششم	صفحات ۸۶۴	ابواب پانچ	انتساب چراغ دہلی فقیہہ الہند حضرت محمد مسعود شاہ رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کے نام
جلد ہفتم	صفحات ۱۶۸	ابواب پانچ	انتساب مفتی محمد اعظم شاہ مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام

ہر جلد کو تعلیم اور ہر باب کو کشور کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ سلسلہ پہلی چھ جلدوں تک چلا ہے۔ ساتویں جلد کا عنوان ہے۔ ''نور علی نور'' مرتبہ ابوالسرور محمد صاحبزادہ مسرور احمد' ساتویں جلد تحریری نہیں تصویری ہے۔ قلمکاری نہیں عکس کاری ہے۔ اس کے ٹائٹل پر اکیس تصویروں کی گل کاری اور بیک ٹائٹل Titles پر بیس تصویروں کی گل کاری ہے یہ تصویریں مزارات مساجد تاریخی عمارات کی ہیں۔ دونوں ٹائٹلز(Title) پر خوبصورت بیل کاری بھی موجود ہے فرنٹ ٹائٹل پر سورۃ نور کی آیت ۳۵ مع

Marfat.com

ترجمہ اور بیک ٹائٹل پر امام ربانی فاونڈیشن کراچی قائم شدہ ۲۰۰۲ء کا نشان ہے۔ دونوں ٹائٹلز پر امام ربانی فاونڈیشن اردو اور انگریزی میں متبسم ہے۔

صفحہ ۹ پر کرنیں صفحہ ۱۰ پر آیہ قرآنی کا طغرہ صفحہ ۱۱ پر حرف آغاز صفحہ ۱۱ پر ماہ وسال صفحہ ۱۱ پر امتیازات امام ربانی صفحہ ۲۴ پر محمد سلیم جان سلیم مجددی کا فارسی سہرہ ''میلاد مجدد'' صفحہ ۲۷ پر عابد حسین سہسوانی کا فارسی خراج تحسین کدام شاہ مجدد صفحہ ۳۰ پر پھر ایک طغرہ صفحہ ۳۱ پر مجدد اعظم کے عنوان کے تحت ابوالسرور محمد مسرور احمد کا نثری سپاسنامہ بخدمت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۴۰ پر کلمہ طیبہ کا طغرہ صفحہ ۴۱ پر آئینہ مرقعات اس آئینہ کے تحت مرقعات (تصویروں) کی تعداد یوں ہے۔

۱	مرقع مقامات مقدسہ	۳۰ تصویریں	صفحہ ۴۹ تا صفحہ ۷۸
۲	مرقع نقشبندی	۱۲ تصویریں	صفحہ ۸۱ تا صفحہ ۹۲
۳	مرقع مجددی اول	۲۴ تصویریں	صفحہ ۹۵ تا صفحہ ۱۱۸
۴	مرقع جہاں گیری	۱۸ تصویریں	صفحہ ۱۲۱ تا صفحہ ۱۳۸
۵	مرقع مجددی دوم	۲۴ تصویریں	صفحہ ۱۴۱ تا صفحہ ۱۶۴

صفحات ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸ پر فارسی اشعار کی خطاطی کے رنگین نمونے ہیں جو نظر نواز بھی ہیں اور پر معنی بھی۔

جلد ششم کے اندرونی و بیرونی ٹائیٹل پر سورۃ النور کی آیہ ۳۷ روشن ہے۔ صفحہ ۴ پر آیہ بسملہ کا طغرہ ہے صفحہ ۵ پر انتساب ہے صفحہ ۶ پر شیخ سعدی کی عربی نعتیہ رباعی:

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ　　کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

جگمگا رہی ہے صفحہ ۷ پر جہان امام ربانی اقلیم ششم کے نیچے حسین آسی کا یہ شعر ضوفشاں ہے:

Marfat.com

عشق نے ایسی حیات جاوداں بخشی تجھے
اب بھی روشن ہے جبین وقت تیرے نور سے

صفحہ۸ پر حضرات القدس جلد دوم سے خواجہ بدرالدین سر ہندی کا ایک اقتباس صفحہ۹ پر فہرست مضامین صفحہ۱۳ پر اعلحضر ت امام احمد رضا خان محدث بریلوی کی نعت رسول مقبول بر قافیہ ''واہ ، واہ'' صفحہ 15 پر سید انیس احمد نقشبندی کا گلاستہ عقیدت صفحہ۱۷ پر پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی کی تحسین شاہ سر ہند صفحہ۱۸ پر بشیر حسین ناظم کا قصیدہ درمدح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ۱۹ پر ابوالطاہر فدا حسین فدا کی منقبت صفحہ۲۱ پر ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری کا ابتدائیہ صفحہ۲۴ تا صفحہ۲۶ پر آٹھ کتب و شخصیات کے تاثرات مع حوالہ جات بحوالہ عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مؤلفہ پروفیسر شبیر حسین شاہ زاہد صفحہ۲۷ پر کشور اول کے نیچے حسین آسی کا شعر اور صفحہ۲۸ پر عکس روضہ شریف شیخ خالد کردی نقشبندی دمشق شام

۱۔ کشور اول ، ۹ مضامین ومقالات ، غیر مطبوعہ ۵ مضامین ، ترجمہ ۴ مضامین صفحہ۲۹ تا صفحہ۱۵۵۔

۲۔ کشور دوم، ۶ مضامین ومقالات ، غیر مطبوعہ ۵ مضامین، ترجمہ مضمون صفحہ۱۷۵ تا صفحہ۲۸۹۔

۳۔ کشور سوم ،۲ مضامین و مقالات مع ایک ضمیمہ ، صفحہ۲۹۵ تا صفحہ۵۶۲

۴۔ کشور چہارم ،۴ مضامین و مقالات مع ایک تکملہ اور ایک ضمیمہ صفحہ۵۹۱ تا صفحہ۶۸۳

۵۔ کشور پنجم ،۳ مضامین ۔

۶۔ نگار خانہ صفحہ۸۰۹، آئینہ جمال صفحہ۸۱۴، کتابیات صفحہ۸۱۸، مناجات صفحہ۸۵۸

۷۔ آخری صفحہ۸۶۴ پر خط کوفی چہار ضربی میں الحمدللہ (چار دفعہ) کا خوبصورت طغری ہے۔

۸۔ اس جلد کے نادر اور اہم مضامین و مقالات یہ ہیں۔

Marfat.com

☆ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں حضرات نقشبندی۔

☆ کردستان میں سلسلہ خالدیہ مجددیہ۔

☆ دہلی کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ۔

☆ سندھ، بلوچستان، سرحد، پنجاب، کشمیر کے اولیائے /اصفیائے نقشبند

☆ پنجاب کی نقشبندی خانقاہوں پر ایک طائرانہ نظر

جلد پنجم کے اندرونی و بیرونی ٹائٹل کو سورۃ توبہ کی آیہ ۱۱۹ سے سجایا گیا ہے صفحہ ۴ پر آیہ بسملہ کا خطاطی کا نمونہ ہے۔ صفحہ ۵ پر انتساب صفحہ ۶ پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشکل خطاطی صفحہ ۷ پر جہان امام ربانی اقلیم (جلد) پنجم کے نیچے مصطفیٰ کا یہ شعر نمونہ تحسین ہے۔

نہیں ممکن ہے ہم کچھ لکھ سکیں توصیف میں ان کی
حدیثوں میں بیاں آیا مجدد الف ثانی کا!!!

۞ صفحہ ۸ پر اقلیم پنجم کے مضامین و مقالات کی فہرست ہے جس کا تفصیلی جائزہ درج ذیل ہے۔

۞ صفحہ ۱۱ پر نعت رسول مقبول ''سب سے اولی واعلی ہمارا نبی'' ہدیہ نعت حضرت امام احمد رضا خان بریلوی

۞ صفحہ ۱۴ پر تاج الدین تاج کا حسن عقیدت ''برشان'' حضرت مجدد الف ثانیؒ''

۞ صفحہ ۱۶ پر پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی کا فارسی /اردو ''مقام رفیع'' برشان ''حضرت مجدد الف ثانیؒ''

۞ صفحہ ۱۸ پر پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی کا ''خلق کریم'' کے عنوان سے حضرت مجددؒ سے عقیدت نامہ

۞ صفحہ ۲۰ پر پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی کا ''حرف التجا'' کے عنوان سے حضرت

Marfat.com

مجددؒ سے استغاثہ

- صفحہ ۱۸ اور صفحہ ۲۰ پر پروفیسر صاحب کی دونوں والہانہ نظموں میں قافیہ "یا مجددؒ" آیا ہے۔
- صفحہ ۲۳ پر ڈاکٹر اقبال احمد اختر کا ابتدائیہ اور صفحہ ۲۶ تا صفحہ ۲۸ پر مکتوبات شریف قلمی امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کی خدمات کے بارے میں۔
- صفحہ ۲۹ پر کشور اول کے ذیل میں تاج کا ایک شعر اور صفحہ ۳۰ پر مکتوبات شریف قلمی امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کا عکس دیا گیا ہے۔

۱۔ کشور اول	۹ مضامین و مقالات	تمام تحریریں اردو کی اور اصل ہیں	صفحہ ۳۱ تا صفحہ ۲۰۶
۲۔ کشور دوم	۵ مضامین و مقالات	تمام تحریریں اردو کی اور اصل ہیں	صفحہ ۲۰۷ تا صفحہ ۲۹۱
۳۔ کشور سوم	۳ مضامین و مقالات	۲ تحریریں اردو اور ایک تحریر عربی کتاب کا تعارف	
۴۔ کشور چہارم	۶ مضامین و مقالات	(تاریخی و تحقیقی تحریریں)	
۵۔ کشور پنجم	۵ مضامین و مقالات	(حضرت مجدد کی تحریروں اور خیالات کا مرقع)	

صفحہ ۵۷۹ پر نگار خانہ صفحہ ۵۸۳ پر مرقعات، آخری صفحہ ۵۹۲ پر گزشتہ جلد کے آخر میں چھپنے والا الحمد للہ کا طغری ہے۔ اس جلد میں شائع ہونے والی اہم، نادر، معلوماتی اور تحقیقی تحریروں کے عنوانات یہ ہیں۔

- ☆ تصانیف امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

Marfat.com

☆ تکملہ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ازقلم محمد عالم مختار حق

☆ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ ایک تحقیقی جائزہ ازقلم حکیم محمد موسیٰ امرتسری

☆ زبدۃ المقامات اور حضرت القدس کا تقابلی مطالعہ
ازقلم پروفیسر سید خورشید حسین بخاری

☆ حضرات مجددیہؒ کا ایک ترک مصنف ازقلم ڈاکٹر امین اللہ وثیر

☆ حضرت مجدد الف ثانیؒ اور مارکسی مورخین ازقلم ڈاکٹر جمال محمد صدیقی

☆ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے دفاع میں لکھی جانے والی کتابیں
ازقلم پروفیسر محمد اقبال مجددی

☆ حضرت مجددؒ مغرب میں ازقلم ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆ افکار مجدد الف ثانیؒ کا ایک مآخذ ازقلم پروفیسر محمد اقبال مجددی

☆ الاجابتہ الربانیہ اور الاشارۃ السنیہ ازقلم ڈاکٹر شیخ ممتاز سدیدی

☆ حضرت مجدد الف ثانیؒ اور امام احمد رضا ازقلم پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

☆ حضرت مجدد الف ثانیؒ اور ڈاکٹر محمد اقبال ازقلم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆ تصانیف اقبال میں ذکر مجددؒ ازقلم ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی

☆ کشور پنجم کے پانچوں مقالات نہایت اہمیت، ندرت اور وسعت مطالعہ کے حامل ہیں۔

جلد چہارم کے ٹائٹل کا ماتھا سورۃ فاتحہ کی آیہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ سے سجایا گیا ہے۔ اس جلد کے صفحہ ۴ پر آیہ رحمت (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) کا طغریٰ صفحہ ۵ پر انتساب صفحہ ۶ پر شیخ سعدی شیرازی کی نعتیہ رباعی صفحہ ۷ پر جہان امام ربانی، اقلیم (جلد) چہارم کے نیچے علامہ اقبال کا یہ شعر:

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

Marfat.com

بہ ترمیم منسوب یہ تاج تحریر ہے:

گردن نہ جھکی جس کی سلاطین کے آگے
آخر کو جھکے خود ہی جہانگیر و جہاں دار

صفحہ ۸ پر آیہ قرآنی "قُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ" کی خوبصورت خطاطی کا نمونہ نور بصیرت بن رہا ہے صفحہ ۹ تا صفحہ ۱۲ فہرست مضامین ہے صفحہ ۱۳ پر نعت رسول مقبول ہدیہ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی صفحہ ۱۷ پر مخمس درشان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نتیجہ فکر فارسی خواجہ نظام الدین سرہندی ۲۱ پر حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت کی فارسی منقبت خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی مجددی کا قصیدہ درشان امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۲، صفحہ ۲۳ پر اور قمر یزدانی کا "نذر محبت" صفحہ ۲۴ پر موجود ہے ابتدائیہ از ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری صفحہ ۲۵ پر اور تاثرات (چھ شخصیات کے) صفحہ ۲۷ تا صفحہ ۲۹ پر اور مثنوی ہمدانی کشور اول صفحہ ۳۱ پر کے نیچے آسی کے شعر میں شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو نائب خیر الوریٰ قرار دیا گیا ہے۔ مثنوی ہمدانی سے اکبر بادشاہ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر عنوان چھ اشعار شامل اشاعت ہیں۔ صفحہ ۳۳ پر قصیدہ در مدح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مسمی یہ آفتاب شرف کا ٹائٹل دیا گیا ہے یہ قصیدہ صفحہ ۳۴ سے شروع ہو کر ۴۹ پر تمام ہوا ہے کشور جلد ہذا پر طائرانہ نظر یوں ڈالی جاتی ہے۔

۱۔ کشور اول، ۶ مضامین و مقالات، (اردو الاصل)

۲۔ کشور دوم، ۴ مضامین و مقالات، (اردو الاصل + ایک مضمون ترجمہ ہے)

۳۔ کشور سوم، ۵ مضامین و مقالات، (اردو الاصل)

۴۔ کشور چہارم، ۱۲ مضامین و مقالات، (تفصیلی، معلوماتی، تحقیقی، اردو الاصل)

۵۔ کشور پنجم، ۴ مضامین و مقالات، (۳ مضامین اردو الاصل + ایک مضمون ترجمہ ہے)

۶۔ نگار خانہ صفحہ ۶۲۳ پر اور مرقعات صفحہ ۶۲۸ پر دیا گیا ہے صفحہ ۶۳۶ پر دو طغری

Marfat.com

ہائے خطاطی روشنی دے رہے ہیں۔ اس جلد کے چند اہم اور نادر مضامین ذیل میں نمایاں کئے گئے ہیں۔

☆ حضرت مجددؒ مطلع تاریخ پر ازقلم: آباد شاہ پوری

☆ اکبر و جہانگیر اور مجدد الف ثانیؒ ازقلم: قاضی ظہور احمد اختر

☆ دوقومی نظریہ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ ازقلم: پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفے خاں

ازقلم: پروفیسر محمد اسلم سردار علی احمد خاں قادری

☆ خاندان مجدد کا زریں کردار ازقلم: سردار علی احمد خاں قادری

☆ سلطنت مجددیہ کا نکتہ آغاز اور سلطنت مغلیہ پر اس کے اثرات

ازقلم: پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیولر سالم عبداللہ

☆ حضرت مجددؒ اور محمد علی جناح ازقلم: محمد بخش مسلم

☆ حضرت مجددؒ دانشوروں کی نظر میں ازقلم: ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆ حضرت مجددؒ کے سلسلہ عالیہ کے حضرات قدسیہ

ازقلم: خواجہ بدرالدین سرہندی

☆ مشائخ نقشبندیہ مجددیہؒ ازقلم: مولانا قاضی عالم الدین نقشبندی

☆ حضرت مجددؒ اور علمائے عصر ازقلم: ڈاکٹر سراج احمد خاں

☆ حضرت مجددؒ کے معاصر علما و مشائخ سے اختلاف کا تحقیقی جائزہ

ازقلم: ڈاکٹر محمد انصار خاں نقشبندی

☆ شیخ مرزا مظہر جان جاناں ازقلم: ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

☆ حضرت شاہ غلام علی نقشبندی دہلوی ازقلم: عبدالحکیم خاں اختر شاہجہاں پوری

☆ مولانا شیخ خالد کردی نقشبندی ازقلم: ڈاکٹر مہیند خت معتمدی

جہاں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی جلد سوم کی پیشانی سورۃ

Marfat.com

البقرۃ کی آیہ ۱۰۵ سے سجی ہوئی ہے۔ اس جلد کے صفحہ ۴ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا طغری صفحہ ۵ پر انتساب صفحہ ۶ پر شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا نعتیہ رباعی چار القاب ذکر کے گئے ہیں (۱) بدرالدین (۲) قیوم اول (۳) غوث صمدانی (۴) مظہر انوار ربانی۔ صفحہ ۸ پر جلد سوم کے مضامین کی فہرست ہے جس کا اجمالی تذکرہ یوں ہے۔

(۱) نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	ہدیہ نعت حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱
(۲) نذر عقیدت ببارگاہ شیخ مجدد	ہدیہ قمر یزدانی	۱۳
(۳) قصیدہ درشان امام ربانی مجدد الف ثانیؒ	ہدیہ خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	۱۴
(۴) حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ	ہدیہ کلیم عثمانی	۱۵
(۵) منقبت حضرت امام ربانیؒ	ہدیہ مولانا اعزاز الدین احمد صدیقی	۱۶
(۶) بحضور مجددؒ	ہدیہ علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری	۱۷
(۷) ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	۱۹
(۸) تاثرات	تین شخصیات	

(۱) کشور اول ۷۔ مضامین و مقالات مقالہ اول اردو دائرہ معارف اسلامیہ مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی (جلد دوم) سے لے کر یہاں شامل کیا گیا ہے

(۲) کشور دوم ۴۔ مضامین و مقالات (اس باب کا دوسرا مقالہ ترجمہ ہے)

(۳) کشور سوم ۳۔ مضامین و مقالات (اردو الاصل)

(۴) کشور چہارم ۷۔ مضامین و مقالات (اردو الاصل)

(۵) کشور پنجم ۸۔ مضامین و مقالات (اردو الاصل)

آخر میں صفحہ ۶۰۷ پر نگار خانہ ہے اور صفحہ ۶۱۱ پر مرقعات ہے آخری صفحہ ۶۲۴ پر الحمدللہ کا خطاطی کا نمونہ دیا گیا ہے۔ اس جلد کے اہم، نادر، فکری، تحقیقی اور معلوماتی

Marfat.com

چند مضامین کا تعارف ذیل میں کروایا جاتا ہے۔

☆ شیخ احمد سرہندیؒ، تحقیقی مقالہ ماخوذ اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ،
از قلم: ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ

☆ مجدد نامہؒ، سیرت سوانح حضرت مجدد الف ثانیؒ (منظوم)،
از قلم: پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی

☆ مقامات مجددؒ مقام مجددؒ، (حضرت مجدد الف ثانیؒ کے درجات ومقامات،)
از قلم: مولانا محمد عبدلاحد و ڈاکٹر محمد اختر چیمہ

☆ شیخ احمد سرہندیؒ کی اصلاحی وتجدیدی تحریر کا مرکز ومحور نبوت محمدی،
از قلم: ڈاکٹر اے ایف ایم ابوبکر صدیق

☆ عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانیؒ، منکرین ختم نبوت کے دلائل کا
حوالہ جاتی رد از قلم: پروفیسر شبیر حسین شاہ زاہد (راقم سطور ہذا)

☆ روافض، حضرت مجدد الف ثانی کی تصنیف کا جائزہ،

☆ حضرت مجددؒ کا انداز تعلیم وتبلیغ اور اس کے اثرات ونتائج، ایک (تحقیقی مقالہ)
از قلم: پیر نثار احمد جان سرہندی

☆ حضرت مجدد کے اوراد، اورادو وظائف مجددی کا تذکرہ،
از قلم: مولانا بدر الاسلام صدیقی

☆ ملفوظات حضرت مجدد الف ثانیؒ، ملفوظات امام ربانی علمی، روحانی، تبلیغی،
توضیحی گفتگو از قلم: ابورضا مفتی نیر مجددی / ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

جہان امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اقلیم (جلد دوم) کے ٹائٹل کی پیشانی پر سورۃ مریم کی آیہ ۹۶ چمک رہی ہے۔ اس اقلیم کے صفحہ ۴ پر آیہ رحمت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا خطاطی کا طغری ہے۔ صفحہ ۵ پر انتساب ہے۔ صفحہ ۶ پر سورۃ نور کی

Marfat.com

آیہ نور کی خطاطی ہے۔ صفحہ ۷ پر جہان امام ربانی اقلیم دوم کے تحت احمد حسین مجددی کا ایک پر عقیدت شعر درج ہے صفحہ ۸ پر فہرست مشمولات ہے جس پر طائرانہ نظر ذیل میں ڈالی جاتی ہے۔

صفحہ ۱۱	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	ہدیہ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی
صفحہ ۱۴	منقبت بحضور حضرت مجدد	ہدیہ حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ آلو مہار شریف سیالکوٹ
صفحہ ۱۶	منقبت بحضور حضرت مجدد	ہدیہ حضرت شاہ عبدالغنی محدث دہلوی مہاجر مدنی
صفحہ ۱۸	ڈاکٹر اقبال حضرت مجدد کے دربار میں	ہدیہ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال مصور مشرق، حکیم الامت
صفحہ ۱۹	ابتدائیہ	ہدیہ ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
صفحہ ۲۱ تا ۲۴	تاثرات	چار شخصیات
صفحہ ۲۵	کشور اول	ذیل میں فدا کا شعر ہے
صفحہ ۲۶	بسم اللہ کا مثمن شکل کا طغری	قلمکار گوہر قلم

۱۔ کشور اول ۴۔ مضامین و مقالات (تین مقالات پی ایچ ڈی کے مقالوں سے ماخوذ ہیں)

۲۔ کشور دوم ۸۔ مضامین و مقالات (اردو الاصل)

۳۔ کشور سوم ۸۔ مضامین و مقالات (تحقیقی و مطالعاتی مقالات)

۴۔ کشور چہارم ۶۔ مضامین و مقالات (تحقیقی و مطالعاتی مقالات)

۵۔ کشور پنجم ۴۔ مضامین و مقالات (تحقیقی و مطالعاتی مقالات)

صفحہ ۶۳ ۷ پر نگار خانہ اور صفحہ ۶۹ ۷ پر مرقعات دیئے گئے ہیں آخری صفحات میں مقامات معصومی کی پانچ جلدوں کا اشتہار مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور اور

Marfat.com

آخری صفحہ پر الحمدللہ کا طغرٰی روشن ہے۔ اس جلد کے چند اہم اور نادر مضامین کی طرف ذیل میں اشارہ کیا جاتا ہے۔

☆ ماہ وسال (سیرت مجدد تاریخ ترتیب وار)، از علامہ محمد عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

(نوٹ) یہی مضمون اسی ترتیب میں تھوڑی بہت تبدیلیوں کے ساتھ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود مظہری صاحب نے بھی لکھا ہے۔

☆ تخریج احادیث مکتوبات جلد سوم کی احادیث کے اصل مع حوالہ جات از پروفیسر ڈاکٹر بابر بیگ مطالی

☆ حضرت مجدد کی فقہی خدمات تصنیف امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ سے فقہی حوالے مع وضاحتیں از پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس

☆ حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی زبان وادب میں خدمات آپ کی تصانیف کے حوالہ سے از پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف شمس

☆ دعوت الی اللہ میں مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا کارنامہ دعوت دین پر آپ کی خدمات کے حوالے از پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی ہزاروی

☆ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور مسلک اہل سنت اہل سنت و جماعت مسلک کی مجددی تائید از علامہ غلام مرتضٰی ساقی

☆ معمولات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ (حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے روزانہ کے معمولات زندگی) از سید زوار حسین شاہ/ پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد

☆ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ اور علم لدنی علمی و تحقیقی گفتگو از شیخ الحدیث ابن الصدیق محمد ہادی بخش

☆ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات تصوف (صوفیانہ افکار واعمال کے بارے میں

Marfat.com

مجددی نکتہ نظر) از صاحبزادہ ڈاکٹر ساجد الرحمٰن

☆ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ تزکیہ نفس اور اخلاص (صوفیانہ اعمال واشغال کے بارے میں مجددی نکتہ نظر) از پروفیسر عبدالباری فرنگی محل

☆ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ اور علم النفسیات (علمی و تحقیقی گفتگو) از ڈاکٹر محمد اقبال/ ڈاکٹر محمد مسعود

☆ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ اور علم الکائنات (علمی و تحقیقی گفتگو) از فضل احمد حبیبی

☆ لقب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ / ایک تحقیقی جائزہ علمی و تحقیقی گفتگو از علامہ فیض احمد اویسی / ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر۔

☆ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ قیومیت اور اعلحضرت کا فتوی (علمی و تحقیقی گفتگو)از مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی

☆ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور وحضرت الشہود علمی و تحقیقی گفتگو از ڈاکٹر سراج احمد خاں

☆ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض نظریات (تقابلی جائزہ) علمی و تحقیقی گفتگو از شاہ ابوالحسن زید فاروقی

☆ وحدۃ الوجود علمی و تحقیقی گفتگو از محدث اعظم علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی

نادر، علمی تحقیقی اور فکری مضامین و افکار کے اعتبار سے یہ جلد دوسری سب جلدوں پر بھاری ہے۔

جہانِ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی جلد اول کے ٹائٹل کی پیشانی سورۃ روم کی آیہ ۲۲ سے منور ہے اس جلد کے صفحہ ۴ اور صفحہ ۵ پر قرآنی خطاطی کے طغرے اور صفحہ ۶ پر گنبد خضری کا عکس ہے۔ صفحہ ۷ پر انتساب ہے اور صفحہ ۸ پر سورۃ فاتحہ کی ماہرانہ خطاطی ہے صفحہ ۹ پر جہان امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ اقلیم اول کے تحت احمد حسین مجددی کا شعر بہار عقیدت دکھا رہا ہے۔ صفحہ ۱۰ پر فہرست مشمولات ہے۔

Marfat.com

صفحہ ۱۴ پر بِسْمِ اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ کا نمونہ خطاطی ہے صفحہ ۱۵ پر جہان امام ربانی اقلیم بہ اقلیم کے ذیل میں فارسی شعر کا مصرعہ ہے۔

جہانے را دگر گوں کر دیک مرد خود آگا ہے

صفحہ ۱۶ پر عرض مرتبین ہے صفحہ ۱۷ پر اقلیم (جلد) اول کے مضامین کی فہرست صفحہ ۲۱ پر جلد دوم کے مضامین کی فہرست صفحہ ۲۴ پر جلد سوم کے مضامین کی فہرست صفحہ ۲۷ پر جلد چہارم کے مضامین کی فہرست صفحہ ۳۰ پر جلد پنجم کے مضامین کی فہرست صفحہ ۳۳ پر جلد ششم کے مضامین کی فہرست دی گئی ہے صفحہ ۳۶ ہر حسین آسی کا یہ دعائیہ شعر بسم اللّٰہ الرَّحْمٰن الرَّحِیْمْ کے سایہ عاطفت میں دعوت توجہ دے رہا ہے:

یہ مرادوں کا چمن تاحشر پھلتا ہی رہے
آسی دور مے جواب چلتا ہے چلتا ہی رہے

صفحہ ۳۷ پر اظہار تشکر جاوید اقبال مظہری کی طرف سے ادا کیا گیا ہے صفحہ ۴۱ پر صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد کی تقدیم ہے صفحہ ۵۹ پر مولانا جاوید اقبال مظہری کا ابتدائیہ ہے اور صفحہ ۶۹ پر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کا افتتاحیہ ہے صفحہ ۱۱۶ پر نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہ وَفَتْحٌ قَرِیْب آیہ قرآنی کا خطاطی کا نمونہ ہے صفحہ ۱۱۷ پر کشور اول کے سر پر بِسْمِ اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ اور پاؤں میں علامہ اقبال کا یہ شعر چمک دمک رہا ہے:

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے بر وقت کیا جس کو خبر دار

صفحہ ۱۱۸ پر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خط دکھایا گیا ہے۔ آپ کا خط دیکھ کر سبحان اللہ، ماشاء اللہ بے ساختہ زبان سے نکلتا ہے صفحہ ۱۱۹ پر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے سات فارسی اشعار مع آپ کے تخلص ''احمد'' کے شامل اشاعت ہیں صفحہ ۱۲۰ پر کیف بنارسی کی حمد باری تعالیٰ صفحہ ۱۲۱ پر اعلیحضرت امام رضا خان بریلوی کی

Marfat.com

ہدیہ کردہ نعت رسول مقبول صفحہ ۱۲۳ پر عابد حسین عابد سہسوانی کی منقبت بحضور امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ بزبان فارسی صفحہ ۱۲۵ پر حضرت خواجہ عبداللہ ابن خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے تین فارسی اشعار نذرانہ عقیدت صفحہ ۱۲۶ ہر آیہ قرآنی " وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ" کی خطاطی کا نمونہ صفحہ ۱۲۷ پر "رحمت کے دریچے فوز عظیم" سورۃ یونس کی آیات ۶۲ تا ۶۴ مع ترجمہ، ۱۲۸ پر حدیث رسول بحوالہ روضۃ القیومیہ اخبار غیبیہ متعلق حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۹ پر نور عظیم الشان خواجہ باقی باللہ کی زبان زبدۃ المقامات کا بیان صفحہ ۱۳۰ پر مقام شفاعت کے زیر عنوان جناب رسالت مآب سے حضرت مجدد الف ثانی کو مقام شفاعت سے حصہ عطا فرمائے جانے کی نوید صفحہ ۱۳۱ پر حدیث صلہ مع ترجمہ بحوالہ روضۃ القیومیہ صفحہ ۱۳۲ پر تشکر و امتنان صفحہ ۱۳۳ پر نوید محبوبیت عربی مع اردو ترجمہ بحوالہ مشکوہ المصابیح باب الحب فی اللہ کے حوالے سے مع ترجمہ موجود ہے۔ صفحہ ۱۳۵ تا ۱۳۹ مثنوی شریف در شان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بزبان فارسی اور نتیجہ خیال خواجہ محمد ہاشم کشمی مطبوع ہے صفحہ ۱۴۰ پر "آمد آمد سے پہلے" کے عنوان سے حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خلیل اللہ بدخشی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ نظام نارنولی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ عبداللہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے مکاشفات درج ہیں اور تعبیر خوابات ارکان سلطنت اکبری شیخ سلطان خان اعظم سید صدر جہاں مندرج ہیں منقبت در شان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ میزبان فارسی بقلم خواجہ محمد ہاشم کشمی صفحہ ۱۴۴ پر روشن ہے" آمد آمد کے بعد" کے عنوان سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ نور الحق بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، اعلحضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریریں صفحہ ۱۴۵ پر موجود ہیں۔ صفحہ ۱۴۹ پر کشور دوم کے اوپر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا طغرہ اور نیچے کلیم عثمانی کا ایک شعر روشن تاباں ہے۔

Marfat.com

☆ کشور دوم کے ذیل میں دو مقالے موجود ہیں (مؤلفین ہیں صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی اور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

☆ کشور سوم کے ذیل میں چار تحریریں ہیں جن میں سے ایک قصیدہ در مدح خواجہای نقشبند یہ نظم ہے اور باقی نثر

☆ کشور چہارم کے ذیل میں سات سوانحی مضامین ہیں جن میں حضرت خواجہ محمد عبدالباقی کابلی رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ، مکتوب شریف حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیثیت و مقامات۔

☆ کشور پنجم کے ذیل میں نو تحریریں ہیں جن میں سے مرکز نور و تجلی ہے دیار سرہند دیار سرہند شعری پیرایہ میں ہیں باقی تحریریں نمونہ نثر میں ہیں۔

☆ صفحہ ۴۵۵ پر نگار خانہ کے عنوان سے صوفی غلام سرور نقشبندی، مجددی لاہوری اور ڈاکٹر اقبال احمد القادری مجددی نے مقالہ نگاروں کا تعارف کروایا ہے۔ یہ حضرت ہیں شاہ ابوالحسن زید فاروقی، ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی، جمیل احمد سرہندی، ڈاکٹر سراج احمد خان، پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد، پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری مجددی۔

☆ صفحہ ۴۶۶ پر مرقعات کے ذیل میں نو عمارتوں کے عکس ہیں۔ صفحہ ۴۷۶ پر مقامات معصومی جلد اول (مقدمہ) صفحہ ۴۷۷ پر مقامات معصومی جلد دوم صفحہ ۴۷۸ پر مقامات معصومی جلد سوم اور صفحہ ۴۷۹ پر مقامات معصومی جلد چہارم (تعلیقات توضیحات) کا اشتہار ہے مترجم و مصحح ہیں پروفیسر محمد اقبال مجددی اور پبلشر ہیں ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور صفحہ ۴۸۰ پر قرآن مجید کی یہ آیہ مبارکہ بشکل خطاطی جہان امام ربانی کے آخری صفحہ کو زینت دے رہی ہے۔

Marfat.com

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

جہان امام ربانی کی ان چھ باقاعدہ تحریری (نثر ونظم) جلدوں کے علاوہ ایک عکس وتصور جلد کا تعارف ہو چکا مزید جلدیں باقی آنے کا اعلان ہے اور امام ربانی فاونڈیشن کی تیز رفتاری، مہارت اور جوش عقیدت کی روشنی میں یہ امید قوی کی جاسکتی ہے کہ بقایا جلدیں جلد منصۂ شہود پر آئیں گی اور وابستگان سلسلہ نقشبندی مجددیہ کی سکینت قلبی کا باعث بنیں گی اور اہل علم کے ذوق مطالعہ کو جلا بخشیں گی۔

''جہان امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ'' ایک انسائیکلوپیڈیا ہے مگر اس کے مضامین کی ترتیب ابجدی ترتیب میں نہیں ہے۔ بلکہ مکمل طور پر یہ کتابی اور مجموعہ ہائے مقالات کی شکل میں ہے۔ جہازی سائز کی بھاری جلد اور مجلد ومطلا سیاہ ریگزین نے جہان امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک وقیع اثاثے کی شکل دے دی ہے۔ جہان امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام جلدوں کی تمام تحریریں مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل ہیں۔

اول: تحقیق اور وسعت مطالعہ۔

دوم: عقیدت اور انسیت۔

سوم: اشکال وابہام کا ازالہ۔

چہارم: اعترافات وشکوک کا رفع۔

پنجم: حوالہ جات کی کثرت۔

ششم: ریفرنس بکس کی فہرستیں۔

ہفتم: معروف اہل قلم وتجربہ کار اور ان کی محققانہ تحریریں۔

ہشتم: انسائیکلو پیڈیائی وسعت۔

نہم: طعن وتشنیع اور حرف گیری سے اعراض۔

دہم: حضرت مجدد الف ثانی کی شخصیت، سلسلہ اور متعلقات سے متعلق قلمی ذخیروں

Marfat.com

کا تعارف۔

یاز دہم: بزرگ شخصیات اور قلمکاروں کا تعارف۔

دواز دہم: متعدد علمی و دینی ابحاث۔

اس سلسلے کی پندرہ جلدیں اب تک شائع ہو چکی ہیں۔ مزید جلدوں کے آجانے کا بھی امکان ہے۔

بہتر ہوگا اگر ''جہان امام ربانی'' کے آئندہ ایڈیشنوں میں:

(الف) حوالہ جاتی عربی فارسی عبارتوں کے ترجمے بھی دیئے جائیں۔

(ب) حوالہ جاتی کتابیں کہاں کہاں دستیاب ہیں نشاندہی کی جائے۔

(ج) جو قلمکار حیات ہیں ان کے پتے اور فون نمبر لکھے جائیں۔

(د) انسائیکلوپیڈیاز میں'' حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ '' مقالہ (مثلا اردو دائرہ المعارف ''پنجاب یونیورسٹی لاہور) طویل اور مسبوط تاریخوں میں حضرت مجدد الف ثانی کے بارے میں مواد (مثلا تاریخ دعوت وعزیمت ''علمائے ہند کا شاندار ماضی'' مختلف رسائل وجرائد کے مجدد نمبر کے اور یجنل مواد پر مشتمل جہان امام ربانی کی ایک دوجلدیں لائی جائیں۔

(یہ ریسرچ ورک ہے اور بکھرا ہوا مواد ایک جگہ اکٹھا مل جائے گا۔)

(ہ) دنیا میں ''مجددیات'' کے سکالرز کا تعارف

(و) ''مجددیات'' کے سکالرز کے مستقبل کے مجدد پاک پر تحقیقی منصوبے / زیر قلم کتب

(ز) ''مجددیات،، کے سکالرز کے گوشہ ہائے کتب کا تعارف کروایا جائے اس میں مشرق ومغرب اور عرب وعجم کے تمام سکالرز کا احاطہ کیا جائے امید ہے کہ جہان امام ربانی کے مستقبل کی منصوبہ سازی میں ان سفارشات کو مدنظر رکھا جائے گا۔

Marfat.com

نام مجلّہ: سہ ماہی ''جہانِ سیرت''

مدیر: حافظ محمد عارف گھانچی

حضور سید الکونین و الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و سنت کے بیان کا سلسلہ تو آپؐ کے اس جہانِ آبی و خاکی میں آمد سے پہلے ہی سے جاری و ساری ہے۔ آپؐ کے احوال و اوضاع کا تحریری ریکارڈ آپؐ کے دعویٰ نبوت کے بعد آپؐ کے عاشق و عقیدت مند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے شب و روز مرتب کیا کہیں یہ مواد حدیث نبویؐ کی تحریر میں جمع کیا گیا کہیں آپؐ کے احوال و وقائع کے بیان کو مدون کر کے کیا گیا کہیں معاہدے، شرائط، خطبات، مراسلات، ہدایات و احکامات، خطوط، تبلیغی بیانات اور آپ کے بارے میں دوسروں کے آنکھوں دیکھے بیانات کو محفوظ کر کے کیا گیا۔ وقت گزرتا گیا سیرت قلم بند ہوتی گئی مغازی لکھے گئے احوال قلمبند کئے گئے وضاحتوں اور شروح کا التزام کیا گیا محدثین، مفکرین، مفسرین، معلمین، مدبرین اور محققین نے قسما قسم کے علمی نکات اور دانش ورانہ مقامات اخذ کیئے اور ضبط تحریر میں لائے گئے۔

عرب میں ہزاروں نہیں تو سینکڑوں سیرت نگاروں کے نام تو ضرور مل جائیں گے جن کے قلمی کارنامے منصۂ شہود پر آئے ان میں ابن ہشام، ابن اسحاق، ابن قتیبہ، ابوعبیدہ اندلسی، ابن خلدون، طبری، ابن اثیر، ابن کثیر، ابن خطیب بغدادی، سیوطی، ابن جوزی، زرقانی، غزالی، ابن تیمیہ، ابن قیم، محمد حسین ہیکل، نبہانی، حلبی، محمد خضری بک، محمد علی صابونی، شیخ دحلان مکی، علامہ قسطلانی، ابن فرج اندلسی، قاضی عیاض مالکی وغیرہ مشہور ہیں عجم کے علماء سیرت میں علامہ نعیم اصفہانی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ، شیخ سعدی، پیر رومی، جامی، ملا حسین واعظ کاشفی، علامہ شبلی، علامہ سلمان منصور پوری، پروفیسر طاہر القادری، پیر کرم شاہ الازہری، خالد غزنوی، طارق محمود

Marfat.com

چغتائی، ابوالکلام آزاد، قاضی اطہر مبارک پوری، امام احمد رضا خاں بریلوی، مولانا شرف علی تھانوی، سید عزیز الرحمٰن (زوار اکیڈمی کراچی)، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، سیّد سلیمان ندوی، ڈاکٹر سید سلمان ندوی، ابوالحسن علی ندوی، طالب ہاشمی، مولانا مودودی، عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ، مولانا رحمت اللہ کیرانوی، مولانا عنایت رسول چڑیا کوٹی، عبدالعزیز مرزنی، شیخ البانی اور علامہ سعیدی قابل ذکر ہیں۔ لاکھوں سعید روحیں ہیں جنہوں نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس کام میں دامے، درمے، قدمے، سخنے حصہ لیا۔ بے شمار رسائل و جرائد سیرت النبیؐ کے حوالے سے شائع ہو رہے ہیں۔ اور متعدد رسائل نے سیرت النبیؐ کے شعبہ میں خصوصی نام پیدا کیا ہے مثلاً ماہنامہ ''نعت'' لاہور، ''نقوش'' لاہور (سیرت النبی نمبر)، ''فکر ونظر'' اسلام آباد ہفت روزہ ''ہلال'' راولپنڈی (سیرت نمبرز)، عالمی ''السیرۃ'' کراچی اور سہ ماہی ''سیرت طیبہ'' کراچی، کچھ اہلِ قلم سیرت النبیؐ اور متعلقات سیرت پر کام کرنے کے حوالے سے اَمر ہو گئے، ان میں طالب ہاشمی کا نام اہم ہے۔ جہاں تک سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چھوٹے چھوٹے مجموعہ ہائے نعت، منفرد تحقیقی موضوعات برعنوان سیرت النبیؐ خصوصی موضوعات، ابحاث اور ایک ایک تا پند ایک تخلیقات، تحقیقات، تالیفات کا تعلق ہے تو ان کا تو شمار کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ لاکھوں مطبوعات اور صاحب قلم اور ماہرین سیرت النبیؐ کی فہرستیں چھپ چکی ہیں۔ اب جو حال یہ ہے کہ ایک طرف رب کریم نے آپ کو وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی خوشخبری سے نوازا تو دوسری طرف سرکار رحمت للعلمین نے اپنی حدیث وسنت سے جہاں کو نور و نور کر دیا ہے اور عاشقان صادقان اور محبان مخلصان آپ کے ذکر و درود، مولود و میلاد، نعت وخصائص کے زبان وقلم سے بیان واعلان میں اس طرح لگے ہوئے ہیں کہ گویا:

سارا عالم ہے ثنا خواں آپؐ کا
میں بھی ہو جاؤں مدح خوان آپؐ کا

Marfat.com

والا حال ہے۔

انہی نیک روحوں اور سعید دِلوں میں سے حافظ محمد عارف گھانچی صاحب بھی ہیں جنہوں نے ''جہان سیرت'' کے نام سے کتابیات کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے اس سلسلے کے دو شمارے مجھ ناچیز تک پہنچے ہیں۔ جو اپنی طباعت، کتابت اور گیٹ اپ کے لحاظ سے دل کشی کا ایک مظہر ہیں۔

جہان سیرت 1

دُعا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۳ (عربی متن اور اُردو ترجمہ دونوں موجود ہیں)

اداریہ ۴

اداریہ کے حصّہ اوّل میں جہان سیرت کے اجرا کا مقصد ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے موضوع پر تحقیقی مقالات و مضامین کی اشاعت ''بیان کیا گیا ہے۔ حصہ دوم میں اس کوشش کا ذکر کیا گیا ہے'' سیرت النبیؐ کے موضوع پر غیر مطبوعہ اور نایاب مقالات، مضامین اور کتب کو شامل شمارہ کیا جائے گا۔'' حصہ سوم میں علمی اور تحقیقی اداروں اور ان سے وابستہ اہلِ علم اور ارباب تحقیق کے علمی اور تحقیقی نتائج فکر سے آگاہی کی خواہش ظاہر کی گئی ہے اور چوتھے اور آخری حصے میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر کتب سیرت کے دو دو نسخے بھجوا کر ''جہانِ سیرت'' میں تعارف وتبصرہ شائع کرنے کی پیش کش کی گئی ہے۔

Marfat.com

سرور کائنات کی معاشرت

ملا واحدی پاک و ہند کے ایک مستند اور قادر الکلام ادیب ہیں۔ ۵ تا ۱۸ چودہ صفحات میں ملا واحدی کی رسول آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ سے روز مرہ کے جستہ جستہ واقعات، اخلاق، عادات اور معمولات کو زیب قرطاس کیا گیا ہے۔

حضور کی دل جوئی و دانش مندی

مولانا عبدالستار سلام قاسمی کے اس مقالہ میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی سیرت سے تسلی و دل جوئی کی روایت بیان کر کے فارسی کی یہ ضرب المثل نقل کی گئی ہے "دل بدست آور کہ حج اکبر است" حضرت معیقب کا لذیذ و عمدہ ماکولات آپؐ کے نام سے ادھار خرید کر آپؐ کی خدمت میں پیش کرنے اور آپؐ سے ادائیگی کرانے کا ذکر کیا ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے چند اندرون خانہ واقعات بیان کر کے آپؐ کی دانشمندی اور دل جوئی کے رویہ پر ثبوت فراہم کیا گیا ہے۔ "دانش مندی" کے زیر عنوان اس اجڈ بدُو کا واقعہ بیان کیا گیا ہے جس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا اور صحابہؓ اسے مارنے کو دوڑے تو آپؐ نے نہ صرف اسے مار پیٹ سے بچایا بلکہ مسجد کو دھونے کا اہتمام بھی کیا۔

عہد رسالت کے تفریحی مشاغل

اس مضمون میں صاحب قلم طالب ہاشمی نے حضورؐ کی رکانہ سے کُشتی اور ابوالاشد بن حجنی کو بار بار سرکارؐ سے پچھاڑے جانے کا واقعہ بیان کیا ہے۔ اس سے علاوہ

Marfat.com

گھڑ دوڑ، تیراندازی، دوڑ، پیراکی، سیرو سیاحت، گیت، حدی خوانی، مبارک مجلسیں، شعر و شاعری، شگفتہ مزاجی، بچوں کے ساتھ تفریح اور متعدد دوسرے موضوعات پر روایات لا کر علمی و معلوماتی پاکیزہ گفتگو کی گئی ہے۔

رسول اللہ کا سفر حج

۴۹ تا ۶۳، پندہ صفحات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفر حج کا اقصاء کیا گیا ہے اور موضوع وار تمام مراحل سفر اور مراحل حج مستند روایات کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔

جدید کتب سیرت

اس حصّہ میں سیرت و متعلقات سیرت کے موضوع پر تین سو سے زیادہ کتابوں، پمفلٹوں اور مجلدات کا تعارف مع مصنف/مترجم/پبلشر کے ناموں کے ساتھ اور سن اشاعت اور صفحات بھی بتائے گئے ہیں۔ یہ 2000ء تا 2007ء کے درمیان شائع ہونے والی اور کتب خانہ سیرت تک پہنچنے والی کتابوں کا تعارف ہے۔ البتہ کتابوں کی قیمت درج نہیں کی گئی۔

تعارف کتب سیرت

دراصل یہ تبصرہ اور تعارف ہے جو ۱۷ کتاب سیرت پر کیا گیا ہے اس حصہ میں شامل کتابوں کا مختصر تذکرہ اس طرح ہے۔

1. اذکار سیرت از پروفیسر سید محمد سلیم (زوار اکیڈمی کراچی)

Marfat.com

2. الامین از محمد رفیق ڈوگر (دید شنید پبلشرز لاہور)
3. تدوین سیرت و مغازی از قاضی اطہر مبارک پوری (دارالنوادر اُردو بازار لاہور)
4. خطبات سیرت طیبہ از ڈاکٹر محمد حمید اللہ (کتب خانہ سیرت کراچی)
5. درس سیرت از سیّد عزیز الرحمٰن (زوّار اکیڈمی کراچی)
6. دروس سیرت از ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی (کتاب سرائے لاہور)
7. رسول اکرم ﷺ بحیثیت تاجر از حافظ محمد عارف گھانچی (کتب خانہ سیرت کراچی)
8. رسول اللہ ﷺ کا حُسنِ تبسّم از مولانا حافظ محمد ابراہیم (مکتبہ فیض القرآن کراچی)
9. رسول اللہ ﷺ مکہ اور مدینہ میں از عبدالمنعم ہاشمی (کتب خانہ سیرت کراچی)
10. سیرت رسولؐ، قرآن کے آئینے میں از ڈاکٹر عبدالغفور راشد (نشریات، لاہور)
11. سیرت سید الکونینؐ از مولانا محمد زکریا سہارنپوری (مکتبہ فیض القرآن کراچی)
12. سیرت و سفارت رسولؐ از مولانا مجاہد الحسینی (سیرت مرکز فیصل آباد)
13. عبدالمطلب ہاشمی، رسول اکرم کے دادا از مولانا ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی (کتاب سرائے لاہور)
14. عورت، عہد رسالت میں از عبدالحلیم ابو شقہ (کتاب سرائے لاہور)
15. ماہنامہ تعمیر افکار کراچی (سیرت نمبر) مدیر: ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری (زوار اکیڈمی کراچی)
16. مدنی معاشرہ (عہد رسالت میں) از دکتور اکرم ضیاء العمری (ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد)
17. ہادیٔ اعظم (حصہ اول) از سید فضل الرحمٰن (زوار اکیڈمی کراچی)

جہان سیرت 2

صفحہ 3 پر حضرت زید بن ثابت کے دو اشعار اور سید عبدالرحمٰن بخاری کا شعری ترجمہ نعت رسول مقبولؐ) کے عنوان سے پیش کیا گیا ہے صفحہ 3 اور 4 پر فہرست

Marfat.com

مضامین ہے صفحہ 5,6 پر ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن کا مرقومہ اداریہ ہے صفحہ 7 پر محمد عرفان المانی کا ''انتخاب سیرت'' ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل و خصائل، حلیہ اور عادات و اخلاق پر مشتمل ہے صفحہ 13 پر حضرت ملا واحدی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دُنیا پر تین عظیم احسانات کی تفصیل مع روایات وتبصرہ پیش کی ہے ان میں عورت پر احسان، غلامی کا خاتمہ اور جنگی اخلاق کا بیان ہے صفحہ 25 پر مولانا مجاہد الحسینی مدیر ''صوت الاسلام'' فیصل آباد کا مضمون ''پیغمبر اسلام، بحیثیت داعی انقلاب معاشرت'' رونق بہار دے رہا ہے جس کے ابحاث میں انقلاب فکرونظر، احترام آدمیت، اُونٹوں کے راعی، دُنیا کے حکمران، علم و آگہی کا انقلاب، حقوق نسواں کا تحفظ، اقتصادی معاشی انقلاب، نظام خلافت راشدہ نمایاں ہیں۔'' ابتدائی مدنی معاشرہ میں مسلمانوں کی اقتصادی حالت''میں پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی نے مواخات مدینہ اور اس کے اثرات کو قلمبند کیا ہے صفحہ 39 ''پر عہد نبوی میں ہنسانے والے مرد اور عورتیں'' کے عنوان پر لکھے گئے مضمون میں مترجم حافظ محمد ابراہیم فیضی نے حضرت نعیمان بن عمرو بن رفاعہ انصاری اور حضرت عبد بن خدافہ کا تذکرہ کیا ہے اسی طرح عورتوں کا بھی ذکر کیا ہے جو مزاح و ضحک سے کام لیتی تھیں ''فہارس کتب'' کے عنوان سے پروفیسر عبدالجبار شاکر ڈائرکٹر دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کا ایک معلوماتی اور رہنما مضمون صفحہ 49 تا صفحہ 54 ''جہان سیرت''میں موجود ہے۔ حافظ محمد عارف گھانچی کا مقالہ اُردو تراجم عربی کتب سیرت''ایک معلوماتی مضمون ہے جس میں 168 کتابوں کا تعارف موجود ہے۔ تعارف کتب سیرت میں 17 کتابوں پر تعارف ومختصر تبصرہ دیا گیا ہے۔ ان کتابوں کا تذکرہ ذیل میں درج ہے۔

1. اسلام، پیغمبر اسلام اور مستشرقین کا انداز فکر — ڈاکٹر عبدالقادر جیلانی (کتاب سرائے لاہور)

Marfat.com

	تعارف وتبصرہ کار ہائے قلم		
2.	المصطفیٰؐ	سرفراز محمد بھٹی	(''الفصیل'' لاہور)
3.	آفتاب نبوت کی ضیاَ پاشیاں،	مولانا عبدالقیوم حقانی	(القاسم اکیڈمی، نوشہرہ)
	روئے زیبا کی تابانیاں،	//	//
	جمال محمد کا دلربا منظر،	//	//
	ماہتاب نبوت کی ضَو افشانیاں،	//	//
4.	آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمی پالیسی	پروفیسر ڈاکٹر محمد گجر خان	(اقرأ تدریب الاطفال لاہور)
5.	تعلیمات نبویؐ اور آج کے زندہ مسائل	ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن	(زوار اکیڈمی کراچی)
6.	حضورؐ بحیثیت سپہ سالار	محمد فتح اللہ گلن	(کتاب سرائے لاہور)
7.	خطبہ حجتہ الوداع	ڈاکٹر نثار احمد	(کتاب سرائے لاہور)
8.	دستور مدینہ	محمد رفیق ڈوگر	(''الفیصل'' لاہور)
9.	رحمت عالم	ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری	(ادارہ نشریات لاہور)
10.	سیرت النبیؐ	علامہ ابن خلدون/ ڈاکٹر حقانی میاں	(الفیصل لاہور)
11.	سیرت طیبہ سے رہنمائی، اکیسوی صدی میں	پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر	(مکتبہ شال کوئٹہ)
12.	علمی سرگرمیاں (عہد رسالت وعہد صحابہ میں)	علامہ عبدالحیٔ الکتانی/ حافظ محمد ابراہیم فیضی	(کتب خانہ سیرت کراچی)
13.	فرہنگ سیرت	سید فضل الرحمٰن	(زوار اکیڈمی کراچی)
14.	محاضرات سیرت	ڈاکٹر محمد محمود غازی	(الفیصل لاہور)
15.	محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	گونسٹن ویرزیل گیورگیو ؑ عبدالصمد صارم الذہری	(اُردو کتاب گھر لاہور)
16.	مقام محمد، قرآنِ حکیم کے آئینے میں	ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی	(دارالاشاعت کراچی)

Marfat.com

17. نقوش سیرت ڈاکٹر شیر محمد زمان چشتی (پروگریسو بکس لاہور)

''جہاں سیرت'' کے دونوں کتابی شماروں کے مندرجات کا تعارف کروا
کے بعد اب ضروری ہے کہ اس وقیع مجموعہ مقالات ومعلومات کے کچھ مشہور خصائص
پیش کئے جائیں۔ چنانچہ ان کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

1. تمام کے تمام مقالات ومضامین معیاری ہیں۔
2. اکثر مقالات کے آخر میں حوالہ جات اور حاشیوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔
3. تمام مصنفین جانے پہچانے اور مستند شہرت کے حامل ہیں۔
4. کتابوں کی فہرستیں بڑی معلوماتی اور شائقین سیرت کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہیں۔
5. علمی، دینی، تحقیقی اور سیرت سے متعلقہ کتابوں کے اشتہارات ''پرلطف اضافہ'' کا نشان ہیں۔
6. کتابوں پر تفصیلی تبصرے اور تعارف کا گوشہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔ جس میں
   (الف) لگتا ہے کہ ہر مبصّر نے کتاب کا مطالعہ کر کے تبصرہ لکھا ہے۔
   (ب) کتاب کے محاسن گنوانے کے ساتھ ساتھ تسامحات کی طرف بھی
   اشارہ کیا گیا ہے۔
   (ج) تجاویز وآراء کے ذریعے کتابوں کے آئندہ ایڈیشن بہتر بنانے
   توجہ دلائی گئی ہے۔
7. کیوں کہ ''جہان سیرت'' کا دائرہ کار ''سیرت النبیؐ ہے لہٰذا ضروری ہے اس
میں سیرت النبیؐ سے متعلق کتابیں اور مباحث ہی ہوتے لہٰذا خصوصی طور پر ایسے
ہی التزام کیا گیا ہے۔ ''جہان سیرت'' سہ ماہی ''السیرۃ'' عالمی) کراچی کی ٹکر کا
رسالہ تو نہیں ہے مگر اگر پابندی سے اور زیادہ بہتری (Development) کے
ساتھ التزام سے جاری رہا تو یقیناً یہ بھی ایک معیاری ''مجلّہ'' قرار پائے گا۔

Marfat.com

8. کمپوزنگ معیاری ہے اور پروف ریڈنگ کا معیار بھی اعلیٰ درجے کا ہے۔

ذیل میں چند سفارشات ہیں اگر ان پر توجہ کی جائے تو ''جہان سیرت'' کا معیار اور وقار مزید بلند ہوگا۔

اوّل.. اس کے آغاز میں حمد اور نعت کو ضرور شامل کیا جائے۔

دوم.. ایک معلوماتی شذرہ مدیر مکرم کے قلم سے آغاز میں لازماً آنا چاہیے۔ جو بذات خود ایک علمی اور فکری مقالہ ہو۔

سوم... جہان سیرت کو اگر ماہنامہ نہیں تو دو ماہی یا پھر سہ ماہی کر دیا جائے۔

چہارم... مضمون نگاروں کا کیپشن (Caption) میں مختصر سا تعارف اور رابطہ نمبر مع ڈاک کا پتہ ضرور دیا جائے۔

پنجم... کتابوں کے مختصر تعارف میں قیمتیں لکھنے کا التزام کیا جائے۔

ششم.. کتابوں کے مفصل تعارف میں ہر مبصّر کا کم از کم دو سطروں میں تعارف ضرور آنا چاہیے۔

ہفتم.. ہر شمارے میں سیرت النبیؐ کی کسی ایک شہرت یافتہ کتاب، اس کے مصنف/مترجم اور مندرجات کا تعارف ضرور آنا چاہیے۔

ہشتم.. سیرت النبیؐ سے متعلق ''نوادرات'' کا ایک گوشہ ضرور مختص کیا جائے۔ جس میں سیرت النبیؐ کے حوالے سے کتب، افراد، لائبریریوں، کتب خانوں، محققین اور علوم کو متعارف کروایا جائے۔

نہم.. سیرت النبیؐ سے متعلق ''انعام یافتہ'' کتابوں کے تعارف کا سلسلہ بھی شروع کیا جائے۔ اسی طرح سیرت النبیؐ سے متعلق کام کرنے والوں ''انعام یافتگان'' کا تعارف اور ان کے کارناموں کو اندراج کیا جائے۔

Marfat.com

دہم.. ''جہان سیرت'' کے ہر شمارے میں ایم فل اور ڈاکٹریٹ (Ph.d) کے کسی نہ کسی ایک تحقیقی مقالہ کا تعارف اور تبصرہ شائع کیا جائے۔

جہاں سیرت کے دونوں شمارے ایک بڑا وقیع کام ہے جو حافظ محمد عارف گھانچی صاحب کے عظیم استقلال اور بلند ہمتی کا مظہر اس محنت پر شوق پر ہے میں حافظ صاحب کو دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

Marfat.com

تبصرہ ''بر''حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلال و جمال''

مصنف: میجر (ر) امیر افضل خان

26 ابواب اور 558 صفحات پر مشتمل ''حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلال و جمال'' اس وقت میرے سامنے ہے جسے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپاہی امیر افضل خان نے مکمل تحقیق، ادب اور حضور قلبی سے لکھا ہے کتاب کے سرورق پر علامہ اقبال کا یہ شعر مصنف موصوف کے عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دلیل صادق ہے:

شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کا نمود
فقر جنید و با یزید تیرا جمال بے نقاب

''حضور پاکؐ کا جلال و جمال'' میں حضور پاکؐ کے سپاہی نے سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق یہ ابواب باندھے ہیں۔

(۱) اسلامی فلسفہ حیات کا عملی نکتہ نظر۔ (ص ۲۵ تا ص ۴۰)

(۲) صراطِ مستقیم اور اہل حق کی رہبری۔ (ص ۴۱ تا ص ۶۵)

(۳) باطل فلسفے اور گمراہی۔ (ص ۶۶ تا ص ۸۲)

(۴) بعثتِ رسولؐ جغرافیائی پہلو اور تاریخ کے تانے بانے۔ (ص ۸۳ تا ص ۱۱۶)

(۵) حضور پاکؐ کی ولادت سے نبوت تک۔ (ص ۱۱۷ تا ص ۱۴۷)

(۶) آفتاب رسالت کا طلوع اور اثرات۔ (ص ۱۴۸ تا ص ۱۶۹)

(۷) مکی زندگی کی جھلکیاں۔ (ص ۱۷۰ تا ص ۲۰۱)

(۸) ہجرت کا عمل اور فلسفہ ہجرت۔ (ص ۲۰۲ تا ۲۱۸)

(۹) مدینہ منورہ کا مستقر اور جنگی کاروائیاں۔ (ص ۲۱۹ تا ۲۴۲)

(۱۰) حق و باطل کا پہلا معرکہ ''غزوہ بدر'' (ص ۲۴۳ تا ص ۲۶۵)

Marfat.com

(۱۱) غزوہ بدر اور غزوہ احد کے درمیانی وقفہ کی فوجی کاروائیاں۔
(ص ۲۶۶ تا ۲۷۹)

(۱۲) حق و باطل کا دوسرا بڑا معرکہ غزوہ احد (ص ۲۸۰ تا ص ۳۰۵)

(۱۳) غزوہ احد اور غزوہ خندق کے درمیان وقفہ کی فوجی کاروائیاں۔
(ص ۳۰۶ تا ص ۳۱۹)

(۱۴) حق و باطل کا تیسرا بڑا معرکہ ''غزوہ خندق'' (ص ۳۲۰ تا ص ۳۳۸)

(۱۵) غزوہ خندق اور صلح حدیبیہ کے درمیانی وقفہ کی فوجی کاروائیاں۔
(ص ۳۳۹ تا ص ۳۵۴)

(۱۶) صلح حدیبیہ اور غزوہ خیبر حق و باطل کی متحرکانہ کارروائیاں۔
(ص ۳۵۵ تا ص ۳۷۵)

(۱۷) غزوہ خیبر اور غزوہ مُوتہ کے درمیانی عرصہ کی مہمات
(ص ۳۷۶ تا ص ۳۸۷)

(۱۸) اہل حق کا امتحان، جنگ مُوتہ اور فتح مکہ مکرمہ تک دیگر حربی کاروائیاں۔
(ص ۳۸۸ تا ۴۰۳)

(۱۹) حق کی فتح ''فتح مکہ مکرمہ'' (ص ۴۰۴ تا ص ۴۱۴)

(۲۰) حق کا پھیلاؤ۔ حصہ اول، غزوہ حنین اور طائف کا محاصرہ۔
(ص ۴۱۵ تا ص ۴۲۷)

(۲۱) حق کا پھیلا، حصہ دوم، تبوک کی مہم اور متفرقات۔ (ص ۴۲۸ تا ص ۴۴۷)

(۲۲) وفُود کی آمد (حق کا پھیلاؤ، حصہ سوم) (ص ۴۴۸ تا ص ۴۷۳)

(۲۳) سربراہان ممالک کو دعوتِ اسلام (حق کا پھیلاؤ، حصہ چہارم)۔
(ص ۴۷۴ تا ص ۴۸۸)

Marfat.com

(۲۴) دیدارِ عام کے آخری ایام۔ (ص۴۸۹ تا ص۴۹۴)

(۲۵) اسلام کا فلسفہ دفاع۔ (ص۴۹۵ تا ص۵۲۸)

(۲۶) اختتامی وضاحت۔ اسلام کا نظام حکومت و حاکم وقت اور لوگوں کی ذمہ داریاں۔ (ص۵۲۹ تا ص۵۴۳)

ان (چھبیس) ابواب کے علاوہ تعارف از میجر جنرل ریٹائرڈ احسان الحق ڈار مرحوم، پیش لفظ بقلم مصنف موصوف اور کتاب کے آخر میں ستائیسواں باب کے تحت ''ممنونیت'' کے عنوان سے۔ (ص۵۴۴ سے ص۵۵۸) تک بھی چند تحریریں شامل کتاب ہیں جن میں کتاب ہذا کے لکھنے کا شوق، مشکلات، جذبات اور تشکر وغیرہ نمایاں ہیں جو فاضل مصنف کے دل کی آواز بھی ہیں اور مصنف کو مہمیز دینے والوں کے خیالات وتاثرات بھی۔

میجر ریٹائرڈ امیر افضل خان صاحب سے میرا فوری غائبانہ تعارف شاید دو سال پہلے تک تھا اور ملاقات ایک سال پہلے ہوئی جبکہ مجھے میجر صاحب کا غائبانہ تعارف ۱۹۹۱ء سے تھا جب میں ''قادیانیت، ایک دہشت گرد تنظیم'' پر ریسرچ کر رہا تھا اور اس حوالے سے ۱۹۴۸ء میں کشمیر کے محاذ پر قادیانیوں کی پاکستان سے غداری اور اپنے دو آقاؤں ہنود ونصاریٰ سے وفاداری پر میجر صاحب کی ایک کتاب حوالہ اجل کے طور پر میرے پاس زیر مطالعہ تھی مگر قلمی تعارف مشہور پاکستانی سائنسدان سلطان بشیر الدین محمود اور میجر صاحب کی مشترکہ تخلیق ''قرآن پاک کے نئے نئے سائنسی معجزات'' کے مطالعہ کے بعد دو سال قبل ہوا ملاقات ایک سال پہلے ۱۹ ذی شان کالونی، قاب لائنز، روالپنڈی کینٹ میں میجر صاحب کی رہائشگاہ پر ہوئی بارعب شخصیت، دبنگ فوجی لہجہ، متاثر کن رویہ اور دُور تک علمی وفکری خیالات کے حامل ''حضور پاک کا سپاہی'' بنیادی طور پر ایک سپاہی ہے جس نے اپنی موجود کتاب ''حضور پاکؐ کا جلال

Marfat.com

وجمال'' میں سیرت النبیؐ کے فوجی، دفاعی اور جنگی واقعات و مقامات پر گفتگو کی ہے اس مقصد کے لیے فاضل محقق نے کچھ اہم نقشے بھی کتاب مذکورہ میں دیئے ہیں جن میں۔

(الف) غزوہ بدر سے پہلے کی فوجی کارروائیاں (ص ۲۳۱)

(ب) غزوہ بدر کا (جنگی) خاکہ (ص ۲۴۷)

(ج) غزوہ بدر اور غزوہ احد کے درمیان وقفہ میں فوجی کاروائیوں کا نقشہ (ص ۲۷۳)

(د) غزوہ احد، طرفین کے لشکر اور جنگ کا پہلا مرحلہ (ص ۲۸۵)

(ہ) دو خاکے۔ غزوہ اُحد کے دوسرے اور تیسرے مرحلوں کی نشاندہی (ص ۲۸۹)

(و) غزوہ احد اور جنگ خندق کے درمیانی وقفہ کی فوجی کاروائیاں (۳۱۱)

(ز) غزوۂ خندق دفاعی شکل وصورت (ص ۳۲۷)

(ح) غزوۂ خندق اور صلح حدیبیہ کے درمیانی عرصہ کی مہمات (ص ۳۴۵)

(ط) صلح حدیبیہ اور غزوہ خیبر۔ ایک وقت ایک دشمن کا قلع قمع (ص ۳۶۱)

(ی) غزوہ خیبر اور غزوہ مُوتہ کے درمیانی عرصہ کی مہمات (ص ۳۸۱)

(ک) غزوہ مُوتہ اور فتح مکہ مکرمہ تک کی حربی کاروائیاں (ص ۳۹۱)

(ل) فتح مکہ مکرمہ (ص ۴۰۷)

(م) حنین اور طائف کی جنگ کا علاقہ (ص ۴۲۳)

(ن) تبُوک کی مہم (ص ۴۳۷)

ان نقشوں میں فوجوں کے مستقر اور ان کی جنگی اہمیت کو ظاہر کیا گیا ہے جو کہ فاضل مصنف کی گہری جنگی بصیرت اور سپاہیانہ سُوجھ بُوجھ کا ثبُوت ہے لیکن صرف یہی نہ سمجھا جائے کہ مصنف موصُوف جنگوں کے علاوہ اور کسی شعبہ کے ماہر نہیں بلکہ حسب

Marfat.com

نسب کے نقشے اُن کے ماہر انساب ہونے پر دال ہیں حضور پاکؐ کی مخالفت کرنے والے قبائل کا خاکہ آپ کے صاحب نظر مورخ ہونے کا ثبوت ہے اسلامی نظام حکومت کا ایک ڈھانچہ یا اجمالی خاکہ آپ کے ماہر علم جہاں بانی یا واقف امور ہائے جہاں گیری ہونے پر شاہد عادل ہے میجر جنرل احسان الحق ڈار کے مطابق ''امیر افضل خان صاحب نے جدید جنگ کو بہت قریب سے دیکھا ہے (صفحہ ۱) اور حقیقت یہ ہے کہ انہیں نچلی سطح کا نہایت اعلیٰ اور پُختہ کمانڈر مانا جاتا ہے (صفحہ ۲) کلاسوٹز کی ''فن جنگ'' کے سلیس اور رواں ترجمے کے علاوہ دوران ترجمہ اسلامی روایات اور اسلامی عسکری اصولوں کی طرف اشارے میجر صاحب کو ایک ماہر عملی اور گہری نظر کا فوجی ثابت کرتے ہیں (صفحہ ۲) میجر امیر افضل خان نے (کتاب ہذا میں) جن جنگی اصولوں کی نشاندہی کی ہے ان کی خاصیت یہ ہے کہ وہ خالص اسلامی ہیں اور ان کی تشریح کے لیے مغربی خیالات یا اصطلاحات کی ضرورت نہیں ہے (ص ۳)''

عکس اول ''جلال مصطفیٰؐ'' کے جدید ایڈیشن اور نئے نام سے معروف اس کتاب ''حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال و جمال'' میں (ص ۱۱) میجر ریٹائرڈ امیر افضل خان نے جہاد اور جنگی کوششوں کی سیرت طیبہؐ اور ایک مسلمان کی زندگی میں (عقائد و عمل کی) ضرورت و اہمیت پر یوں گفتگو کی ہے جو مصنف نے کتاب ہذا میں نمایاں کئے ہیں۔

''چنانچہ اس مطالعہ و تحقیق (جو حضور پاک کا جلال و جمال'' میں کھُل کر منظر عام پر آئی ہے) کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ہم جہاد کے نظریہ کو سمجھ سکیں جہاد بالنفس بنیادی چیز ہے اور دارالحرب میں بھی اس پر عمل کیا جاتا ہے اس لیے حضور پاک کی مکی زندگی میں بھی جہاد بالنفس کی جھلکیاں ملتی ہیں جس نے مدینہ منورہ میں اجتماعی شکل و صورت اختیار کر لی۔ اور مدینہ منورہ میں جہاد کو ایک طرز زندگی کے طور پر اپنایا گیا دراصل ہجرت بھی اس اجتماعی جہاد کی ایک کڑی تھی اور حبشہ و مدینہ منورہ کی ہجرتوں میں

Marfat.com

واضح فرق نظر آتا ہے جو آٹھویں باب میں اچھی طرح واضح کیا گیا ہے اسی طرح اسلام کے پانچوں ارکان کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج یا قربانی وغیرہ بھی جہاد کی تیاری کی مدّیں ہیں اور زندگی کا ہر پہلو اس طرزِ زندگی یا جہاد کا تابع ہے کتاب کے پچیسویں اور چھبیسویں باب میں نظریہ جہادِ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کہ جہاد مسلمانوں کا سیاسی یا حکمتی فلسفہ ہے جہاد بالسیف مسلمانوں کا دفاعی فلسفہ ہے کہ اللہ کی فوج اور حزب رسولؐ بن کر وہ حق کو لاتے ہیں اور باطل کو مٹاتے ہیں اور اپنے عقیدہ اور غیرت کی حفاظت کے لیے اس دفاعی فلسفہ کے تحت وہ ہر وقت حرب (جنگ) کے لیے تیار رہتے ہیں اور آگے ان کو حضور پاکؐ سے سیکھے ہوئے طریقوں کے مطابق قتال (لڑائی) کرنا چاہیے۔
اقبال کہتے ہیں:

جنگِ شاہاں جہاں غارت گری است، جنگ مومن سنت پیغمبری است

فاضل مصنف نے کتاب ہذا کے ابواب میں پیش کی گئی گفتگو، اسباق، احوال نتائج، مقاصد اور تناظر کو جس عمدگی اور نصیحت گری کے جذبہ سے بیان کیا ہے۔ مصنف کے اپنے الفاظ میں وہ اس طرح ہیں (ص ۱۱، ص ۱۲)

(۱) کتاب ہذا میں اسلامی فلسفہ حیات بیان کیا گیا ہے۔
(۲) انبیاؑ کے پیش کردہ راہِ نجات (صراطِ مستقیم) کی نشاندہی کی گئی ہے۔
(۳) باطل فلسفوں اور گمراہیوں کی نشاندہی بھی ساتھ ہی ساتھ کر دی گئی ہے۔
(۴) حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاریخی تانے بانے جغرافیہ (جغرافیائی تفصیل اور نقشوں سے واضح کیے گئے ہیں۔
(۵) اسلام کے بنیادی پہلوؤں اور مکی زندگی میں حضور پاکؐ کے جمال، جہاد بالنفس اور آپؐ کے پیروکاروں کے احوال بالتفصیل بیان کیے گئے ہیں۔
(۶) ہجرت کی ضرورت اور فلسفہ کو بیان کرتے ہوئے مدنی زندگی میں حضورؐ کے

Marfat.com

جلال اور نظام جہاد کو واضح کیا گیا ہے۔

(۷) سب سے بڑا یہ اصول اپنایا گیا ہے کہ بیانات میں تضاد نہ ہو اور تمام جائزوں اور تبصروں میں وحدت فکر و عمل کا مقصد سامنے رکھا گیا ہے۔

(۸) مومن کے مقصد حیات اور ذمہ داریوں کو نمایاں کیا گیا ہے۔

(۹) ہر بات کا خلاصہ یا نتائج و اسباق باب کے آخر میں بیان کئے گئے ہیں۔

(۱۰) ہر بات اپنے مخصوص انداز میں اپنے اندر کچھ نظریات پنہاں کئے ہوئے ہے تا کہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپاہی میجر امیر افضل خان نے اگر چہ اپنی اس تحقیقی و تدقیقی کتاب سیرت ''حضور پاک کا جلال و جمال'' میں مآخذ کتب کی کوئی باقاعدہ فہرست نہیں دی نہ ہی کتاب مذکور میں تحقیقی نکتہ نظر کے مطابق کتابوں کے نام مع صفحات لکھے گئے ہیں مگر بالیقین مصنف محترم نے مآخذ سے استفادہ کیا ہے جس کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے۔ص ۱۲ پر لکھتے ہیں۔

''اس کتاب کے تیار کرنے کے سلسلے میں جن کتابوں سے مدد لی گئی یا استفادہ کیا یا ان کتابوں کے پڑھنے سے اس عاجز پر جو اثرات ہوئے سب بیان کرنے کے لیے ایک الگ کتاب کی ضرورت ہے کہ غیروں یا غیر مسلموں کی اس سلسلہ میں اس عاجز نے سو کے قریب کتابیں پڑھیں بلکہ تاریخ عالم، غیروں کے فلسفہ حیات اور دوسرے مذاہب کے بنیادی اصول وغیرہ اور سینکڑوں کتابیں ایسی پڑھیں جن سے مجھ پر اسلام کی بڑائی کا زیادہ اثر ہوا اور حضور پاک کی شان بہتر طور پر سمجھ میں آئی اور میں پکار اٹھا:

سارا جگ سوہنا پر ماہی نالوں تھلے تھلے [1]

۱۔ مصنف نے تلے تلے لکھا ہے مگر صحیح پنجابی تھلے تھلے ہے۔

Marfat.com

بہر حال ! اس کتاب کے لئے اول تو قرآن پاک سے نہ صرف استفادہ کیا گیا ہے بلکہ بعض آیات کے واقعائی پہلوؤں کو بھی بیان کیا گیا ہے سنت کے لیے متعدد احادیث مبارکہ کی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے لیکن واقعات کو بالترتیب بیان کرنے کے لیے ابن اسحٰق اور ابن سعد کی تاریخوں سے مدد لی گئی ہے۔ ۔ ۔ ان کے علاوہ واقدی ،طبری،ابن اثیر، ابن کثیر،علامہ سیوطی اور ابن خلدون کی تاریخوں سے بھی مدد لی ہے انیسویں،بیسویں صدی عیسوی میں لکھی گئی اپنوں کی تاریخوں کو بھی ضرور پڑھا اور کچھ استفادہ بھی کیا ہے آگے چل کر ,,ماخوذ'' کے سلسلہ میں (یہ عاجز) بہت تفصیلی بحث کرے گا کہ میں نے مورخین کو محدثین پر کیوں ترجیح دی وہ تمام تاریخ یا احادیثِ مبارکہ کی کتابیں جن کو اس زمانے میں ,,المغازی'' (جنگ کے وقائع اور فلسفہ جنگ) کی کتابیں کہتے تھے اب ناپید ہیں۔''

مصنف محترم نے ابن سعد،محمد بن عمرو واقدی،اور محمد ابن اسحٰق،(ابن جریر) طبری، محمد بن مسلم بن قتیبہ ،ابن العراقی ، ابن المور دی،ابن اثیر ،ابن کثیر ،سیوطی اور ابن خلدون سے بھی استفادہ کیا ہے یہ سب تاریخی کتابیں ہیں چنانچہ اس مخصوص انتخاب کرتے ہوئے امیر افضل خان صاحب لکھتے ہیں:

''چند ایک احادیث کو چھوڑ کر زیادہ تر احادیث مبارکہ واقعاتی نہیں اور راقم کہانی کو تسلسل کے ساتھ بیان کرنا چاہتا تھا اس لیے تاریخ کی کتابیں،میرے سامنے جو مقصد تھا،اس کے لیے بہتر ثابت ہوئیں محدثین میرے سر کے تاج ہیں لیکن مورخین کو بدقسمتی سے وہ مقام نہ دیا گیا جو ان کا حق تھا۔ ۔ ۔ اس لیے راقم نے اول حیثیت مورخین کو دی ہے اور اپنے بیانات کے سلسلہ میں احادیث مبارکہ کو حوالہ کے طور پر پیش کیا ہے'' (ص ۱۸)

Marfat.com

فاضل مصنف نے اپنی اس وقیع تصنیف ''حضور پاک ؐ کا جلال و جمال'' میں
پنے مخصوص نکتہ نظر کے مخالف علماء مورخین اوران کی کتب پر نقد وجرح بھی کی ہے مثلاً
لانا مودودی کی ''تفہیم القرآن'' میں جہاد کے بارے میں بیانات ونظریات پر تنقید یا
ی کی ,,جہاد فی الاسلام'' میں اعتقادی وعملی اغلاط و تسامحات کی نشاندہی۔ اسی
رح ,,نقوش'' کے'' رسول ؐ نمبر'' میں تحقیق کی کمی پر تنقید مزید'' جمال مصطفیٰ ''، ''حکمتیہ
لاب'' ایسی کتب سیرت پر بھی جرح وتنقید کی ہے مصنف کے خیال میں ''سیرت النبی
ﷺ '' کی تمام کتابیں تحقیقی رُوح اور انقلابی و جہادی پہلو سے خالی ہیں نہ صرف یہ
ہ دورِ جدید کی کتب سیرت پر تنقیدی تبصرے کئے ہیں بلکہ قدیم کتب سیرت مثلاً
تدی کی مغازی یا تاریخ طبری پر بھی اُن کے دور کے تبصرے نقل کئے ہیں راجہ محمد
ریف کی کتاب کی تحسین بھی کی ہے اور پی ایس او کے شاہ مصباح الدین شکیل کی
سیرت احمد مجتبیٰ ﷺ '' کی بھی تعریف کی ہے۔ جو مصنف کی فراخدلی کا ثبوت
ہے۔

مصنف ایک باب میں کئی قسم کی ابحاث اورتوضیحات کوسمیٹ لیتے ہیں بطور
مونہ باب نمبر۲ ''صراطِ مستقیم اور اہل حق کی رہبری'' کی تحریروں کی تفصیل یہ ہے تمہید،
یطان یا جن، انسان، حضور ﷺ پاک نُور، نور و بشر کی بحث، صراطِ مستقیم،
صطلاحیں اور روائتیں، آدمؑ کی تخلیق، تبصرہ، تخلیق آدمؑ اور احادیث مبارکہ، شیطان کے
قلی گھوڑے، حق وباطل' پیدائش اور نرو مادہ کا ذکر، جنت سے دُنیا میں آمد، مواقع
قدیر، تبصرہ، حضرت آدمؑ زمین پر، رہبری، تبصرہ، دین حق اور زمانے کا تسلسل، امت
واحدہ، رہبران یعنی انبیاء کے نام ونسب، زمان و مکان، ابن عباسؓ کی روایت، برصغیر
ہندو پاکستان، تاریخی پہلو، حضرت ادریسؑ، حضرت نوحؑ، طوفان نوحؑ، طوفان کی
مزید وضاحت، طوفان تھم گیا، اولادِ نوحؑ، تبصرہ، زبانیں، ایک کہانی یا افسانہ، حضرت

Marfat.com

ابراہیمؑ ،حضرت ابراہیمؑ اور جغرافیہ، خانہ کعبہ،اللہ کا پہلا گھر،حضرت ابراہیمؑ
اولاد،حضرت اسحاقؑ اور ان کی اولاد،حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل، بنی اسرائیل
دیگر پیغمبر ،حضرت ابراہیمؑ کی باقی اولاد، نافرمان قوموں کے پیغمبر ،بنی اسرائیل
آخری پیغمبر، خلاصہ،فلسفہ حق وغیرہ وغیرہ اس طرح کے گوناگوں عنوانات اور واقعات
سے معلومات کی افزونی اور خیالات کی کثرت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے اسی طرح باب
نمبر۳ میں پچیس ذیلی عنوانات ہیں جو مختلف قسما قسم کے نوادرات علمی اور وضاحتوں سے
بھرے ہوئے ہیں تقریباً ہر باب کا یہی حال ہے۔گویا معلومات' علمی اور فکری گفتگو کا
منبع ہے۔

محترم مصنف کے مطالعہ کی گہرائی اور گیرائی کا یہ حال ہے کہ جہاں کہیں کوئی
تاریخی یا روایتی عبارت مسلمہ اسلامی عقائد یا جمہور امت کے عقیدہ کے خلاف دیکھتے
ہیں فوراً اس پر تبصرہ کرتے ہیں اور اپنی دینی غیرت وحمیت کو ظاہر کرتے ہیں مثلاً۔
ص۱۲۴ پر تبصرہ جہالت یا سازش،ص۱۵۰ پر تبصرہ،ص۱۷۹ پر تبصرہ،ص۱۸۵۔۱۸۴ پر غلط
فہمی،بات کا بتنگڑ، غیروں کے حلوے مانڈے ،حضور پاکؐ معصوم ہیں،۔ ص۱۹۲۔
۱۹۱جناب ابُو طالبؓ کا اسلام،ابن اسحاق کی روایت ،غلط روایت کی بنیاد،ص۱۹۹ پر
تبصرہ،ص۲۸۰ ؛عجیب وغریب تبصرے،ص۲۸۴ پر غلط رائے کی وجوہات، غلط جائزے
جاری ہیں،ص۳۳۵ ''اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ'' وغیرہ وغیرہ کئی مقامات پر فاضل مصنف نے
مسلم اور غیر مسلم سیرت نگاروں اور تاریخ نویسوں کے بارے میں تعاقب آمیز گفتگو کی
ہے مثلاً:

☆ص۴۸۴ جنرل گلب پاشا کا تعارف اور تعاقب

☆ص۴۹۶ جنرل آغا اکرم

☆ص۱۶۵ بریگیڈیر ملک کے ,,لیڈر شپ'' کے جواب میں مدعی فقر کا نکتہ نظر

Marfat.com

ص ۱۷۱ پیرا دوسرا، چند مستشرقین وفوجی قلمکاروں کی تعقیب

ص ۲۸۷ جنرل آغا اکرم کی تصنیف ,,اللہ کی تلوار'' پر نقد وتبصرہ

ص ۵۲۱ متعدد غیر مسلم قلمکاروں کا تعاقب وردّ

مصنف محترم نے کچھ ایسی وضاحتیں اور تشریحات بھی کی ہیں جو ,,حضور پاکؐ جلال وجمال'' کے قاری کیلئے بہت ہی مفید اور علمی ہیں یعنی ان کے نتیجہ کو اگر وہ سمجھ لے تو اپنی زندگی کا راستہ بدل سکتا ہے اور اگر ان کو علمی لحاظ سے اخذ کرے تو اس کی سوچ وفکر میں تبدیلی آ سکتی ہے مثلاً۔

۱) ص ۱۳ غیروں کے اثرات اور باطل فلسفے

۲) ص ۱۴ تا ص ۱۹ کی بحثیں

۳) ص ۲۶ غیروں کے فلسفہ حیات۔ اسلام کا نظریہ حیات

۴) ص ۳۳ زمان ومکان کی گفتگو۔ ص ۵۳ پر بھی اسی عنوان سے گفتگو کی گئی ہے

۵) ص ۳۴ تا ص ۳۹ موت کا تذکرہ

۶) ص ۵۰ انبیاء کے نام ونسب جو ص ۵۳ تک محیط ہیں

۷) ص ۲۷ باطل کا تاریخی پہلو یہ گفتگو ص ۶۹ تک چلی گئی ہے

۸) ص ۷۲ تا ۷۹۔۔۔۔ گروہ بندی تا انقلاب

۹) ص ۱۰۶ بدعتیں، زمانۂ جہالت

۱۰) ص ۱۴۴ روحانیت سائنس ہے

(یہ چند حوالے مشتے از خروارے کے طور پر ہیں)

''حضور پاکؐ کا جلال وجمال'' کے فاضل مصنف کو شعر سے بھی خصوصی دلچسپی ہے اور حکیم الامت علامہ اقبال تو گویا صاحب کتاب کے معنوی استاد ہیں اپنی عبارتوں

Marfat.com

کو علامہ اقبال کے اشعار ہائے ازہار سے سجاتے ہیں اور متعدد مقامات پر کئی کئی شعر نقل کر جاتے ہیں بطور نمونہ چند مقامات سے حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔

باطل کے فال و فر کی حفاظت کے واسطے۔
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر
ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں ہے شرر

☆

تُو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
گر تُو می بینی حسابم ناگزیر
از نگاہِ مُصطفیٰؐ پنہاں بگیر

☆

ہو فکر اگر خام تو آزادی افکار
انسان کو حیوان بنانے کا طریقہ

☆

گو فکر خدا داد سے روشن ہے زمانہ
آزادیٔ افکار ہے ابلیس کی ایجاد

☆

تری سزا ہے نوائے سحر سے محرومی
مقام شوق و سرور و نظر سے محرومی

☆

Marfat.com

زمانہ اپنے حوادث چھپا نہیں سکتا
ترا حجاب ہے قلب و نظر کی ناپاکی
شکایت ہے مجھے یا رب خدا وندانِ مکتب سے
سبق شاہیں بچوں کو دے رہے ہیں خاک بازی کا
بہت مدّت کے نخچیروں کا اندازِ نگہ بدلا
کہ میں نے فاش کر ڈالا طریقہ شاہبازی کا !

سینکڑوں اشعار میں سے میں نے یہ چند بطور نمونہ نقل کئے ہیں میجر امیر افضل خان صاحب نے اپنی کتاب میں جا بجا فوجی اصطلاحات بھی درج کی ہیں جوان کے ماہر جنگیات(Warfare Expert)اور پُر بصیرت فوجی ہونے کا زندہ ثبوت ہیں۔

Standing orders for War	ص۔۵۲۷
Tentacles	ص۔۲۰۳
Dawn attack, Surprise and Deception	ص۔۵۲۰
Mane Voure, Flexibility, Mobility	ص۵۱۵
Password	ص۔۳۳۱
Mobile Defence, Mobile Warfare	ص۔۲۳۳
Forecast of operation	ص۔۳۰۴
Advan, Guard, Rear guard	ص۔۲۵۰

صاحب کتاب نے غزوات و سرایا کے علاوہ دوسرے موضوعات پر کثیر معلومات اور مفید علمی وضاحتیں پیش کر کے اپنے قاری کو سینکڑوں تاریخی، دینی اور علمی کتابوں سے بے نیاز کر دیا ہے چند مواقع مصنف کی دیدہ ریزی اور سخت کوشی پر دلیل جلیل ہیں جو درج ذیل ہیں۔

Marfat.com

☆ ص۔۵۰ رہبران یعنی انبیاء کے نام ونسب کے باب میں ۳۲ نِکات (پوائنٹس) درج کئے ہیں۔

☆ ص۔۲۳۴ تا ص ۲۴۱ غزوہ بدر سے پہلے کے آٹھ سرایا یا جھڑپوں کا احوال بیان کیا ہے۔

☆ ص۔۴۴۹ تا ص ۴۷۱ میں ۶۸ وفود کی تفصیل، جو سن ۹ ہجری میں دربارِ رسولؐ میں جمع ہوئے، دی گئی ہے۔

کتاب زیر تبصرہ میں مصنف مکرم نے کتاب ہذا کی تالیف کرتے وقت جو جو صعوبتیں اور کاوشیں اٹھائی ہیں ان کا کچھ کچھ اندازہ کتاب کے مندرجات کو پڑھ کر بآسانی ہو جاتا ہے مگر مصنف نے ص۔ ۵۳۱ پر خود بھی اپنی کتاب پر تبصرہ کیا ہے اور اسے اپنا حق سمجھ کر کیا ہے چنانچہ آپ خود ,,حضور پاکؐ کا جلال و جمال'' کا جائزہ لیتے ہوئے کتاب کی یہ خصوصیات بیان کرتے ہیں: (مفصل نکات کا نچوڑ ہے)

(الف) جو کچھ لکھا گیا ہے وہ حرف آخر ہرگز نہیں ہے۔

(ب) اس عاجز نے جو کچھ لکھا ساتھ حوالہ دے دیا لیکن اگر جگہ بجگہ حوالے دیتا تو کتاب کی ضخامت دوگنا بڑھ جاتی۔

(ج) جہاں کہیں کسی اختلاف کی وجہ سے میں نے ایک روایت کو دوسری پر ترجیح دی یا کسی روایت کو شکیہ قرار دیا تو ساتھ اپنے وجوہات اور جائزہ کو بھی پیش کر دیا۔

(د) تمام جائزے (تنقید و تبصرہ) اس عاجز کے اپنے ہیں جہاں کسی اور صاحب کی رائے سے اثر لیا تو وہ بھی ساتھ ہی لکھ دیا ہے۔

(ہ) تمام اسباق، نتائج، مضروضے، نتائج کے اثرات اس عاجز نے واقعات سے خود نکالے ہیں ان میں غلطی بھی ہو سکتی ہے، دو آراء بھی ہو سکتی ہیں۔

(و) جتنا مواد قارئین کو اس کتاب کے تھوڑے صفحوں میں ملے گا اتنا شاید کسی اور

Marfat.com

کتاب کے زیادہ مضامین میں نہ مل سکے۔

(ز) جو کچھ مولانا شبلی اور سید سلیمان ندوی نے آٹھ کتابوں میں لکھا (میں نے) ان سب باتوں کو اس کتاب میں بامقصد مطالعہ کر کے اکٹھا کر دیا فلسفہ حیات، قصص الانبیاء فلسفہ دفاع اور تحقیقات وغیرہ اس کے علاوہ ہیں۔

(ح) میرے سامنے ایک مقصد تھا کہ قوم میں وحدتِ فکر اور وحدت عمل پیدا ہو اس لیے انشاء اللہ کسی جگہ نظریہ یا فلسفہ یا اصولوں یا جائزوں یا تبصروں میں تضاد نہ ملے گا۔

(ط) حضورؐ پاک کی شان کے بیانات اور آپؐ کے رفقا (صحابہ کرامؓ) کی شان کے بیان میں ایک دفعہ پھر عاجزی سے عرض کروں گا کہ حق ادا نہ ہو سکا۔

(ی) غیروں کے مادی فلسفوں، نظریات، مقصود حیات، سب چیزوں کا اسلامی نظریات کے ساتھ موازنہ کر کے دین فطرت کو ان سے بہت بلند ''منطق الطیر'' والا فلسفہ ثابت کیا ایسا موازنہ قارئین کو کسی اور کتاب میں نہ ملے گا۔

صاحب کتاب نے تنقید و تعاقب کا بھی بادلیل حق ادا کر دیا ہے اور اپنی بات یا نکتہ نظر کو ثابت کرنے یا سمجھانے میں علاقائی کہانیوں یا دوراز کار پس منظروں کو بھی شامل بیان کر دیا ہے۔ مثلاً۔ ص ۸۰ پر سازش کے عنوان سے ایک گفتگو شروع کی تو حق اور باطل کو ساتھ ساتھ اختیار کرنے کی برائی بیان کرتے ہوئے ''تتلی اور گبریلہ'' کی ایک علاقائی کہانی بیان کر دی ہے (ص ۸۲ پر) اسی طرح ص ۵۸ پر ''زبانیں'' پر گفتگو کرتے ہوئے ایک کہانی یا افسانہ ''بیان کیا ہے اور ''سبق آموز'' کے عنوان سے اپنی بات کو زیادہ واضح کیا ہے اسی طرح موصوف نے وطن عزیز کے موجودہ (قیام پاکستان سے پہلے اور بعد کے تناظر میں) حالات کے حوالے سے بھی اپنی کتاب میں جگہ جگہ تبصرہ، جائزہ، تنقید، تائید، اصلاح کا نکتہ اپنے بیان میں ظاہر کیا ہے صرف دو تین

Marfat.com

مقامات بطورِ حوالہ حاضر ہیں۔

(۱) سبق آموز۔ص ۷۰

(۲) انگریزی دور۔ص ۶۸ ص ۶۹ ،ص ۷۰

(۳) مغربی جمہوریت ۔ص ۷۳

مصنف موصُوف نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جدّ امجد حضرت ''قصی'' کا صحیح تلفظ قصیٰ''۔ص ۱۱۰ پر دو تین جگہ نقل کیا ہے جبکہ اسلامیات کے غیر مسلم ماہرین کو ''مستشرقین'' لکھنے کی بجائے مشترقین'' لکھ گئے ہیں البتہ اس کا مترادف انگریزی (Orientalist) درست لکھا ہے(ص۔ ۱۲۵) اسی طرح ابُولہب کی لونڈی جس کی آزادی کی وجہ سے ابولہب کو ہر سوموار کوسکون ہوتا ہے کا نام ''ثویبہؓ'' ہے مگر مصنف موصوف اسے ثوبیہ(ص ۱۲۵) لکھ گئے ہیں جو کہ غلط العام ہے مصنف موصُوف نے ایک فارسی شعر کا پہلا مصرعہ (علامہ اقبالؒ کا) دو مقامات پر مختلف الفاظ میں نقل کیا ہے۔

ور حسابم را تو بینی ناگزیر از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر

گر تُومی بینی حسابم ناگزیر از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر

☆ ص۔ ۶۲ پر مندرج ''مصنف کا دوسرے جائزہ سے اتفاق'' (سرخی: حضرت ابراہیم کی اولاد سطر ۵) کے سلسلے میں اگر نقلی و عقلی دلائل لکھے جائیں تو بات قابل قبول ہوگی ورنہ یہ محض بہت سے نا قابل توجہ دعوؤں کی طرح ایک دعویٰ قرار پائے گا۔

☆ ص۔ ۱۳۲ پر ''اُمِ ایمنؓ'' کے تذکرے میں صاحب کتاب نے لکھا ہے ''آپ (اُمّ ایمن) کو برکتہ بھی کہتے ہیں'' (سطر ۴) یہ لفظ برکتہ نہیں بلکہ ''برکہ'' ہے اور حضرت اُمّ ایمن (کنیت ہے جبکہ آپ) کا اصل نام برکہ ہے ص۔ ۱۳۳ سطر ۴ پر حضرت عبدالمطلب کی وصیت میں ''برکہ'' نام واضح کیا گیا ہے۔

☆ ص۔ ۱۵۳ پر خاندان ابوالدار (صحیح ابولدّ ار ہے اگر ہے) اور خاندان یتیم

Marfat.com

(صحیح ہے ''تیم'') کو غلط لکھا گیا ہے ص۔ ۱۶۶ سطر ۶) حضرت ابوبکر صدیق کے تذکرہ میں تیم لکھا گیا ہے۔

☆ ص۔ ۶۵ پر تین اشعار کے آخری مصرعہ میں ششمیر محمد لکھا گیا ہے درست شمشیر محمد ہے۔

☆ ص۔ ۱۶۸ پر (دوسرا پیرا) حضرت عمرؓ کا معاملہ بڑا دلچسپ ہے۔۔۔۔والی گفتگو محل نظر ہے یہاں حضرت عمر کے ارادۂ قتل کی روایت و درایت پر گفتگو کرنا چاہیے یاد رہے کہ ایک مسلمہ بات کو جھٹلانا آسان نہیں ہوتا اس کے لیئے زیادہ واضح قرائن، زیادہ ثقہ دلائل اور زیادہ مستند روایات کا پیش کیا جانا ضروری ہوتا ہے محض ''راقم اس کہانی کو ہرگز تسلیم نہیں کرتا'' کہہ دینے سے اپنی بات نہیں منوائی جاسکتی۔

☆ ص۔ ۱۷۷ پر تبصرہ کے زیر عنوان سورۃ رحم سجدہ غلط ہے دراصل یہ سورۃ ''حم سجدۃ'' ہے۔

☆ ص۔ ۱۷۶ پر آخری چند آیات میں بھی سورۃ رحم سجدہ ہی لکھی گئی ہے۔

☆ ص۔ ۱۴۳ پر تعمیر کعبہ کے وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے کے مطابق حجرا سود کو ایک چادر پر رکھ کر چار سرداروں کے چار کونوں کو پکڑ کر اُوپر اُٹھانے کا ذکر ہے ان میں سے صرف ایک کا نام لکھا گیا ہے بہت موزوں ہوتا (اگر چاروں یا اس سے زیادہ جتنے بھی تھے، کے نام لکھ دیئے جاتے اسی طرح۔

☆ ص ۱۸۶ کی دوسری سطر میں آیت قرآنی میں غلطی پائی گئی ہے بہتر ہے اگر اسے قرآن مجید سے ملا کر دیکھ لیا جائے۔

☆ فاضل مصنف اکثر مقامات پر ایسی عبارت لکھنے کے عادی ہیں کہ قاری کو زیر مطالعہ گفتگو کو مکمل طور پر سمجھنے کے لیے کبھی کتاب ہذا کے آگے سے صفحات پلٹنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور کبھی پیچھے سے مثلاً:

Marfat.com

(۱) جناب ابوطالب کے اسلام کے بارے میں ساتویں باب میں جائزہ پیش کیا جائے گا (ص ۱۹۱)

(۲) ایک اور پروفیسر آرنلڈ کا ذکر بعد میں آئے گا (ص ۱۷۱)

(۳) محترمہ اُمّ ہانی کا کچھ ذکر آٹھویں باب میں آئے گا۔ (ص ۱۹۶) اور بعد میں بھی ان کے ذکر آتے رہیں گے (ایضاً)

(۴) یہ چیز انیسویں باب میں فتح مکہ کے وقت قارئین پر بہتر طور پر واضح ہو گی (ص ۲۰۲)

(۵) جب ارم یا عرم کا بن (بند) ٹوٹ گیا تو جیسا چوتھے باب میں ذکر ہے (ص ۲۰۴)

(۶) عاجز اس واقعہ کا ذکر ''اصول غیرت'' کے تحت پچیسویں باب میں کر رہا ہے (ص ۲۹۹)

اس طرح کی بیسیوں مثالیں کتاب کے صفحہ صفحہ پر موجود ہیں اگر مصنف محترم ہمت فرمائیں تو آئندہ اشاعتوں میں یا تو اس طرح کے مقامات پر صفحہ نمبر واضح کر دیں اور نیچے فٹ نوٹ میں محولہ عبارتوں کا مختصر مفہوم یا خلاصہ دے دیں۔

محترم میجر صاحب نے کتاب ہذا میں معلومات وتوضیحات بیان کرنے میں خُوب خُوب جاں فشانی اور کاہش جانی سے کام لیا ہے مگر چند ایک مقامات پر کچھ ایسی اصطلاحات واختصارات یا القابات وغیرہ کی وضاحت کا نہ ہونا کم از کم مجھے تو کھٹکا ہے صرف دو مقامات کا ذکر کرتا ہوں تفصیلی جائزہ مصنف محترم خود بہتر طور پر لے سکیں گے (یاد رہے میں نے ان دونوں کے بارے میں پڑھا ہوا ہے مگر اب یاد نہیں)۔

(الف) بحوالہ علامہ قرطبی حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مشرکوں نے اکٹھے ہو کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ ''اگر آپؐ سچے نبی ہیں تو چاند کو دو

Marfat.com

ٹکڑے کر کے دکھائیے" اس پر آپؐ نے فرمایا "اِنْ فَعَلْتُ تُومِنُوْنَ؟" کفار نے کہا نَعَمْ۔"! اس رات کو چاند چودھویں کا تھا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رب معظم سے دُعا کی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نام نام لے کر پکارا "یَافُلَانُ یَافُلَانُ اِشْهَدُوا" کفار بے ابصار نے جب اس عظیم معجزہ کو دیکھا تو یہ کہنے لگے۔ "هٰذا مِنْ سِحْرِ اِبنِ اَبِیْ کَبْشَةَ" (یہ ابن ابی کبشہ کے بیٹے کے جادو کا اثر ہے)

(ب) ص۔ ۱۲۷ پر شجرہ نسب "ب" میں مصنف نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد عالی نقل کیا ہے کہ۔

"میں فواطم وعواتک کی اولاد ہوں"

یہاں پر فواطم وعواتک کی وضاحت مطلوب ہے تا کہ قاری سوچ میں ہی نہ پڑارہ جائے۔ مصنف موصوف تے ص۔ ۱۲۰ پر شجرہ نسب "الف" دیا ہے جس میں "نوٹ" کے تحت چار پوائنٹس دیئے گئے ہیں جن کا تجزیہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

۱۔ "یہ شجرہ نسب مکمل نہیں" اگر مکمل نہیں ہے تو پھر نامکمل دینے کی کیا ضرورت تھی؟ نقشہ بڑا بنا کر فولڈ کیا جا سکتا تھا مگر مکمل ہونا چاہیے تھا۔

۲۔ "نام کے ہجوں میں غلطی ہو سکتی ہے کہ انگریزی کی کتابوں سے لیے کہ اردو میں کتابت کی غلطی تھی"

☆ اگر ہجوں میں غلطی ہو سکتی ہے تو قاری کہاں سے نام کے صحیح ہجے یاد کرے؟

☆ اگر نام انگریزی کتابوں سے لیے گئے ہیں تو بہتر تھا کہ انگریزی الفاظ دیئے جاتے اور ساتھ ہی بریکیٹ میں اردو لکھا جاتا۔ تا کہ ابہام باقی نہ رہتا۔

۱۔ عواتک کے لفظ سے اشارہ ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی اُن تین رضاعی ماؤں کی طرف جن کا نام "عاتکہ" ہے اس کی وضاحت سیرت احمد مجتبیٰ مؤلفہ شاہ مصباح الدین شکیل اور سیرت النبی مع سیرت نگار مؤلفہ محمد عین الحق میں موجود ہے۔ فواطم کے بارے میں وضاحت تا حال نہیں مل سکی۔

Marfat.com

☆ اردو میں کتابت کی غلطی تھی لہذا انہیں لیے انگریزی میں کتابت درست تھی لہٰذا لے لئے تو پھر ''غلطی ہوسکتی ہے کے کیا معنی ہیں؟''

۳۔ کنیت کی جگہ نام کو زیادہ استعمال کیا گیا ہے لیکن شاید کہیں کنیت لکھی گئی ہو۔

☆ عرب نام سے زیادہ کنیت سے معروف ہوتے ہیں ناموں کے ساتھ کنیت ضرور آنی چاہیے تھی اس کے بغیر ناموں کی مکمل شناخت ممکن نہیں ہے۔

۴۔ ہر ایک مقام پر ہر آدمی کے سب لڑکوں کے نام نہیں دیئے گئے کہ جگہ نہیں۔

☆ یہاں بھی وہی سوال اٹھتا ہے کہ یا تو نقشہ مکمل ہونا چاہیے تھا تا کہ طالب ''انساب'' اس سے مکمل استفادہ کر سکتا اگر جگہ کی کمی کا مسئلہ تھا تو نقشہ بڑا بنا کے کتاب میں فولڈ کیا جا سکتا تھا اور اگر یہ سب کسی حال میں ممکن نہ تھا تو نامکمل نقشہ دینے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ اس طرح قاری Hang ہو جاتا ہے۔

مصنف کی کتاب ''حضورؐ پاک کا جلال و جمال'' میں غالب نکتہ جنگ و جہاد نبویؐ ہے مصنف نے دوسری تفصیلات کے ساتھ ساتھ جتنی مفصل بیانی غزوات و سرایا کے بیان میں کی ہے دوسری تفصیلات میں نہیں مگر۔ ص ۲۳۰ پر حضور پاکؐ کی فوجی حکمت عملی یا سٹریٹجی'' کے عنوان سے چودہ لائنوں کا ایک پیرا لکھا ہے جس میں غزوات و سرایا، جنگوں کی تفصیل اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت عملیوں پر گفتگو کی ہے مگر غزوات و سرایا کا فرق نہیں بتایا کہ غزوہ کیا ہے اور سرایا کیا، پوری کتاب میں کہیں بھی یہ تفصیل مذکور نہیں کہ روایتی جنگوں میں کیا کیا اصلاح کر کے اسے جہاد کی شکل دی گئی جہاد اور مقاتلہ میں کیا فرق ہے عالم کفر ہمارے ''جہاد'' سے خوف کیوں کھاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ غزوات پر مزید نقد و نظر ذیل میں درج ہے۔

غزوہ بدر (ص ۲۶۰) پیرا۔۱ سطر۲ یعنی دشمن کو شکست ہوئی اس کے پچاس

Marfat.com

آدمی کھیت رہے۔

ص۔۲۶۰ پیرا۔۳ سطر۔۲ جو لوگ قید ہوئے ان کی تعداد سنتالیس بتائی جاتی ہے۔

ضیاء النبیؐ جلد سوم مؤلفہ پیر محمد کرم شاہ الازہری۔ص۳۷۲ پر مقتولین کی تعداد ستر(۷۰)درج ہے اسی کتاب کے۔ ص۳۸۳ پر اسیران جنگ کی تعداد بھی ستر(۷۰)تحریر ہے ہم نے آج تک یہی پڑھا ہے اور مولانا ادریس کا ندھلوی کی سیرۃ المصطفیٰؐ جلد دوم۔ص۱۰۲ میں بھی یہی تعداد مندرج ہے۔

غزوہ بدر کے ضمن میں ہی جنگ کے نتائج اور اسباق میں (صفحہ۲۶۲)پر صاحب کتاب نے بڑی دیدہ ریزی سے جنگی پہلو اور فوجی نکتہ ءنظر سے چار صفحوں میں غزوہ بدر پر قدیم وجدید فوجیانہ پس منظر اور دینی تعلق سے تبصرہ فرمایا ہے جو لائق مطالعہ ہے مگر میدان بدر میں آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمان لشکریوں کو جو ہدایات دیں وہ مجھے ''حضور پاکؐ کا جلال وجمال''میں نہیں ملیں مگر ''اے سٹڈی آف اسلامک ہسٹری''مصنفہ کے علی۔ص۴۶ پر موجود ہیں یہ آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عسکری بیدار مغزی اور فوجی مہارت کا زندہ جاوید ثبوت ہیں جن کا حضور پاک کا'' جلال وجمال'' میں درج ہونا انتہائی ضروری ہے۔

غزوۂ احد کے بیان میں۔ص۲۸۰ پر اُن سترہ مسلمانوں (مجاہدوں) کے نام درج کتاب ہونا انتہائی ضروری ہے جنہوں نے غزوہ احد میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے گھیرے میں لے کر کفار مکہ کی یورش سے بچایا تھا۔اور ان میں سے نو صحابہ مرتبہ شہادت پر فائز ہو گئے تھے۔غزوہ احد ہی کے ضمن میں ص۲۸۸ پر صاحب کتاب نے مسلمانوں کی تعداد سات آٹھ سو پتہ نہیں کیوں لکھی ہے جبکہ مسلمہ تعداد مدینے سے چلنے کے وقت ایک ہزار اور منافقین کے علیحدہ ہو جانے پر''سات سو''ریکارڈ پر موجود ہے۔ سات آٹھ سو کی بجائے صرف سات سو لکھنا مناسب تھا۔البتہ۔ص۲۹۲ آخری سطر میں

Marfat.com

مسلمانوں کی تعداد سات سو ہی لکھی ہے۔ص ۲۹۴ پر ''اسلامی لشکر'' کے تحت تعداد سات یا ساڑھے سات سو لکھی ہے۔ اُمید ہے آئندہ ایڈیشن میں یہ تضاد بیانی دور کر دی جائے گی۔ غزوہ اُحد کے تذکرے میں ۔ص ۳۰۰ پر جنگ کے فوری نتائج کے تحت صاحب کتاب نے بڑی فکری اور عددی بحث کی ہے مگر اپنے قاری کو سوچتا ہوا چھوڑ کر آگے بڑھ گئے ہیں۔ کسی ''فِکس رزلٹ'' پر نہیں پہنچایا۔ مصنف کا اندازِ تحریر اور تحقیقی ذوق اس بات کا متقاضی ہے کہ گفتگو کو نتیجہ خیز بنایا جائے اور اگر کہیں سے نقلی حوالہ یا دلیل بھی میسر ہو تو ضرور دی جائے۔

ص۔ ۲۹۵ کے تیسرے پیرا ''دوسرا مرحلہ'' کی سطر ۷۔ ۶ پر مصنف موصوف نے لکھا ہے کہ ''عینین یا رماۃ کی پہاڑی پر عبداللہ بن جبیر اپنے چند تیر اندازوں کے ساتھ شہید ہو چکے تھے'' اور ص۔ ۳۰۰ پر تیسرے پیرا کی دوسری سطر میں یہ لکھا ہے ''پینسٹھ مسلمان شہدا میں سے چالیس شہدا جناب عبداللہ بن جبیر کے تیر اندازوں میں سے تھے'' یہاں ایک تضاد بیانی پائی جاتی ہے وہ یہ کہ چند چالیس نہیں ہوتے اور چالیس کو چند نہیں کہا جا سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ جبل عینین پر حضرت عبداللہ بن جبیر کی سر براہی میں پچاس تیر اندازوں کا دستہ متعین تھا جس میں چالیس اپنے سردار کی نافرمانی (سنی ان سنی) کرتے ہوئے مقام تعیناتی چھوڑ کر مال غنیمت اکٹھا کرنے والے مسلمانوں میں جا ملے تھے۔ دس اپنے سردار کے ساتھ رہے جو کفار مکہ کے ''واپس پلٹ حملہ'' میں شہید ہوئے۔ (بحوالہ ضیاء النبیؐ جلد دوم ۔ص ۴۸۸ ۔ص ۵۰۳) لہذا عبداللہ بن جبیر کے ماتحت اور آپ کے ساتھ شہید تیر اندازوں کی تعداد دس تھی نہ کہ چالیس۔ یہ تعداد چند ضرور ہے چالیس نہیں۔ ہاں اگر یہ تیر انداز نیچے کفار کے ''واپس پلٹ حملہ'' (About Turn Attack) کے بعد جنگ میں شہید ہوئے ہوں تو ہوں مگر اپنے سردار عبداللہ بن جبیر کے ساتھ نہیں۔ امید ہے اس سلسلے میں ماخذ کی طرف رجوع

Marfat.com

کر کے ضروری اصلاح کر لی جائے گی۔

دوسرے غزوات و سرایا پر بھی اسی طرح کے تنقیدی تبصروں کی گنجائش موجود ہے مگر اس طرح یہ جائزہ طوالت پکڑ جائے گا۔ پوری کتاب کا گہرائی اور گیرائی سے مطالعہ سے ایک اور بات مترشح ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ میجر (ر) امیر افضل خان اپنے نکتہ نظر کو ثابت کرنے کے لیے۔

☆ بعض اوقات عقلی دلائل پیش کر کے گزر جاتے ہیں اور بس۔ نقلی دلائل کے ساتھ گفتگو نہیں کرتے۔

☆ بعض اوقات نقلی دلائل کو ''موضوع'' اور بے بنیاد قرار دے کر دوسرے نکتہ نظر کا انکار کر دیتے ہیں۔ نقلی دلائل کا نقلی دلائل سے جائزہ نہیں لیتے۔ نہ ہی نقلی دلائل کو دوسرے حوالوں سے غیر ثقہ ثابت کر سکتے ہیں جیسے ''ایمان ابو طالبؓ'' کے مسئلہ میں کیا ہے۔ (صفحہ ۱۹۱ تا صفحہ ۱۹۳)

☆ احادیث پر تاریخی روایات کو ترجیح دیتے ہیں وجہ ترجیح تاریخ کا ترتیب وار ہونا اور حدیث کا تاریخی ترتیب میں نہ ہونا بیان کرتے ہیں میجر صاحب کی یہ دلیل کچھ زیادہ قابل توجہ (Appealing) نہیں ہے یہ بات طے ہے کہ حدیث کی چھان پھٹک تاریخی روایات کی نسبت زیادہ محتاط طریقہ سے کی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ سیرت النبیؐ کے ہر مولف نے اپنے مآخذ میں حدیث کو تاریخ پر فوقیت دی ہے۔ اگرچہ مصنف نے اپنے سر کو محدثین کے تاج کا حقدار قرار دیا ہے (ص ۱۸) اور منکرین حدیث مثلاً مولوی چراغ علی، سر سید احمد خاں اور غلام احمد پرویز پر لعن طعن کیا ہے مگر دوران مطالعہ کبھی کبھی یہ تاثر ابھرتا ہے کہ مصنف موصوف اپنے نکتہ نظر کے خلاف حدیث و سنت کو نظر انداز کرنے میں بے باکی سے کام لینے سے گریز نہیں کرتے ہیں۔

مصنف موصوف دوران گفتگو اکثر مقامات پر آپنے نکتہ نظر کی صائبیت اور

Marfat.com

دوسروں کی غلطی کا اعلان کرنے کے عادی ہیں اس کوشش میں بعض دفعہ دعویٰ بے دلیل، بعض دفعہ تفصیلی گفتگو کے لیے حوالہ جاتی کتب متفرقہ، مثلاً خلفائے راشدین، پنڈورا باکس اور تاشقند کے راز وغیرہ کی طرف رجوع کا مشورہ دیتے ہیں اور بعض اوقات ردّ اور تکذیب کو ہی کافی سمجھ لیتے ہیں اور کوئی خاص اطمینان بخش گفتگو نہیں کرتے۔

اگرچہ فاضل مصنف نے اپنے آپ کو اکثر و بیشتر مقامات پر عاجز لکھا ہے اور اپنی نارسائی کا اعلان بھی کیا ہے مگر آخری ابواب کے مطالعہ سے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے مصنف محترم خودستائی کرنے لگے ہیں ہوسکتا ہے اصلاً ایسا نہ ہو اور مجھے غلط فہمی ہو رہی ہو۔ مگر ایسا لگنا یا ظاہر ہونا بھی بُرا ہے۔

☆ کئی مقامات پر مصنف محترم نے بات کو بڑھاتے بڑھاتے کئی کئی صفحوں پر پھیلا دیا ہے جبکہ بحث کا اختتام ایک دو پیروں میں بھی کیا جا سکتا تھا۔

☆ مصنف محترم عجیب و جدید نکات پر بھی حوالہ دینے کے عادی نہیں تا کہ کوئی مشتاق اصل مآخذ دیکھ کر نکتہ مندرجہ کو اس کے حقیقی پس منظر (پرسپکیو۔ perspective) میں دیکھ سکے ان کے نزدیک خاص بات عام ہوسکتی ہے مگر ان کے قاری کے نزدیک نہیں۔ شاید دوران مطالعہ وہ صرف نکات و معلومات نقل کرتے ہوں حوالہ جات محفوظ کرنا ان کی ''ہابی'' (Hobby) نہ ہو۔

☆ فاضل صاحب قلم، قرآن و حدیث کے ساتھ تاریخی مآخذ اور ابتدائی دور کے ''مغازی'' کو بھی یکساں اہمیت دینے کے قائل ہیں (ص ۵۳۰) مگر آگے چل کر کم علم علماء اور محض قرآن و حدیث کے شوقین مگر ''تاریخ'' سے نابلد حضرات کو اچھی نظر سے دیکھنے کا تاثر ابھرتا ہے۔

مصنف موصُوف جگہ جگہ اپنی فکر وسوچ کی درستی اور روایتی و جمہوری افکار

Marfat.com

رکھنے والوں کی نادرستی کا اعلان کرتے ہیں اور اسلامی دانشوروں کے ''حجابِ اکبری'' میں آجانے کا فیصلہ سنا دیتے ہیں جبکہ خود اُن کے ہاں بھی ''عاجزی'' کا مادہ کہیں کہیں ڈھونڈنے سے ملتا ہو تو ملتا ہو ورنہ اکثر وہ بھی شاعرانہ اصطلاح میں ''تعلّی'' سے کام لیتے نظر آتے ہیں۔

''حضور پاک کا جلال و جمال'' جس اہمیت اور سگنی فی کینس (Significance) کی حامل ہے اس کا تقاضا تھا کہ اس میں سیرت النبیؐ اور وقائع محمدیؐ مکمل زمانی ترتیب (Chronoligical Order) میں آتے مگر بہت کچھ ہونے کے باوجود چند اہم عنوانات شامل کتاب ہونے سے رہ گئے ہیں مثلاً۔

(۱) میثاق حلف الفضُول کی غرض و غایت، اس کے بانیان کے نام کی مماثلت اور زبانِ نبویؐ سے اس کی فضلیت کا تذکرہ (ص ۱۳۶)۔

(۲) آں حضرت ﷺ کے بچپن میں مشغلہ شبانی (بکریاں چرانے) کا ذکر نہیں کیا نہ اس پر کوئی تبصرہ کیا ہے۔

(۳) بحیرا اور نسطور راہبوں کی آں سرور ﷺ سے ملاقات کا باقاعدہ تذکرہ رہ گیا ہے اس عنوان پر عیسائیوں و یہودیوں کی ہفوات وخرافات کا تعاقب نہیں کیا گیا۔

(۴) جسٹس سید امیر علی کی ''ہسٹری آف سارا سینز'' کے حوالہ سے قیصر روم کی عثمان بن حویرث کے ذریعے انعام ورشوت پیش کش کر کے مکہ پر قبضہ کی کوشش کو آپ ﷺ نے ناکام فرما دیا۔ اس پر بھرپور گفتگو اور تبصرہ میجر صاحب کے قلم سے نکلتا تو کتنا اچھا ہوتا۔

(۵) وحی نبی پر ''مرگی'' کی مشابہت کا الزام بدانجام، جو مستشرقین لگاتے ہیں۔ میجر صاحب کا ''روحانیت سائنس ہے'' کی طرح کا تجزیاتی تبصرہ یقیناً ان

Marfat.com

کے قاری کے علم اور ویژن (Vision) میں وسعت کا باعث بنتا۔

(۶) مکہ میں کفار مکہ کی فرمائش پر معجزہ شق قمر کا ظہور، ردّ شمس اور حبس شمس کا واقعہ بھی ذکر ہونا چاہیے جسے مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد دوم میں اسی ترتیب سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکی زندگی میں بیان کیا ہے یہ تینوں واقعات آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثابت قدمی اور کفار مکہ کی بدعہدی کے ثبوت ہیں۔

(۷) مدینہ میں یہودیوں کا اقتصادی غلبہ، سیاسی عمل دخل، مسلمانوں کے ساتھ مذہبی عناد اور اخراج کی تفصیلات اور اس پر بالغ نظر حوالہ جاتی تبصرہ جو کہ بہت ضروری ہے۔ محترم میجر صاحب کے قلم سے نکلتا تو یقیناً قاری کے علم و عرفان میں زیادت کا باعث ہوتا چونکہ میجر صاحب کے پیش نظر غیر مسلم مصنفین کی کتب و آراء بھی ہیں لہذا یقیناً میجر صاحب اُن مستشرقین کی آراو ہفوات کا محاکمہ کرتے جو بڑا علمی ہوتا۔

(۸) صلح حدیبیہ کے فوراً بعد ذوالحج ۶ ہجری اور محرم ۷ ہجری میں سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلاطین کو خطوط لکھے۔ زمانی ترتیب میں اس کا یہی نمبر آتا ہے مگر جناب امیر افضل خان صاحب نے اس عنوان کو عام الوفود (۹ ہجری) کے تذکرے کے بعد درج کیا ہے جس سے یہ تاثر ابھرتا ہے کہ سربراہان ممالک کو دعوت اسلام کا عمل عام الوفود کے بعد ہوا ہے جو نظر ثانی کا تقاضا کرتا ہے۔

(۹) ''خطبہ حجتہ الوداع'' جو کہ انسانیت کا عالمی منشور ہے اور دُنیا کا پہلا حقوق انسانی کا محافظ قانون ہے، پر صاحب کتاب نے کوئی تبصرہ نہیں کیا محض خطبہ کا ترجمہ (ص ۴۹۲) نقل کیا ہے اور بس۔ اگر میکنا کارٹا اور اقوام متحدہ کا

Marfat.com

انسانی حقوق کا منشور سے خطبہ حجتہ الوداع کا موازنہ کر کے خطبہ نبویؐ کی برتری ظاہر کی جاتی تو یہ کوشش کتنی علمی اور فائدہ مند ہوتی۔

بحیثیت مجموعی میجر (ر) امیر افضل خان صاحب کی تصنیف لطیف ''حضور پاک کا جلال و جمال'' ہیبت علمی، فکر انگیزی اور معلوماتی ہونے کے لحاظ سے ایک وقیع کتاب ہے اس طرح کی ایک اور کتاب میری نظر سے گزری ہے ''تاریخ محمد'' مصنفہ ایم، زی فاروق۔ ان دونوں صاحبان قلم کا انداز تحریر تقریباً ایک جیسا ہے بے باکانہ، عقلی اور معلوماتی۔ کوئی کتاب بھی خون جگر کئے بغیر تحریر نہیں کی جا سکتی نہ اشاعت کے مرحلوں سے گزر سکتی ہے میجر صاحب کی کتاب میں ان خوبیوں (خونِ جگر اور شب بیداری) کے علاوہ قومی و ملی درد بھی جگہ جگہ نمایاں نظر آتا ہے۔ صاحب کتاب کا خلوص اور نیک نیتی بھی ہر قسم کے شُبہ سے پاک ہے خالص سُنّی نکتہ نظر بھی کتاب میں جگہ جگہ پھیلا ہوا نظر آتا ہے جو کہ کئی مقامات پر عام سنیوں کے عقائد و اعمال سے بھی بڑھے ہوئے ہیں بلکہ آپ کے چند فقرے تو بڑے ہی توجہ طلب ہیں مثلاً۔

ص ۱۱۴ ''عاجزی کے ساتھ حضور پاکؐ کی شان کو سمجھنے کی کوشش کی جائے اور یہ یاد رہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں۔''

ص ۱۸۱ ''پس یاد رہے کہ ہم عاجز لوگ ہیں اور خداوند تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔''

ص ''چاہیے کہ ایسے (گستاخانہ و جاہلانہ) بودے تبصروں سے پرہیز کیا جائے۔''

ص ۱۸۵ ''غیر یہ چاہتے تھے کہ ہم مسلمان بھی تسلیم کر لیں کہ (نعوذ باللہ) ہمارے آقاؐ سے غلطی ہو گئی اور یہ معمولی بات ہے اور پیغمبر سے خطا ہو سکتی ہے ہم یہ چیز ہرگز تسلیم نہیں کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے آقاؐ معصوم ہیں اور ان سے کوئی خطا نہیں ہو سکتی تھی۔''

کتنا اچھا ہوتا اگر مولف محترم اپنی کتاب کے آغاز میں مکمل فہرست مشمولات

Marfat.com

(List oF Contents) دیتے اور محض ابواب نہ دیتے اور ہر باب کی ذیلی سرُخیاں بھی فہرست میں دی جاتیں یہ کتاب کا سرسری تعارف ہوتا ہے اس کے بغیر کتاب ایک صُوری حُسن سے محروم خیال کی جاتی ہے اُمید ہے آئندہ اشاعت میں اس طرف خاص توجہ دی جائے گی۔

خوبصورت سیاہ جلد، جہازی سائز اور ٹائٹل کے ساتھ یہ محترم ومتبرک کتاب ''حضور پاکؐ کا جلال وجمال'' حضور پاکؐ کے سپاہی میجر (ر) سپاہی امیر افضل خان صاحب (مؤلف کتاب) سے ۱۶۰ روپے میں دستیاب ہے کتاب کی ضخامت اور بصیرت افروز عنوانات، وضاحت انگیز بیانات، فکر آور ابحاث کے مقابلے میں یہ قیمت نہ ہونے کے برابر ہے باقی خُوبیاں خامیاں انسانی کاموں کا خاصہ ہیں ہر قسم کی خُوبیوں سے مملُو اور ہر قسم کی خامیوں سے مغرا تو صرف کتاب الٰہی ہے ہم انسان ہیں نہ ہمیں عیوب سے پاکیزگی کا دعویٰ کرنا چاہیے اور نہ یہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ مصنف مکرم کو اس نیک اور زندہ رہنے والی کوشش مقدسہ (صدقہ جاریہ) کا دنیا وآخرت میں اجر عطا فرمائے۔ (آمین) اور ہمیں نیکی کی حوصلہ افزائی اور برائی کے خاتمہ کی دامے، درمے، سخنے، قدمے توفیق عطا فرمائے (آمین)

Marfat.com

کتاب: حقانی تبصرے

تالیف: مولانا عبدالقیوم حقانی

ماہنامہ ''القاسم'' خالق آباد کا خاص نمبر ''حقانی تبصرے'' بڑی معلوماتی کتاب ہے۔ ۳۱۵ صفحات میں ۱۸۷ کُتب و رسائل پر تبصرہ واقعی بڑے خاصے کی چیز ہے۔ رآنیات (تفسیر و حدیث)، فقہ و احکام اور حِکم، عقائد اور تصوّف وسُلوک، سیرت، ماندانِ نبوت اور تذکارِ صحابہؓ، تذکرہ وسوانح و تاریخ، مضامین و مقالات و مکتوبات، واعظ وخطبات، درسی کتب، رسائل و جرائد، خُصوصی اشاعتیں، ادبیات، ردِّ فرق باطلہ کے تحت کتابوں کا تعارف، ان پر تبصرہ اوران کے ملنے کے پتوں سے آگاہ کیا گیا ہے۔ لقاسم اکیڈمی کی بعض مطبوعات کے عنوان سے دس کتب اور ''القاسم'' کی خصوصی شاعتوں پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ جو مفصل بھی ہے اور حوالہ جاتی بھی۔ ''قرآن و حدیث'' کے باب میں گیارہ (۱۱) کتابیں زیرِ تبصرہ لائی گئی ہیں۔ ''فقہ و مسائل'' کے عنوان کے تحت اکتیس (۳۱) کتابوں پر نظر ڈالی گئی ہے۔ ''عقائد اور تصوف'' کے سلسلے میں انتیس (۲۹) کتابوں پر تعارفی گفتگو کی گئی ہے۔ ''سیرت النبیؐ، خاندانِ نبوت اور تذکرہ صحابہؓ'' کے زیرِ عنوان نو (۹) کتابیں زیرِ منقار قلم لائی گئی ہیں۔ ''سیر و سوانح، تاریخ اور سفر ناموں'' کے تحت بیس (۲۰) کتابوں پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ ''مقالات ومکتوبات'' کے زُمرہ میں نو (۹) کتابوں کے خدوخال کو قارئین کے مشاہدے میں لایا گیا ہے۔ چوبیس (۲۴) کتب ''مواعظ و خطبات'' کے عنوان کے ذیل میں قلمی تبصرہ کا ہدف بنائی گئی ہیں۔ تیرہ (۱۳) ''درسی کتابوں'' کا تعارف کروایا گیا ہے۔ اور زیرِ تبصرہ رسائل و جرائد کی تعداد بارہ (۱۲) ہے گیارہ رسائل کی درج ذیل خصوصی اشاعتوں پر گفتگو کی گئی ہے۔

1- ماہنامہ ''الاحسن'' کا سیرتِ النبی نمبر ___ کراچی سے شائع ہوتا ہے۔

Marfat.com

(زیرِ ادارت مولانا مفتی محمد زرولی خان)

2- ماہنامہ ''الاحسن'' کا دورۂ تفسیر نمبر ___ کراچی سے شائع ہوتا ہے۔
(زیرِ ادارت مولانا مفتی محمد زرولی خان)

3- انٹرنیشنل علوم اسلامیہ ششماہی ''تعلیم و تحقیق'' نمبر ___ کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ (زیرِ ادارت پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی)

4- انٹرنیشنل علومِ اسلامیہ ششماہی ''سیرت النبیؐ نمبر'' ___ کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ (زیرِ ادارت پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی)

5- ماہنامہ ''سیّارہ''، اشاعتِ خاص ___ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔
(زیرِ ادارت حفیظ الرحمٰن احسن)

6- ماہنامہ ''سیّارہ'' سالنامہ ۲۰۰۵ء ___ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔
(زیرِ ادارت حفیظ الرحمٰن احسن)

7- ماہنامہ ''تعمیر افکار'' علامہ محمد طاسین نمبر ___ کراچی سے شائع ہوتا ہے۔
(مرتب: سیّد عزیز الرحمٰن)

8- ''جریدہ'' غیر مطبوعہ کتابیں نمبر ___ کراچی سے شائع ہوتا ہے۔
(مدیر: سید خالد جامعی)

9- ماہنامہ ''آبِ حیات'' سیرت النبیؐ نمبر ___ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔
(مدیر: مولانا محمود الرشید حدوٹی)

10- ماہنامہ ''آبِ حیات'' سیرتِ انبیاء نمبر ___ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔
(مدیر: مولانا محمود الرشید حدوٹی)

11- ماہنامہ ''نویدِ سحر'' کا دینی مدارس نمبر ___ قصور (صوبہ پنجاب) سے شائع ہوتا ہے۔ (مدیر: ابنِ عالم گیر مجاہد)

Marfat.com

''ادبیات'' کے ذیل میں مندرجہ ذیل مطبوعات پر تعارف وتبصرہ کو سپردِ قلم کیا گیا ہے:

اوّل: خیر الوریٰ (شاعرہ: پروفیسر ریحانہ تبسم فاضلی)

دوم: تم اپنی قید میں لے لو (شاعرِ معرفت: خالد اقبال تائب)

سوم: چٹکیاں مزاحیہ شاعری ونثر (محمد منصور احمد)

ردِّ فرق باطلہ میں دو کتابیں ردِّ قادیانیت پر، تین کتابیں مجاہدین ختمِ نبوت پر، ایک شیعیت پر، ایک فرقہ مسعودیہ (کیپٹن مسعود الدین عثمانی، جماعت المسلمین والے) پر، دو فتنہ حقوق وآزادیٔ نسواں پر، ایک سیّدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام پر، ایک حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ پر، ایک قوالی پر، ایک فرقہ واریت کی مذمت میں اور ایک احسن الجواب کے نام سے شبہات واشکالات کے جوابات باصواب میں ہے۔ غرض

کتابیں ہیں گویا کہ موتی و قیع
رفیع، رفیع، رفیع، رفیع!
یہ علم و ہدایت، نصیحت صحیح
رفیع، رفیع، رفیع، رفیع!

کتابیں دین کی ہوں قلم مولانا عبدالقیوم حقانی کا ہو، رسالہ ''القاسم'' ہو۔ جرأت ایمانی ہو، نظر کاشف ہو، قلم بے باک ہو، علمِ احقاقِ حق ہو، فہم انکشافِ حق ہو، جذبہ اعلانِ حق ہو تو پھر واقعتاً قلم حقانی سے ایسے ہی شواہد وکمالات کے تبصرے نکلتے ہیں جیسے کہ شورش کاشمیری نے اپنی نظم ''قلم کے اہداف'' (حقانی تبصرے صفحہ ۱۶) میں دیئے ہیں۔ چند اشعار باذوق حضرات کے شوق کو تسکین کی خاطر پیش کرتا ہوں۔

صفحہ کاغذ پہ جب موتی لٹاتا ہے قلم — ندرتِ افکار کے جوہر دکھاتا ہے قلم
بندگانِ علم وفن کی خلوتوں کا آشنا — ان کے فکر وفہم کی باتیں سناتا ہے قلم

Marfat.com

یادگاروں کا محافظ تذکروں کا پاسباں گمشدہ تاریخ کے اوراق لاتا ہے قلم
اہلِ دل، اہلِ سخن، اہلِ نظر، اہلِ دغا ان کے خدوخال کا نقشہ جماتا ہے قلم

''عرضِ مرتب'' میں جناب مولانا عبدالقیوم حقانیؒ مدظلہ، نے قطعہ اول میں جو عبارت رقم کی ہے اس کی آخری تین سطروں میں سے ایک (صرف ایک فقرہ) زیادتِ شوق اور وفورِ فکر کے لئے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ علّامہ حقانی فرماتے ہیں۔

''بڑی باتیں کسی کو بڑا بناتی ہیں اور بڑے لوگوں کی باتیں بڑی کہلاتی ہیں''

دوسری عبارت میں آپ نے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ایک عربی رباعی کا ترجمہ نقل کیا ہے جو یُوں ہے:

''علم سعید الفطرت لوگوں میں اپنا مقام پاتا ہے کم ظرف انسانوں میں بدنام ہو جاتا ہے جس طرح بارش کا قطرہ سیپی کے منہ میں پڑے تو موتی بنتا ہے اور سانپ کے منہ میں جائے تو زہر بنتا ہے''

''ایک مَن عِلم کے لئے دس مَن عقل چاہئے'' زبان زد خاص و عام مقولہ ہے۔

تیسری عبارت میں مولانا حقانی نے ایک سوال کا جواب یُوں لکھا ہے۔

''تحریر و تقریر میں حسن پیدا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟''

اس سلسلے میں ہمیشہ ایک ہی جواب رہا ہے ''مطالعہ'' اور ''فقط مطالعہ''۔

پھر چوتھی عبارت میں اسی ''مطالعہ'' پر اصرار کو یُوں دلیل سے مؤیّد کرتے ہیں:

''مَیں اگر یہ دعویٰ کروں تو غلط نہیں ہوگا کہ کم از کم اردو لٹریچر میں خوبصورت لکھنے والے لوگ، خواہ وہ نثر نگار ہوں یا شاعر، زیادہ تر وہ لوگ ہیں جنہیں مکتبی تعلیم تو واجبی سی نصیب ہوئی مگر مطالعہ کے ذَوق، وسعت اور تسلسل نے ان کے ذہن کو مالا مال، زبان کو

Marfat.com

پاکیزہ اور قلم کو شُستہ اور رواں دواں بنا دیا۔"

مولانا حقانی جب تبصرہ کرنے بیٹھتے ہیں تو کتاب کو تو پڑھتے ہی ہیں مگر صاحبِ کتاب کو بھی پڑھتے ہیں چنانچہ پہلے صاحبِ کتاب کا مقدور بھر تعارف کرواتے ہیں۔ پھر کتاب کے عنوان کی علمی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہیں۔ اور اس کے مواد کے خصائص طشت از بام کرتے ہیں۔ اگر کہیں اسقام ہو تو اس کو بھی منظرِ عام پر لاتے ہیں۔ کتاب کے کوائف مثلاً صفحات، قیمت اور پبلشر کے پتے سے آگاہ فرماتے ہیں۔ بڑے علمی، ادبی، فنّی اور دینی رنگ کے فقرے اور جملے ارقام فرماتے ہیں۔ مثلاً

۱) "قرآن اور عائشہ صدیقہؓ" پر تبصرہ کے ذیل میں لکھا ہے کہ "صرف ۲۵ روپے کی حقیر قیمت تو ہاتھ سے جائے گی لیکن اس کے بدل میں جو قیمتی موتی ہاتھ آئیں گے ان کی قیمت میدانِ حشر میں لگے گی۔ (صفحہ۔۳۰)

۲) "وقائق السنن" (جلد اول) پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی اس (کتاب) کی تعریف میں رطب للسان ہیں۔ عربی میں اس کی تعریف کرنے والے مولانا محمد حسن جان ہیں۔ عدیم الفرصتی کے باوجود مفتی سیف اللہ حقانی کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب ہمدردِ طالبان ہیں۔ اس کی تصدیق میں فاضل دارالعلوم دیوبند مولانا ڈاکٹر عبدالدیان ہیں۔ ابس کے فقیہانہ انداز کے مداح خود مفتی غلام الرحمٰن ہیں۔ (صفحہ۔۳۴)

۳) "معالم الزیادۃ فی مالم الرّمادہ" پر تبصرہ فرماتے ہوئے مولانا حقانی لکھتے ہیں:

"رمادہ کے بعد بدنظمی نہیں ہوئی زلزلہ کے بعد بدنظمی اپنی انتہا کو پہنچی۔ رمادہ کے بعد خلیفہ (حضرت عمر فاروقؓ) کا طرزِ عمل آنے والی صدیوں کے لئے مثال بن گیا۔ زلزلہ کے بعد ہونے والی افراتفری کے عمل سے زلزلہ لازوال

Marfat.com

بن گیا'' (صفحہ۔۵۱)

زیر تبصرہ کتابوں کے مطالعہ کی ترغیب بھی مولانا حقانی بڑے دل کش انداز میں دلاتے ہیں۔ مثلاً

☆ یہ کتاب اتنی جامع ہے کہ ہر مسافر کو رہنمائی حاصل کرنے کے لئے اس تک پہنچنا چاہئے۔ (صفحہ۔۵۴)

☆ دسویں باب کے بعد ابواب کا باب بند ہو گیا ہے لیکن گیارہواں باب ہم کھولتے ہیں اور وہ ہے اس (کتاب) کے طلب کرنے، لینے کا، منگوانے کا، استفادہ کرنے کا۔ اس باب میں نے صرف پتہ درج کرنا ہے جسے آپ نے نوٹ کرتا ہے۔ (صفحہ۔۵۹)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات خدا کی بات ہے انتہائی قیمتی خطبات قارئین کے منتظر ہیں دیکھئے! ان جواہر پاروں کا خریدار کون ہے۔ ملنے کا پتہ..... (صفحہ۔ ۶۸)

مولانا حقانیؒ نے نہایت مختصر تبصرے بھی لکھے ہیں۔ مثلاً عنبر الیم فی تفسیر عم (ساڑھے پانچ سطریں) صفحہ۔۳۲، خالق کائنات کا تخلیقی شاہکار ''انسان'' (ساڑھے پانچ سطریں) صفحہ۔۶۴، معارف المعانی لتعارف مختصر المعانی (ساڑھے چار سطریں) صفحہ۔ ۲۱۱۔ مولانا نے مفصل تبصرے بھی رقم فرمائے ہیں۔ مثلاً اسلامی آدابِ زندگی (پانچ صفحات، صفحہ۔ ۷۷ تا صفحہ۔۸۲)

خوبصورت ہارڈ جلد اور دلکش سرورق، چار کتابوں کے عکس پسِ ورق کے ساتھ یہ کتاب ''حقانی تبصرے'' پڑھے جانے کے لائق ہے۔

یہ خواہش کتاب ہے کوئی اسے پڑھے
بیٹھے ہوئے، لیٹے ہوئے یا پھر کھڑے کھڑے

Marfat.com

مولانا حقانی سے ایک ''حقانی تبصرے'' مانگی تو آپ نے یہ کرم فرمائی بھی فرما دی کہ ''القاسم'' کا جنوری کا شمارہ بھی ساتھ ''زدِ فزِ د'' کے طور پر عنایت فرمایا۔ پھر ملفوف خط میں یہ ''خوشخبری'' بھی سنائی کہ

''ماہنامہ ''القاسم'' ایک سال کے لئے ''اعزازی'' جاری کر دیا ہے۔''

ماہنامہ ''القاسم'' میں تعارف و تبصرہ کتب کے باب میں سات کتابوں پر تعارف و تبصرہ دیا گیا ہے۔ نو (۹) مزید کتابوں کا تعارف اسی ''القاسم'' میں مختلف صفحات میں دیا گیا ہے۔ ''القاسم'' کے بیک ٹائٹل پر بھی پانچ کتابوں کا تعارف دیا گیا ہے۔ مبروک یا مولانا مبروک! حقانی تبصرے جیسی اور کتابوں سے بھی نوازئے اور ''القاسم'' کے پرانے شمارے بھی بھجوایئے اللہ جزا دے گا۔

وما توفیقی الاَّ باللہ۔۔۔

Marfat.com

کتاب: حرف نذرانے

مرتب: مقصود احمد شرقپوری

مقصود احمد شرقپوری حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری نقشبندی مجدّدی دے گرائیں، اوس خاندان دے عقیدت مند، پیراں فقیراں دے مدّن والے، شاعراں ادیباں دے محبوب، مہماناں دے خوش ذوق میزبان، علم و ادب دے شیدائی، عالماں تے فاضلاں دے فدائی، پنجابی ادب تے شاعری نوں لبھ لبھ کے تے چن چن کے باذوق پڑھن والیاں تک پہنچاون دے شوقین، ٹھیٹھ شرقپوری پنجابی (راوی کنارے دے وسنیکاں دی بولی دا رنگ) بولن والے، میرے 2002ء توں بیلی نیں۔ میریاں دو علمی کتاباں تجلیاتِ سیرت النبیؐ تے مطالعہ تعلیماتِ اسلام (سوالاً جواباً) تے اک کتاب انگریزی گرائمر دی ''آئیڈیل انگلش گرائمر'' چھاپن والے وی ایہو ای نیں۔ ایہناں ای بھائی مقصود ہوراں دا ذوق شاعراں تے ادیباں وچ بہہ بہہ کے شاعرانہ تے ادیبانہ ہو گیا اے تے اوہ ہن محض سنن والے تے سر ہلانے والے سامعین ای نہیں رئے بلکہ نثر لکھن والے تے شاعری کرن والے، چنگی شاعری تے نثر دی پرکھ پرچول کرن والے ادیب تے شاعر بن گئے نیں۔ اللہ کرے زورِ علم و مہارت ہور زیادہ!

مقصود احمد شرقپوری ہوراں دی تالیف لطیف ''حرف نذرانے'' میرے مطالعہ دی میز تے پئی اے جہدے وچ مقصود بھائی نے پنجابی شاعراں دا حمدیہ، نعتیہ تے عارفانہ کلام جمع کر دتا اے۔ 57 (ستونجہ) شاعراں دا انتخاب کر کے مقصود صاحب نے موتی پرو دتے نیں۔ تے ایہہ خوانِ علمی سجا کے پنجابی علم و ادب دے شوقیناں دے اگے لیا تریا اے۔ 320 صفحیاں دی ایس کتاب وچ مقصود شرقپوری ہوراں نے ونّ سونّے کلام، چھوٹیاں وڈیاں بحراں، علاقائی رنگ تے رنگا رنگ انداز ہائے بیاناں دی بہاد دکھا

Marfat.com

دتی اے۔ ایہوای مقصود صاحب دا کمال اے تے ایہوای مقصود صاحب دا جمال اے۔

کتاب دا انتساب مقصود شرقپوری ہوراں نے پنجابی دے بے لوث سیوک ریاض راجی جی، پیارے سجن چودھری محمد صدیق دسیال جی تے غفور حسین رٹوی جی دے ناں کیتا اے۔ اپنی گل وچ مقصود شرقپوری ہوراں نے کتاب ''حرف نذرانے'' دی تیاری تے تیاری دے مراحل وچ یاراں بیلیاں دے تعاون تے سرپرستی دا ذکر کیتا اے۔ پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد ہوری پنجابی دا اک ناں نیں جیہڑے اپنی علمی تے تحقیقی مصروفیات پاروں گھٹ ای کسے کتاب تے تبصرے یا دیباچے یا پیشِ لفظ یا تقدیم لکھن تے تیار ہوندے نیں۔ مقصود شرقپوری خوش قسمت نیں کہ ڈاکٹر صاحب نے ''حرف نذرانے'' تے دو صفحے نذر کیتے ہیں۔ مبارکاں بھئی مبارکاں مقصود ہوراں نوں بڑیاں ای مبارکاں! ایہہ دو صفحے مقصود شرقپوری دا کمال تے ڈاکٹر صاحب دا جمال نیں۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے ''دیباچہ'' دا عنوان رکھیا اے ''خوشبو'' تے ایس فلسفے نوں واضح کرن واسطے کہ خوشبو خود اپنا تعارف ہوندی اے۔ خوشبو ویچن والے (عطار) نوں دسنا نئیں پیندا کہ ایہہ خوشبو اے۔ فارسی دا ایہہ شعر لکھیا اے جیہڑا بڑا مناسب تے حسبِ حال اے:

خوشبو آں است کہ بیوید　　نہ کہ عطار بگوئید

مقصود شرقپوری ہوراں نے اپنی کتاب ''حرف نذرانے'' وچ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ دے کلام نال آغاز کیتا اے تے شہزاد نجمی (موجودہ دور دے پنجابی شاعر) تے انجام کیتا اے۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ دے کلام کا مقطع ایہہ شعر اے۔ جیہڑا غور و فکر تے زندگی گزارن وچ ساڈے موجودہ رویے وچ تبدیلی دا تقاضا کردا اے۔

بڈھا ہویا شیخ فرید! کنبن لگی دیہہ　　جے سو ورھیاں جیوناں تن ہوسی کھیہہ

حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ پنجابی دے منے پرمنے شاعر نیں انہاں دے کلام

Marfat.com

دے پنج ست نمونے پیش کیتے گئے نیں۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ معروف پنجابی استاد تے قدیم شاعر نیں۔ ایہناں دے نال ای نال ہر شاعر خوب اے تے اوہدا کلام وی خوب اے۔

مقصود شرقپوری ہوراں نے ہر شاعر دا تھوڑا تھوڑا تعارف وی دتا اے۔ فیر اوس شاعر دا کلام دتا اے۔ ایہہ سارا کم کرن لئی مقصود شرقپوری ہوراں نوں کنی نس بج نے بھاگ دوڑ کرنی پئی۔ ایہدا تذکرہ چودھری حاجی محمد یوسف ورک قادری ہوراں نے اپنی تحریر ''انملے موتی'' وچ کیتا اے۔

''ایس طرحاں سچّے سچّے تے بیش قیمت موتی (حرف) شعراں دی شکل اندر مقصود شرقپوری ہوراں نے بڑے تجسس، محنت تے بڑی نس بج کر کے پڑھن والیاں اگے ''حرف نذرانے'' دی صورت وچ پیش کرن دی بھرویں کوشش کیتی اے۔ اُچّا سچّا تے پوتر کلام لبھن لئی انہاں اپنے دفتر یا گھر بہہ کے ایہہ کم پورا نئیں کیتا ایہدے واسطے اوہ دور دراڈیاں پنڈاں، قصبیاں، ڈیریاں تے کھوواں تے وی جان توں نئیں جھجکے''۔

(حرف نذرانے، صفحہ نمبر 317)

صرف پنج شاعراں دے کلام وچوں عقل، نصیحت، خبرداری تے سِدھ سبھاؤ والیاں گلاں بطورِ نمونہ تھلے درج کرداں واں۔ انج حق ایہوای اے کہ جیہڑا سواد کتاب نوں پڑھ کے آؤندا اے اوہ اک دو چَول چکھ کے کدی نئیں آسکدا۔

① (صفحہ ۳۰ حرف نذرانے)

اللہ توں میں نے قرض بنایا، ہتھوں توں میرا قرضائی
اوتھے تیں میری پرورش کیتی، جتھے کسے نوں خبر نہ کائی
اوتھوں تانہیں آئے ایتھے، جاں پہلے روزی آئی
بلھے شاہ ہے عاشق جس تحقیق حقیقت پائی

Marfat.com

② (صفحہ ۷۷ حرف نذرانے)

ایس جان دے چرخے نوں مورکھا اوئے لے چلا مت کوئی فتور ہووے
تکلا صدق یقین دی ماہل پا کے منکا پامن کاجے شعور ہووے
اوہدے نام دی روئی خرید کے تے وَٹ پونیاں راضی غفور ہووے
عشق لہر توُں کتدا رہو ہر دم تند کیہڑی جو منظور ہووے

③ (صفحہ ۹۷ حرف نذرانے)

کالے رنگ نوں نندنا چاہی دا ئیں ایہہ وی رب بنایا اے رنگ کالا
کالی رات ہے لیلتہ القدر والی، نالے عاشق بلال دا رنگ کالا
گورے رنگ دے وی بڑے ہوئے عاشق کیاں عاشقاں تھیں گیا لنگھ کالا
جنہوں بوسا محبوب خدا دتا کعبے وچ اوہ لگا ہے سنگ کالا

④ (صفحہ ۱۴۶ حرف نذرانے)

کچے یار دی یاری کچی جیوں بارش دا پانی
باجھ گراں دے کیہڑا گنڈھے ٹُٹی پھُٹی تانی
یار مقام حیات جہدے گھر اوہ راجے دی رانی
خصماں باہجوں دس غفور رانی کون سہانی

⑤ (صفحہ ۲۷۳ حرف نذرانے)

ایناں لالچ نہ کر دنیا تے کر بندے تیرے نال نئیں دنیا دا مال جانا
جانا پئے گا کلیاں گور اندر کسے یار سجن نیوں نال جانا
کر جا کم ایسے کرے رشک دنیا ہووے جگ چوں تیرا کمال جانا
رکھیں یاد قلندری نال تیرے تیرا اپنا نامہ عمال جانا

مقصود شرقپوری ہوراں بڑا لبھ لبھ کے کلام اپنی کتاب وچ شامل کیتا اے۔ ایس لحاظ نال ایہہ اک تحقیقی کتاب بن گئی اے کہ کتاب دے آخر وچ مقصود ہوراں

Marfat.com

نے ستتر (۷۷) مآخذ کتاباں دی فہرست وی فراہم کیتی اے۔ کاش کہ مقصود صاحب ہر شاعر دے حالاتِ زندگی دے تھلے اوہدے مآخذ نوں درج کر دیندے تے ہر شاعری/ کلام دے تھلے اوہدا حوالہ درج کر دیندے تے جے انج ہو جاندا تے Sure Short ''حرف نذرانے'' اِک تحقیقی کتاب بن جاندی۔ پر ہن وی ایہدا معیار کج گھٹ نیں اے۔

''حرف نذرانے'' دی ورق گردانی کردے ہوئے تن شاعراں دی کمی بڑی کھٹکی اے اک تے پنجابی ادب دا استاد تے پنجابی زبان دا کوہ گراں اے یعنی حضرت پیر وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ ''ہیر والا''۔ کہہ سکدے او کہ انہاں دے چومصرعے نیں پر ''ہیر'' وچوں دو چار چومصرعے (دو دو شعر) لکھے جاسکدے سی۔ حاجی چراغ دین جونیکے والا تے حاجی اثر انصاری آف فیض پور خورد دا نہ ہونا وی بندے نوں دلگیر کر دیندا اے۔ امید اے کہ مقصود بھائی کتاب دیاں اگلیاں چھپائیاں وچ ایہہ کمی پوری کر دین گے۔ مٹھن کوٹ والے خواجہ فرید رحمۃ اللہ علیہ دا ایس کتاب وچ نہ ہونا وی چنگا نئیں لگیا۔ سکھاں دے گورووں دے کلام توں ''حرف نذرانے'' دی خالی جھولی وی عجیب لگدی اے۔ اگرچہ انہاں دا کلام گرمکھی وچ اے پر ساڈی روایتی پنجابی وچ وی گرمکھی نوں لکھیا جاسکدا اے۔ مثلاً گورو نانک دا ایہہ چومصرعہ عام مشہور اے:

سنو سید کریم دین چاروں من کتاب چاروں قول خدائے دے ردیاں چڑھن عذاب
م مرشد من توں من کتاباں چار من خدائے رسول نوں سچا ای دربار

(جنم ساکھی بھائی بالا)

مقصود صاحب دیاں کوششاں نوں سلام اے جیہناں دے نتیجے وچ ''حرف نذرانے'' کتاب وجود وچ آئی۔ اللہ کرے زور قلم ہور زیادہ!

Marfat.com

مجلّہ: ''حوزہ نقشبندیہ'' لاہور

جناب محترم مولانا علامہ محمد عالم مختار حق صاحب مدظلہ

السلام علیکم!

دو تین سال پہلے کی بات ہے کہ ''حوزہ نقشبندیہ'' کے تعارف واہداف پر مشتمل ایک چند ورقہ موصول ہوا تھا۔ جسے میں کہیں رکھ کر بھول گیا پھر وہ گوشۂ محققین کی کتب و رسائل میں کہیں گم ہو گیا یہ نام ''حوزۂ نقشبندیہ'' یاد بھی رہا اور اس کا بار بار خیال بھی آتا رہا گرامی محترم ماسٹر محمد انور قمر شرقپوری معروف قلمکار، سکالر اور زود نویس، میرے سینیئر ساتھی سے ''حوزہ نقشبندیہ'' کے بارے میں وقتاً فوقتاً بات ہوتی رہتی ہے ''حوزہ'' اتنی ترقی کر جائے گا اور اس قدر تیز رفتاری سے ترقی کر جائے گا۔ کہ ۲۰۰۳ء تک اس کی کاروائی دلچسپ اور علمی ہو جائے گی، مجھے اس کا خیال تک نہ تھا بہر حال، میری طرف سے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہٗ العالی کی جناب عالی میں اس سلسلے میں بہت بہت مبارک باد پیش اور آپ تمام حضرات ذی قدر و علماء و ذی عمل صلحا کو ہدیہ تحسین قبول ہو۔ اللہ مزید کارِ خیر کی توفیق بھی دے اور قبول بھی فرمائے (آمین)

ایک زمانے میں آپ سے میری مراسلت رہی ہے جب میں اسلام آباد میں برسرِ ملازمت تھا پھر میں محکمہ تعلیم پنجاب (پوسٹنگ ننکانہ صاحب) میں آ گیا ۲۴ اپریل کو ایوان اقبال لاہور میں آپ کی زیارت بھی ہو گئی۔ الحمدللہ ثم الحمد للہ۔ آج پھر ''حوزۂ نقشبندیہ'' کے حوالے سے آپ سے ہم کلام ہوں۔ اُمید ہے کہ آپ ہر طرح سے مع الخیر ہوں گے۔

امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی، مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور اور دوسرے مجددی و نقشبندی اداروں کے ساتھ مکمل رابطے کے ساتھ ''حوزۂ نقشبندیہ'' میں علمی کام ہونا چاہیے اس طرح ایک دوسرے کے کام سے آگاہی بھی رہتی ہے اور تکرار

Marfat.com

(Repetition) بھی نہیں ہوتی کام شیئر (Share) بھی ہو جاتا ہے اور کام کے کرنے کی رفتار بڑھ جاتی ہے اہل علم اور حاملان قلم اور صاحبان کتاب سے مسلسل اور مستقل رابطہ بھی بہت ضروری ہے ان کے ''کام'' (works) کا پتہ چلتا رہتا ہے اور ان سے کام بھی لیا جا سکتا ہے نوجوان قلمکاروں کو ڈھونڈیں، جن تک رسائی ہے ان سے دوسروں کا پتہ پوچھیں ان کو دعوت ملاقات دیں اپنی زیر نگرانی ان سے کام لیں ان کی تربیت کریں اور ''حوزۂ نقشبندیہ'' کا سرکل (circle) پھیلا لیں مزید یہ کہ ان تک نور اسلام اور حوزہ نقشبندیہ کا آرگن میگزین (organ magazine) پہنچائیں ان شاء اللہ العزیز! یہ لوگ ضرور راغب ہو گے مزید تجویز یہ ہے کہ مختلف سکالرز و محققین کے ذاتی کتب خانوں میں کتب تک رسائی حاصل کریں اور تمام مذہبی و غیر مذہبی سکالرز کو اپروچ (approach) کریں ان شاء اللہ تلاش کتب کے مرحلہ میں بہت آسانی ہو گی۔ اگلی بات یہ ہے کہ ایک مرکزی لائبریری قائم کریں جہاں ہر فکر و مسلک کے سکالرز استفادہ کر سکیں آرگن یا خبر نامہ یا ''نوادرات حوزہ نقشبندیہ'' کے نام سے رسالہ ضرور جاری کریں خواہ یہ ششماہی ہو یا سہ ماہی یا پھر ماہانہ۔ اس کے بغیر ''حوزہ'' سمجھو کہ گوشۂ گم نامی میں ہی پڑا رہے گا۔

آپ نے ''جہان امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ '' کے چھ مجلّات کی پروف ریڈنگ بڑی عرق ریزی سے کی ''تَقَبَّلُ الْمَبْرُوْكَ عَلَى هَذَا آپ نے بڑے بڑے علمی کام کئے ''مبارک مبارک'' آپ نے ایک وقیع لائبریری (ذخیرہ کتب) جمع کیا۔ ''احسن جدًّا'' آپ پاک و ہند میں علمی و قلمی کام کا چلتا پھرتا انسائیکلو پیڈیا ہیں ''خوب، بہت خوب، بہت ہی خوب'' آپ بڑے بڑے سکالرز کے گائیڈ اور استاد ہیں اس بلند مرتبت پر ''جَزَاكَ اللّٰهُ بِاَحْسَنِ الْجَزَا'' کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔

اپنا رابطہ (فون نمبر، ڈاک کا پتہ) عنایت فرمائیں اور حوزۂ نقشبندیہ کے

Marfat.com

اکابرین و معاونین کے رابطہ سے بھی مطلع فرمائیں حوزہ نقشبندیہ کی روداد۔ ۲۰۰۳ء کے صفحہ ۲۰ پر حضرت امام غزالی کی بیان کردہ عورتوں انّانہ منّانہ حفّانہ حدّاقہ برّاقہ شدّاقہ [1] کی مختصر سی وضاحت فرمادیں (بے شک بذریعہ خط ہی فرمادیں) اور اگر ''حوزۂ نقشبندیہ'' کے پلیٹ فارم سے اب تک کچھ مطبوعہ کام منظر عام پر آیا ہو تو بھجوا دیں ورنہ ''نور اسلام'' شرق پور اور قاضی ظہور احمد اختر صاحب کے ماہنامے مجھ جیسے طالب علموں کے نام جاری فرمائیں آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس کا اختیار آپ کو نہیں مگر جو با اختیار ہیں ان تک پیغام تو پہنچا سکتے ہیں پس سفارش کریں اور درخواست آگے کھسکا دیں تمام با اختیار حضرات آپ کے رابطے میں ہیں۔

آپ سے مُلاقات کرنا چاہتا ہوں اوقات ملاقات اور مقام ملاقات سے مطلع فرمائیں اللہ آپ کو عافیت کاملہ نصیب کرے اور آپ کے علم و عمل میں برکت دے۔ (آمین)

1- انانہ: جو ہر وقت آہ آہ (ہائے ہائے) کرتی رہے یعنی دائم المریض

منانہ: جو خاوند پر ہر وقت احسان جتاتی رہے کہ میں نے تیرے لیے یہ چھوڑا، وہ چھوڑا (میں نے تیرے لیے یہ کیا، وہ کیا)

حنانہ: جو اپنے پہلے شوہر اور اس کی اولاد کو ہر وقت یاد کرتی ہو اس طرح دوسرے شوہر کو ستاتی، جلاتی رہے)

حداقہ: جو ہر چیز پر نظر ڈالتی ہے اور پھر اپنے خاوند سے اس کی فرمائش کر دیتی ہے۔ (اس طرح اس کو دق کرتی رہتی ہے)

براقہ: جو ہر وقت بناؤ سنگھار کرتی رہے (اپنے آپ کو ہی سنوارتی، سجاتی رہے) یا پھر ہر ہر بات، ہر ہر معاملہ پر روٹھتی رہے اور ہر بات کا بُرا مناتی رہے۔

شداقہ: وہ جو ہر وقت بولتی رہے۔ زبان دراز ہو (دوسرے کو بولنے کا موقع ہی نہ دے)

ماخوذ از طشتِ جواہر بحوالہ خواتین کا اسلام (409) صفحہ 6 (گلدستہ) یکے از اشاعت ماہنامہ ''اسلام'' لاہور

Marfat.com

نام کتاب: خوشبو

مرتب ومولف: پروین شاکر

پروین شاکر ادبی اور شعری حلقہ میں ایک معتبر نام ہے پروین اصل نام ہے اور شاکر حسین ان کے والد کا نام ہے۔ لہذا قلمی نام پروین شاکر ہے۔ تاریخ پیدائش 24 نومبر 1942ء مقام لاہور اور تاریخ وفات 26 دسمبر 1994 ہے مقام اسلام آباد، تعلیم ایم اے، انگریزی ادبیات اور ایم اے (لسانیات)، تکمیل تعلیم کے بعد آپ نے ملازمت کا آغاز بطور لیکچرر عبداللہ گرلز کالج کراچی سے کیا ہارورڈ ہونیورسٹی امریکا سے ایم پی اے کا کورس کر کے محکمہ کسٹم میں ملازمت کی۔ وہاں سے ان کا تبادلہ سنٹرل بورڈ آف یونیو اسلام آباد میں ہو گیا۔ یہیں دوران ملازمت ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال ہوا۔

پروین شاکر اپنے عہد کی ممتاز شاعرہ ہیں نئی نسل کی نمائندہ بالخصوص آزادی نسواں کی علامت شاعری کی خالق ہیں۔ وہ اپنے مخصوص آہنگ، مخصوص طرز ادا، جدید اور آزادانہ سوچ کے باعث عصر حاضر کی نمائندہ شاعرہ ہیں مشرقی اور مغربی ادب کی فاضلہ اور مشرق ومغرب کے ادب اور عمرانی تاریخ کی ماہر سکالر ہیں۔ پی ایچ ڈی بھی کرنا چاہتی تھیں اس سلسلے میں تحقیقی مقالہ ان کے زیر قلم تھا جس کا عنوان ہے ''مشرقی پاکستان کے المیے کا تجزیاتی جائزہ''، بوجہ موت اُن کا یہ مقالہ مکمل نہ ہو سکا اور پی ایچ ڈی کا ٹائٹل حاصل نہ ہو سکا۔

پروین شاکر کے چار مجموعہ ہائے کلام (خوشبو، صد برگ، خود کلامی، انکار) کا نام انسائیکلو پیڈیا پاکستانیکا کے مولف سید قاسم محمود نے دیا ہے۔ جبکہ زیر تبصرہ کتاب ''خوشبو'' کے بیک ٹائٹل پر پروین شاکر کی سات تخلیقات کی فہرست ہے موجود انکار،

Marfat.com

خوشبو، ماہ تمام، خود کلامی، صد برگ، کف آئینہ، گوشہ چشم (کالم)

اپنی تالیف ''خوشبو'' میں پروین شاکر نے صفحہ ۱۷ تا صفحہ ۲۰ ابتدائیہ لکھا ہے جو مکمل طور پر اپنے اندر ادبی پیرائے کا انداز لئے ہوئے ہے اس میں مصنفہ کے محسوسات ہیں، جذبات ہیں، افکار ہیں اور آخری چار سطریں ''خوشبو'' کے تذکرہ پر مشتمل ہیں۔

پروین شاکر کی ''خوشبو'' کی سب سے پہلی (آزاد) نظم ''سرشاخ گل'' کے نام سے صفحہ ۲۱ تا صفحہ ۲۴ تک پھیلی ہوئی ہے یہ احمد ندیم قاسمی کی نذر ہے۔ اور آخری (آزاد) نظم دُعا ہے جس کی چھ سطریں ہیں پہلی اور چوتھی سطر میں صرف ایک ایک لفظ ہے دوسری سطر میں پانچ الفاظ، تیسری سطر میں آٹھ الفاظ، پانچویں سطر میں آٹھ الفاظ اور آخری سطر میں سات الفاظ ہیں دعا میں شاعرہ نے چاندنی کی تمنا کی ہے جو:

شاعرہ کی پلکوں کی تقدیر سے نیند چنتی رہے
اور شاعرہ کی آنکھ کے خواب بُنتی رہے

پروین شاکر کے مجموعہ کلام ''خوشبو'' کے مشمولات کا ایک سرسری جائزہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

☆ کل نظمیں: 226

☆ آزاد نظمیں: 92

☆ (غلام) شعر کی حدود و قیود کی پابند نظمیں وغزلیں: 134

☆ اڑھائی شعری (پانچ مصرعوں کی) نظمیں: 1+3

☆ (صفحہ 61 ''پیش کش'' صفحہ 254، ''پہرے''، صفحہ 304 ''خدا سے'' صفحہ 345 ''بچپنا'')

☆ ڈیڑھ شعری (تین مصرعوں والی) نظمیں: 4 (صفحہ 34 ''نوید''، صفحہ

Marfat.com

150 ''پس جاناں'' صفحہ 297 ''سفر'' صفحہ 317 ''گلہ'')

☆ یک شعری نظمیں: 9 تفصیل درج ذیل ہے

(۱) صفحہ 26 عنوان: کوئی نہیں

چلی ہے تھام کے بادل کے ہاتھ کو خوشبو
ہوا کے ساتھ سفر کا مقابلہ ٹھہرا

(۲) صفحہ 39 عنوان: ایک شعر

خوشبو بتا رہی ہے کہ وہ راستے میں ہے
موج ہوا کے ہاتھ میں اس کا سراغ ہے

(۳) صفحہ 56 عنوان: ایک شعر

ہمیں خبر ہے ہوا کا مزاج رکھتے ہو
مگر یہ کیا کہ ذرا دیر کو رکے بھی نہیں

(۴) صفحہ 67 عنوان: ایک شعر

تو بدلتا ہے تو بے ساختہ میری آنکھیں
میرے ہاتھ کی لکیروں سے الجھ جاتی ہیں

(۵) صفحہ 85 عنوان: ایک شعر

میں جب بھی چاہوں اُسے چھو کے دیکھ سکتی ہوں
مگر وہ شخص کہ لگتا ہے اب بھی خواب ایسا

(۶) صفحہ 98 عنوان: ایک شعر

لو! میں آنکھیں بند کئے لیتی ہوں اب تُم رخصت ہو
دل تو جانے کیا کہتا ہے لیکن دل کا کہنا کیا!

(۷) صفحہ 114 عنوان: ایک شعر

Marfat.com

حال پوچھا تھا اس نے ابھی
اور آنسو رواں ہو گئے

(۸) صفحہ 293 عنوان: ایک شعر

گھر کی ویرانی کی دوست
دیواروں پر اگتی گھاس

(۹) صفحہ 300 عنوان: ایک شعر

ہمارے عہد میں شاعر کے نرخ کیوں نہ بڑھیں
امیر شہر کو لاحق ہوئی سخن فہمی

☆ دو شعری نظمیں: 11 (صرف عنوانات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں)

(۱)۔ صفحہ 29 عنوان ''اعتراف'' (پابند نظم ہے)

(۲)۔ صفحہ 90 عنوان ''موسم کی دعا'' (پابند نظم ہے)

(۳)۔ صفحہ 94 عنوان ''توقع'' (آزاد نظم ہے)

(۴)۔ صفحہ 97 عنوان ''مقدر'' (آزاد نظم ہے)

(۵)۔ صفحہ 122 عنوان ''چاند'' (پابند نظم ہے)

(۶)۔ صفحہ 123 عنوان ''فاصلے'' (آزاد نظم ہے)

(۷)۔ صفحہ 146 عنوان ''دوست'' (آزاد نظم ہے)

(۸)۔ صفحہ 256 عنوان ''مجبوری'' (آزاد نظم ہے)

(۹)۔ صفحہ 257 عنوان ''تعبیر'' (آزاد نظم ہے)

(۱۰)۔ صفحہ 292 عنوان ''بارش میں'' (آزاد نظم ہے)

(۱۱)۔ صفحہ 306 عنوان ''ضد'' (آزاد نظم ہے)

وہ نظمیں جو پروین شاکر نے دوسری شخصیات کی نذر کی ہیں ان کی تعداد دو ہے۔

Marfat.com

صفحہ 21 پر ''سر شاخ گل'' کے عنوان سے طویل نظم احمد ندیم قاسمی کی نذر ہے۔
صفحہ 346 پر ''نذر حضرت امیر خسرو کے عنوان سے دو صفحوں کی نظم حضرت امیر خسرو کے نام نذر ہے۔

''خوشبو'' میں ایسی نظموں کی تعداد نو ہے۔ جن کے عنوانات اردو پنجابی، فارسی، عربی نہیں بلکہ انگریزی ہیں۔ ان عنوانات پر روشنی ذیل کی سطروں میں ڈالی جاتی ہے۔

(۱) صفحہ 38 پر ایکسٹیسی (ECSTACY) کے عنوان سے چھ شعروں کی پابند نظم ہے۔ ECSTACY کا مطلب ہوتا ہے وجد، حال، بے خودی، سرمستی، جذبے کا غلبہ، حُسن، فرط طرب، وفور انبساط موسیقی یا فنی تخلیقات کے زیر اثر پیدا ہونے والی سرخوشی، کسی جذبے سے مغلوب ہو کر آپے سے باہر ہو جانے کی حالت، وارفتگی کا عالم، شاعرانہ وجدان یا آمد (بحوالہ قومی انگریزی اردو لغت مولفہ ڈاکٹر جمیل جالبی صفحہ 642)

(۲) پرزم (PRISM) کے عنوان سے چودہ مصرعوں کی چھوٹی بحر کی ایک آزاد نظم ہے اس عنوان کا مطلب و معنی: منشور، چمک دمک رکھنے والا جسم، کثیر السطوح جسم پر روشنی ڈالی جائے تو مختلف سطحوں سے مختلف روشنیاں خارج ہوتی ہیں شاعرہ نے اسی معنی کو ادبی رنگ میں بیان کیا ہے۔

(۳) ویسٹ لینڈ (WEST LAND) مشہور شاعر ایلیٹ کی مشہور نظم ہے اس سے متاثر ہو کر پروین شاکر نے یہ آزاد نظم لکھی ہے جس کے آخری مصرعے قابل غور ہیں۔ شاعرہ لکھتی ہے:

زمین بھی میری طرح ہے
تیرے بغیر اُس کی کوکھ سے بھی اب
کوئی گلاب اُگ نہ پائے گا
زمین بانجھ ہو گئی ہے

Marfat.com

اور مری روح کی بہار آفرین کوکھ بھی
میری سوچ کے صدف میں
فن کے سچے موتی کس طرح جنم لیا کریں گے
کہ میں سراپا تشنگی ہوں
اور دور دور تک۔ وصال ابر کی خبر نہیں
میرے اور تیرے درمیان
پانچ پانیوں کے دیس میں
(کچے گھڑے بھی تو میری دسترس سے دور ہیں)
میں شعر کس طرح کہوں
میری سوچ کے بدن کو، تو، نمود تو دے
میں ترے بغیر ویسٹ لینڈ ہوں

(۴) فلاورشو (FLOWER SHOW) اسے عام زبان میں ''پھولوں کی نمائش'' کہہ سکتے ہیں دو صفحوں کی اس آزاد نظم میں ستائیس (27) سطریں ہیں۔ شاعرہ پھولوں کی نمائش دیکھ کر کس تخیل میں کھو گئی ہے ذرا ملاحظہ فرمائیں:

پھول ہی پھول ہیں
تا بہ حد نظر
آتشی آسمانی، گلابی
کاسنی، چمپئی، ارغوانی
کتنے مشاق ہاتھوں نے، کتنی
یاسمن انگلیوں نے اس طرح سے سجایا، سنوارا انہیں
اور پھر داد اہل نظر اور تحسین چشم نگاراں ملی

Marfat.com

یہ نہ سوچا کسی نے کہ گل نے
شاخ سے ٹوٹ کر
حُسن کے اس سفر میں
کس طرح کی اذیت اٹھائی

(۵) اوتھیلو (OTHELO) انگریزی کا ایک ناول ہے اور شائد اس کا مرکزی کردار اوتھیلو ہے۔ شاعرہ نے سات مصرعوں کی اس آزاد نظم میں محبوبہ کی محبوب سے ملاقات کی انتظار کی کیفیت کو ادبی پیرائے اور تخیلاتی رمز میں بیان کیا ہے سچ ہے انتظار کی تکلیف وہی جانے جو انتظار میں پڑا ہو۔ جیسا کہ عربی میں ہے۔ اَلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ (انتظار موت سے شدید تر ہوتا ہے)

(۶) واٹرلُو (WATER LOO) واٹرلو بلیجیئم کا ایک گاؤں ہے جہاں فرانس کا نیولین بونا پارٹ جنگ ہار گیا تھا اب واٹرلو کی اصطلاح مکمل، فیصلہ کن اور تباہ کن شکست کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ پروین شاکر نے ایک آزاد حسینہ کا تذکرہ کیا ہے جو شادی کے ذریعے فیصلہ کن شکست کو قبول کر بیٹھی اور جو ناک پہ مکھی نہ بیٹھے دیتی تھی، محبوب شوہر کے بوٹوں کے قسمے باندھے پر مجبور ہو گئی۔

(۷) پکنک (PICNIC) یہ انگریزی کا لفظ ہے مطلب ہوتا ہے تفریح اور کھیل تماشے کا سفر، موج میلہ اور کھانے پینے کا اجتماع۔ شاعرہ نے اس مختصر سی آزاد نظم میں ایک ایسی محبوبہ کے احساسات کو بیان کیا ہے جو سہیلیوں کے ساتھ پکنک پر آئی ہوئی ہے مگر اپنے محبوب کے بناں اداس ہے اور گیلی ریت پر سہیلیوں سے الگ تھلگ محبوب کا نام لکھ لکھ کر پکنک منا رہی ہے۔

(۸) کتھارسس (KATHARSIS) جذبات کے اظہار کا موقع، احساسات کا اظہار، دلی خواہشوں اور چاہتوں کا اظہار۔ اس مختصر ترین نظم میں شاعرہ کسی کے

Marfat.com

''کتھارسس'' کو ان لفظوں میں بیان کرتی ہے:

میرے شانوں پہ سر رکھ کے
آج
کسی کی یاد میں وہ، جی بھر کے رویا

(۹) نن (NUN) عیسائی مذہب میں وہ عورتیں جن کو چرچ کے لئے وقف کر دیا جائے اور وہ دنیا ترک کر کے چرچ میں زندگی گزاریں نن (NUN) کہلاتی ہیں۔ پروین شاکر نے نن کا سراپا ''نن نظم'' میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

زمین ہر جو ایک آسمانی روح کی طرح سفر میں ہے
سفید پیرہن، گلے میں نقرئی صلیب
ہونٹ ..... مستقل دعا! (میں مصروف)

نن کے ترک دنیا کے تخیل کو شاعرہ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے

تو وہ میرے قریب آئی
اور مجھ سے کیٹس کے لکھے ہوئے کسی خیال تک رسائی چاہنے لگی
مومیں نے اس کو شاعر جمال کی شریک خواب، فینی، کا پتہ دیا
مگر وہ میری بات سن کر سادگی سے بولی
''پیار کس کو کہتے ہیں؟''

خوشبو میں دو نظمیں ایسی ہیں جن کے ٹائٹل اگرچہ انگریزی ہیں مگر ان کا ماحول صرف انگریزی نہیں ہے بلکہ یہاں ہمارے معاشرے میں بھی کم وبیش یہ صورت حال موجود ہے۔ان پر روشنی ذیل میں ڈالی جاتی ہے۔

(الف) ڈیوٹی (صفحہ 124) (اس نظم میں محبوب اور محبوبہ کی تخیلاتی مگر طنزیہ گفتگو

Marfat.com

"جان
مجھے افسوس ہے
تم سے ملنے، شائد اس ہفتے بھی نہ آسکوں گا
بڑی اہم مجبوری (ڈیوٹی) ہے"

"جان
تمہاری مجبوری کو
اب تو میں بھی سمجھنے لگی ہوں
شائد اس ہفتے بھی
تمہاری چیف کی بیوی تنہا ہو گی"

(ب) ڈپارٹمنٹل سٹور میں (صفحہ 176) (نظم کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں)

پرل کا نیچرل پنک:
ریولان کا ہینڈ لوشن
الزبتھ آرڈرن کا بلش آن بھی
میڈورا میں پھر نیل پالش کا کوئی نیا شیڈ آیا؟
میرے اس بنفشی دوپٹے سے ملتی ہوئی
رائمل میں لپ اسٹک ملے گی
ہاں وہ ٹیولپ کا شیمپو بھی دیجئے گا
یاد آیا
کچھ روز پہلے جو ٹیوز رلیا تھا، وہ بالکل ہی بیکار نکلا،
دوسرا دیجئے گا
ذرا بل بنا دیجئے

Marfat.com

آخری دوسطریں: باقی چیزیں کبھی اور لے جاؤں گی
آج تو صرف اس سینٹ کو پیک کر دیجئے

پروین شاکر کے علمی ادبی اور مطالعاتی ذوق کا اندازہ اس سے بھی بہ کثرت ہو جاتا ہے کہ ان کے مجموعہ کلام خوشبو میں اکثر نظموں (تعداد ۔ 122) کے عنوانات اشعار کے مصرعے ہیں۔ اور یہ مصرعے بڑے بامعنی اور دلوں کے تار کو چھیڑنے والے ہیں۔ چند ایک بطور حوالہ درج ذیل ہیں۔

کھلی آنکھوں میں سپنا جھانکتا ہے (صفحہ۔35)
رقص میں رات ہے دن کی طرح (صفحہ۔36)
آج ملبوس میں ہے کسی تھکن کی خوشبو (صفحہ۔37)
قریہ جاں میں کوئی پھول کھلانے آئے (صفحہ۔43)
عکس خوشبو ہوں بکھرنے سے نہ روکے کوئی (صفحہ۔47)
ہتھیلیوں کی دعا پھول لے کے آئی ہو (صفحہ۔49)
وہ رُت بھی آئی کہ میں پھول کی سہیلی ہوئی (صفحہ۔50)
اپنی رسوائی ترے نام کا چرچا دیکھوں (صفحہ۔59)
پھر مرے شہر سے گزرا ہے وہ بادل کی طرح (صفحہ۔76)
وہ عکس موجۂ گل تھا چمن چمن میں رہا (صفحہ۔84)
کو بہ کو پھیل گئی بات شناسائی کی (صفحہ۔117)
جستجو کھوئے ہوؤں کی عمر بھر کرتے رہے (صفحہ۔151)

خوشبو میں اکثر نظموں / غزلوں کے عنوانات مکمل طور پر ادبی اور لطیف ہیں جن کے معانی کی گہرائی کو صرف دل لگی والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔ بطور حوالہ صرف چار درج ذیل ہیں۔

Marfat.com

سرشاخ گل (صفحہ۔21)

چہرہ میرا تھا نگاہیں اس کی (صفحہ۔44)

اندیشہ ہائے دور دراز (صفحہ۔57)

چارہ گر ہار گیا ہو جیسے (صفحہ۔63)

خوشبو میں یک لفظی عنوانات کی 55 غزلیں ہیں دو لفظی (مرکب) عنوانات کی 20 غزلیں ہیں ایک شعر کے عنوان سے 9 شعر دیئے گئے ہیں جو زبان و بیان اور اظہار کلام کے لحاظ سے پوری غزل پر بھاری ہیں۔ مرکب اضافی (جن میں کا، کے، کی کا استعمال ہو مثلا بسنت، بہار کی نرم ہنسی، مشترکہ دشمن کی بیٹی، آج کی رات وغیرہ) عنوانات والی غزلوں کی تعداد 15 ہے شاعرہ نے اپنے مجموعہ کلام میں "..... کے لئے / ..... کے نام" کے عنوانات سے 6 غزلیں شامل کی ہیں ایسی غزلیں، نظمیں جو بلا عنوان ہیں ان کی تعداد 115 ہے۔

"خوشبو" میں تین نظمیں عربی عنوانات کے تحت آئی ہیں۔ ان میں دُعا (آخری نظم) لیلتہ الصک[1] (صفحہ 785) اور وحی (صفحہ 203) شامل ہیں۔ ان تین نظموں سے اقتباسات حوالہ کے طور پر ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

لیلتہ الصک:

"ہمیں بزرگوں نے یہ بتایا، کہ آج کی رات
آسمانوں میں زندگی اور موت کے فیصلے بھی انجام پا رہے ہیں
دعاؤں کی باریابیوں کا یہی سمے ہے
سو ہم نے اپنے دیئے جلا کر
حیات تازہ کی آرزو کی

---

1 حدیثوں میں "شب برات" کا نام "لیلتہ الصَّک" آیا ہے۔

Marfat.com

محبتوں کی ہمیشگی کی دعائیں مانگیں"

وحی:

"وہ شہر آذر سے دور
اپنے تمام لمحے
حرا کے غاروں کے خواب آسا سکوت کو سونپنے لگا تھا
یکا یک اک روشنی جمال وجلال کے سارے رنگ لے کر
فضا میں گونجی

پڑھو
میں پڑھ نہیں سکوں گا

پڑھو
میں پڑھ نہیں سکوں گا

پڑھو
مگر میں کیا پڑھوں
پڑھو۔تم اپنے عظیم پروردگار کا نام لے کر
جو سب کو خلق کرتا ہے
جس نے انسان کو بنایا ہے منجمد خون سے
پڑھو (کہ) تمہارا پروردگار بے حد کریم ہے
(اور) جس نے تم کو قلم سے تعلیم دی
اسی نے بتائیں انسان کو وہ باتیں
کہ جن کو وہ جانتا نہیں تھا ....."

Marfat.com

دُعا:

"چاندنی
اس دریچے کو چھو کر
میرے نیم روشن جھروکے میں آئے، نہ آئے
مگر
میری پلکوں کی تقدیر سے نیند چُنتی رہے
اور اس آنکھ کے خواب بُنتی رہے"

"خوشبو" کے صفحہ 77 پر نظم "میری دعا ترے رخش صبا خرام" کے نام ایک اُردو ترجمانی ہے۔ مشہور انگریز ڈرامہ نگار شیکسپیئر کے ڈرامہ ANTHONY & CALOPATRA کے سین نمبر پانچ اور ایکٹ نمبر 1 کا۔ مصنفہ نے مذکورہ پیغام بھی نقل کیا ہے اور اس کی تین صفحوں میں پابند نظم میں ترجمانی بھی کی ہے۔ جو لائق مطالعہ بھی ہے اور خیال انگیز بھی ہے۔ صفحہ 90 پر نظم "موسم کی دعا" میں شاعر نے یوں خیال آفرینی کی ہے۔

"پھر ڈسنے لگی ہیں سانپ راتیں
برساتی ہے آگ پھر ہوائیں!
پھیلا دنے کسی شکستہ تن پر!
بادل کی طرح سے اپنی بانہیں"

پروین شاکر "خوشبو" کے صفحہ 29 پر نظم اعتراف میں یوں اعتراف کرتی نظر آتی ہے:

جانے کب تک تری تصویر نگاہوں میں رہی
ہو گئی رات ترے عکس کو تکتے تکتے
میں نے پھر تیرے تصوّر کے کسی لمحے میں
تیری تصویر پہ لب رکھ دیئے آہستہ سے

Marfat.com

''خوشبو'' میں شامل نظم ''بنفشے کا پھول'' (صفحہ 166) ولیم ورڈز ورتھ کی نظم اے وائلٹ انڈر اے ہڈن راک (A VIOLET UNDER A HIDDEN ROCK) کی اردو ترجمانی ہے۔

''زمین پہ جب کسی نئے وجود نے جنم لیا'' صفحہ 160 عالمی یوم اطفال کے موقع پر کہی گئی نظم ہے۔

''بے نسب ورثے کا بوجھ'' (صفحہ 227) ڈبلیو بی پیٹس کی LYDA & THE SWAN سے اخذ کردہ خیال ہے جسے اردو میں منتقل کیا گیا ہے۔

ناٹک (صفحہ 278) خواتین کا عالمی سال کے موقع پر لکھی گئی ہے۔

پروین شاکر وہ معروف اور مقبول شاعرہ اور ادیبہ ہے جس کی دانشوری کو اہل قلم نے خاموشی سے اور اہل ادب نے اعلاناً تسلیم کیا ہے لہذا موصوفہ کے فن اور شعری احساسات پر کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے تاہم ایک مجموعی رائے یہ ہے کہ:

پروین شاکر کا قلم رواں، اس کے خیالات آفاقی، اس کے احساسات انسانی اس کا ذوق مقامی، اس کا مشرب آزادی، اس کی شاعری متاثر کن، اس کی شعری بند شیں بڑی پرکشش، اس کا تخیل کلاسیکل (ARTISTIC) ہے پروین شاکر کو شعری ادب کا لیجنڈ (Legend) کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

پروین شاکر کی تربیت آزاد ماحول میں ہوئی اور آزادی ہی کی وہ علمبردار تھی عورتوں کی آزادی، رسموں رواجوں سے آزادی، حدود و قیود سے آزادی، مروج اخلاقیات سے آزادی، یورپ کی سی آزادی، یورپ کے دانشوروں اور قلمکاروں کی سی آزادی، پروین شاکر کی تحریروں کا امتیاز ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری کے متعدد عنوانات یا

Marfat.com

تخیلات انگریز شاعروں اور قلم کاروں سے لئے گئے ہیں۔ اور یہی اس کا مطالبہ اور موٹی ویشن (Moti vation) بھی ہے۔

پروین شاکر نے ایک مخصوص ماحول اور زمانہ پایا جہاں بے باکی اور آزادی کو نافرمانی اور مادر پدر آزادی سمجھا جاتا تھا۔ اگر بے باکی اور آزادی کو اخلاق کے حدود و قیود کی چار دیواری کے اندر رکھا جائے تو اس میں کوئی برائی اور قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ لیکن اگر اس کو بے حدود و بے قیود کر دیا جائے تو یہ کبھی پسندیدہ عنصر نہیں رہے گا۔ آج کا زمانہ کچھ قبولیت پر آمادہ نظر آتا ہے۔ جو بھی بات کریں وہ آزادی کی ہو یا بے باکی کی عدم اخلاق کی ہو عدم انسان کی تھوڑا سا شور شرابہ ہوتا ہے بالآخر خاموشی چھا جاتی ہے اب تو اصلاح و دانش کے حاملین کا یہ حال ہو گیا ہے کہ:

رات کا وقت ہے جنگل کے مسافر سارے
کر کے سامان لیٹروں کے حوالے جب ہیں

یا بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہماری حالت کچھ اس طرح کی ہو گئی ہے:

وائے افسوس ! متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اب پروین شاکر سے زیادہ بے باک شاعر اور شاعرات اور ان کے عقیدت مند موجود ہیں اور اس ماحول کی وسعت ہے کہ پھیلتی ہی چلی جا رہی ہے اور پرانے دور کے لوگ ہیں کہ ''ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم'' کی تصویر بنے بیٹھے ہیں تو یہی دعا ہے۔

یارب ہمیں اصلاح کی توفیق عطا کر
حق سچ کی اور اخلاق کی توفیق عطا کر
اس دور کے بچوں کو بنا دے جری خوددار
کردار کے معیار کی توفیق عطا کر

Marfat.com

مختصرا خوشبو پڑھنے کو پر لطف اورادبی لذتوں کی حامل کتاب ہے مگر اس کے تمام تخیلات وبیانات کو بعینہہ قبول کرنا ہمارے روایتی مسلم معاشرے اور مشرقی ماحول میں ممکن نہیں ہے۔

Marfat.com

کتاب: درودِ تاج (تحقیق، تشریح)

مؤلف: سید حسین علی ادیب رائے پوری

درودِ تاج (تحقیق، تشریح) ایک تحفہ کتاب ہے جو حضرت سید حسین علی ادیب رائے پوری کے کئی سالہ مطالعہ اور دن رات کی علمی مشقت کا نچوڑ ہے۔ یہ دراصل تفسیر و تفصیل ہے درودِ تاج کی۔ اور نمونہ عشق ہے رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروانوں کے ذوق کا۔

ادیب رائے پوری کو میں نعت گو کی حیثیت سے جانتا تھا مگر اب آپ ایک نئی حیثیت میں جلوہ گر ہوئے ہیں اور وہ ہے عالم دین، فاضلِ محقق اور مفسّر و مفکّر۔ درودِ تاج (تحقیق، تشریح) کے صفحہ صفحہ، سطر سطر، شعر شعر اور لفظ لفظ سے آپ کا گہرا مطالعہ عاشقانہ ذوق اور حضرت رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت و ارادت جھلکتی ہے۔ آپ نہ صرف نعتوں کے ذریعے درود و سلام کی آبیاری کرتے ہیں بلکہ درودِ تاج (تحقیق، تشریح) کے ذریعے معترضین اور منکرین سے شانِ رسالت کا دفاع کرتے نظر آتے ہیں۔ مشہور مفکر، مدبر اور دانش ور جناب محمد حنیف رامے مرحوم کے خطاطی نمونوں سے مزین، آرٹ پیپر پر خوبصورت رنگا رنگ اور قسما قسم (خطِ نستعلیق، خطِ نسخ) کے اختلاط کا نمونہ آنکھوں کو بھی بھاتا ہے اور ذوقِ مطالعہ کو بھی جلا دیتا ہے۔ انتساب میں یہ شعر لکھے گئے ہیں:

درودِ تاج کے الفاظ جن کی مدحت ہیں
انہی کے نام سے منسوب میری ہر تحریر
دُعا یہ کی تھی کہ صدقہ درود کا پاؤں
وہ میرا خواب تھا، یہ میرے خواب کی تعبیر

Marfat.com

''یادِ یارِ مہربان'' کے تحت ریاض احمد صاحب نے ''درودِ تاج'' کے بارے
ں ڈیڑھ صفحے میں خیال آرائی کی ہے۔صرف چار سطریں مطالعہ کریں:

'' برادرم مغیث احمد نقشبندی، مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے کچھ
عرصہ قبل سید حسین علی ادیب پوری کی صدر و بدر کائنات ؐ کی محبت سے
سرشار، اپنی نوعیت کی بے مثل کتاب ''درودِ تاج: تحقیق، تشریح'' کو
سید محترم کی اجازت سے لاہور سے زیورِ طبع سے آراستہ کرنے کی ذمہ
داری راقم الحرف کو سونپی تھی۔زہے نصیب!''

طارق سلطان پوری نے منظوم ''نذرِ عقیدت'' میں تیرہ اشعار لکھے ہیں۔اس
ذرِ عقیدت کا مقطع یہ ہے:

کہا ہے یُوں سن اس کا طارقؔ نے
ہمیں نصیب ہوئی ''زیبِ باغ یُمنِ رسول ؐ'' (۱۴۱۸ ہجری)

چھبیس سطروں میں خوب صورت، پر کشش، زیب نظر، زیارتِ ایمان، روحِ
عقیدہ و ایقان ''درودِ تاج'' معہ ترجمہ قلب ونظر کو سرور دے رہا ہے۔اڑھائی صفحوں کے
اعتراف میں محترم ادیب رائے پوری نے ان حضرات کا قلب و لسان اور قلم و اعلان
سے شکریہ ادا کیا ہے کہ ان حضرات محترم نے فاضل مولف کو علمی مشورت، نظرِ تحقیق اور
کتب و حوالہ جات سے نوازا، بعض نے داد دی بعض نے حوصلہ افزائی کی اور بعض
معاونت کو اُٹھ کھڑے ہوئے۔(۱) پیر محمد کرم شاہ الازہری (بھیرہ شریف) (۲) علامہ
عبدالسبحان خان (۳) مولانا محمد حسین حقانی (۴) مولانا محمد اطہر نعیمی (۵) ڈاکٹر جلال
الدین نوری (۶) مولانا نسیم احمد صدیقی (۷) پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی (۸) پروفیسر
ڈاکٹر ریاض مجید (۹) جناب انوار احمد زئی (۱۰) طارق سلطان پوری (۱۱) سید تجمل علی تاج
(۱۲) جناب عابد علی صاحب (۱۳) جناب فاروق امین صاحب (۱۴) جناب رؤف

Marfat.com

گاندھی صاحب (۱۵) جناب رفیق انصاری صاحب۔ پھر آپ یہ بھی فرماتے ہیں:

''اگر کوئی نام سہواً رہ گیا ہو تو ان سے معذرت خواہ ہوں اور وہ میری معذرت قبول فرمالیں''۔۔۔۔۔پھر یہ لکھا ہے)

''بعض حضرات نے اپنے ناموں کی اشاعت سے منع فرمادیا ہے میں ایسے تمام مخلص احباب کا بے حد شکر گزار ہوں۔''

''ساتھ ہی ان محترم شخصیات کا جنہوں نے اس کتاب پر تبصرہ فرمایا۔''

مندرجہ ذیل علما و شیوخ نے ''درودِ تاج (تحقیق، شرح)'' پر اپنی علمی آراء تحسینی کلمات اور تبصراتی سطور رقم کی ہیں۔

☆ شروح کا سرتاج، شرح درودِ تاج : سید محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی

☆ درودِ تاج پر ایک تاریخی کارنامہ (تبصرہ): عبدالسبحان قادری

☆ شرح درودِ تاج، میری نظر میں (تبصرہ): مولانا محمد حسن حقانی اشرفی

☆ پیغامِ سرمدی (تبصرہ) : ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی

☆ درودِ تاج اور شرح درودِ تاج (تبصرہ) : ڈاکٹر ریاض مجید

محترم ادیب رائے پوری نے صفحہ ۶۳ تا صفحہ ۹۴ تک ایک طویل، مبسوط، علمی ''مقدمہ درودِ تاج'' لکھا ہے جس میں مفسرین کے گروہوں کو منظر عام پر لاتے ہوئے تعصب کی کئی مثالیں ذکر کی ہیں۔ بعد ازاں سر سید احمد خاں کے نظریات پر گفتگو کی گئی ہے تفسیر بالرائے کو تحقیق کی روشنی میں لایا گیا ہے اور حجابِ علم کی چار قسمیں گنوائی گئی ہیں۔

''درودِ تاج کا مصنف کون ہے''؟ میں حضرت خواجہ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کو درودِ تاج کا مؤلف قرار دیا گیا ہے۔

گیارہ صفحات میں ''بدعت'' پر گفتگو کی گئی ہے اور ''درودِ تاج'' کو بدعت

Marfat.com

کہنے والوں کے منہ میں دلائل وحوالہ جات کی خاک ڈالی گئی ہے۔ ''درودِ تاج'' کے ان الفاظ وتراکیب کی لُغوی اور فضیلتی وضاحتیں کتاب ہذا میں پیش کی گئی ہیں:

سَیِّدِنَا (۱۱۵ تا ۱۲۶)، مَوْلٰنَا (۱۲۹ تا ۱۳۷)، مُحَمَّدٍ (۱۴۱ تا ۱۵۸)، صَاحِبِ التَّاجِ (۱۶۱ تا ۱۶۹)، وَالْمِعْرَاجِ (۱۷۳ تا ۱۸۰)، وَالْبُرَاقِ (۱۸۳ تا ۱۸۶)، وَالْعَلَمْ (۱۸۹ تا ۱۹۱)، دَافِعِ الْبَلَاءِ (۱۹۵ تا ۲۰۴)، وَالْوَبَاءِ (۲۰۷ تا ۲۱۰)، وَالْقَحْطِ (۲۱۳ تا ۲۱۹)، وَالْمَرَضِ (۲۲۳ تا ۲۲۸)، وَالْاَلَمْ (۲۳۱ تا ۲۳۷)۔ اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ مَشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ (۲۴۰ تا ۲۵۶)، سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمْ (۲۵۹ تا ۲۶۳)، جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ (۲۶۷ تا ۲۸۱)، مُعَطَّرٌ (۲۸۵ تا ۲۹۱)، مُطَهَّرٌ (۲۹۵ تا ۳۰۳)، مُنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمْ (۳۰۷ تا ۳۱۰)، شَمْسِ الضُّحٰی (۳۱۳ تا ۳۲۱)، بَدْرِ الدُّجٰی (۳۲۵ تا ۳۳۲)، صَدْرِ الْعُلٰی (۳۳۵ تا ۳۴۸)، نُوْرُ الْهُدٰی (۳۵۱ تا ۳۵۶)، کَهْفِ الْوَرٰی (۳۵۹ تا ۳۶۵)، مِصْبَاحِ الظُّلَمْ (۳۶۹ تا ۳۷۲)، جَمِیْلِ الشِّیَمْ (۳۷۵ تا ۳۷۸)، شَفِیْعِ الْاُمَمْ (۳۸۱ تا ۳۸۴)، صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ (۳۸۷ تا ۳۹۸)، وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ (۴۰۱ تا ۴۱۲)، وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ (۴۱۵ تا ۴۲۴)، وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ (۴۲۷ تا ۴۳۰)، وَالْمِعْرَاجُ سَفْرُہٗ (۴۳۳ تا ۴۴۷)، وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُہٗ (۴۵۱ تا ۴۶۵)، وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ (۴۶۹ تا ۴۷۲)، وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ، وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ (۴۷۵ تا ۴۹۹)، سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ (۵۰۳ تا ۵۰۸)، خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ (۵۱۱ تا ۵۱۷)، شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ (۵۲۱ تا ۵۴۰)، اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ (۵۴۳ تا ۵۵۰)، رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ (۵۵۳ تا ۵۶۲)، رَاحَةِ الْعَاشِقِیْنَ (۵۶۵ تا ۵۷۳)، مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ (۵۷۷ تا ۵۸۲)، شَمْسُ الْعَارِفِیْنَ (۵۸۵ تا ۵۹۲)، سِرَاجُ السَّالِکِیْنَ (۵۹۵ تا ۵۹۸)، مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ (۶۰۱ تا ۶۰۷)، مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ (۶۱۱ تا ۶۲۲)، وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ (۶۲۵ تا ۶۲۸)، سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ (۶۳۱ تا ۶۳۵)، نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ (۶۳۹ تا ۶۴۴)، اِمَامِ

Marfat.com

الْقِبْلَتَيْنِ (۶۴۷ تا ۶۵۲)، وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ (۶۵۵ تا ۶۶۶)، صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ (۶۶۹ تا ۶۷۲)، مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ رَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ (۶۷۵ تا ۶۷۹)، جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ (۶۸۳ تا ۶۹۶)، مَوْلٰنَا وَ مَوْلَى الثَّقَلَيْنِ (۶۹۹ تا ۷۰۱)، اَبِي الْقَاسِمِ (۷۰۵ تا ۷۰۹)، مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدُاللّٰهِ (۷۱۳ تا ۷۲۴)، نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ (۷۲۵ تا ۷۳۴)، يٰاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ (۷۳۷ تا ۷۵۰)، صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (۷۵۳ تا ۷۵۸)۔

فاضل مصنف نے ''درودِ تاج (تحقیق وتشریح)'' رقم فرماتے وقت تحقیقی، علمی، حوالہ جاتی اور محاکمہ جاتی طرزِ بیان کو اختیار کیا ہے۔ سینکڑوں سرخیوں کے تحت علمی اور تائیدی گفتگو، عربی، فارسی، اردو کے اشعار اور نعتیہ اشعار اپنی کتاب میں جابجا نقل کئے ہیں۔ چند علمی تحقیقات کا بیان بطورِ حوالہ درج کیا جاتا ہے:

☆ واقعہ غرانیق اور مفسرین کا فتنہ عظیم (صفحہ ۹۷ سے آغازِ گفتگو ہے)

☆ مولانا، ولی اور ولایت کی وضاحت (صفحہ ۱۳۰ سے آغازِ گفتگو ہے)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صفاتی اسماء کی ندرت وکثرت (صفحہ ۱۴۳ سے آغازِ گفتگو ہے)

☆ اختیاراتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان، حدیثیں (صفحہ ۲۲۶ سے آغازِ گفتگو ہے)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خال و خط (شمائل کا بیان) (صفحہ ۲۶۹ سے آغازِ گفتگو ہے)

☆ اقسام طہارت اور سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مُطَہَّر ہونا (صفحہ ۲۹۵ سے آغازِ گفتگو ہے)

☆ روئے انور کو آفتاب و ماہتاب سے تشبیہ دینے کی بحث (صفحہ ۳۱۸ سے آغازِ گفتگو ہے)

☆ لفظ طٰہٰ (اسمِ محمدؐ) کا بیان (صفحہ ۳۲۷ سے آغازِ گفتگو ہے)

Marfat.com

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا افضل النبیین ہونا (صفحہ ۳۴۳ سے آغازِ گفتگو ہے)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کی عصمت پر گفتگو (صفحہ ۳۹۹ سے آغازِ گفتگو ہے)

تلک عشرۃ الکاملۃ الکافیۃ۔ حضرت ادیب رائے پوری نے درودِ تاج شریف پر مختلف معترضین اور معاندین کے نقاطِ ہفواتیہ کا ردّ بھی کیا ہے بلکہ ان کا علمی، حوالہ جاتی اور محاکماتی جواب دیا ہے۔ چند ایک مثالیں درج ذیل ہیں:

☆ مولانا شاہ محمد جعفر پھلواروی ندوی کے اعتراضات کا جگہ جگہ جواب دیا ہے۔

☆ سرسید احمد خان کے اشکالات و وسواس کا رد کیا گیا ہے۔

☆ ڈاکٹر غلام جیلانی برق کے ''دو اسلام'' میں کئے گئے اعتراض کو باحوالہ رفع کیا گیا ہے۔

☆ انسائیکلو پیڈیا بریٹینکا کی غلط بیانی (تحویل قبلہ کے اسباب میں) کا محاکمہ (صفحہ ۶۵۱) پر کیا گیا ہے۔

☆ معترضین کے جواب میں علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب ملتان شریف کی وضاحتیں نقل کی گئی ہیں۔

مختصراً ''درودِ تاج (تحقیق وتشریح)'' میں ادیب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی صاف صاف، دوٹوک، حوالہ جاتی اور بادلیل گفتگو کی ہے کہیں تو آپ کتب لُغت کی روشنی میں تفصیل سے وضاحت پیش کرتے ہیں کہیں کتب سیرت اور کتب تفسیر کے حوالوں سے اپنے نقطہ نظر کو باوزن کرتے ہیں، کہیں علماء وصوفیا کے حوالوں سے اپنے نقطہ نظر کی تائید وتکمیل کرتے ہیں اور کہیں عقلی دلائل اور شعری خیالات کو اپنی تائید میں لاتے ہیں۔ اس سلسلے میں علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ، مرزا غالب رحمۃ اللہ علیہ، امیر مینائی رحمۃ اللہ علیہ، فردوسی رحمۃ اللہ علیہ، انوری رحمۃ اللہ علیہ، سعدی رحمۃ اللہ علیہ، جامی رحمۃ اللہ علیہ، رومی رحمۃ اللہ علیہ، اپنے نعتیہ اور

Marfat.com

موجودہ دور کے نعت گو شعرا کے شعری حوالوں کو پیش کرتے ہیں۔ ہر نئے مضمون کے آغاز میں ایک شعر یا رباعی لاتے ہیں جو کہ اکثر آپ کی اپنی ہوتی ہے اور بعض دفعہ دوسروں کی بھی ہوتی ہے۔ علامہ سید محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی لکھتے ہیں:

(سید صاحب نے) عام طور پر درودِ تاج کے ہر لفظ کو برمحل، مناسب اور مدح وثنا کے لئے انتہائی تاریخی الفاظ قرار دیتے ہوئے دلائل کے انبار لگائے ہیں۔ ان میں موصوف (ادیب رائے پوری) کے علم، فہم و فراست، مہارت و ذہانت، تجربے، گہرائی اور ہمہ گیری کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً

(۱) ایک دلیل اردو کے مسلم الثبوت اساتذہ شعرائے کرام کے کلام سے

(۲) فارسی شعرا کے کلام بلاغت نظام سے

(۳) عربی شعرائے کرام کے فصاحت و بلاغت نظام استعارہ سے

(۴) قرآنِ کریم کے متن، تاریخی پس منظر، شانِ نزول سے رہنمائی حاصل کر کے

(۵) احادیث کریمہ کے متن، تاریخی پس منظر اور شراح کی وضاحت کی دلیل سے

(۶) عظیم صوفیا واتقیا کے ملفوظات سے

(۷) عشاق اور مستانوں کی عبارات سے

غرض کہ سید محترم نے دلائل کا ایسا انبار لگا دیا ہے کہ حق تفسیر وتشریح ادا کر دیا بلکہ اردو، فارسی، عربی زبان، دینی علم سے واقفیت ہی نہیں بلکہ مہارت کا ثبوت دیا ہے۔ پھر اس پر مستزاد ادیب صاحب کے اندر کا ادیب بھی خاموش نہ رہا بلکہ اپنا عاشقانہ رنگ اور عقیدت مندانہ ذوق جگہ جگہ جلوہ گر کر کے رکھ دیا ہے۔ چند اشعار بطورِ نمونہ پیشِ خدمت ہیں:

سَیِّدِنَا (صفحہ ۱۱۳)

ہر اک جہاں کے لئے جو سید السادات
جہان جس پہ ہے قرباں، درودِ تاج میں ہے

Marfat.com

مَولَانَا (صفحہ ۱۲۷) وہ دستگیر، مدد گار اور مولنا
وہ بیکسوں کا نگہباں، درودِ تاج میں ہے

مُحَمَّد (صفحہ ۱۳۹) وہ نام سن کے جسے جاں نثار کرتے ہیں
وہ جاں نثاروں کا ارماں درودِ تاج میں ہے

صاحب التاج (۱۵۹) وہ بانٹتے ہیں غلاموں کو تاجِ عزو شرف
اسی سبب سے یہ عنواں درودِ تاج میں ہے

والمعراج (صفحہ ۱۷۱) وہ شان وشوکت شب دیکھتا کوئی اس شب
تھی رات صبح پہ خنداں درودِ تاج میں ہے

غرض کہ ہر عنوان کے ساتھ ادیب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ادیبانہ و شاعرانہ رنگ جمایا ہے اور محنت جگہ جگہ جھلکتی ہوئی نظر آتی ہے۔

سرسری نظر سے دیکھنے میں ''درودِ تاج (تحقیق وتشریح)'' میں کچھ تسامحات بھی گرفت میں آئے ہیں جن کا ذکر بطورِ تنقید نہیں بلکہ بطورِ اصلاح وتصحیح ذیل میں کیا جاتا ہے تاکہ کتاب آئندہ ایڈیشن میں اس کی درستی کر لی جائے:

(الف) صفحہ ۳۳۹ پر سورۃ شوریٰ کی آیت ۵۱ کا ترجمہ نامکمل ہے

(ب) صفحہ ۵۲۸ پر دُعا ہے انی لااتق، جبکہ انی لااتکل الا برحمتك ہونا چاہئے۔ یہ پوری دُعا دو بارہ پڑھے جانے کی محتاج ہے (''عہد نامہ'' معروف دعا ہے)

(ج) صفحہ ۵۳۷ پر عربی عبارت ہے انی ارحم الیھم الف مرۃ ۔۔ترجمہ غلط ہے

(د) صفحہ ۵۸۵ سرخی ''مقامِ معرفت کب ملتا ہے'' کے تحت عبارت کا حوالہ ہے ''حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری''۔ کتاب کا حوالہ ندارد!

(ہ) صفحہ ۶۱۵ پر دعا ہے اللھم احینی مسکیناً۔ جب کہ ہونا چاہئے اللھم احیینی مسکیناً

Marfat.com

(و) حضرت شیخ سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا نام ہے ''عین الفقر'' مگر صفحہ ۶۱۵۔۶۱۴ پر چار جگہ یہ نام عین الفقرا لکھا گیا ہے

(ز) عنوان ''سید الثقلین'' صفحہ ۶۳۵۔۶۳۱ کے تحت صرف جنّوں کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے جب کہ یہ ایک گروہ ہے۔ ثقلین سے مراد ہیں دو گروہ۔ یہاں انسانوں کا بھی بطورِ گروہ ذکر ہونا چاہیئے تھا

(ج) والغربا والمساکین (صفحہ ۶۲۵ تا ۶۲۸) کے تذکرہ میں حضرت عبداللہ ذوالبجادینؓ کا ذکر بہت مناسب رہے گا۔

(ط) صفحہ ۱۳۴ پر حدیثِ نبویؐ ہے لکل شیءٍ و صقالة القلب ذکر الله۔ لکل شیءٍ کے بعد بھی صقالۃ آنا چاہئے۔ مطلب ہے ہر چیز کے زنگ دور کرنے کے کوئی چیز (''صقالۃ'') ہوتی ہے۔۔۔ تصحیح کرلیں۔

(ی) صفحہ ۱۳۷ پر سیرت کی کتاب کا نام مواھب لدنیہ لکھا گیا ہے مزید کئی جگہوں پر یہ نام ایسے ہی لکھا گیا ہے جبکہ اسے اس طرح لکھا جانا چاہئے "المواھب اللدنیہ"

(ک) حدیث شریف میں ارشادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ ''مجھے مولانا (یا مولیٰ) نہ کہو''۔ مولنا کے باب میں اس موضوع پر گفتگو آنی چاہئے تھی جو شاملِ گفتگو نہیں ہوسکی ہے۔

(ل) صفحہ ۴۰ پر حکیم مولوی محمد یٰسین خواجہ دیو بندی ساکن موضع کرم علی والا تحصیل شجاع آباد ملتان کی کتاب ''بیاض مدنی'' جو کہ عملیات کی مشہور کتاب ''شمس المعارف'' کے آخر میں بطورِ ضمیمہ دارالاشاعت کراچی سے شائع ہوئی ہے کے صفحہ ۶۷ کے حوالہ سے لکھا ہے:

''مجھے ۲۹ جمادی الاول ۱۳۹۰ ہجری (۱۳ اگست ۱۹۷۰) بروز سوموار مولوی محمد عبداللہ پہلوی شجاع آبادی (دیوبندی) نے درودِ تاج پڑھنے کی اجازت

Marfat.com

دی اور ان کو قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے طالب علمی کے دورہ حدیث کے موقع پر اس کی اجازت دی تھی اور ان کو مولوی ذوالفقار علی دیو بندی نے اور ان کو مولوی قاسم تانوتوی بانی دارالعلوم دیو بندی نے اجازت دی تھی"

لیکن یہ بھی لکھا ہے کہ درودِ تاج میں یہ الفاظ "دافع البلاء و الوباء والقحط والمرض والالم" بعد میں کسی نے شامل کر دیئے ہیں۔ اصل درود تاج شریف میں یہ الفاظ نہیں ہے۔ (لہٰذا) ان کو نہ پڑھیں۔

اس عبارت کے آخر میں "حضرت داتا گنج بخش اور درودِ تاج شریف" پتہ نہیں یہ کتاب کس نے لکھی اور کہاں سے شائع ہوئی ہے اس حوالہ کو مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ چاہئے تھا کہ دارالاشاعت کی شائع کردہ شمس المعارف کا مکمل حوالہ دیا جاتا یا بیاض لاہوری کا حوالہ دیا جاتا۔ اتنی علمی اور تحقیقی کتاب "درودِ تاج، تحقیق وتشریح" اور اتنا بڑا سقم! یا للعجب!

(م) اس کا حوالہ بھی کتاب میں درج نہیں ہے کہ درودِ تاج کا مؤلف امام خواجہ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ یہ بنیادی حوالہ جاتی بات ہے جس کا مکمل حوالہ درج کتاب ہونا چاہیئے، تاکہ کہیں بھی اس حوالہ کی طرف مراجعت کی جاسکے۔

(ن) صفحہ ۱۳۱ کی آخری سطور اس طرح ہیں "ہر طرح کے غبار کو دُور کرنے کے لئے عارف باللہ علامہ مولانا ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خوبصورت حوالے پیش کرتے ہیں: "اس سے اگلے صفحہ پر کوئی حوالہ نہیں ہے، کوئی اقتباس نہیں ہے، کوئی نقلی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ نیا مضمون شروع ہو گیا ہے جس کا عنوان ہے "لفظ ولی کی لغوی تحقیق" صفحہ ۱۳۱ سے نقل شدہ فقرہ کے حوالہ سے یہ

Marfat.com

بات بھی قابل توجہ ہے کہ فقرہ میں حوالے نہیں بلکہ ''حوالہ'' آنا چاہئے

(س) صفحہ ۱۴۴ پر سورۃ کہف کی آخری آیت سے پہلی آیت نقل کر کے یہ ترجمہ لکھا گیا ہے:

ترجمہ: کہہ دو کہ اگر بحر کو روشنائی قرار دیا جائے کلمات رب کو رقم کرنے کے لئے تو بحر ختم ہو جائے بحرِ کلمات ربّ ختم ہونے سے پہلے۔

یہ ترجمہ محل نظر ہے۔ نقل کی گئی آیت مبارکہ اس طرح ہے

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَتُ رَبِّي (محولہ بالا ترجمہ یہاں تک ہے) وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۔ اس ٹکڑے کا ترجمہ ہے ''اور اگر ہم لے آئیں (یا بنا دیں) اتنا ہی اور سمندر کو سیاہی)

آیت کا نمبر ۱۰۹ ہے جب کہ ''درودِ تاج (تحقیق وتشریح)'' میں آیت کا نمبر ۱۹ لکھا گیا ہے۔

تفسیر ضیاء القرآن مولفہ پیر محمد کرم شاہ الازہری جلد سوم صفحہ ۵۶ پر سورۃ الکہف کی مذکورہ بالا آیت کے ٹکڑے کا ترجمہ یُوں ہے:

(اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !) آپ فرمائیے کہ اگر ہو جائے سمندر روشنائی میرے ربّ کے کلمات (لکھنے) کے لئے تو ختم ہو جائے گا سمندر، اس سے پیشر کہ ختم ہوں میرے ربّ کے کلمات اور اگر ہم لے آئیں اتنی اور روشنائی اس کی مدد کو (تب بھی ختم نہ ہوں گے تیرے رب کے کلمات)

(ع) صفحہ ۴۳۳ پر سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی آیت کا ترجمہ نامکمل ہے ترجمہ کے آخری الفاظ میں ہے ''بے شک وہی ہے سب کچھ دیکھنے والا'' اس کے بعد یہ آنا چاہئے تھا ''اور سننے والا''۔ یا حفظ عبارت کے لحاظ سے یوں لکھا جاتا

''بے شک وہی ہے سب کچھ سننے والا، دیکھنے والا''

Marfat.com

(ف) سرخیوں میں صرف ایک سرخی کہف الوریٰ (صفحہ ۳۵۹) کے معنی بریکٹ میں لکھے گئے ہیں (مخلوق کے لئے جائے پناہ) باقی تمام سرخیاں بغیر معنوں کے لکھی گئی ہیں یا کچھ کے نیچے عربی، فارسی یا اردو کا نعتیہ شعر لکھ کر سرخی کا معنیٰ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے بہتر ہو گا کہ تمام سرخیوں کے نیچے بریکٹ میں معانی لکھنے کا اہتمام کیا جائے خواہ وہ آسان ہوں یا مشکل!

(س) ''دودِ تاج (تحقیق وتشریح)'' کے آخر میں ۱۴۵ کتب مآخذات کی فہرست تہجی وار دی گئی ہے۔ ان میں ذیل اصلاح درکار ہے:

☆ کتابوں کے مطبع جات نہیں لکھے گئے۔

☆ متعدد کتابوں (خاص طور پر نعت کی کتابوں) کے مؤلفین کے نام نہیں لکھے گئے۔

☆ انجیل لُوقا اور انجیل مرقس کے مرتبین معروف ہیں مگر ان کے نام بھی مفقود ہیں۔

☆ صفحہ ۷۶۰ پر ایک کتاب کا نام درج ہے ''انحاف السعبلا'' جبکہ درست نام ہے ''اتحاف النبلا''۔

☆ جاربردی شرح ''شافیہ'' کا مصنف نا معلوم کون ہے؟ شافعیہ / شافیہ کا مؤلف کون ہے اور اس کا موضوع کیا ہے؟

☆ ''خاتم النبیینؐ'' کے مؤلف کو امام ابوزہرہ رحمۃ اللہ علیہ لکھا گیا ہے جبکہ ابوزہرہ مصری پروفیسر ہیں ابھی امامت کے درجے پر فائز نہیں ہوئے ہیں۔ اگرچہ محترمی پیر کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ الازہری نے بھی ان کو ضیاء النبیؐ کے حوالوں میں امام لکھا ہے۔

☆ ''فضائل درود'' (صفحہ ۷۶۴) کے مؤلف کا نام بھی معدوم ہے۔

Marfat.com

☆ صفحہ ۷۶۴ پر حضرت سلطان باہو کی کتاب عین الفقر لکھا گیا ہے جبکہ کتاب میں محبّ الفقرا کے تحت اس کتاب کا نام عین الفقرا لکھا گیا ہے، کسے درست مانیں اور کسے غلط!

☆ صفحہ ۷۶۵ پر شیخ. علی متقی ہندی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''کنز العمال'' کو ''کنز الاعمال'' لکھا گیا ہے۔

☆ کتاب ''مسالک حنفا'' کے مؤلف کی جگہ بحوالہ ضیاء النبیؐ لکھا گیا ہے۔ ضیاء النبیؐ بھی سیرت کی ایک کتاب ہے جس کے مؤلف ہیں پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ۔ اس کی کون سی جلد ہے نشاندہی نہیں کی گئی اور کیا مؤلف یا مصنف کی جگہ پر کسی کتاب کا نام لکھنا جائز و مناسب ہے؟

☆ صفحہ ''۴۲۸ پر ''سیرت ابن ہشام کی تاریخی حیثیت'' کے ذیل میں محترم ادیب رائے پوری نے لکھا ہے:

''سیرت طیبہ پر اولین کتابوں میں دو کتابوں کی بڑی شہرت ہے عربی کتابوں میں ان کا درجہ بہت بلند ہے۔ ان میں پہلی تو ابن اسحاق نے مرتب کی تھی اور غالباً یہ سب سے پہلی کتاب تھی جواب نایاب ہے دوسری کتاب سیرت ابن ہشام ہے چونکہ اس کتاب (سیرت ابن ہشام) میں ابن اسحاق کی سیرت کی کتاب کا تمام مواد آ گیا ہے لہٰذا یہ (سیرت ابن ہشام) اس (سیرت ابن اسحاق) کی یادگار بن گئی ہے''

صفحہ ۷۶۳ پر ''س'' کے تحت تیسرے نمبر پر ''سیرت ابن اسحاق'' کا علیٰحدہ سے ذکر ہے۔ ''سیرت ابن اسحاق'' کا اردو ترجمہ بھی مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور سے شائع ہو چکا ہے اس کا مطلب ہے کہ ''سیرت ابن اسحاق'' نایاب نہیں ہے۔ پھر اسے نایاب لکھنے اور فہرست مآخذ میں شامل کرنے۔۔۔ چہ معنی دارد؟

Marfat.com

''درودِ تاج'' پر سب سے زیادہ اعتراضات شاہ سلیمان پھلواروی کے صاحبزادے شاہ محمد جعفر پھلواروی ندوی (مفتی اقتدار احمد خاں نعیمی نے اپنی کتاب ''تنقیدات علی مطبوعات'' میں پھلواروی کو پھلبہروی لکھا ہے) کی طرف سے ہوئے ہیں جن کا جواب گرامی محترم سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقی، دفاعی اور مدلل تصنیف ''درودِ تاج، اعتراضات و جوابات'' میں آیا ہے۔ مگر حیرت ہے کہ سید حسین علی ادیب رائے پوری نے مولانا جعفر پھلواروی ندوی کی اصل کتاب کا نہ کہیں حوالہ دیا اور نہ ہی مآخذ میں ذکر کیا ہے۔ شائد اصل کتاب پڑھی ہی نہ ہو یا وہ بھی نایاب ہوگئی ہو۔

صفحہ ۶۱۷ پر حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت طیبہ پر کتاب کا نام لکھا ہے ''جلاء الفہام'' جبکہ یہ غلط ہے درست نام ہے ''جلاء الافہام فی فضل الصلاۃ والسلام علی محمد خیر الانام'' مگر مختصراً اسے ''جلاء الافہام'' لکھ دیتے ہیں۔ جلاء الفہام نہیں۔

مسلک دیو بند کا ایک ہفت روزہ اخبار ''ضربِ مومن'' کراچی سے شائع ہوتا ہے ں کی ۲۰۰۸ء کی ایک اشاعت میں ایک مضمون چھپا تھا۔ ''درودِ تاج کی حقیقت'' اس کا ل سوال بڑا اہم ہے کہ درودِ تاج ہندوستان کے کسی غیر معروف سنی بریلوی عالم نے ا ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں عربی صرف ونحو کی متعدد غلطیاں ہیں لہذا ضرورت اس ر کی ہے کہ اس دورد پاک یعنی درود تاج کا عربی صرف ونحو کی روشنی میں بھی جائزہ لیا ئے اور اس بات کا بھی غیر مشکوک فیصلہ کر لیا جائے کہ درودِ تاج کا مؤلف کون ہے؟ ل بعض سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ یا اس کے دور کا کوئی عالمِ دین اور عاشقِ ولؐ ہے۔ بقول بعض حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور ''درودِ تاج تحقیق، تشریح)'' کے مطابق خواجہ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ کیا اس کا بے غبار تصفیہ ہو

Marfat.com

سکتا ہے؟

☆ العطا یا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات (فتاوی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی القادری) جلد ۲۹، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ایڈیشن ۲۰۰۵ء صفحہ ۶۵۵ پر ایک استفسار نقل ہے جس کا عنوان ہے:

''شرح المطالب فی مبحث ابی طالب''

اس سوال پر فتوی دیتے ہوئے امام ہمام صفحہ ۷۳۸ پر فصل ہشتم کے تحت لکھتے ہیں کہ:

''جب ابوطالب کا کفر ادلہ کالنہار سے آشکار ہے تو رضی اللہ عنہ کہنے کا کیوں کر اختیار، اگر اخبار ہے تو اللہ عزوجل پر افترا، کفار کو رضائے الٰہی سے کیا بہرہ اور اگر دعا ہے کما ھو الظاھر (جیسا کہ ظاہر ہے) تو دعا بالمحال، حضرت ذی الجلال سے معاذ اللہ استہزاء، ایسی دعا سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہی فرمائی۔

کما فی الصحیحین وقد بیناہ فی اسالتنا '' ذیل المدعا لا حسن الوعاء'' التی ذیلنا بھارسالة ''احسن الوعا لاداب الدعاء'' لخاتمة المحققین سیدنا الوالدقدس سرہٗ الماجد۔

(جیسا کہ صحیحین میں ہے اور ہم نے اس کو اپنے رسالہ ''ذیل المدعا لاحسن الوعاء'' میں بیان کر دیا۔ اس رسالے کو ہم حاشیہ بنایا رسالہ ''احسن الوعاء لآداب الدعاء'' کا جو تصنیف ہے خاتمہ المحققین ہمارے سردار والد گرامی قدس سرہ کی۔)

علماء نے کافر کے لئے دعائے مغفرت پر سخت اشد حکم صادر فرمایا اور اس کے حرام ہونے پر تو اجماع ہے پھر دعائے رضوان تو اس سے بھی ارفع و اعلی۔

اس سے اگلے دو صفحات میں اعلحضرت نے علمائے دین کی عبارتیں نقل کی

Marfat.com

جن کے تحت کافر کے لئے ''دعا'' کی حرمت آئی ہے۔

''درود تاج، تحقیق وتشریح'' کے مولف نے حضرت ابوطالب کو اپنی کتاب صفحہ ۲۱۶ اور ۲۱۷ پر علیہ السلام لکھا ہے یعنی رضی اللہ عنہ سے بھی اعلی درجہ دے دیا۔ تشیع حضرت ابو طالب کو علیہ السلام کہتے اور لکھتے ہیں اہل سنت نہیں۔ اس عبارت موافقت اور تاویل اور تبدیلی کی ضرورت ہے۔

''صلائے عام ہے یارانِ تحقیق و مطالعہ کے لئے''

Marfat.com

کتاب: دیوبندیوں سے لاجواب سوالات

مرتب: محمد نعیم اللہ قادری

گرامی محترم جناب محمد نعیم اللہ قادری صاحب

السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ!

امید واثق ہے کہ آپ ہر طرح سے بخیر وعافیت ہوں گے اور خدمتِ دین (مسلک حق، اہلِ سنت و جماعت بریلوی) میں مصروف ہوں گے۔

گزشہ دنوں لاہور میں ایک مکتبہ پر آپ کا ایک مرتبہ مجموعہ رسائل علمائے اہلسنت ''دیوبندیوں سے لاجواب سوالات'' دیکھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نیت اور کام میں برکت دے اور آپ سے مزید دینی کام لے (آمین)

1136 صفحات کی کتاب ''دیوبندیوں سے لاجواب سوالات'' میں 26 مقالات خصوصی جمع کئے گئے ہیں۔ فہرست میں مقالہ ہفتم ظفر الدین الجید معروف بہ عطش غیب (صفحہ ۲۲۹) کے مرتب کا نام نہیں لکھا گیا۔ اسی طرح مقالہ نمبر ۲۴ آئینہ حق و باطل (صفحہ ۹۰۷) کے مرتب ومولف کا نام نہیں لکھا گیا۔ اگرچہ بعد از مطالعہ اول الذکر مقالہ کے مولف کا نام مولانا ظفر الدین بہاری معلوم ہوا اور آخر الذکر مقالہ کے مولف کا نام بعد از مطالعہ مقالہ بھی معلوم نہ ہو سکا۔ پانچ مضامین سید بادشاہ تبسم بخاری کے مرقومہ ہیں اور حُسنِ تحقیق اور ان کے ذوقِ مناظرہ کا شاہکار ہیں۔ مقالہ نمبر ۲۰ اشرف الافادات (صفحہ ۸۲۰) کے مولف مولانا عبدالواحد صاحب دیوبندی ہیں۔ اور ان کے رسالہ پر پیش لفظ مولانا محمد میاں (مشہود دیوبندی اہل قلم) کا لکھا ہوا ہے۔ یہ مضمون اہلِ سنت و جماعت بریلوی مکتبہ فکر اور کتابِ ہذا کے موضوع کی تائید کرتا ہے۔ لہٰذا ''حجت قاطعہ علی دیوبندیہ'' کی حیثیت رکھتا ہے۔

''دیوبندیوں سے لاجواب سوالات'' کے تمام مضامین خوب، بہت خوب

Marfat.com

بلکہ بہت ہی خوب ہیں۔ان میں دین بھی ہے اور سیاست بھی،غور وفکر کا پیغام بھی ہے اور تحقیق و تدقیق بھی۔غلط فہمیوں کے ازالے بھی ہیں اور افواہوں کے شعلے بھی،جن کو بجھا دیا گیا ہے اور افواہ سازوں اور افواہوں کی قلعی کھول دی گئی ہے۔غرض کہ کتاب ہذا بہت علمی اور معلوماتی ہے اور پڑھنے سے بطورِ خاص تعلق رکھتی ہے۔ خاص طور پر علماء دین و مناظرین کے لئے۔لیکن عام سُنی حضرات اور محققین کے لئے بھی کچھ کم نافع نہیں ہے۔

مؤلفین کی فہرست اور مضامین کے عناوین دیکھ کر یہ گمان یقین میں بدل جاتا ہے کہ قلمکاروں کی اکثریت موجودہ بھارت سے تعلق رکھتی ہے۔جن سے مزید استفادہ کرنا بوجوہ ممکن نہیں ہے۔ پاکستان میں بھی علماء اہلِ سنت، اہل قلم کی کمی نہیں ہے۔ رسائل کی بھی ایک طویل فہرست ہے جو مذہب حق اہلسنت بریلوی کی تائید اور مذاہب دیوبندیت، مذاہب وہابیت، مذاہب اہلحدیث کی غلطیوں، غلط فہمیوں اور شرارتوں کے ازالے کو حاوی ہیں۔اگر آپ حکم کریں گے تو آپ کو فہرست فراہم کی جا سکتی ہے اور گوشہ محققین میں موجودہ رسائل کی نقول بھی۔ بھارت کے بھی کئی نامور اہلِ سنت قلمکار باقی ہیں جن کے رشحات قلم پر ایک اور جلد لائی جا سکتی ہے۔

بہت خوب ہوتا اگر جناب مکرم مؤلفین و مرتبین کے تعارف پر ایک ایک صفحہ لگاتے، تاکہ کتاب میں موجودہ ہر تحریر کا مطالعہ کرنے والے کے لئے صاحبِ قلم کی حیثیت و شخصیت کا تاثر پہلے سے موجود ہوتا۔

کتاب کا تفصیلی مطالعہ باقی ہے اور کچھ دوست بالا ستعیاب مطالعہ کر رہے ہیں ان کی رائے سے آپ کو مطلع بھی کر دیا جائے گا۔فی الوقت چند محسوس خصائص اور تجاویز درج ذیل ہیں:

۱۔ تمام تحریریں عمدہ ہیں مدلل ہیں اور غور وفکر کی متقاضی ہیں۔

۲۔ آپ نے قدیم رسائل جمع کرنے اور پھر ان کو شائع کرنے میں کافی کاوش

Marfat.com

کی ہے۔

۳۔ حوالے اور اقتباسات بھی قدیم طرز سے تحریر کئے ہیں۔ کہیں فٹ نوٹ، کہیں دورانِ تحریر ہی اور کہیں صرف مصنف یا صرف کتاب کے نام کے ساتھ۔

۴۔ قلمکاروں کا انداز تحریر مکمل طور پر مناظرانہ ہے۔

۵۔ مضامین ملے جلے ہیں جن میں سیاست، عقائد اور معاشرت نمایاں ہے۔

۶۔ کچھ تحریریں بطرز خطوط ہیں۔

۷۔ ہر تحریر کے آخر پر قاری کے ذہن میں ''سوالات'' اُٹھتے ہیں۔ اگرچہ صاحبِ قلم نے سوالات لکھے ہوں یا نہ لکھے ہوں یہی لاجواب سوالات ہیں۔

تجاویز:

۱۔ قدیم طرز تحریر کو آج کی ضرورت کے مطابق سہل اور رواں کر دیا جائے۔

۲۔ عربی اور فارسی حوالوں کا ترجمہ کر دیا جائے۔

۳۔ کتاب محولہ کا مکمل نام معہ مصنف / مؤلف اور پبلشر کے ہر مضمون کے آخر میں دیا جائے۔

۴۔ اگر کتاب / مقالہ نایاب ہے تو متعلقہ لائبریری جہاں سے آپ نے حاصل کی یا جہاں موجود ہے لکھی جاوے۔

۵۔ کتاب کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے مختلف کاتبوں سے کتابت کروایا گیا ہے لہٰذا ہر مقالے کا خط دوسرے مقالہ کی کتابت سے جدا ہے۔ آئندہ اسے یا تو کمپیوٹر کمپوزنگ کروایا جائے یا پھر کسی ایک ہی ماہر خوشنویس سے لکھوایا جائے تا کہ کتاب کا ظاہری حسن خراب نہ ہو۔

امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں ان کو مدِّ نظر رکھا جائے گا۔

Marfat.com

صرہ بر: ''دیارِ رحمۃ اللعالمین''

ولفہ: سید آل احمد رضوی صاحب (تمغہ حُسن کارکردگی)

یہ سعادت، یہ عزت، یہ افتخار، یہ بزرگی، یہ مسند، یہ علمیّت، یہ بلند فکری، یہ مکاری، یہ اعلیٰ ظرفی، یہ فخر مقامی، یہ شرف نوازی جو ہمیں حاصل ہے سب کا سب رکار رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت غلامی کا صدقہ ہے جو کسی پسندیدہ وچنیدہ شخص ونصیب ہو جاتا ہے ورنہ: (تھوڑے تصرف کے ساتھ)

''ہر فرد کے واسطے عزو شرف کہاں''

جس طرح ''سیرت النبیؐ'' کے عنوان پر ہزاروں سوانحی، عنواناتی، تحقیقی، لمی، فکری اور سبق آموز کتابیں لکھی جا چکی ہیں جنہیں مقبولیت عام بھی حاصل ہوئی لکل ایسے ہی مدینہ منورہ پر بھی سینکڑوں کتب تالیف ہو چکی ہیں جو اہل نظر، اہل علم، اہل قلم حضرات سے داد پا چکی ہیں حقیقت یہ ہے کہ دینی موضوعات پر لکھنا ایک شرف ہے مگر یہ شرف کوئی بھی حاصل کر سکتا ہے اور کوئی بھی اللہ اور اس کے رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سرخرو ہو سکتا ہے مگر یہ تقدیس اور سرخروئی دربار خداوندی اور بارگاہِ رسالت کی رضا سے مشروط ہے۔ بقول شاعر:

ایں سعادت بزور بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

سید آل احمد رضوی صاحب ایک کہنہ مشق قلمکار، ایک بالغ نظر ادیب، ایک ماہر محقق، ایک اجلّ صحافی اور ایک منجھے ہوئے شاعر ہیں میری آپ سے کوئی چار پانچ سال سے نیاز مندی کا رشتہ قائم ہے آپ نے سیرت النبیؐ کے عنوان پر درج ذیل کتب تخلیق کی ہیں اور بڑے اچھوتے انداز میں سیرت کا مطالعہ کیا ہے:

Marfat.com

(۱) ''پیغمبرؐ اخوت ومساوات''

(۲) حُرمتِ مسکرات، تعلیمات نبویؐ کے آئینے میں

(۳) ذکرِ نبیؐ بزبانِ علیؓ

(۴) ہمارے تمہارے آقاؐ

(۵) ''مذاہب عالم میں تذکرہ خیر الانامؐ

یہ سب کتابیں بڑی علمی، معلوماتی اور تحقیقی طرز پر لکھی گئی ہیں اور سید صاحب کے مطالعہ کا نچوڑ ہیں۔

''دیارِ رحمۃ للعالمینؐ'' سید آل احمد رضوی مدظلہ کی تازہ ترین تصنیف ہے یہ دراصل مدینہ منورہ کی تاریخ ہے ایک معلوماتی اور سوز عشق سے پُر کتاب ہے، عشق کا مظہر ہے، ادب کا خزینہ ہے، رُوح کی شوریدگی ہے، قلب کی پاکیزگی ہے، تاریخ کے موتی ہیں، عقیدت کا تاثر ہے، غرضیکہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی ''جذب القلوب الی دیار محبوب'' کا عکس ہے شاہ جی نے اپنی کتاب کو قرآن کی آیات سے مزین کیا ہے ارشاداتِ نبویؐ سے سجایا ہے اقوال بزرگانِ دین سے مؤید کیا ہے مدینہ منورہ اور اس کے مشہور مقامات کے بارے میں جدید ترین معلومات وتفصیلات مہیا کی ہیں شاہ صاحب کا انداز تحریر انتہائی سلیس، سادہ، عام فہم اور ادبی ہے، زبان ثقالت سے پاک اور پیچیدگیوں سے مبراء ہے تئیس حوالہ جاتی کتب اور متعدد رسائل و جرائد سے خوشہ چینی کر کے یہ علمی خوان تیار کیا ہے تا کہ اہل علم و اہل نظر شاد کام ہوں۔

''دیارِ رحمۃ للعالمینؐ'' میں مدینہ منورہ کے حوالے سے تمام ضروری مباحث اور معلومات کو شامل کیا گیا ہے مثلاً مدینہ منورہ کی تاریخ، اسماء، فضائل و برکات وغیرہ۔ مسجد نبوی، گنبد خضرٰی، منبر رسولؐ اور دوسرے تمام متعلقہ عنوانات مثلاً اسطوانات کے ضمن میں آٹھ اسطوانات پہ معلومات مہیا کی گئی ہیں اور مساجد کے حوالے سے انیس

Marfat.com

تاریخی نوعیت کی مساجد کا تذکرہ کیا گیا ہے فاضل مولف نے مساجد سبعہ پر بھی معلومات فراہم کی میں اور مدینہ منورہ کے آٹھ کنوؤں کا بھی تذکرہ کیا ہے مدینہ منورہ کی وادیوں پر بھی قلم اُٹھایا ہے اور چھ وادیوں کو شامل کتاب کیا ہے جبل اُحد پر بھی گفتگو کی ہے اور متعدد تاریخی واقعات بھی ذکر کیے ہیں مثلاً واقعہ خسف ،واقعہ حرہ ،ابوعلی الحاکم کی ناپاک جسارت اور عیسائیوں کی ناپاک خواہش وغیرہ ،غرضیکہ ''دیارِ رحمۃ للعالمین'' میں مصنف محترم نے بڑی دیدہ ریزی کرکے ایک علمی اور تحقیقی شہ پارہ تخلیق کیا ہے اس حُسن پہ حافظ لدھیانوی صاحب کا پندرہ صفحات کا پُر مغز دیباچہ ایک قابل قدر اضافہ ہے اور ان کے ذوق مطالعہ کا ثبوت بھی۔ گرامی بشیر حسین ناظم صاحب (تمغہ حسن کارکردگی) کی برمحل اور فی البدیہہ منقبت اور سید آل رضوی صاحب کی منقبت بھی کتاب کے حُسن میں اضافہ ہے الغرض ''دیارِ رحمۃ للعالمین'' ایک رُوح پرور تخلیق ہے۔

کتاب کی کتابت،طباعت ،جلد بندی اور کاغذ انتہائی معیاری ہے جو ماڈرن بک ڈپو کے ماہر ناشر سید ذاکر شاہ بخاری صاحب کی نفیس طبعی کا ثبوت ہے کتاب میں مجھے بہت کم مقامات پر کتابت کی غلطیاں ملی میں جو مولف اور ناشر کی علمیت اور محنت کا منہ بولتا ثبوت ہے بظاہر قیمت (۱۰۰ روپے)زیادہ لگتی ہے مگر کتاب کا مواد اور گِٹ اپ دیکھیں تو یہ قیمت معمولی محسوس ہوتی ہے مختصراً یہ کتاب ایک ''تحفہ'' ہے جو رضوی صاحب نے باذوق مسلمانوں کے لیے پیش کیا ہے اس کتاب کا مطالعہ جہاں دین سے محبت کرنے والے حضرات کیلئے نفع بخش ہے وہاں علم تاریخ کے طالبعلموں کے لیے بھی مفید ہے سکالرز حضرات کیلئے بھی نافع ہے اور عام حضرات کے لیے بھی معلومات میں اضافے اور عقیدت میں زیادتی کا باعث ہے کتاب ماڈرن بک ڈپو میلوڈی مارکیٹ اسلام آباد سے دستیاب ہے۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے

Marfat.com

کتاب: دینی مدارس اور عصر حاضر

مؤلف: شبیر احمد خان میواتی

حضرت مولانا محمد صفدر سرفراز صاحب مسلک دیو بند کے ایک جید عالم دین، نامور قلمکار اور ماہر مدرس تھے۔ اسی سال 2009ء میں راہی ملکِ عدم ہو گئے ہیں۔ اللہ پاک ان کی آخرت بہتر آئے آمین! جب تک علامہ صفدر صاحب حیات رہے تو صرف مسجد و مدرسہ کے مہتمم، متولی، سرپرست اور ناظم اعلیٰ رہے آپ کا نام دوروزدیک مشہور بھی تھا اور عزت سے بھی لیا جاتا تھا۔ جب آپ کے فرزند ارجمند، وارث علمی ابو عمار علامہ زاہد الراشدی میدان عمل میں آئے ہیں علامہ صفدر کے نامکمل منصوبوں، جاری آرزوں اور عمومی سرگرمیوں میں گویا جان پڑ گئی۔ الشریعہ اکیڈمی بنائی گئی جلسے کانفرنسز اور سیمینارز منعقد ہونے لگے۔ تاحال علامہ راشدی کی کوئی تحریر پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے حتی کہ الشریعہ اکیڈمی کا مجلّہ ''الشریعہ'' بھی دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ مگر مجھے یہ یقین واثق ہے کہ اتنا بڑا نام ہے تو یقیناً شخصیت اور فن بھی وزنی ہوگا:

آفرین ان پوتوں پر، جو باپوں کو زندہ کر گئے
بڑے ہوئے اور بڑے ہونے کا نام زندہ کر گئے

زیر تبصرہ کتاب ''دینی مدارس اور عصر حاضر'' الشریعہ اکیڈمی گوجرانوالہ کے سلسلہ ہائے مطبوعات کی آٹھویں کتاب ہے یہ دراصل روداد اور مجموعہ مضامین و مقالہ جات ہے ''الشریعہ اکیڈمی گوجرانوالہ کے زیر اہتمام فکری نشستوں اور تربیتی ورکشاپس کی روداد''۔

''دینی مدارس اور عصر حاضر'' کے مؤلف جناب شبیر احمد خان میواتی سے میرا تعلق عرصہ بیس سال پرانا ہے۔ میری طرح علم و مطالعہ کے شوقین اور جمع کتب کے

Marfat.com

شوق کا شکار ہیں وسیع العلم اور مسرور چہرہ شخص ہیں میٹھی میٹھی باتیں کرتے ہیں کبھی کبھی مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ نزد سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور میں ملاقات ہوجاتی تھی اب حافظ عبد الرشید ارشد ہے (اللہ کو پیارے ہوگئے) نہ ان کا مکتبہ رشیدیہ رہا مگر شبیر احمد میواتی سے میل ملاقات ہفتہ عشرہ میں ہونے لگی ہے میواتی صاحب ''دینی مدارس اور عصر حاضر'' کے پیش گفتار میں اپنے رجحان طبعی اور تالیف علمی کے بارے میں یوں قمطراز ہیں۔

''خاکسار راقم الحروف، الشریعہ اکیڈمی سے گہرا قلبی تعلق رکھتا ہے اور اکیڈمی کے ترجمان ''الشریعہ'' کی مجلس مشاورت کا رکن ہونے کا اعزاز بھی راقم کو حاصل ہے اکیڈمی کے ڈائریکٹر جناب علامہ ابو عمار زاہد راشدی کی خواہش پر میں نے ان تربیتی نشستوں میں پیش کردہ خطبات اور مقالات کو ترتیب دیا ہے امید ہے کہ یہ کتاب عصر حاضر میں مدارس دینیہ کو ذمہ داری اور ان کو درپیش مسائل کے ادراک کے لئے ایک مفید رہنما ثابت ہوگی۔ (ص ۴)

231 صفحات کی اس کتاب ''دینی مدارس اور عصر حاضر'' میں.....مقالات شامل ہیں جو تعلیم، دینی تعلیم، دینی تعلیم میں مشکلات اور ان کا حل اور دینی مدرسوں کے اساتذہ طلباء کے لئے رہنمائی وہدایات سے متعلق ہیں کچھ تجاویز و سفارشات میں دینی تعلیم کو باقاعدہ اور موثر کرنے کے لیے۔ ان مقالات علمی کا ایک ایک نقطہ اور ایک ایک دلیل بڑی وزنی اور حوالہ بڑا مستند اور بیان بڑا جامع ہے۔ چند ایک مقالات اور ان کے حاملین سے اندازہ ہوجائے گا۔ کہ یہ کس علمی ہائے کے مقالات اور کن بلند مرتبہ علماء کے رشحات ہیں۔

1- شرح خواندگی میں اضافہ اور دینی مراکز — از پروفیسر غلام رسول عدیم
2- تعلیم کے فروغ میں آلیکٹرانک میڈیا کا کردار از محمد شکور طاہر
3- نسل نو کی تعلیم وتربیت اور ہمارا نظام تعلیم — از جسٹس ریٹائرڈ محمد رفیق تارڑ

Marfat.com

4- دینی مدارس کا نصاب تعلیم اور اس کی اہمیت وافادیت از مفتی محمد عیسیٰ خان گورمانی

5- دینی مدارس کا نظام تربیت چند اصلاح طلب پہلو از ڈاکٹر محمد امین

6- دینی مدارس میں عربی زبان کی تعلیم کا منہج از مولانا محمد بشیر سیالکوٹی

7- دینی نصاب تعلیم کے حوالے سے چند تجاویز مکتوب مولانا مشتاق احمد

8- مغرب کا فکری وتہذیبی چیلنج اور علماء کی ذمہ داریاں از ڈاکٹر محمود احمد غازی

9- اسلام کا تصور علم اور دینی مدارس کا کردار از ابو عمار زاہد الراشدی

10- تعلیم وتعلم کے اسلامی آداب از مفتی محمد عیسیٰ خان گورمانی

11- دینی مدارس کے اساتذہ کے لئے تربیتی نظام کی ضرورت اور تقاضے
از ڈاکٹر محمود الحسن عارف

12- خلفائے مدارس کے علمی وروحانی معیاروں کا مسئلہ از مولانا عبدالحق خان بشیر

13- معلم کا منصب اور اس کے فنی واخلاقی تقاضے از مولانا عبدالروف فاروقی

14- تعلیم وتعلم میں اخلاص نیت کی اہمیت از مولانا حاجی فیاض خان سواتی

نشستوں کی روداد بھی دی گئی ہے۔ تقدیم بھی لکھی گئی ہے۔

پروفیسر غلام رسول عدیم کتاب کے صفحہ 28-27 پر دی تعلیم کے حوالے سے یہ تجویز دیتے ہیں۔

1- دینی مراکز کے اساتذہ اپنے طلباء میں خواندگی کی اہمیت کو اجاگر کریں۔ یوں طلبہ میں ذہنی طور پر ایک مثبت فکر اور دلی طور پر ایک داعیہ پیدا ہو جائے گا۔

2- دینی مدارس میں عامتہ الناس میں نوشت وخواند کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے کلاسوں کا اہتمام کریں۔

3- ہر طالب علم اپنی نجی حیثیت میں Each one Teach one کے Slogan کو اختیار کریں۔

Marfat.com

4- دینی مراکز کے مہتمم حضرات کسی طالب علم کو سند فراغت اس وقت جاری کریں جب وہ ثابت کردے کہ اس نے کم از کم ایک شخص کو خواندہ بنادیا ہے۔

5- مدارس کے طلباء معاشرے میں گھومیں پھریں اور ناخواندہ افراد کو تلاش کر کے ان کو تعلیم دیں اس سے خدمت خلق بھی ہوگی اور دعوت وتبلیغ کا فریضہ بھی ادا ہوگا۔

6- دینی مراکز کے اہل حل وعقد حکومت کے ناخواندگی کے خلاف منصوبوں میں ہاتھ بٹا کر انہیں فعال بنا سکتے ہیں۔ یہ وقت کی بڑی اہم ضرورت ہے۔

7- حکومت اور فلاحی ادارے دینی مدارس کے طلباء کی صلاحیتوں سے فائدہ اُٹھائیں انہیں فنڈ مہیا کریں اور شرح خواندگی کو بڑھائیں۔

صفحہ 194 پر ڈاکٹر محمود الحسن عارف نے یہ چار تجاویز پیش کی ہیں۔

1- دینی مدارس میں اساتذہ کی تربیت کا کوئی معقول نظام اپنایا جائے۔

2- اساتذہ کی تربیت کا کام وفاق المدارس کی سطح اور مقامی سطح دونوں جگہوں پر کیا جائے۔

3- اہم وقت کی ضرورت اور مفید مضامین ومضوعات میں تربیت دی جائے۔

4- آئندہ کے لیے دینی مدارس میں بطور اُستاد ہونے والی نئی بھرتی میں صرف تربیت یافتہ اساتذہ کو موقع دیا جائے۔

کتاب صفحہ نمبر 134/133 پر دینی مدارس کے نصاب اور تربیت کے حوالے سے مولانا مشتاق احمد نے یہ تجاویز پیش کی ہیں:

(i) الشریعہ اکیڈمی میں اساتذہ کے تربیتی نشستوں کے پروگراموں کو سالانہ حیثیت دیں۔

(ii) الشریعہ اکیڈمی میں صبح سے رات گئے تک مصروفیات رکھی جائیں اور مولانا قاضی حمید اللہ خان جیسے ماہر اور سینئر مدرسین کو بھی بُلایا جائے۔

Marfat.com

(iii) مولانا محمد بشیر سیالکوٹی کا جدید عربی پروگرام ایک ہفتہ کا ضرور دیکھیں جس میں ایک ہزار روپیہ فیس رکھیں تا کہ صرف قدردان ہی مستفیض ہوں۔ ذیل میں چند ایک اقتباسات برائے مطالعہ پیش کئے جارہے ہیں۔

☆ خواندگی کا لفظ بظاہر محض پڑھنے کے معنی دیتا ہے تاہم اس کا انگریزی متبادل لفظ Literacy ہے جو اپنی اصل کے اعتبار سے لاطینی لفظ Littera (انگریزی کے Letter سے ماخوذ ہے یوں Literacy کے معنی حرف شناسی کے ہیں تاہم دورِ حاضر میں خواندگی یا Literacy محض پڑھنے تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ اس میں لکھنا اور حساب کرنا بھی شامل کرلیا گیا ہے۔ (ص 23)

☆ ''ربانی'' کہتے ہیں اس فقیہہ عالم کو جو اپنے علم پر عمل پیرا ہو جو خلق خدا کی تربیت کر کے انہیں ابتدائی مدارج سے انتہائی مدارج پر پہنچا دے ''حجر'' کہتے ہیں اس ماہر اور کامل کو جو اپنے شعبہ میں مثالی ہو۔ (ص 73)

☆ مولا علی قاری نے لفظ رؤس کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے مراد خلیفہ ،صدر، قاضی، مفتی، امام، شیخ اور پیرومرشد ہیں۔ (ص 74)

☆ تحقیق کے لئے لائبریری ایک ناگزیر ضرورت کا درجہ رکھتی ہے ہمارے ہاں مدارس میں لائبریریاں نہیں ہیں اگر ہیں تو میں نے طلبہ کو ان میں جاتے اور اس سے استفادہ کرتے نہیں دیکھا میں نے لاہور کے بڑے بڑے مدارس دیکھے ہیں ان میں کوئی علمی رسائل نہیں آتے حتی کہ اخبار تک نہیں آتے میں سمجھتا ہوں کہ لازماً ایک لائبریری پیریڈ ہونا چاہیے۔ تا کہ طلباء کتب خانے میں وقت گزاریں۔ اور ان کو تربیت دی جائے کہ

(i) کیٹلاگ کیسے استعمال کرنا ہے۔ (ii) کتاب کیسے ڈھونڈنی ہے۔

(iii) طلباء کو مطالعاتی دورے کروانے چاہییں۔ (ص 92)

Marfat.com

☆ آج قحط الرجال کا دور ہے ہمیں ایک مدرس کی ضرورت ہوتی ہے تو ہمیں بیسوں مدارس سے رابطہ کرنا پڑتا ہے۔ باوجود اس کے کہ ہر سال ہزاروں علما فارغ التحصیل ہوتے ہیں پھر بھی ان میں سے تدریس کے منصب پر بیٹھنے والے بہت کم ہوتے ہیں اور ہمیں ان کی تلاش کرنا پڑتی ہے اب تو حالت یہ ہے کہ اوپر میز پر اُستاد نے کتاب کھولی ہوتی ہے اور نیچے دراز میں شرح کھول رکھی ہوتی ہے کبھی کتاب کی طرف دیکھتا ہے اور کبھی شرح کی طرف دیکھتا ہے اور سبق پڑھاتا ہے ایسے اُستاد سے کوئی شاگرد اپنے ذہن میں اٹھنے والے سوال کا اظہار کرے گا تو اسے ڈانٹ نہیں پڑے گی تو اور کیا ہوگا؟ (ص 196)

ان اقتباسات اور علماء و زعما کے مقالہ جات سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوجاتی ہے کہ یہ مقالات علمی، وقیع اور مفید ہیں۔ فاضل مولف نے بھی ان کو بڑی محنت اور عرق ریزی سے مرتب کیا ہے۔ ضرورت ہے کہ ایسی تربیتی ورکشاپس دوسرے علمی ادارے اور دینی مدارس بھی کروائیں اور ان میں پیش کیے جانے والے مقالات و خطبات کو شائع کیا جائے۔

کتاب میں پروف کی غلطیاں نہ ہونے کے برابر ہیں بہترین کاغذ، مناسب موٹی تحریر اور گتے کی مضبوط جلد میں چھپائی گئی ہے۔

Marfat.com

تالیف: ذکر وفکر

مؤلفہ: حضرت مفتی محمد تقی عثمانی

حضرت العلامہ مفتی محمد تقی عثمانی، فاضل دیو بندی کا نام محتاج تعارف نہیں ہے آپ ایک جید عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ماہر قلمکار، ایک ژرف نگاہ دانشور، ایک حساس ادیب، ایک ماہر بیان قلمکار، ایک پر اثر خطیب، ایک باحوالہ کالم نگار اور ایک صاحب بصیرت عالم دین ہیں۔ آپ کی دو درجن سے زیادہ کتب آپ کی قابلیت اور مہارت قلمی پر گواہ ہیں ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی کی ایڈیٹری اور دارالعلوم میں آپ کی انتظامی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ تدریسی مصروفیات آپ کے کثیر المصر وف شخصیت ہونے کا ثبوت ہیں پھر آپ گاہے ماہے ملک عزیز کے اندر اور بیرون ملک اسفار پر جاتے رہتے ہین یہ آپ کی شہرت اور ہر دلعزیزی کی طرف اشارہ ہے جو چہار دانگ عالم میں آپ کے شاگردوں، مسلک دیو بند سے منسلک پرستاروں اور آپ کے عقیدت مندوں کے ہونے بلکہ زندہ ہونے کا ثبوت ہے جو آپ کے لیکچرز اور خطابات و مشافہات وغیرہ کے ذریعے مستفید ہوتے ہیں اس طرح آپ نہ صرف یہ کہ دین اسلام کی تبلیغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں بلکہ دین اسلام اور حدیث وسیرت پر غیر مسلموں کے شکوک وشبہات کے ''رفع'' کے لئے بھی مصروف عمل ہیں۔

مفتی محمد تقی عثمانی روزنامہ جنگ کراچی کے لئے ایک زمانے میں کالم لکھا کرتے تھے۔ ان میں سے پسندیدہ کالموں کا انتخاب آپ کے کسی منتسب نے کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے جس پر محترم مفتی صاحب کا چھ سطری پیش لفظ بھی صفحہ 3 پر موجود ہے۔ اس کتاب (مجموعہ کالم) کا نام ہے ''ذکر و فکر'' اور یہ کتاب گوناگوں خیالات، قسماقسم تحریرات اور نوع بہ نوع عنوانات سے بھری ہوئی ہے 57 عنوانات کے

Marfat.com

نت مفتی صاحب نے مشرق ومغرب اور شمال وجنوب کے ممالک، قوموں، رواجوں،
بروں اور دین اور وعظِ اخلاقی پر لکھا ہے بلکہ بہت خوب لکھا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

اپنے پہلے کالم میں مفتی صاحب نے ''شروع اللہ کے نام سے'' کے موضوع
کو مثالوں اور وضاحتوں سے بیان کیا ہے جس کا ماحصل یہ شعر ہے۔

میری انتہائے نگارش یہی ہے
ترے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

اپنی عمومی زندگی اور خصوصی مواقع پر ایک دوسرے کی آسانی کا خیال رکھنا،
س موضوع پر آپ نے دوسرے کالم میں خامہ فرمائی کی ہے اور اس کالم کو عنوان دینے
کے لئے درج ذیل شعر کے دوسرے مصرعے کو چنا ہے۔

تمام عمر اسی احتیاط میں گزری یہ آشیاں کسی شاخ چمن پہ بار نہ ہو

تیسرے کالم میں مفتی صاحب نے لاؤڈ اسپیکر کے ظالمانہ استعمال پر
معاشرتی، اخلاقی اور دینی تعلیمات کی روشنی میں گفتگو کی ہے ''رمضان کیوں آیا ہے؟
''میں مفتی صاحب نے رمضان المبارک کے منشور ومقصد کو اپنی گفتگو کا ہدف بنایا ہے۔
کولمبیا کے ایک خطرناک مجرم کلفر ڈاولسن کی چوری اور سینہ زوری کا واقعہ مفتی صاحب
نے صفحہ 36 پر بیان کیا ہے صفحہ 41 پر ''نو مسلموں کے مسائل'' کا بھی جائزہ لیا گیا
ہے۔ اس سلسلے میں مفید سفارشات بھی کی گئی ہیں۔ برطانیہ کی ٹوری پارٹی کے رکن
پارلیمنٹ اسٹیفن ملیگان کی رحلتِ پُر عبرت کا درس عبرت بیان صفحہ 48 پر زینت
قرطاس کیا گیا ہے۔ ''عید مبارک'' میں فلسفہ عید اور مسلمانوں کی خوشیوں اور روّیہ شکر
افزا کا ذکر کیا گیا ہے ''اپنی خبر لیجیئے'' میں انفرادی اصلاح کی اجتماعی اصلاح پر برتری اور
اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ ''اپریل فُول'' میں کفار (یہود ونصاریٰ) کی ایک ہتکِ مسلم
رسم پر رسمی اور معنوی گفتگو کی گئی ہے۔ حضرت مولانا سعید اصغر حسین صاحب دیو بندی

Marfat.com

کے ذکرِ خیر سے شروع کر کے ''رزق کا صحیح استعمال'' کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ انرجی کے ضیاع پر گفتگو ''اندھیر ہو رہا ہے بجلی کی روشنی میں'' میں کھل کر کی گئی ہے اس ارشادِ رسالت کو ''معاملات کی صفائی اور تنازعات'' میں مشرع کیا گیا ہے:

''آپس میں رہو بھائیوں کی طرح لیکن لین دین کے معاملات کرو، اجنبیوں کی طرح''

''حقوق وفرائض'' میں شیخ الہند مولانا محمود حسن دیو بندی کے خط/ درخواست کا حوالہ دے کر حلال وحرام کا فلسفہ سمجھایا گیا ہے ''دوہرے پیمانے'' میں آیات قرآنیہ کے حوالے دکھا کر مفتی صاحب نے فرض شناسی کی اہمیت وفضیلت کو واضح کیا ہے ''مبارک ہو'' میں اسلامی دعاؤں کی ہمہ گیری اور اصل راحت ''سکون قلبی'' پر روشنی ڈالی گئی ہے کالم ''چار پیسے کا فائدہ'' میں اسلامی احکام وعبادات کی دنیاوی نفع ونقصان پر فوقیت کا اظہار کیا گیا ہے۔ کسی دوسرے کی چیز یا قومی سہولت کو اس کی مرضی کے بغیر یا اجازت سے زیادہ حد تک استعمال کرنے کے نقصان کو ''چوری یہ بھی ہے'' میں واضح کیا گیا ہے۔ دیواروں پر بے دریغ اشتہارات چسپاں کئے جاتے ہیں یا لکھے جاتے ہیں اس خرابی کی برائی ''دیواریں یا نوٹس بورڈ'' میں دکھائی گئی ہے ''سڑکوں کا ناجائز استعمال'' میں حقوق العباد کی تلفی کے جرم کو کھولا گیا ہے۔ ''دھوکے کی تاویلیں'' میں دوسروں کے مال واسباب کی حفاظت اور بحفاظت واپسی کی تلقین کی گئی ہے۔

میں نے مفتی صاحب کے ''ذکر وفکر'' کے مقصد وحید کو مبرہن کرنے کے لئے صرف اکیس کالموں کے عنوانات اور ان کے موضوعِ گفتگو کی طرف اشارہ کیا ہے ورنہ اسی طرح کے عبر ونصیحت سے بھرپور چھتیس (36) عنوانات اور ہیں جن پر اشارہ کرنے میں ہی کم از کم دو صفحوں میں خامہ فرسائی کرنی پڑے گی۔ ''اب فکر ونظر'' کے بارے میں چند خصوصیات بیان کرتا ہوں۔

Marfat.com

1. کتاب کا انداز بیان نہایت دل نشین، مدلل، علمی، ادبی، دینی اور آسان فہم ہے۔
2. مفتی صاحب نے شستہ اُردو استعمال کی ہے جہاں ضروری ہوا عربی، انگریزی اصطلاحات ومترادفات بھی لکھ دئے ہیں تا کہ گفتگو اور بیان زیادہ آسان اور قابلِ فہم ہو جائے۔
3. فکر ونظر کے مباحثات میں مشاہدات بھی ہیں، محسوسات بھی ہیں، جوابات استفسارات بھی ہیں، موازنہ جات (Comparisions) بھی ہیں، تصحیحات بھی ہیں، گزارشات بھی ہیں، صلاح وفلاح کے خیالات بھی ہیں وضاحتیں اور تمثیلات بھی ہیں، نقد ونظر بھی ہے، حکایات بھی ہیں، کتاب اور تحریروں پر تبصرہ ورائے بھی ہے اور حوالے اور اشارے بھی ہیں۔
4. مؤلف موصوف کا انداز بیانِ رکاکت، طنز وتشنیع، عیب جوئی اور شرک و بدعت کے طعنوں سے پاک ہے۔ خرابیوں اور برائیوں کی طرف اشاروں میں تعمیمی انداز اختیار کیا گیا ہے۔
5. کتاب فِکر ونظر کے مضامین میں معلوماتی اور احکام ومسائل سے مملو تحریریں شامل ہیں ان میں اپریل فول، سوج گرہن، مہر شرعی، خطبہ نکاح، طلاق کا صحیح طریقہ، فتنے جو بتا دیئے گئے، حقوق و فرائض اور دوہرے پیمانے اہم تحریریں ہیں۔
6. مکمل دینی رنگ اور دینی تعلیمات سے بھرپور تحریریں بھی فکر ونظر کا حصہ ہیں۔ مثلاً شروع اللہ کے نام سے، جھوٹ کے پاؤں، یہ آشیاں کسی شاخ چمن پہ بار نہ ہو، لاؤڈ سپیکر کا ظالمانہ استعمال، رمضان کیوں آیا، ہے وغیرہ وغیرہ۔

Marfat.com

7. کچھ تحریریں فکر و تدبر کی دعوت دیتی نظر آتی ہیں۔ ان میں نو مسلموں کے مسائل، مجھے دیکھو جو دیدہ عبرت نگاہ ہو، عید مبارک، اپنی خبر لیجیئے، اندھیرا ہو رہا ہے بجلی کی روشنی میں، چار پیسے کا فائدہ، چوری یہ بھی ہے 'دیواریں یا نوٹس بورڈ، سڑکوں کا ناجائز استعمال، ہمدردی یا گناہ، لوگ کہتے ہیں، ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں، قاہرہ کانفرنس، پاکی اور صفائی اور دعوت یا عداوت۔

8. ان تحریروں میں تعلیم و احکام غالب ہیں رزق کا صحیح استعمال، معاملات کی صفائی، حقوق وفرائض، جھوٹ کے پاؤں۔

9. مفتی صاحب نے اپنی تحریروں کو پر اثر بنانے کے لئے اشعار کا استعمال بھی کیا ہے اس سلسلے میں صفحات 92، 216، 15 اور 113 کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔

10. وضاحتی اور تشریحی تحریروں میں مبارک ہو اور دھوکے کی تاویلیں قابل مطالعہ گفتگویں ہیں۔

11. اپنی تحریروں میں مفتی صاحب نے ''تعریفات'' بھی کثرت سے کوٹ (Quote) کی ہیں۔ اس سلسلے میں صفحہ 165 پر مجہول، صفحہ 279 پر مہر معجّل اور مہر موَجل، متملہ فتح الملہم اور حدیث کا مطالعہ اس سلسلے میں سود مند ہے۔

12. مفتی صاحب نے اکثر جگہوں پر قانون وضوابط بھی بیان کئے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ تحریریں قابل مطالعہ ہیں اسلام اور ٹریفک، لاقانونیت کیوں؟

13. کچھ عنوانات کے ذیل میں دو دو مضامین بیان کئے گئے ہیں ان میں فتنے، ہم بھی مُنہ میں زبان رکھتے ہیں، اور دُنیا کے اس پار کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

غرضیکہ حضرت مفتی صاحب مدظلہ، نے اپنی اثر بیانی، علم دانی اور قلمی صلاحیتوں کو خُوب کھول کر استعمال کیا ہے جس پر آپ کو میری طرف سے ہر طرح کے

Marfat.com

احترام اور اکرام سے بھرپُور سلام و مبارک قبول ہو۔ اگر مفتی صاحب فدوی کے اس فعل کو گستاخی نہ سمجھیں اور نظر ثانی فرمالیں تو درج ذیل نقاط پر توجہ فرمائیں۔

1. 62 پر سورۃ المائدہ کی آیت متن قرآنی کا ایک حصہ چھپ نہیں سکا جبکہ ترجمہ اصل سے زیادہ چھپ گیا ہے۔
2. 48 پر سطر چھ پر یہ مندرج ہے۔۔۔۔تو وہ صرف اس کی ٹانگوں میں زنانہ ساق پوش (Stockings) اور گارٹر بلیٹ تھی۔۔۔۔ (گارٹر بلیٹ کی وضاحت درکار ہے)
3. فارسی اشعار، محاورات اور تراکیب کے ترجمے نہیں دئے گئے اس سلسلے میں صفحات 15، 76 اور 176 کو ملاحظہ فرمالیا جائے۔
4. اکثر احادیث مبارکہ بلا حوالہ درج کی گئی ہیں۔ اخباری کالم میں تو مکمل حوالہ شاید ثقالت کا باعث سمجھا جائے مگر کتابی شکل میں مرتب کرتے وقت مکمل حوالہ دیا جانا مناسب تھا۔ صفحات 35 ، 21 ، 84 ، 83 کا حوالہ مناسب ہے 110 پر قرآن مجید کی آیت کا حوالہ بھی مفقود ہے۔ (اس کی ضرورت کم علموں اور مبتدیوں کے لئے بہت زیادہ ہے)
5. صفحہ 160 پر چوتھی سورۃ کی آیت 83 کا ترجمہ ٹھیک نہیں ہے۔ تصحیح کی جائے۔
6. صفحہ 311 پر انگریزی عبارت کے بعد ''ف'' (فائدہ) کی بجائے لفظ ترجمہ آنا چاہیے تھا۔
7. صفحہ 89 پر آخیر عبارت میں حدیث رسولؐ کا ترجمہ دیا گیا ہے اس کا دوسرا حصہ محتاج اصلاح ہے۔ اجنبوں کی بجائے اجنبیوں ہونا چاہیے۔

Marfat.com

8. کیا صفحہ 216 پر فارسی کے شعر کے دونوں مصرعے آگے پیچھے نہیں ہو گئے؟ ذرا چیک کرلیں۔

مفتی محمد تقی عثمانی کا قلمی کارنامہ ''فکر ونظر'' جہاں بے شمار قارئین روز نامہ جنگ کراچی نے شوق سے اور مزے لے لے کر پڑھا وہاں مجھ جیسے دور دراز کے اور نارسا قسم کے قارئین کے علم وفہم میں اضافے کا سبب بھی بنا ہے اللہ اس کو ہمارے ''عمل'' میں برکت کا سبب بھی بنائے۔ (آمین)۔

اُمید ہے کہ مفتی صاحب کی علم و دانش سے بھرپُور فکر ونظر، تراشے وغیرہ کی طرز کی اور کتابیں بھی یقیناً بصارت و دانش کو شاد کام کرتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کے قلم میں مزید برکت اور تاثیر عطا فرمائے۔ (آمین یاربّ العلمین)

Marfat.com

ماہنامہ: ''الرشید'' لاہور

مدیر: علامہ حافظ عبدالرشید ارشد

گرامی محترم مولانا حافظ عبدالرشید ارشد صاحب مدظلہ

السلام علیکم!

آپ کا شفقت نامہ دو ہفتے پہلے مل گیا تھا بوجوہ کوئی جواب نہ لکھ سکا چند ضروریات پیش خدمت ہیں اور آپ کی مہربان اور سرپرستانہ توجہ چاہتا ہوں۔

(1) لاہور کا علمی رسالہ ''المعارف'' میرے علم کے مطابق بند ہو چکا ہے آپ نے ''اخوان الصفا'' والا مضمون انہیں بھیج دیا ہے براہ کرم بتایئے کہ کیا یہ رسالہ پھر جاری ہو گیا ہے۔!!

(2) آپ کے سفارشی رقعہ کے ساتھ نواب سراج الدولہ کے عہد کے واقعہ ''بلیک ہول، ایک تحقیقی مطالعہ'' کے عنوان سے لکھا گیا مضمون ''حکایت'' کے شاہد جمیل صاحب کے حوالے کیا تھا۔ مگر چھ ماہ گزرنے کے باوجود بھی یہ مضمون وہاں شائع نہیں ہوا ہے آپ کی طرف سے یاد دہانی اور سفارش کروانا چاہتا ہوں۔

(3) دیو بندیوں کے عظیم عالم دین مولانا مولانا خلیل احمد انبیٹھوی نے ایک کتاب ''المفند علی المہند'' کے نام سے مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے رسالہ ''حسام الحرمین'' کے جواب میں لکھی تھی اس کا ایک نسخہ درکار ہے۔

(4) ماہنامہ ''الرشید'' لاہور بہت معیاری تعلیمی اور علمی جریدہ ہے اگر بار خاطر نہ ہو تو اس میں ہر ماہ ایک تازہ اور نئی نعت ضرور دیا کریں بے شک نعت سے

Marfat.com

پہلے آپ حمد بھی دیں مگر نعت ضرور دیں ''ماہنامہ الرشید'' لاہور کے سلسلے میں ہی چند مزید سفارشات اور ہیں کہ:

(الف) ہر ماہ کسی ایک قدیم کتاب ،تفسیر، حدیث، فقہ (یا کسی بھی موضوع پر حوالہ جاتی کتاب) کا مکمل تعارف اور اس کے بارے میں علماء قدیم و جدید (سلف و خلف) کی تائیدی و تنقیدی آرا اور تبصرہ ہائے اخبارات (اگر ہوں) ماہنامہ ''الرشید'' میں شامل اشاعت کیا کریں۔

(ب) میں ماہنامہ ''الرشید'' لاہور کے لیے ہر ماہ دو صفحات کا ایک عنوان ''ہدایت و موعظت'' کے نام سے لکھ سکتا ہوں اس سلسلے کے چند عنوانات میں خود لے کر جولائی میں حاضر خدمت ہوں گا۔

(ج) ماہنامہ ''الرشید'' لاہور کی تزئین کی طرف مزید توجہ دیں مثلاً ہر صفحے پر چوکھٹا، عنوانات کی کسی دوسرے رنگ سے کتابت ،صاحبِ مضمون کا مکمل پوسٹل ایڈریس جو عنوان والے صفحہ پر فٹ نوٹ کی جگہ پر واضح ایک مستطیل چوکھٹے میں دیا جائے۔ اور اگر الرشید کے بیک ٹائٹل پر ہر ماہ سید نفیس رقم کا خطاطی کا ایک شہ پارہ دیا جائے تو کیا ہی بات ہے۔ اسلامی فن خطاطی کے طالب علموں کے لئے ''نور علیٰ نور'' ہو جائے گا۔

(5) ماہنامہ الرشید کا ''نعت نمبر'' پچھلے دنوں میں نے پورا مہینہ لگا کر پوری توجہ سے پڑھا ہے ماشاء اللہ آپ کی علمیت ،حمیت ،عقیدت، تجربے اور خلوص کا شاہکار ہے اللہ پاک آپ کی اس محنت کو قبول فرمائیں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا آپ کو حاصل ہو (آمین) دونوں جلدیں آپ کی نہایت ہی نفاست اور ذوق جمالیات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

(الف) میں نے ''نعت نمبر'' سے اپنے مقالہ ''عقیدہ ختم نبوت اور نعتیہ ادب'' کے

Marfat.com

لیے بہت مواد حاصل کیا ہے۔

(ب) نعت گو شعرا کے گروہ کے گروہ ''نعت نمبر'' میں اپنی منتخب نعتوں کے گلدستے لیے حاضر نظر آئے۔

(ج) اردو، عربی، فارسی کے وقیع نعتیہ کلام کے علاوہ علاقائی زبانوں میں بہترین نعتیں ایک جگہ پڑھنے کو ملی ہیں۔

(د) اصناف شعر میں نعتیہ لٹریچر نے شعرو ادب کے شوقین حضرات کے ذوق کو بھی تسکین دی ہے۔

(ہ) نعت نمبر جلد اول میں سب سے. پہلا (تمہیدی مضمون) جو قرآن مجید میں نعتیہ بیان کے موضوع پر ہے بہت معلوماتی اور وقیع اور عقیدت مندی کا حامل ہے جو صاحبِ مضمون (مولانا محمد اشرف خاں سلیمانی) کے قرآن کے مطالعہ کا نچوڑ ہے اور ان کے خلوص عقیدت اور عشق رسالت کا آئینہ دار بھی۔

(و) ڈاکٹر ریاض مجید کا مضمون بھی معلُو ماتی اور روح پرور تھا۔ جس کو لازما رفیق مطالعہ وانیس فکر کرنا چاہئے ناچیز کی تحریر عنوان کے اعتبار سے جس بلند مرتبتی کی حامل ہونی چاہیے تھی اس سے کمزور رہی (وجہ میری کم علمی اور اناڑی پن ہے) لیکن بلند پایہ تحریروں میں یہ بھی شامل ہوگئی اور ''الرشید'' کی توجہ سے اچھی تحریروں میں جگہ پا گئی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

(ز) الرشید نعت نمبر میں کتابت کی غلطیاں بہت کم محسوس ہوئیں جو کہ طابع و ناشر کی توجہ اور باریک بینی کا ثبوت ہیں۔ اور پروف ریڈر کی عرق ریزی کا حوالہ

Marfat.com

بھی ہیں۔

(ح) نعت نمبر میں چند ایک نعتیں بہ تکرار چھپ گئی ہیں مثلاً

(ا) ''نور محمد نور کی نعت ۔ص ۱۱۹۰ اور ص ۱۱۹۱ پر، مولانا ضیاء القادری کی نعت۔ ص ۱۲۴۷ اور ص۔ ۱۲۴۹ جلد اول پر۔

(۲) ص ۲۳۱ پر عربی اشعار اور ان کے ترجمہ میں بھی فرق محسوس ہوا ہے براہ کرم ایک نظر دیکھیئے۔

(ط) دوسری جلد کا خاتمہ اس بات کا اشارہ دے رہا تھا کہ ابھی گفتگو اور مواد باقی ہے مثلاً اولیاء و صُوفیا کی نعتیں، فضائل نعت (قرآن اور حدیث کی روشنی میں) نعت اور اردو کا شعری ادب، نعت کا احترام اور تقاضے وغیرہ، اس کے علاوہ ان شعرا کا نعتیہ کلام بھی دینا چاہیے تھا جو بنیادی طور پر غزل یا حسن و عشق کے شاعر تھے۔ تا کہ ان کی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشقیہ وابستگی ثابت ہو جاتی۔

(ی) ہر صفحے پر سرِ عنوان آیۂ رحمت'' (وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ) اہل ایمان کو نوید بخشش سُناتی نظر آ رہی ہے اور ہر صفحے کے آخر میں حاشیے سے نیچے ''امام بوصیری'' کا مشہور عالم نعتیہ شعر عقیدت، محبت، اتباع اور دُعا کے جذبات سے معمور ملتا ہے جو امام صاحب کی عقیدت کیشی اور آپ کی ادب نوازی کا مظہر ہے۔

مَوْلَایَ یَا صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(ک) ہر صفحہ پر آپ نے جن حضرات کے ناموں، کمپنیوں، اداروں اور دارالعلوموں وغیرہ کے نام دیئے ہیں وہ علمی ادبی اور دینی وسائل میں ایک عجیب، خوشگوار

Marfat.com

اور تجرباتی اضافہ ہے یہ دراصل تشکر ہے ان حضرات کا جنہوں نے دامے درمے سخنے اور قدمے اس ''نعت نمبر'' کی اشاعت میں دستِ تعاون بڑھایا

(ل) ہر مسلمان کے ایمان کی روح و جاں حضرت محمد ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ ﷺ کا اہتمام آپ کے مؤدّب، عقیدت مند اور ''باادبؐ ہوشیار'' ہونے کا ثبوت ہے ماشاء اللہ جذبہء ادب اور زیادہ، اللہ آپ کے ایمان وایقان میں اور اضافہ فرمائے (آمین)۔

بحیثیت مجموعی ''الرشید'' کا نعت نمبر آج تک کے آپ کے علمی و قلمی کارناموں میں سب سے زیادہ حسین، وقیع اور قابل قدر شہکار ہے ایک مربوط تبصرہ لکھ کر علیحدہ سے بھجوا رہا ہوں براہِ کرم ''الرشید'' کی کسی اشاعت میں جگہ دیجیے گا یہ سب تو صرف آپ کی توجہ اور ریکارڈ کے لیے تھا۔ آپ کی مہربان توجہ کا طالب ہوں

سلام معہ الاداب کے ساتھ

Marfat.com

ماہنامہ: ''الرشید لاہور (نعت نمبر)

مدیر مسئول: عبدالرشید ارشد

۱۹۹۲ء بمطابق ۱۴۱۳ھ میں ماہنامہ ''الرشید لاہور نے دو جلدوں میں ایک ضخیم اور طویل نعت نمبر شائع کیا ہے اس نعت نمبر کے چھپنے کی دھوم تو پچھلے دو اڑھائی سالوں سے چاردانگ عالم میں مچی ہوئی تھی مگر یہ علمی، ادبی اور دینی شاہکار ایک صبر آزما انتظار کے بعد اب منصۂ شہود پر آیا ہے۔ بقول اقبال ''اقبال دیر سے تو آیا ہے مگر خُوب آیا ہے''۔

''نعت نمبر کیا ہے! حُسن ہے، رعنائی ہے، عقیدت ہے، بصیرت ہے، ادب ہے، تعظیم ہے، ایمان ہے، ایقان ہے، محبت ہے، مَوَدّت ہے، خلوص ہے، ہدیہ ہے، نذرانہ ہے، ہوشیاری ہے، بیداری ہے، احترام ہے، اکرام ہے، سامانِ بخشش ہے، پیمان وفا ہے، بے تعصبی ہے، بے ریائی ہے اظہار ایمان اور ثبوت ایقان ہے، نعت صرف کاغذ وحرف کا مجموعہ نہیں جذبے اور گرمی کا مظہر ہے کوشش اور لگن کا اظہار ہے عقیدت کیشی اور وفا شعاری کا ثبوت ہے۔''

ماہنامہ ''الرشید'' کے مدیر شہیر جناب علامہ عبدالرشید ارشد صاحب کے آج تک کے علمی وقلمی کارناموں میں سب سے زیادہ وقیع اور رفیع کارنامہ ہے الرشید نعت نمبر ان کے لیے یہ کارنامہ نہیں ''اعزاز'' ہے مگر میرے نزدیک ان کی بخشش کا سامان ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ''خوشنودی'' ہے۔ بقول شاعر

ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

Marfat.com

نعت نمبر کی جلد اول ۳۶۷ صفحات پر مشتمل ہے اور دوسری جلد ۲۷۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ مدیر مسئول مولانا عبدالرشید ارشد صاحب ہیں جبکہ مشاورتی ارکان میں بلاتعصب فرقہ ومسلک ہر طرح کے نعت گو شعرا و علماء موجود ہیں مثلاً رئیس مشاورت مولانا محمد اشرف خان، اراکین میں جناب حفیظ تائب، جناب حافظ لدھیانوی، جناب خالد بزمی، جناب علیم ناصری، ڈاکٹر فیوض الرحمان، جناب محمد جمیل خان، جناب فضل الرحمٰن فضل، سید محمد کفیل بخاری، جناب عزیز الرحمٰن فیروزی۔ ان صاحبانِ علم وذکاء کے علاوہ مجلس ادارت کے صدر مشہور شاعر اور علمی شخصیت سید نفیس الحسینی ہیں نعت نمبر سید انور حسین نفیس رقم کے خوبصورت ''قطعات'' سے مزین ہے جو بذاتِ خود ایک حُسن وخُوبی ہے بڑے سائز کی جلد اچھے مضبوط گتّے سے بنائی گئی ہے جس کے سر ورق پر گنبد خضریٰ آیہ رفعنا کے اردو ترجمہ کے ساتھ دعوت نعت گوئی ونعت خوانی دے رہا ہے کاغذ انتہائی قیمتی (آرٹ پیپر استعمال ہوا ہے جس کی تحسین وتزئین بھی مدیر صاحب کے اعلیٰ ذوق کا نمونہ ہے غرضیکہ نعت نمبر صوری ومعنوی خوبیوں کا مجموعہ ہے وہ اس طرح کہ:

1۔ ہر صفحہ کی پیشانی پر ''نفیس رقم'' کے ماہر قلم سے نمونہ خطاطی ''آیۂ رحمۃ اللعالمین'' (وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ) بہت دلکش انداز میں شان وشوکت دکھا رہی ہے۔

2۔ ہر صفحہ کے نیچے خطاطی کے مختلف اندازوں میں امام بوصیری کا خوبصورت نعتیہ شعر دیا گیا ہے جو بجائے خود ایک حُسن ہے، شعر یہ ہے۔

مَولَایَ یَا صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(اس مصرعہ کی جگہ یہ مصرعہ بھی لکھا گیا ہے یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ

Marfat.com

دَائِماً اَبَداً) دوسرا مصرعہ وہی ہے۔

3۔ ہر صفحہ پر تیرہ مرتبہ اِسم مبارک ''محمد'' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد۔ ۱۰۷ دفعہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تین رنگ میں دلکش حاشیہ شان بہار دکھا رہا ہے۔

4۔ ہر صفحہ تین رنگا ہے جس پر چار رنگوں میں لکھائی کتابت اور خطاطی کے طُغرے صفحہ کی رنگینی میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اور ہر صفحہ پر مرقوم ہے ''الرشید''

5۔ مضبوط جلد، رنگین سرورق پر گنبد خضرٰی آیہ رَفَعْنَا (وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ) کے اردو ترجمے سے مزین دعوت نظارہ دے رہا ہے۔

نعت نمبر (اول) میں صنف نعت سے متعلق صرف تین مقالے شامل اشاعت ہیں جلد اول کا آغاز مقالہ سے ہوا ہے جس کا عنوان ہے ''قرآن کریم میں نعت مصطفویؐ'' جو صفحہ ۱۵ تا ۴۷ تک ہے (۳۳ صفحات) عربی نعتیہ کلام صفحہ ۴۹ تا صفحہ ۳۹۹ کو محیط ہے جبکہ فارسی نعتیہ کلام صفحہ ۴۰۱ تا صفحہ ۵۱۲ کو محتوی ہے باقی تمام حصہ اور جلد دوم میں اردو پنجابی، پشتو براہوی، گوجری، کشمیری، بلوچی، سندھی زبانوں میں نعتیہ کلام ہے۔ تیرہ غیر مسلم نعت گوشعرا کا کلام بھی جلد دوم ۱۳۵۵ تا ۱۳۶۰ میں موجود ہے نعت النبیؐ کے عنوان سے ڈاکٹر ریاض مجید کا معلوماتی، فکری اور علمی مقالہ تقریباً پچاس صفحات پر مشتمل ہے جبکہ سید شبیر حسین شاہ زاہد (راقم سطور ہذا) کا مقالہ ''عقیدہ ختم نبوت اور نعتیہ ادب'' تقریباً تیس صفحات پر حادی ہے جس پر سات صفحات کا مدیر مکرّم کا اضافہ ہے صرف ختم نبوت کے عنوان پر بیس نعتیں ایک جگہ شائع کر دی گئی ہیں۔

''الرشید'' لاہور کے نعت نمبر کے حصہ عربی میں ''اشعار الصحابہ'' ہیں اور پھر عربی قصائد بھی دیئے گئے ہیں حصہ فارسی میں صلوٰۃ وسلام، اسماء مبارکہ، مدینہ، قصائد، مثنوی، ردیف وغیرہ کے تحت کلام جمع ہے اردو میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اسماء مبارکہ، صلوٰۃ وسلام، مدینہ، قصائد، مثنوی، ردیف، تاریخی، غیر منقوط، فوق النقاط، تحت النقاط، پوربی،

Marfat.com

مخمس، مسدس، تضمین، متفرقات، مستورات، آزاد، قطعات و رباعیات اور علاقائی کے عنوانات کے تحت نعتیہ کلام جمع کیا گیا ہے عربی نعتیہ کلام میں ہندوستانی مسلمانوں کا عربی کلام بھی جمع کیا گیا ہے جبکہ اس سے پہلے عربی کلام غیر ہندوستانی شعراء تک محدود رہتا تھا ''الرشید'' نعت نمبر عربی، فارسی، اردو اور علاقائی زبانوں میں اٹھارہ سو نعتوں کا مجموعہ ہے غرضیکہ یہ گزشتہ چودہ صدیوں کا ممکن حد تک مکمل ترین انتخاب ہے۔

مذکورہ نعت نمبر اپنی مثال آپ ہے مُلک عزیز میں اب تک متعدد نعت نمبر اور انتخاب شائع ہو چکے ہیں مثلاً شام وسحر کے سات نعت نمبر ''نقوش'' رسولؐ نمبر کی جلد دہم (مکمل نعت) گورنمنٹ ڈگری کالج شاہدرہ لاہور کے مجلّہ ''اوج'' کا دو جلدی نعت نمبر، لیکن ماہنامہ ''الرشید'' لاہور کا نعت نمبر سب میں حسین وجمیل ہے اور مکمل ترین نعت نمبر ہے۔ اگر چہ نعت بذاتِ خود ایک ''خوبی'' ہے جس سے رسائل وجرائد کی شان و وقار میں اضافہ ہوتا ہے مگر ''الرشید'' کا نعت نمبر ظاہری و باطنی خوبیوں میں اپنی مثال آپ ہے جو مدیر محترم مولانا عبدالرشید ارشد صاحب کی شب و روز کی کاوشوں، وسیع طباعتی تجربے اور علمیت، عقیدت اور عشق خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منہ بولتا ثبوت ہے جلد دوم کے اختتام پر پہنچ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ ابھی نعت کے سلسلے میں کچھ اور مواد باقی ہے جو اس نعت نمبر کا حصہ ہونا چاہیے مگر بوجوہ نہ ہو سکا۔ مثلاً

(الف) نعت کے آداب۔ نعت اور حمد میں فرق اور انتہائی حدود کا تعین۔ نعت لکھنے اور پڑھنے کے وقت احتیاطیں و آداب وغیرہ۔

(ب) صوفیا کی نعتیں۔ عہد بعہد۔ ان نعتوں پر تبصرہ، غیر محتاط کلام کا محاکمہ۔ مغلق کلام میں ''تطبیق وترجیح'' سلسلہ نعت اور قوالی کا رجحان وغیرہ۔

(ج) ایسے شعراء کی نعتیں جو بنیادی طور پر نعت گو نہ تھے جیسے میر حسن دہلوی کے نعتیہ اشعار وغیرہ بھی شامل اشاعت ہونا چاہییں تھے۔

Marfat.com

(د) خصوصی کلام پر خصوصی نظر مثلاً مرزا غالب کی مثنوی امتناع النظیر کی
تصنیف اس کے مندرجات اور اس پر گفتگو ۔ علامہ فضل حق خیرآبادی کی
فارسی تحقیق ''امتناع النظیر'' کا علمی جائزہ لیا جانا ضروری ہے۔

(ہ) فضائل نعت قرآن و حدیث، علمائے امت، صلحائے مِلّت، زعمائے لُغت و
بزرگانِ دین کی نظر میں۔ امید ہے کہ اگر مولانا عبدالرشید ارشد صاحب نعت
نمبر کا حصہ سوم لانے کا ارادہ رکھتے ہو جیسا کہ انہوں نے خود اعلان کیا تھا تو
ان موضُوعات پر تحریریں شامل کریں گے۔

ماہنامہ ''الرشید'' لاہور کے نعت نمبر میں خصوصی تعاون کرنے والوں نام ہر
صفحہ کے نیچے دیئے گئے ہیں یہ ایک خوشگوار عجیب اور جدید روایت ہے۔

کتابت کی غلطیاں نہ ہونے کے برابر ہیں دونوں جلدوں کے مکمل مطالعہ
میں دو تین الفاظ کی غلطی میری گرفت میں آسکی ہے اس طرح پیسٹنگ وغیرہ میں صرف
ایک جگہ خامی رہ گئی ہے (اول ۲۹۹) دو جگہ نعتیں بہ تکرار چھپی ہیں نور محمد کی نعت جلد دوم
صفحہ ۱۱۹۰ اور ۱۱۹۱ پر مکرر چھپ گئی ہے اسی جلد میں ۱۲۴۷ اور ۱۲۴۹ پر مولانا ضیاء القادری
کی نعت کا حصہ مکرر چھپا ہے جلد اول صفحہ ۱۳۱ پر عربی اشعار کے ترجمہ میں بھی فرق
ہے۔ اسی طرح جلد اول صفحہ ۴۰۲ پر حیاداری کی بجائے حیادارائی لکھا گیا ہے اور جلد دوم
صفحہ ۱۰۵۲ پر سانس کو سائنس لکھا گیا ہے (نعت آصف کرنالی)

مولانا عبدالرشید ارشد صاحب نے اس نعت نمبر کی تیاری میں جو انتھک اور
مخلصانہ کوششیں کیں اس کا کچھ کچھ اندازہ مجھے ہے۔ اہل قلم حضرات کے ہاں بار بار
حاضری، مواد کی چھان پھٹک کے لیے ماہرین و محققین سے رابطہ اور ''طباعت'' کے
سلسلہ کی تمام ضرورتوں کے لیے مولانا کی صبح و مساء کی فکر و پریشانی اگر مولانا کے
معتدل مزاج دیوبندی ہونے کا کوئی ثبوت چاہے تو مذکورہ نعت نمبر زندہ جاوید ثبوت

Marfat.com

ہے جس میں دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث ،شیعہ اور دوسرے نعت گو حضرات کی نعتیں بلا تفریق شامل کی گئی ہیں قصہ مختصر یہ نعت نمبر ارشد صاحب کا ایک شاہکار لازوال ہے اور یقینی وسیلہ بخشش ہے اب رہ گئی قیمت کی بات تو قیمت بظاہر کچھ زیادہ بلکہ یقیناً زیادہ محسوس ہوتی ہے مگر نعت نمبر کی دونوں جلدوں کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ قیمت تو کم بلکہ بہت کم ہے آج کے دور میں کتاب کا قیمتاً حاصل کرنا دِل گُردے کا کام ہے اسی چیز کو مدنظر رکھ کر مولانا نے کتاب کی دو قسم کی قیمتیں مقرر کی ہیں قسم اول ۱۵۰۰ روپے قسم دوم ۸۰۰ روپے کتاب مکتبہ رشیدیہ لمٹیڈ ۲۵ لوئر مال لاہور سے خوبصورت ڈبے میں بند منگوائی جاسکتی ہے۔

Marfat.com

کتاب: ''رویے میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے''

مولف: امیر حمزہ

محترم امیر حمزہ میرے میٹرک تک کلاس فیلو رہے ہیں اور بڑے بے باک اور صاف گو شخص ہیں۔ مسکرا کر ملنے والے کے ساتھ ہشاش بشاش چہرہ سے ملنے والے اور محبت کرنے والے کے ساتھ محبت کرنے والے شخص ہیں۔ 1975ء سے اب تک میری ان سے گنتی کی چند ملاقاتیں ہوئی ہیں کیونکہ آپ لشکر طیبہ اور پھر جماعۃ الدعوۃ کے محرک عہدیدار بنے۔ مجلّہ الدعوۃ کے مدیر بھی رہے اور اپنے نجی و جماعتی شغل ہائے مسلسل کی وجہ سے ننکانہ صاحب کو کم ہی وقت دے سکے۔ ویسے بھی جب بندہ گارڈ رکھنے پر مجبور ہوجائے تو اسے میل ملاقات کم کرنا ہی پڑتی ہے۔ امیر حمزہ بھی ہونے کے باوجود مجھ سے ایسے ہی جدا ہوگیا ہوا ہے۔ سالوں بعد کہیں ٹیلیفون پر ہیلو، ہیلو کی نوبت آتی ہے۔

گزشتہ دنوں کتاب سرائے لاہور سے امیر حمزہ کی تازہ تصنیف ''رویے میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے'' دستیاب ہوئی۔ پڑھ کر جی خوش ہوگیا امیر حمزہ نے رسول کائنات کے ''خاکے'' بنانے والوں کے سامنے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصل خاکے پیش کرکے، ان گستاخوں اور آزادیٔ اظہار کے دعویداروں کے خاکے اڑا دیئے ہیں۔ سبحان اللہ، ماشاء اللہ، الحمد للہ، یقین مانئے مجھے امیر حمزہ کے انداز بیان اور عقیدہ و ارادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رشک وغبطہ ہوا۔ بے اختیار دل سے نکلا۔

''اللہ کرے اسی طرح کے جذب و کیف آور بیانات کے لئے زورِ قلم اور زیادہ' اللہ کرے عشق رسالت اور زیادہ''

کتاب کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے طغرۂ خصوصی کو دیکھ کر ہوتا ہے۔

کتاب کے صفحہ اول پر یہ تحریر دل پذیر ہے۔

Marfat.com

''رویے میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے'' ایک ایسی کتاب ہے جس میں درج:

☆ ہر حدیث صحیح اور حسن!

☆ گستاخانہ خاکوں کا مدلل جواب!

☆ غیر مسلموں اور ذمیوں کے ساتھ ہمدردی لاجواب!

☆ عورتوں اور بچوں کے حقوق کا خوب خیال!

☆ جانوروں کے حقوق کا تحفظ بے مثال!

☆ گھریلو اور خاندانی زندگی پھول گلاب!

کتاب مذکور کے تیرہ ابواب ہیں جی ہاں! یہ تیرہ وہی عدد ہے جسے روشن خیال اور مہذب یورپ آج بھی ''منحوس'' قرار دیتا ہے۔ مدیر دارلاندلس سیف اللہ خالد نے عرض ناشر لکھی ہے پروفیسر حافظ محمد سعید نے تاثرات قلم بند کئے ہیں اور پھر ''پس دیوارِ زنداں'' بیٹھ کر ''سب جیل سے'' کے عنوان سے امیر حمزہ مولف کتاب ہذا نے سواسات صفحے کی رودادِ ذاتی ومحسوسات نجی رقم کئے ہیں یہ احوال ہے:

''رویے میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے'' کی تالیف کا، دوستوں کی تالیف قلبی کا، احبا کی تالیفات ثابتہ وصادقہ کا اور اپنے قلب عزیم وعزمِ صمیم کا''۔

نوے سرخیوں کے ساتھ یہ مؤقر و وقیع، متاثر کن، مفاخر کن اور ایمان افزا کتاب ''رویے میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے'' واقعتاً ارادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوب کر لکھی گئی ہے۔ صرف ابواب کی تصویر ہی کتاب کے مندرجات ومشملات کے تعارف کو کافی ہے۔

۱۔	مکہ سے مدینہ	صفحات ۲۵ تا ۳۰
۲۔	توحید کی دعوت	صفحات ۳۳ تا ۳۹
۳۔	شاہ مدینہ، نہ بادشاہ نہ شہنشاہ	صفحات ۴۱ تا ۶۴

Marfat.com

۴۔ یہود کے ساتھ حسن اخلاق صفحات ۶۸ تا ۸۴

۵۔ عیسائیوں کے ساتھ حسن سلوک صفحات ۸۸ تا ۹۶

۶۔ مشرکوں کے ساتھ بہتر برتاؤ صفحات ۹۹ تا ۱۱۰

۷۔ جانوروں کے حقوق کا تحفظ صفحات ۱۱۵ تا ۱۲۴

۹۔ بچے اور باپ کے محبت آمیز خاکے صفحات ۱۲۸ تا ۱۴۴

۱۰۔ ایک انسان کا قتل، ساری انسانیت کا قتل صفحات ۱۶۱ تا ۱۷۲

۱۱۔ جان سے بڑھ کر مہربان، سردارِ دو جہان صفحات ۱۷۵ تا ۱۸۶

۱۲۔ رفاہِ عامہ کی حفاظت و امان صفحات ۱۸۸ تا ۲۰۶

۱۳۔ ہر ایک کے ساتھ حسن اخلاق صفحات ۲۰۴ یا ۲۱۶

''رویے میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے'' کی سب سے پہلی (ذیلی) سرخی ہے 'ایک خوبصورت بچے کی آمد آمد'' اور سب سے آخری سرخی یا عنوان ہے ''سجدۂ لشکر اور دعا''۔ یہ آخری دُعا جہاں، زبانِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ہے وہیں مولف کتاب کے دل کی آواز بھی ہے۔ صرف دو دعائیں مع ترجمہ ''زیادتِ شوق'' کے نقطہ نظر سے نقل کرتا ہوں:

میرے اللہ، میرے مولا، عزوجل، تبارک وتعالیٰ
تو رحمان ہے، منان ہے اور تو حنان بھی ہے
لج پال بھی تو ہے اور غم ٹال بھی تو ہے
محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے حبیب بھی ہیں اور خلیل بھی ہیں
وہ ہمیں بتلاتے ہیں

اَقْرَبُ مَایَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاء

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

Marfat.com

اللہ اللہ ! اتنی دیر نہ کرنا کہ آس اور امید کا دھاگہ ٹوٹ جائے

پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز آتی ہے۔

ابن ماجہ کے صفحات سے آتی ہے

کتاب السنۃ کے دروازے سے آتی ہے

ضحك ربنا من قنوط عباده و قرب غيره

ہمارا رب اپنے بندوں کی ٹوٹی امید پر ہنستا ہے

کیونکہ اس کی جانب سے حالات کی تبدیلی قریب ہوتی ہے

میرے مولا ! ہم مان گئے

تیرے پیارے حبیب کی بات پر ایمان لے آئے

اللہ ! اب دنیا کو تبدیل کردے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پُر رحمت سیرت کو دنیا کا سائبان بنادے

دھوپ سے بچالے

تپتی لُو سے میرا رخسار بچادے

اسلام کی ایسی بادِ نسیم چلادے

جو پیار سے میرا گال تھپتھپادے

''رویے میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے'' کے تیرہ ابواب سے صرف چند اقتباسات نذرِ مطالعہ کرتا ہوں کہ جو حضرات کتاب کے مطالعہ کا لطف اس تبصرے کے ذریعے ہی محسوس کرنا چاہئیں وہ بھی محروم نہ رہیں۔ حق یہ ہے کہ اصل کتاب پڑھنے کا لطف و نظارہ کچھ اور ہی ہوتا ہے پڑھ کے تو دیکھئے۔

۱۔ قطعہ اول: اے خاکے بنانے والو! پتا ہے میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں گئے۔ رفیقۂ حیات کہاں لے کر گئیں؟ جی ہاں ! اس شخص کے پاس ، جو عیسائی تھا

Marfat.com

.....کرسچین تھا۔ صحیح بخاری میں ہے وہ عبرانی زبان کا کاتب تھا انجیل کو عبرانی زبان میں لکھا کرتا تھا..... یہ حضرت خدیجہؓ کے چچا کا بیٹا تھا اس کا نام ورقہ بن نوفل تھا۔ اس نے جب سارا واقعہ (پہلی غارِ حرا والی وحی کے نزول کا) سنا تو پکارا تھا۔

هَذَا النَّامُوْسُ الَّذِیْ نَزَلَ اللّٰهُ عَلٰی مُوْسٰی یٰا لَیْتَنِیْ فِیْهَا جَذْعًا لَیْتَنِیْ اَکُوْنُ حَیًّا اِذْ یُخْرِجُكَ قَوْمُكَ

(یہ تو وہی ناموس ہے جس کو اللہ نے موسیٰؑ کے پاس بھیجا تھا۔ کاش! آج میں جوان ہوتا، کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب (نبوت کے پیغام کی وجہ سے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی قوم اس شہر (مکہ) سے نکال دے گی۔ (بخاری ''بدء الوحی'')

اے خاکے بنانے والے عیسائیو! ورقہ بن نوفل عالم تھے بوڑھے تھے.....میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ورسالت کی پہلی تصدیق انہوں نے کی۔

۲۔ قطعہ دوم : ''میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرح دعوت کے میدان میں تمہارے وارثوں (مشرکین مکہ) کے لئے سراپا رحمت وشفقت تھے اسی طرح بھی تمہارے لئے دعوت کے میدان (فیلڈ) میں سراپا رحمت وشفقت ہیں..... میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

''میرا اور میری امت کا معاملہ مثال کے طور پر کچھ ایسا ہے کہ ایک شخص نے آگ جلائی پتنگے اور پروانے اس آگ میں گرنے لگ گئے چنانچہ میں .....اے میری امت کے لوگو! تمہاری کمروں کو پکڑ پکڑ کر تمہیں جہنم کی آگ سے بچاتا ہوں اور آوازیں بھی دیتا ہوں کہ آگ سے ہٹ (بچ) جاؤ۔ جہنم سے بچ جاؤ۔ لیکن میرے ہاتھوں سے پھسلتے جاتے ہو دھکم پیل کرتے ہوئے مجھ سے آگے بڑھ جاتے ہو اور جہنم میں جا گھستے ہو'' (صحیح مسلم، کتاب الفضائل)

Marfat.com

۳۔قطعہ سوم: ''اے اسرائیل کے یہودیو! آج سے پندرہ سال قبل تم لوگوں نے اپنے ملک کے اخبار میں مرے حضورؐ کا ایک خاکہ بنایا مجھے میرے ایک دوست نے انٹرنیٹ پر عبرانی اخبار نکال کر مجھے دکھایا میرے سعودی دوست کی آنکھوں میں آنسو تھے میں رو پڑا پھر اپنی اس حرکت کا آغاز تم نے چند سالوں بعد عیسائیوں سے کروا دیا۔ مجھے بتلاؤ، میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی قصور ہے کہ وہ انسانیت کو ذِلتوں سے نکال کر بلندیوں کی طرف لے جاتے ہیں؟

کوئی انسان مانے یا نہ مانے آج انسان کو جو عزت وتکریم اور انسانیت کے نام سے ''حق'' حاصل ہے اور میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی دیا ہوا ہے ایسے (مہربان ومحسن) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاکے بناتے ہوئے تمہیں ذرا بھر بھی شرم نہیں آئی؟'' (۴۸-۴۷)

۴۔قطعہ چہارم: ''مغرب کے اے لوگو: تم نے بولنے اور لکھنے کی آزادی ابھی کل حاصل کی ہے میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آزادی چودہ سو سال قبل دی تھی خود حق پر ہونے کے باوجود کڑوی کسیلی باتیں کہنے کی آزادی دی ہے (اوپری) ایک نمونہ پیش کیا ہے اعلیٰ ترین اخلاق پیش کیا ہے ..... ایسی پیاری ہستی کے خاکے بناتے ہو؟ میرے حضور کو پڑھے بغیر ہی قلمی خرمستیاں کرتے ہو، تحریری دولتیاں مارتے ہو۔ کیوں؟ .....آخر کیوں؟'' (۴۰۔۵۹)

۵۔قطعہ پنجم: ''میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فطری اور غیر متعصب اندازِ زندگی بھی ملاحظہ کرو اور تم اپنا رویہ بھی دیکھو کہ تمہارے بڑوں یعنی یہودی سرداروں سلام بن ابی حقیق اور حیی بن اخطب وغیرہ سے جب مکہ کے مشرکین نے نے پوچھا

اچھا! یہ تو بتلاؤ ..... کیا ہم حق پر ہیں یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؟

تو تمہارے سرداروں نے جھٹ سے کہا ''تمہارا دین (کفر وشرک) سچا ہے۔''

یعنی تمہارے بڑوں نے میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دینِ توحید کی دشمنی میں

Marfat.com

بت پرستی (اور شرک) کو حق قرار دیا اور آج تک تمہارا یہی رویہ چلا آ رہا ہے۔ ہماری دشمنی میں تمہارے اتحاد اور دوستیاں ہندوستان کے مشرکوں کے ساتھ ہیں اور ان کے ساتھ مل کر تم مسلمانوں کے خلاف ہر وقت منصوبہ بندی کرتے رہتے ہو..... کیا حضرت موسیٰؑ اور تورات کی تعلیم تمہیں یہی سبق پڑھاتی ہے؟ بالکل نہیں ..... ہرگز نہیں ..... حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ ہماری دشمنی میں ویسے ہی اندھے ہو کر حق و باطل کی تمیز کھو چکے ہو کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاکے خود بناتے بھی ہو اور ہندوؤں اور عیسائیوں سے بنواتے بھی ہو..... باوجود اس کے کہ میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ مہربان ہستی ہیں جو تمہارے بارے میں عدل کے ترازو کو ذرا سا بھی جھکنے نہیں دیتے..... تمہاری لاکھوں دشمنیوں کے باوجود..... حسد اور کینے سے بھرے سینے کے باوجود۔" (صفحہ ۸۴۔۸۳)

غرض "روئے میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے" میں فاضل مؤلف نے جہاں سرکار عالمیاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کارٹون (استہزا آمیز خاکے) بنانے پر یہود و نصاریٰ اور ملت کفر کا نام لے لے کر تعاقب کیا ہے۔ بیسیوں جگہ نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن وحدیث کی روشنی میں اصل و بے مثال کردار کے خاکے پیش کیے ہیں۔ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالم اسلام اور عالم انسانیت پر رحمت عامہ و خاصہ کو نمایاں کرتے نظر آتے ہیں اور کہیں گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پردہ یہودی ذہن کی کارفرمائی کو بے نقاب کرتے نظر آتے ہیں کہیں گستاخوں کی گستاخیوں پر انہیں لعن طعن کرتے ہیں اور کہیں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کردار نورانی پیش کر کے خاکہ تراشوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال لانے کا چیلنج دیتے نظر آتے ہیں کہیں عالم کفر کی متعصّبانہ جبلت کو نمایاں کرتے ہیں اور کہیں "اظہار حق" کا فرض ادا کرتے ہیں کہیں مرسل آخر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم تکریم انبیاء کی پردہ کشائی کرتے ہیں کہیں جدید دور کے روشن خیال ظالموں (امریکہ، برطانیہ

Marfat.com

ویورپ) کی تصور بدسلوکی کو صفحہ قرطاس پر لاتے ہیں اکثر جگہ سرکار رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمۃ للعلمینی کتاب کے صفحہ صفحہ اور گوشہ گوشہ میں چھائی ہوئی ہے۔ میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ..... کے ساتھ اندازِ بیان بہت متاثر کن اور دل افروز ہے مبارک، امیر حمزہ، مبارک۔

اور لکھو' بڑھ بڑھ کے لکھو۔ ہر مسلمان' عاشق رسول کے دل میں موجود ایمان کی چنگاری کو شعلہ جوالہ بنا دو جس میں شیطان کی شیطانی اور کافروں کا کفر جل جائے۔

اللھم ایدہ بروح القدس

Marfat.com

ماہنامہ: سب رنگ ڈائجسٹ

مدیر: ملک محمد ارشد

جناب محترم مدیر صاحب ماہنامہ سب رنگ ڈائجسٹ کراچی

السلام علیکم!

ماہنامہ سب رنگ ڈائجسٹ کراچی کی تیاری اور اشاعت کی ذمہ داری سنبھالنے پر اور اسے مستقل طریقے سے شائع کرنے پر میری طرف سے مبارک باد قبول فرمائیں۔

گرامی! یہ ستمبر ۱۹۷۵ء کی بات ہے میں میٹرک کا امتحان دے کر چند ماہ کے لئے فارغ تھا۔ لاہور کسی عزیز کے ہاں گیا اور واپسی پر ریلوے اسٹیشن کے بک سٹال سے دو چیزیں خریدیں علامہ طالب ہاشمی مرحوم کی ''معجزات سرو کونین'' اور ''سب رنگ'' ڈائجسٹ کراچی۔ پھر ہر ماہ سب رنگ پڑھنا میرا معمول بن گیا بعدازاں مزید کئی رسائل میرے خوان مطالعہ میں آنے لگے۔ مثلاً سسپنس ڈائجسٹ، داستان ڈائجسٹ، اردو ڈائجسٹ، سیارہ ڈائجسٹ، حکایت ڈائجسٹ، الف لیلیٰ ڈائجسٹ وغیرہ مگر سب رنگ ڈائجسٹ کا اپنا ایک جادو تھا جو سر چڑھ کے بولتا رہا اور اس کی ہمہ رنگی پر کوئی رنگ غالب نہ آسکا۔ سب رنگ ڈائجسٹ میں الیاس سیتاپوری کی تاریخی کہانی، ضیا تسنیم بلگرامی کا سوانحی مضمون مستقل سلسلے، ترجمہ کہانیاں، اُردو ادب کا عطر اور آخری کہانی باذوق قارئین کے لئے، یہ سب بڑے دل چسپ اور دل آویز سلسلے تھے جنہوں نے کبھی بھی اپنے قاری کو اپنے سحر سے نہ نکلنے دیا۔ کٹ پیس (تراشے) سب رنگ ڈائجسٹ نے متعارف کروائے۔ سب رنگ کا ٹائٹل پڑا پر کشش اور خصوصی رومانوی اہمیت کا

Marfat.com

حامل ہوا کرتا تھا اور ذاتی صفحہ تو مدیر (شکیل عادل زادہ) کے محسوسات کا اظہار ہوتا تھا پھر سب رنگ ڈائجسٹ کو کسی کی نظر کھا گئی۔ اس کا معیار تو کم نہ ہوا مگر طول طویل وقفوں نے اس کی شہرت اور مقبولیت کو گہنا دیا۔ کبھی سال بعد آرہا ہے کبھی دو سال بعد پھر تو اس پر مہینہ اور سال ہی لکھنا بند کر دیا گیا شمارہ نمبر لکھنے کا رواج آ گیا۔

صرف سُنا ہی نہیں نظر آرہا ہے اور کئی شمارے اس کا ثبوت ہیں کہ آپ (ملک ارشد صاحب مدیر موجودہ) نے سب رنگ کی تیاری اور طباعت و اشاعت کی زمام سنبھال لی ہے۔ آپ کی شب وروز کی محنت شاقہ کا ثبوت وہ چند شمارے ہیں جو باقاعدگی سے منظر عام پر آچکے ہیں۔ محنت بھی آپ خوب کر رہے ہیں کٹ پیس (تراشوں) کے انتخاب کے سلسلے میں جناب رفیق احمد نقش کا نام ازبر ہوتا جا رہا ہے ٹائٹل (چہرہ) اندرونی سیکیچز، کہانیوں کا معیار، کتابت، لکھاریوں کا تعارف اور وہی مخصوص طرز تحریر اور روایتی انداز بیان میں ہر تحریر کے بارے میں چند سطری رائے، اردو ادب اور عالمی ادب کی طویل و مختصر کہانیاں، سب خوب، بہت خوب بلکہ مرغوب و مطلوب کی حد تک جچتی ہیں۔ اگر آپ کی ٹیم کے کام کا معیار اسی طرح خوب سے خوب تر کی تلاش رہا تو وہ دن دور نہیں جب ہمارے پڑھے لکھے طبقہ کے تمام پیرو جوان اور ذکور واناث ہر ماہ سب رنگ ڈائجسٹ کے لئے دیدہ و دل کو فرش راہ کیا کریں گے۔

اگر آپ محسوس نہ فرمائیں اور آپ نے سب رنگ کے حقوق ملکیت کے ساتھ ساتھ اس کے تمام سابقہ شمارے (ریکارڈ) بھی خریدا ہو تو آپ کے علم میں یہ بات ہو گی کہ سب رنگ ڈائجسٹ میں کچھ مستقل سلسلے شائع ہوتے رہے ہیں جو ادھورے رہے اور آخر بند ہو گئے مثلاً شوکت صدیقی کا ناول جانگلوس یا بابر زمان خان کا بازی گر۔ ان کا سلسلہ جہاں سے منقطع ہوا تھا وہیں سے جوڑ دیں بہت سے قارئین سالوں سے ان کہانیوں کی مسلسل سحر طرازی کا شکار ہیں اور ان کا انجام دیکھنے کے متمنی

Marfat.com

ہیں۔اس معاملے کا جائزہ لیں اور ہمیں خوشخبری سنا دیں۔ دوسرا قابل توجہ پہلو یہ ہے کہ:

۱۔ ہر شمارے کے لئے ایک باحوالہ تاریخی کہانی کا التزام کریں۔

۲۔ ہر شمارے کے لئے کسی ولی اللہ کے حالات (سوانح وکرامات) کی تحریر و اشاعت کا التزام کریں۔

یاد رہے کہ یہ دونوں سلسلے سب رنگ ڈائجسٹ کی شناحت تھے اور اس وقت جب ڈائجسٹوں کا سیلاب نہیں آیا تھا۔ سب رنگ ڈائجسٹ میں یہ دونوں سلسلے باقاعدگی سے اور مآخذ کی فہرست کے ساتھ ظاہر ہوتے تھے۔ میں نے تاریخ اور تصوف کا بہت سا علم سب رنگ کے ان سلسلوں سے حاصل کیا اور پھر ان کو علیحدہ کر کے کتابی شکل میں جلد کروایا اور آج یہ گوشہ محققین کی زینت ہے اور مجھے عقیدت تھی الیاس سیتا پوری صاحب سے اور ضیا تسنیم بلگرامی صاحبہ سے پھر اثر نعمانی صاحب لکھتے رہے اور اول الذکر دونوں قلمکار سسپنس ڈائجسٹ میں چلے گئے۔ اب تو خیر سسپنس ڈائجسٹ سے بھی سوانحی سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور تاریخی ناول نگاری دوسرے قلمکار کر رہے ہیں۔ بہر حال آپ حضرات کے لئے یہ کام اتنا مشکل نہ ہوگا۔ مارکیٹ میں آپ کو ان شعبوں کے متخصصین مل جائیں گے۔

جس طرح نرگزشت ڈائجسٹ کراچی کی پہلی تحریر شخصیت پر ہوتی ہے جو حیات بھی ہوسکتی ہے اور متوفی بھی اسی طرح سب رنگ ڈائجسٹ بھی ایک سلسلہ سوانح شروع کرسکتا ہے جو کسی بھی شعبے کے نامور لوگوں پر مشتمل ہوسکتا ہے مثلاً نوبل انعام یافتگان، اردو تحریروں کے منتخبات (SELECTIONS) اور دوسری زبانوں کی تحریروں کے منتخبات مع اردو ترجمہ کا سلسلہ بھی شروع کیا جاسکتا ہے۔ پاکستانی شہروں کے تعارف یا بین الاقوامی شہرت کے مقامات کے تعارف پر بھی ایک سلسلہ کا آغاز کیا جا سکتا ہے۔ ایک تحریر حقائق کے موضوع پر بھی شروع کی جاسکتی ہے اور اس میں اردو اور

Marfat.com

دوسری زبانوں کے محاوروں کے پس منظر بیان کر کے قائین کو علم بانٹا جا سکتا ہے۔ فضل الٰہی عارف اردو ڈائجسٹ میں اس عنوان پر لکھا کرتے تھے۔

بہر حال نئے نئے جہان پیش کریں تا کہ سب رنگ ڈائجسٹ کراچی کے لئے ہر طبقہ کے لوگوں کی دل چسپی قائم رہے اگر ایسا ہوا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کو اخبار میں اشتہار نہیں دینا پڑے گا۔

امید ہے ہر طرح سے مع الخیر ہوں گے۔ میری طرف سے سب رنگ ڈائجسٹ کی ٹیم کی نگرانی اور رسالہ کی ادارت پر ایک بار پھر مبارک باد قبول فرمائیں۔

Marfat.com

کتاب: سچی خوشی

مترجم: کلیان سنگھ کلیان

میرا کلیان

سردار کلیان سنگھ کا پچھلے دس بارہ سال سے زیادہ مدت سے مجھ سے تعلق ہے اور یہ تعلق اُستاد اور شاگرد کا ہے۔ میں کلیان جی کو بچہ ہی سمجھتا رہا مگر ناول ''ساچ پتیہ چنے'' کا ترجمہ ''سچی خوشی'' کے نام سے دیکھ کر اندازہ ہوا کہ کلیان سنگھ اب بڑا ہو گیا ہے۔

ناول ''سچی خوشی'' کو میں نے سطر سطر، لفظ لفظ بغور پڑھا ہے۔ واقعی اس ناول میں ایک ایسے موضوع کو ٹچ کیا گیا جو تقریباً تمام مذہب میں مشترک ہے یعنی دین کے لیے جان قربان کرنے پر شہادت کا مرتبہ اور قربانی پر دلی سکون اور اطمینان یعنی ''سچی خوشی'' کا تحفہ۔

ناول کے ترجمہ میں ترجمہ نگار نے بہت ہی مناسب الفاظ استعمال کیے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ کلیان سنگھ کے پاس اُردو الفاظ کی کمی نہیں ہے۔ کہیں کہیں ہندی یا گرمکھی کے الفاظ ترجمہ میں بھی آ گئے۔ مگر ترجمہ نگار نے ان کا اُردو ترجمہ بھی بین القوسین دے دیا ہے۔ اس طرح یہ مختصر سا ناول ایک خصوصی پیغام ایثار بھی بن گیا ہے اور گرمکھی سے اُردو ادب میں ترجمانی کا نمائندہ بھی۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

اُمید ہے کہ ناول کا پلاٹ، پیغام اور ترجمانی قارئین کرام کو ضرور پسند آئے گی۔ میں تو کلیان سنگھ کو سکھ لہجے میں یوں مبارک باد دوں گا۔

''شاواوئی شاوا، لگیا رَو''

Marfat.com

ششماہی ''السیرۃ'' کراچی

مدیر: سید فضل الرحمٰن صاحب، سید عزیز الرحمٰن صاحب

محترم سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب کے قلمی شاہکار ''السیرۃ'' عالمی کے شمارہ نمبر ایک تا آٹھ ہر رسالے میں موجود مواد، جو آپ کے مجلّہ کے محققین کے علمی تبحر، فکرو نظر کی گہرائی، قلمی مشاقی، تحقیقی انداز، عشقیہ روح اور حوالہ جاتی صفت کا مظہر ہے، دیکھا تو بے ساختہ زبان سے نکلا اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ ''جوامع الکلم'' کے عنوان پر آپ کی مختصر احادیث رسولؐ پر مشتمل کتاب بھی میں نے منگوا کر پڑھی ہے۔ بے ساختہ زبان سے نکلا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي أَمْرِنَا ۔آپ کی تفسیر ''احسن البیان فی تفسیر القرآن'' کے اِشتہار بھی دیکھے یقیناً قابل مطالعہ شاہکار ہوگا [1] سیرت طیبہ پر آپ کی کتاب ''ہادی اعظم'' کا اشتہار بھی دیکھا ہے واقعتاً یہ بھی ایک قابلِ مطالعہ اور حوالہ جاتی کتاب ہوگی۔

جناب کو یہ عریضہ تحریر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ''تجلیات سیرت النبیؐ'' (جلد دوم) زیر ترتیب ہے۔ جس کا عنوان ہے ''سب سے اَوّلی واعلیٰ۔'' یہ آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسرے انبیاء ورسل پر برتری وفوقیت کے وہ قرآنی وحدیثی دلائل ہیں۔ جن کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کتاب کے ابواب اس طرح ہیں۔

باب اول: ترجمہ وتشریح تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ .... وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (سورۃ البقرہ۔251)

باب دوم: قرآن مجید کی ایک سوایک آیات متعلقہ سیرت محمدؐیہ مخصوص بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، پیغمبر اعظم واعلیٰ

1- یہ تفسیر بھی گوشۂ محققین میں منگوالی گئی ہے۔ الحمد للہ علی ھذا

Marfat.com

باب سوم: حدیث مبارکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُفْضِلِیَّتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ پر دال حدیثیں۔

باب چہارم: کتب سیرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا افضلیت علی الانبیا والمرسلین کے دلائل وحوالہ جات.

باب پنجم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضلیت علی الانبیا والمرسلین پر ستر دلائل (عنوانات) مکمل حوالہ جاتی وضاحتوں کے ساتھ تیار ہو چکے ہیں۔

101 کا پروگرام ہے۔

اس میں سے کئی ابواب لکھے جا چکے ہیں اور کمپوزنگ کے مراحل میں ہیں اگر آپ اپنی تصانیف سے حوالوں کی فوٹو اسٹیٹ ارسال فرما دیں تو بہت شکر گزار ہوں گا اور انہیں اپنی زیر قلم تصنیف میں شامل بھی کر دوں گا اور اگر کتب بھجوا دیں تو یہ آپ کی عین نوازش ہوگئی۔ یہ عطا ئیگی لوجہ اللہ ہو تو بھی قبول ہے اور اگر بقیمت و ہدیہ ہو تو بھی علی الرأس والعین ہوگا۔

میری تالیف ''تجلیات سیرت النبیؐ'' جلد اول سے قبل بھی ایک تحقیقی تصنیف ''عقیدہ ختم نبوتؐ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ'' شائع ہو چکی ہے۔ جواب تک ختم ہو چکی ہے اس کا دوسرا ایڈیشن اِن شاء اللہ، جلد آجائے گا۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود مظہری نقشبندی مجددی کی زیر نگرانی ''جہانِ امام ربانی'' کے عنوان سے ایک انسائیکلوپیڈیا ریفرنس بک منظرِ عام پر آ رہی ہے میری کتاب کا عکس اور دو مقالے ان شاء اللہ اس کی جلد دوم اور سوم میں شامل ہوں گے۔

1- عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

2- معمولات حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

اگر میرے پبلشر سے مل گئی تو اس کا ایک نُسخہ آپ کو بھجواؤں گا۔

Marfat.com

تبصرہ بر: ''سی ٹی بی ٹی [1] اور پاکستان''

مصنف: ملک مختار احمد (ایم اے)

پروفیسر ملک مختار احمد 1997ء سے گورنمنٹ گورونانک ڈگری کالج ننکانہ صاحب میں میرے کولیگ (Colleague) ہیں۔ نہایت محنتی ، بہت زیادہ ایکٹو (Active متحرک) اور بے حد مصروف، لائک اے بزی بی (Like a busy bee) شعبہ سیاسیات میں ان کا موجود ہونا شعبہ سیاسیات کی ناموری اور بلندی کو کافی ہے۔ حال ہی میں آپ نے ''سی ٹی بی ٹی اور پاکستان'' نامی کتاب مرتب کر کے اپنا شمار کتاب علم لوگوں میں کروالیا ہے۔اس طرح آپ اپنے احباب اور ساتھیوں میں ''چھپے رستم'' ثابت ہوئے ہیں۔

206 صفحات اور 21 مضامین پر مشتمل کتاب '' سی ٹی بی ٹی اور پاکستان'' کارڈ کور کے ٹائٹل کے ساتھ منظرِ عام پر آئی ہے جسے یقیناً درجنوں کتابوں، بیسیوں اخباروں اور سینکڑوں مضامین کے مہینوں تک مطالعہ کے بعد مؤلف موصوف نے مرتب کیا ہے پوری کتاب اور اس کے نوع بہ نوع مضامین مؤلف کی دن رات کی مسلسل محنت کا منہ بولتا ثبوت ہیں پاکستان کے ایٹمی دھماکوں، پاک بھارت چپقلش، پاکستان کی ایٹمی قوت کی امریکی مخالفت پر ملک صاحب نے کھل کر روشنی ڈالی ہے ایٹمی توانائی اور ایٹم بم اور آیئے ایٹم بم بنائیں، ان دو مضامین نے عام سطح کے قاری کو ایٹمی توانائی اور ایٹم بم کی ٹیکنالوجی کے سلسلے میں بنیادی سائنسی معلومات دی ہیں اور بڑے سادہ اور تشریح آمیز انداز میں این پی ٹی سے سی ٹی بی ٹی تک، سی ٹی بی کی شرائط ،دونوں مضامین کتاب کے عنوان سے سو فیصد متعلق ہیں۔

1- Comprehensive Test Ban Treaty

Marfat.com

پروفیسر ملک مختار احمد نے اپنی وقیع تالیف سی ٹی بی ٹی اور پاکستان میں ماہرین اسلحہ، ماہرین ایٹم وایٹمی توانائی، ماہرین امور خارجہ و ماہرین قانون اور ماہر ادب کی تحریروں اور ان کے فیلڈ آفس سٹڈی/شعبۂ تحریر سے متعلق قومی نکتہ نظر کو پیش کیا ہے زاہدہ حنا اور عطاء الرحمٰن کے مضامین فکر انگیز ہیں آخر میں سی ٹی بی ٹی پر جماعت اسلامی کا ریفرنڈم (Referandum) کے عنوان سے مضمون Facts and Figures کے ساتھ پوری قوم کی آواز نظر آتا ہے جسے ملک مختار احمد نے آخری صفحے پر شامل اشاعت کر کے ثابت بھی کر دیا ہے اس عنوان پر بھی ایک مضمون موجود ہے کہ کیا پاکستان کو سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے چاہییں یا نہیں!!

''سی ٹی بی ٹی اور پاکستان'' کے موضوع پر دو اور کتابیں بھی مارکیٹ میں موجود ہیں ایک کے مصنف معاذ حسن ہیں اور دوسری کے محمد آصف محمود۔ اگر ملک مختار احمد کی تصنیف ''سی ٹی بی ٹی اور پاکستان'' کے ساتھ مذکورہ دونوں کتابیں بھی مطالعہ کی جائیں تو سی ٹی بی ٹی کے حوالے سے ایک جامع اور مکمل مطالعہ ہو سکتا ہے اور قاری کے لیے کوئی تشنگی باقی نہیں رہ سکتی۔

ملک مختار احمد صاحب نے اپنی کتاب میں متعدد اخباری تحریریں اور مضامین کا انتخاب جمع کیا ہے مگر نہ تو تمام مضامین کے ساتھ ان کے رائٹرز کے نام لکھے ہیں اور نہ ان اخباروں کے نام دیئے ہیں جہاں سے یہ مضامین لیے گئے ہیں اگر حمید گل صاحب کے مسلسل چار مضامین شامل کتاب کرنے کی بجائے کسی دوسرے تجزیہ نگار کے مضامین کو بھی جگہ دی جاتی تو شاید کتاب کی رنگا رنگی میں مزید اضافہ ہو جاتا کتنا اچھا ہوتا اگر ملک صاحب ایک جامع قسم کا مضمون خود بھی لکھتے اور اپنے مطالعہ کی گہرائی اور گیرائی کا لوہا منواتے۔ مگر اب تو حال یہ ہے کہ بقول ڈاکٹر طفیل ہاشمی:

''اگر تمام مضمون نگار آئیں اور ''سی ٹی بی ٹی اور پاکستان'' میں

Marfat.com

سے اپنا اپنا مضمون لے کر چلتا بنیں تو ملک صاحب کے پاس
ڈیڑھ صفحے کے پیش لفظ کے علاوہ 204 خالی صفحے رہ جائیں گے"
ہذا پر زور سفارش کی جاتی ہے کہ ملک صاحب کم از کم بیس صفحے کا ایک مضمون خود بھی لکھیں اور اس عنوان پر اپنی قلمی مہارت، علمی قابلیت اور حالاتِ عالم پر بالغانہ نظر کے نتائج سے ہمیں بھی نوازیں۔

سی ٹی بی ٹی اور پاکستان میں ایک اور چیز کی کمی بُری طرح کھٹکتی ہے وہ ہے اصطلاحات کی انگریزی اور مخففات (Abbreviations) کی کمی اصل پوری کتاب پڑھ جایئے نہ این پی ٹی [1] کے اصل الفاظ (Abbreviations) کے مکمل الفاظ ملیں گے نہ سی ٹی بی ٹی [2] کے۔ این پی ٹی اور سی ٹی بی کا مکمل متن مع ترجمہ بھی شامل کتاب ہونا چاہیے اگر ملک مختار احمد صاحب اپنے نام کے ساتھ گورنمنٹ گورونانک ڈگری کالج نکانہ صاحب کا حوالہ رقم کر دیتے تو ان کی تحریر زیادہ مستند سمجھی جاتی۔۔۔۔

یہ ملک صاحب کی پہلی تالیف ہے جسے کسی حال میں بھی ایک کافی و شافی کتاب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ تاہم اس کتاب کا اگلا ایڈیشن ذرا بہتر انداز سے اور نئی ترتیب سے آنا چاہیے جس کی ملک صاحب سے توقع کرنا غیر معقول نہیں ہے۔

1- Non-Proliferation Treaty.
2- Comprehensive Test Ban Treaty

Marfat.com

کتاب :سفر جاری ہے (خودنوشت)

قلمکار: ملک مقبول احمد

لاہور کے مشہور و معروف اشاعتی ادارے مقبول اکیڈمی چوک اُردو بازار لاہور کے مالک، بانی، منتظم جناب ملک مقبول احمد صاحب کی خودنوشت سوانح ''سفر جاری ہے'' اس وقت میرے مطالعہ کی میز ہے۔ 455 صفحات کی اس کتاب میں ملک صاحب نے اپنے بارے میں وہ سب واقعات، تجربات، جگ بیتی وہڈ بیتی، خاندانی کوائف و مرحلہ وار ترقی کے تمام کوائف جمع کر دیئے ہیں جو کسی بھی سوانح یا خودنوشت سوانح میں ہونے ضروری خیال کئے جاتے ہیں۔ شائد یہ کتاب میرے ہاتھ نہ آتی اگر میرے محترم جناب شبیر احمد خان میواتی کا مجھے ملک صاحب سے متعارف نہ کرواتے اور ملک صاحب کی ''سفر جاری ہے'' میرے خریطہ علمی میں ڈالنے کی سفارش نہ کرے۔

کتاب کی ہارڈ کور کی جلد کو پلٹیں تو ایک خوبصورت، سادہ، سبز رنگ صفحہ آنکھوں کی تریاوٹ کو تازہ کرنے کے لئے خالی رکھا گیا ہے اس سے اگلے صفحہ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے طغرہ کے نیچے یہ دُعا رقم کی گئی ہے:

''صرف اللہ ہی ہے جس سے مدد چاہی جائے اور اللہ ہی کے کرم پر موقوف ہے مقاصد اور مرادوں تک پہنچنا اور کسی مقصد کے لئے سعی و حرکت اور اس کو حاصل کرنے کی قوت و طاقت صرف اللہ ہی سے مل سکتی ہے''

''سفر جاری ہے'' کے اندرونی سادہ ٹائٹل سے اگلے صفحہ پر انتساب ہے جو فاضل قلمکار نے اپنی ''بے جی'' کے نام سے اور اپنے ''ابا جی'' کے نام کیا ہے۔

شہرۂ آفاق فلسفی ژاں ژاک روسو کی آپ بیتی ''اعترافات'' مترجمہ امجد علی

Marfat.com

ٹی کا ایک اقتباس نقل کیا گیا ہے۔ جس کی چند سطریں نیچے درج کی جاتی ہیں:

''میں نے ہر وہ بات جو کہ قابلِ تعریف یا قابلِ اعتراض تھی پوری آزادی اور سچائی سے بیان کی ہے نہ میں نے کوئی جرم چھپایا ہے اور نہ ہی میں نے اپنے آپ میں کسی خوبی کا اضافہ کیا ہے۔۔۔ میں جیسا تھا خود کو دوسروں پر ویسا ہی ظاہر کیا ہے۔ کبھی حقیر، ذلیل اور کبھی بہت نیک، فیاض اور (ان سے بھی) برتر، اگر چہ لافانی طاقت (یعنی اللہ تعالیٰ) میرے پوشیدہ رازوں سے واقف ہے''

پیشِ لفظ ملک مقبول احمد کے قلم سے نکلا ہے اس کے بعد بارہ (۱۲) معروف ہنند اہلِ قلم کی آراء، تاثرات، تحسینیات ہیں جو انہوں نے ملک صاحب کے بارے ں اپنے دل کے گوشوں سے ڈھونڈ کر رقم کر دی ہیں ان معروف اصحاب کی تحریروں کے عنوانات ان کے اسماء گرامی کے ساتھ ذیل میں درج کرتا ہوں:

ایک ادبی دستاویز	ڈاکٹر صفدر محمود
ایک دلچسپ خودنوشت	علی سفیان آفاقی
عرض سدید	ڈاکٹر انور سدید
سادگی و پرکاری	ڈاکٹر طارق عزیز
ایک رومان پرور ادیب	اے حمید
شعیب نامہ	شعیب بن عزیز
ایک معتبر ادارہ	طارق اسمٰعیل ساگر
تقریظ	سید واجد رضوی
ایک مقبول بارگاہ شخصیت	ابو الامتیاز ع س مسلم
ادب کی شمع فروزاں	قاضی ذوالفقار احمد

Marfat.com

خلوص کا روشن چراغ قمر نقوی

ایک تاثر ڈاکٹر اللہ بخش ملک

کتاب اور اس کا تعارف بھی ملک مقبول احمد صاحب نے خود کروایا ہے اس کے بعد چودہ ابواب میں ملک صاحب نے اپنی زندگی کے دریچے کھول کر رکھ دیئے ہیں اور یہی اصل ہے اس کتاب کا۔ ملک صاحب کا خاندانی، ذاتی، ازدواجی، تعلیمی زندگی اور پیشہ ورانہ زندگی کا احوال اس زندگی میں نشیب بھی آئے اور فراز بھی، سکھ بھی آئے اور دُکھ بھی، پریشانیاں بھی آئیں اور راحتیں بھی، سعادتیں بھی آئیں اور تلخیاں بھی، رکاوٹیں بھی آئیں اور آسانیاں بھی، کاروبارِ زندگی کے اونچ نیچ اور روزگار کمانے کے مراحل بھی آتے رہے پھر ایک وقت ایسا آیا کہ سفر سعادت (حج کا سفر) بھی نصیب ہوا اور دربارِ نبیؐ میں حاضری کی عزت بھی ہاتھ آئی۔ ''چند حادثے زندگی کے'' چار حادثوں، ڈاکہ اور پیپر مل لگانے میں ناکامی کا ذکر کیا گیا ہے۔ صفحہ 175 پر چند ''مصنفین کا تذکرہ'' کے عنوان سے ملک صاحب نے چالیس 40 شخصیات کا تعارف مع ان کی تصویروں سے کروایا ہے اور چھ شخصیات کا تعارف بغیر تصویر کے کروایا ہے۔ صفحہ 204 پر مقبول اکیڈمی کی چند خواتین قلمی معاونین میں چھ خواتین کا تعارف بمعہ تصویروں کے اور دو خواتین کا تعارف بغیر تصویروں کے دیا ہے۔ صفحہ 209 پر دیگر مصنفین اور مترجمین کے ذیل میں بیس جیّدا اور معروف اہل قلم کے نام گنوائے ہیں۔

اپنے مضمون ''وکھری ٹائپ کے لوگ'' میں ملک مقبول احمد صاحب چند ایسے افراد اور واقعات کا ذکر کیا ہے جن کے رویہ نے ملک صاحب کو حیران کر دیا نتیجتاً ملک صاحب ان کا ذکر اپنی خودنوشت میں محفوظ کرنے پر مجبور ہو گئے مگر یہ حق ہے کہ ان میں سے جن حضرات نے ملک صاحب سے برائی کی ان کا نام لئے بغیر ذکر کیا گیا ہے اور جنہوں نے ملک صاحب سے حسنِ سلوک کا مظاہرہ کیا ہے ان کا نام لے کر سلوک اور

Marfat.com

کو سراہا گیا ہے۔ (۱) طویلے کی بلا بندر کے سر (۲) ایک مدیر اور ادیب (۳) گمنام
نگاہ ڈبلیو ڈبلیو (۴) ایک مشہور کالم نگار (۵) ایک اور نامور سکالر (۶) ایک معزز
ی نگار (۷) انوکھی ناراضی (۸) ایک معروف ادیب (۹) میری کتب فروش برادری
یک بندہ (۱۰) ایک شاعر کا کردار (۱۱) ایک پروفیسر ادیب ان تمام تحریروں میں
ے ہی عجیب واقعات، حادثات، محسوسات اور رویّوں کا ذکر ہے۔ جنہیں ایک
حب دل محسوس کرتا ہے اور ایک صاحب نظر یار رکھتا ہے۔

''صلو ا علیہ وآلہٖ'' کے عنوان کے تحت ملک صاحب نے اپنے ادارے
قبول اکیڈمی) کی چند ایسی مختصر مطبوعات کا ذکر کیا ہے جو اکیڈمی مفت تقسیم کرتی ہے
ان کے اشتہارات بھی اخبارات میں مشتہر کروائے جاتے ہیں۔

''تندرستی ہزار نعمت ہے'' میں ملک صاحب نے اپنی صحت اور بیماریوں کے
الے سے ایک تاریخ مرتب کی ہے اسی حوالے سے لوئی کوہنی کی کتاب ''علاج بذریعہ
نی'' کی افادیت کو عام کیا ہے۔

انٹرویو کے سلسلہ میں ہفت روزہ ''فیملی'' لاہور سے انٹرویو میں ملک صاحب
کی گفتگو کے ان فقروں کو ''بولڈ'' کیا گیا ہے۔

☆ کتابیں چھپتی زیادہ ہیں بکتی کم ہیں۔

☆ لوگوں میں مطالعہ کا ذوق نہیں رہا۔

☆ جو لوگ کتاب پڑھنا چاہتے ہیں ان کی جیب اجازت نہیں دیتی۔

☆ لائبریریوں میں کتابوں کے لئے بجٹ نہیں ہوتا ایک لائبریری جہاں پندرہ (15) برس میں صرف پانچ (5) کتابیں آئیں۔

☆ سفرنامے سب سے زیادہ پڑھے جاتے ہیں۔

☆ ایک لائبریری جس کے پاس کوئی کتاب نہیں ہے۔

Marfat.com

اور ایم اے راحت، ملک مقبول احمد کو مکاتیب محبت و الفت لکھنے والوں میں شامل ہیں۔

''مقبول اکیڈمی کی مطبوعہ کتابوں پر چند تبصرے اور کالم'' کے عنوان سے بتیس (32) کتابوں پر اخباری تبصرے شامل کئے گئے ہیں جو بڑی نامور اور قد آور شخصیات کے قلم سے نکلے ہیں۔ اگر چہ اخبارات میں تبصروں میں زیادہ تفصیل کی گنجائش نہیں ہوتی۔ تاہم جامعیت و اختصار کو ان تبصروں میں بڑی مہارت سے جمع کیا گیا ہے۔ ان تبصروں کی مختصر سی تفصیل درج ذیل ہے۔

میگزین، اخبار کا نام	کتاب کا نام	مصنّف	مبصّر
روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	پیغمبر رحمت	سید واجد رضوی	ڈاکٹر انور سدید
روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	حمد و نعت	ابوالامتیاز ع۔ س مسلم	ڈاکٹر انور سدید
روزنامہ ''مشرق'' میگزین لاہور	اسلام اور سیرت النبیؐ	ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی	-
روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	اسلام اور اچھی حکومت	سید واجد رضوی	ڈاکٹر انور سدید
ماہنامہ ''حکایت'' لاہور	احسن طرز حکمرانی	سید واجد رضوی	-
ماہنامہ ''تخلیق'' لاہور	خواجہ حسن نظامی کے مضامین	ڈاکٹر علی محمد خان	اسلم کاشمیری
روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	سخن ہائے آشنا	عبدالعزیز خالد	ڈاکٹر انور سدید
ماہنامہ ''قومی ڈائجسٹ'' لاہور	مٹی کا دیا	مرزا ادیب	ستار طاہر
ماہنامہ ''قومی ڈائجسٹ'' لاہور	کمانڈو	اے حمید	ستار طاہر
ماہنامہ ''قومی ڈائجسٹ'' لاہور	متاع دل	مرزا ادیب	ستار طاہر
ماہنامہ ''قومی ڈائجسٹ'' لاہور	سیر افلاک (منظوم ترجمہ)	عبدالعلیم صدیقی	ڈاکٹر عبدالکریم خالد
روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	سمجھوتا ایکسپریس	اختر جمال	ڈاکٹر انور سدید
روزنامہ ''جنگ'' راولپنڈی	پروین شاکر، فکر و فن	ادیب احمد پراچہ	شاد بھائی

Marfat.com

محکمہ تعلیم کے پاس بجٹ کم ہے کتابوں کا بوجھ ہے۔

روز نامہ ''دن'' لاہور میں انٹرویو کے دوران ملک مقبول احمد صاحبانِ
ز ارکو یہ تجاویز پیش کرتے ہیں۔

غیر معیاری کتابیں چھاپنے والوں کے خلاف حکومتی سطح پر کاروائی ہونی
ہیے۔

اخلاق یافتہ اور غیر معیاری کتابیں چھاپنے والوں کے خلاف حکومتی سطح پر
روائی کی جانی چاہیے۔

''مقبول اکیڈمی'' نے ابوالکلام آزاد کی ''آزادیٔ ہند'' شائع کی اور ''رن کچھ
یے چونڈہ تک'' نامی کتاب شائع کی تو ایک کتاب پر ادبا نے اور دوسری کتاب پر اعلیٰ
کام نے ملک صاحب کو خطوط ارسال کیے کسی میں محض کتاب کی وصولی کی رسید اور شکریہ
ہے اور کسی میں خیال آرائی اور گفتگوئے مزید پائی جاتی ہے۔ ان بارہ خطوط کی خوبی یہ ہے
کہ جیسے اور جس تحریر میں حضرات مکتوب نویسوں نے لکھا۔ ملک صاحب نے بعینہ شائع کر
یے خط بھی پڑھیے، قسم قسم کی تحریروں کا لطف بھی اُٹھایئے اور اکابر کے دستخط ۔ کے نمونے
(آٹوگراف) بھی محفوظ کیجئے۔ سرکاری خطوط Typed حالت میں ہیں۔

''چند ادیبوں کے خطوط'' میں مرزا ادیب کے خطوط سب سے زیادہ ہیں۔
علاوہ ازیں سیّد رئیس احمد جعفری، ڈاکٹر غلام جیلانی برق، اے حمید، مولانا حامد علی خان،
مرزا ادیب، مشفق خواجہ، ڈاکٹر انور سدید، ادا جعفری، حمید کاشمیری، محشر بدایونی، سید
قاسم محمود، محمد سعید، ڈاکٹر وحید قریشی، سید ضمیر جعفری، سید واجد رضوی، ستار طاہر، عذرا
اصغر، اختر جمال، قمر نقوی (طویل بحر کی نظم کے ساتھ)، ابو الامتیاز ع، س، مسلم، احسان
الحق سلیمانی، کلیم اختر، رضیہ فصیح احمد، غلام الثقلین نقوی، ناصر زیدی، جاوید امتیازی،
ثاقب رزمی، اظہر جاوید، خاور اعجاز، ڈاکٹر رشید امجد، ام عمارہ، علی سفیان آفاقی، تاج سعید

Marfat.com

روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	پاکستان کے پچاس سال	پروفیسر رفیع اللہ شہاب	ڈاکٹر انور سدید
روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	قائداعظم اوران کا عہد	سید رئیس احمد جعفری	-
روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	درخشاں پاکستان	محمد بدر منیر	ڈاکٹر انور سدید
روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	پیرس کی گلیاں	علی سفیان آفاقی	و۔ق
روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	بچوں کے لئے تاریخی کہانیاں (مقبول کلاسیک)	۳۲ مختصر کتب	ڈاکٹر انور سدید
روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	دورانِ سفر	علی سفیان آفاقی	ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی
روزنامہ ''جسارت، کراچی	جدیدیت کی تلاش میں	ڈاکٹر وحید قریشی	ڈاکٹر انور سدید
روزنامہ ''مشرق'' لاہور	ہاجرہ مسرور کے افسانے اور ستاروں کا جہاں	ممتاز شیریں	ڈاکٹر انور سدید
روزنامہ ''مشرق'' لاہور	دلاور فگاریاں (تنقیدی جائزہ)	ڈاکٹر انور سدید	سعید ملک
روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	فرقان جاوید، قرآنِ پاک کا منظوم اردو ترجمہ	عبدالعزیز خالد	مرزا ادیب
روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	انسائیکلو پیڈیا اصحابِ النبیؐ	ڈاکٹر ایم ایس ناز	مرزا ادیب
روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	ذرا انگلستان تک	علی سفیان آفاقی	مرزا ادیب
روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	غلام الثقلین نقوی کا افسانوی مجموعہ ''سرگوشی''	غلام الثقلین نقوی	مرزا ادیب
روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	گوروں کے دیس میں (سفرنامہ)	عطاء الحق قاسمی	مرزا ادیب
روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	نقشِ اول	ڈاکٹر تحسین فراقی	مرزا ادیب

Marfat.com

روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	انسائیکلو پیڈیا قائدِ اعظم	زاہد حسین انجم	مرزا ادیب
روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور	انقلاب ہے یہ لہو (ناول)	رزمی صاحب	مرزا ادیب
روزنامہ ''پاکستان ٹائمز'' لاہور	تمدن عرب	سید علی بگرامی	پروفیسر رفیع اللہ شہاب
روزنامہ ''نیشن'' لاہور	بر سبیل تنقید	ڈاکٹر انور سدید	محمد افسر ساجد

کتاب ''سفر جاری ہے'' کے بیک ٹائٹل پر ملک مقبول احمد صاحب کی خوبصورت پاسپورٹ سائز تصویر ہے جس کے ساتھ پانچ شخصیات کے اقتباسات دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں فاضل مؤلف نے کسی لاگ لپیٹ کے بغیر سچی سچی اور کھری کھری باتیں کر دی ہیں۔ سنتے تھے کہ پبلشرز بڑے ہوشیار ہوتے ہیں صفحہ نمبر 220 پر ''ناشرین اور الزامات'' کے تحت ایسے ہی اعتراضات نقل بھی کیے گئے ہیں مگر ''سفر جاری ہے'' پڑھ کر یوں لگتا ہے کہ پبلشر بڑے سادہ ہوتے ہیں۔ وہ چکر کھاتے ہیں اور ہوشیار رقسم کے قلمکاران کو بُدھو بناتے رہتے ہیں۔ کاش کہ میرا بھی کسی ایسے پبلشر سے واہ پڑا ہوتا۔ شائد ابھی یہ تبصرہ لکھنے کے بعد واہ پڑ جائے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وقت نے ملک صاحب کو بھی ہوشیار کر دیا ہو۔ بہر حال ملک صاحب کا ''سفر جاری ہے'' قابل مبارک کام ہے۔ جو سبق آموز بھی ہے محنتی لوگوں کے لئے رہنما بھی ہے۔ اور متوکل علی اللہ لوگوں کے ایمان کا اضافہ بھی ہے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

Marfat.com

مجلّہ: سُرن (ہجیرہ)

گورنمنٹ ڈگری کالج، ہجیرہ ضلع پونچھ (آزاد کشمیر)

کُنْ عَالِمًا اَوْمُتَعَلِّماً وَ لا تَکُنْ ثَالِثٌ فَتُھْلِكْ (حدیث نبویؐ)

محترم جناب پروفیسر عبدالصبور خان صاحب

السّلام وعلیکم ورحمتہ اللہ:

☆ آپ کا تحفہ انیقہ مجلّہ ''سرن'' موصول ہوا۔ بہت بہت شکریہ!

☆ بروقت شکریہ ادا نہ کر سکا۔ معذرت خواہ ہوں۔

☆ ماشاء اللہ الحمدللہ، سبحان اللہ، بہت اعلیٰ اور معیاری مجلّہ ہے۔ ۲۲۵ صفحات کے اس رسالہ میں آخری دو صفحوں میں ''آخر میں، مجھے بھی پڑھ لیں'' غالباً آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا شذرہ ہے۔ جو آپ کے خطاط ہونے اور باذوق ادیب ہونے کا ثبوت ہے۔

☆ پروفیسر سید بشیر حسین جعفری صاحب کی زیارت بھی ہوگئی۔ ماشاء اللہ۔

☆ پروفیسر عبدالصبور خان شیدائی کی زیارت بھی ہوگئی۔ ماشاء اللہ۔

☆ فہرست مشمولات سے یہ رسالہ محروم ہے تاہم معانی وموضوع کے اعتبار سے تمام تحریریں خوب ہیں بلکہ بہت خُوب ہیں۔

☆ پرنسپل کالج پروفیسر الف الدین صاحب کا باریش چہرہ دیکھ کر طبیعت بہت خوش ہوئی۔ توقع ہے کہ پرنسپل صاحب اپنے علم وعمل میں بھی ''نُورٌ علیٰ نُور'' ہوں گے۔

Marfat.com

اگر مجھے غلط فہمی نہیں ہو رہی تو آپ کے کالج کے پروفیسر محمد عاشق خاں صاحب دعوۃ اکیڈمی اسلام آباد کے دس روزہ کالج ٹیچرز اور نیٹیشن ورکشاپ 1999ء (نومبر) میں میرے کلاس فیلو اور روم میٹ رہے ہیں۔ اگر وہ تصدیق کر دیں تو ان سے میرا سلام کہیے گا۔ ورنہ۔۔۔۔۔ پھر بھی سلام تو کہہ ہی دیجیے گا۔

☆ مجلّہ کو سرسری نظر سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ نظم ہو یا نثر، تصویریں ہوں یا اداریے، آپ چھائے ہوئے ہیں۔ یہ آپ کے ''ورکر'' ہونے کی علامت ہے۔ جو کہ اچھی علامت ہے۔

☆ اپنے کالج کے دو شمارے بھجوا رہا ہوں۔ امید ہے کچھ نہ کچھ ضرور پذیرائی حاصل کر سکیں گے۔ اگر رائے کا اظہار ہو جائے تو کالج کے ادبی ریکارڈ میں لگ سکے گا۔

☆ باقی سب خیریت ہے اور خیریت ہی مطلوب ہے۔ ''احوال'' سے مطلع فرماتے رہیے گا اور۔۔۔۔ پھر ملیں گے۔

Marfat.com

کتاب: سپریم اپ ٹو ڈیٹ اسلامیات (لازمی) سال اول

جناب محترم غلام مصطفیٰ صاحب، ایم اے (اسلامیات)

جناب پروفیسر حافظ محمد شریف شاکر صاحب

جناب قیوم نظامی صاحب' ایم اے، ایل ایل بی

السّلام علیکم:

امیّد ہے کہ آپ ہر طرح سے مع الخیر ہوں گے۔

آپ کی مؤلّفہ و مصدّقہ کتاب سپریم اپ ٹو ڈیٹ (Supreme uptodate) اسلامیات لازمی ڈاک میں ملی، پڑھی، صرف قرآنی آیات کا مطالعہ کیا ہے جو آپ نے کتاب میں درج کی ہیں۔ آیات کا اغلاط نامہ بھجوا رہا ہوں۔ اس سے آپ حضرات کو اپنی کتاب کے معیار اور صحت کے بارے میں ایک حتمی رائے قائم کرنے میں آسانی ہوگی۔

۱۲	آپ نے درج کیا	اِنَّا لِلّٰہِ علی کلِ شئی قَدیر
	اصل ہے	اِنَّ اللّٰہَ عَلَی کُلِّ شَئیءٍ قَدِیرٌ
۱۴	آپ نے درج کیا	وَمَا اَرسَلنٰہ کَ مِن رَّسُوْلٍ
	اصل ہے	وَمَا اَرسَلنَا مِنَ رَّسُوْلٍ
۱۷	آپ نے درج کیا	اِنَّ اِلسشِّرکَ لَظُمٌ عِظیمٌ
	اصل ہے	اِنَّ الشِّرکَ لَظُلمٌ عَظِیمٌ
۱۷	آپ نے درج کیا حوالہ (النحل۔ ۲۵) سورت النحل میں آیت 21 تا 30 تک یہ آیت نہیں ہے۔ سورۃ النحل کا شک ہو سکتا تھا۔ وہاں بھی مذکورہ آیت	

Marfat.com

نمبر پر یہ آیت نہیں ہے۔ اصلاً یہ سورۃ لقمان کی آیت نمبر ۱۳ ہے۔

۲۶	آپ نے درج کیا	وَاُتَمَمْتُ عَلَيْكُم نِعْمَتِيْ	(تو نے مکمل کیا)
	اصل ہے	وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ	(میں نے مکمل کیا)
۲۷	آپ نے درج کیا	وَمَنْ يَّتبِعْ غَيْرَالْاَسْلَام	
	اصل ہے	وَمَن يَّبْتَغِ غَيْرَالاِسْلَام	
۲۸	آپ نے درج کیا	وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ خَاتَمْ النَّبِيّٖنَ	
	صحیح ہے	وَلٰكِن رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ	
۴۲	آپ نے درج کیا	قَل لِعِبَادِيَ لِلَّذِيْن	
	صحیح ہے	قُل لِعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	
۴۵	آپ نے درج کیا	وَقَالَ اللّٰهُ انّي مَعَكُمْ لَسْنْ اَقِمِ	
	صحیح ہے	وَقَالَ اللّٰه اِنِيّ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمْ	
۵۶	آپ نے درج کیا	وَقَا تِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوكُمْ	
	صحیح ہے	وَقَا تِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ	
۵۶	آپ نے درج کیا	اِنَّ اللّٰهَ اسْتَوٰى مِنْ الْمُؤْمِنِيْنَ	
	صحیح ہے	اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	
۸۱	آپ نے درج کیا	وَلَا تَعْفُوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ	
	صحیح ہے	وَلَا تَعْثَوا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ	
۱۰۷	آپ نے درج کیا	اَللّٰهُمَّ اِهْدِ قَوْمِيْ فَاَهُمْ لَايَعْلَمُوْنْ	
	صحیح ہے	اَللّٰهُمَّ اِهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَايَعْلَمُوْنَ	
۱۰۹	آپ نے فرج کو غرج لکھا	اَلصَّبْرُ وَمِفْتَاحُ الغَرَجِ (یہ حدیث ہے)	
	صحیح ہے	اَلصَّبْرُ وَمِفْتَاحُ الفَرَجِ	

Marfat.com

۱۱۳	آپ نے لکھا	فَاِنَّ لَہٗ مُعِیْشَۃً ضَنْکا	(ض کو ص لکھا)
	صحیح ہے	فَاِنَّ لَہٗ معیْشَۃً ضَنْکاً	
۱۱۳	آپ نے لکھا	عَنْ ذُکْرِالرَّحْمٰنِ نُقَبِّضْ	('ی' کو 'ب' لکھا)
	صحیح ہے	عَنْ ذِکْرِ الرَّحمٰنِ نُقَیِّضْ	
۱۱۴	آپ نے لکھا	وَلٰکِن مُتَّعتُمْ وَ اٰبَآءَ ھُمْ حَتّٰی نَسُوا	
	صحیح ہے	وَلٰکِن مُتَّعتَھُمْ وَ اٰبَآءَ ھُمْ حَتّٰی نَسُوا	
۱۱۴	آپ نے لکھا	یٰاَیُّھَا المُزِّیْلُ قُمِ الَّیْلَ	
	صحیح ہے	یٰاَیُّھَا المُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ	
۱۲۵	آنے لکھا ہے	فَکَیْفَ اِذَاجِبْنَا کُلِّ اُمَّۃٍ لبشَھِیْدٍ	
	صحیح ہے	فَکَیْفَ اِذَاجِئْنَا کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ	
۱۵۵	آپ نے لکھا ہے	لَا اَیمَانَ اِنْ لَّا اَمَانَہ لَہٗ	(یہ حدیث ہے)
	صحیح ہے	لَا اَیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ	
۶۰	آپ نے لکھا ہے	وَمَن یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاًم بَعِیْدًا	
	صحیح ہے	وَمَن یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً مُّبِیْنَاً	

(یہ سُورۃ احزاب کی آیت ہے)

احادیث اور دوسری کتابت کی غلطیوں پر ابھی میں نے نظر نہیں ڈالی۔ اگر آپ نے میرا یہ عریضہ درخورا عتنا سمجھا تو ان شاء اللہ مزید تحقیق بھی ہو سکتی ہے۔

دُعاؤں میں یاد رکھیئے گا۔

Marfat.com

ماہنامہ: ''السعید'' ملتان

مدیر اعلیٰ: صاحبزادہ علامہ سید حامد سعید کاظمی

ماہنامہ ''السعید'' ملتان کا اپریل ۱۹۹۵ء کا شمارہ حسبِ سابق اپنی تحریروں کے لحاظ سے بہت وقیع ہے۔ اِیغُونی بقرطاس، معجزہ عقل کے خلاف نہیں۔ حضرت امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ، اسلام اور ہماری زندگی اور روزے کی حالت میں ٹیکہ و ڈرپ معلوماتی اور حوالہ جاتی تحریریں ہیں۔ حضرت انسان اپنا آپ پہچان اور ''کبھی اے نوجوان مسلم، تدبر بھی کیا تو نے'' فکری رشحات ہیں۔ جرم + سزا = بے گناہی، موجودہ سائنسی افکار اور نفسیاتی احساسات کے حوالے سے ایک بالکل جدید اور معلوماتی تحریر ہے۔ ''السعید'' کا حصّہ انگریزی بھی بڑا خُوب ہے۔ ماشاء اللہ زبان و بیان دونوں متاثر کن ہیں۔ ایسی علمی، تحقیقی اور مدبرانہ تحریریں کسی ایک مجلّہ میں بیک وقت ملنی محال ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ یہ صرف ''السعید'' کی خصوصیت ہے۔

ویسے تو ''السعید'' کے مضامین کے معیار اور نکھار کے سلسلے میں میں اپنے آپ کو کوئی رائے دینے کا اہل نہیں پاتا۔ پھر بھی ایک تجویز ہے کہ اگر ہر مہینے کسی ایک قرآنی آیت یا حدیث یا مسئلہ متنازعہ پر ایک مضمون کسی صاحبِ علم سے لکھوا کر شاملِ اشاعت کیا جائے اور اگر حضرت علامہ سید حامد سعید کاظمی مدظلہ صاحب، مدیر اعلیٰ ''السعید'' کو مصروفیات اجازت دیں تو آپ کے قلم کا نکھار، بیان کی چاشنی اور استناد کی تو کیا ہی بات ہے۔ مثلاً آیاتِ خصوصی

قُلْ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ــــــ

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ تُخْرِجُوْنَ اِلَى النَّاسِ ــــــ

قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ ــــــ

Marfat.com

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ــــــ

جن آیات کی تعبیر و تفہیم میں اہلسنّت اور دوسرے مکاتبِ فکر میں اختلاف ہے یا ترجیحات مختلف ہیں۔ ان کا مکمل محاکمہ، دونوں فریقوں کے دلائل اور ان پر گفتگو۔

اسی نوع کی حدیثیں مثلاً

(۱) ''میں تمہیں پیچھے سے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے.....''

(۲) ''پہلے میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکتا تھا مگر اب میں زیارتِ قبور کی اجازت دیتا ہوں۔''

مَنْ رَاٰنِی فَقَدْ رَاءَ الْحَقَّ (جس نے مجھے دیکھا گویا اس نے حق کو دیکھا)

اس طرح مجھ جیسے مبتدیوں کے علم میں اضافہ ہو گا اور بڑی بڑی طویل ابحاث اور ضخیم کتابوں سے بے نیاز ہو جائیں گے پھر ان کو مذہب اہلسنت حق کے دلائل و وجوہ ترجیحات سے بھی واقفیت ہو گی۔ اسی نوع کا ایک مقالہ ناچیز نے وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى پر لکھ رکھا ہے۔ یہ مقالہ میری تالیف ''تجلیاتِ سیرتِ النبیؐ'' میں ''ایک قرآنی آیات اور مستشرقین'' کے عنوان سے شامل ہے۔ جس کے پبلشرز مقصود پبلشرز اردو بازار، لاہور ہیں۔

یہ بات کہنے کی تو ضرورت ہی نہیں کہ ایسی تحریروں کی زبان ''مقالاتِ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ'' جیسی ہونی چاہئے۔ یعنی نہ کسی پر حرفِ تنقید، نہ کسی کو نشانۂ ملامت، نہ زبان گھٹیا اور نہ حوالے غیر معیاری، مستند عقلی و نقلی دلائل و براہین ہوں۔ علمی گفتگو ہو شُستہ انداز ہو اپنی بات کا اثبات ہو جس نے ماننا ہے اس طرح بھی مان لینا ہے اور جس نے نہیں ماننا وہ اندازِ ہائے ''مناظرہ'' سے بھی نہیں مانے گا، گویا:

ہر کس فکر بقدر ہمت اوست

Marfat.com

''حدیثِ موضوعہ'' پر میری تحقیق چل رہی ہے۔ انشاء اللہ یہ ایک علمی اور تحقیقی مقالہ ہو گا۔ ''تفسیر قرآن اور اسرائیلیات'' پر بھی مطالعہ کر رہا ہوں۔ غلامی کا آخری حکم (سورۃ محمد آیہ ۴) پر مختلف تفاسیر اور نکتہ ہائے نظر کی روشنی میں بھی تحقیقی گفتگو زیرِ منقارِ قلم ہے۔ کچھ دوسرے احباب بھی اس طرح کی علمی، فکری اور دینی ابحاث و نقاط پر خامہ فرسائی کر رہے ہوں گے۔ ضرورت ہے کہ وہ سب مدّون و مؤلّف ہو کر طالبان علم و تشنگان تحقیق کے سامنے آئیں اور ان کے ذوق و شوق کی آب پاری کریں۔ واللہ اعلم بمرادنا

'' السعید'، کے اتنے خوبصورت ، معیاری اور علمی شمارے کی اشاعت اور مسلسل بہتر سے بہتر کی طرف عازم سفر دینی مجلّے کی تخلیق پر میں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

Marfat.com

کتاب: شیخ سرہند

مرتبہ: جمیل اطہر سرہندی

256 صفحات پر مشتمل جمیل اطہر سرہندی صاحب (معروف صحافی اور روز نامہ ''جرأت'' لاہور کے مدیر) کی تالیف ''شیخ سرہند'' اس وقت میرے سامنے موجود ہے 23 مضامین اور 4 نظموں پر مشتمل یہ کتاب شیخ مجدد حضرت شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی کے حالات اور کارناموں پر مشتمل ایک تذکرہ ہے جس کے مقالہ نگاروں میں پہلے سات مقالے جمیل اطہر سرہندی صاحب کے ہیں اس کے بعد ڈاکٹر پروفیسر بشیر احمد صدیقی صاحب، ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مجددی مظہری، ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب، پروفیسر ڈاکٹر غلام سرور صاحب، پروفیسر ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی صاحب، پروفیسر ڈاکٹر رحیم بخش شاہین صاحب، معروف اہل علم اور اہل قلم ہیں جبکہ دوسرے مقالہ نگاروں میں جناب زیڈ اے سلہری صاحب، پروفیسر انیس احمد شیخ صاحب، پروفیسر محمد عارف اظہر صاحب، پروفیسر سعید احمد خاں صاحب، پروفیسر حافظ اعتبار احمد خان صاحب اور پروفیسر عبدالعزیز خان نیازی معروف اہل علم و محققین ہیں۔ سید انور علی ایڈووکیٹ، صوفی غلام سرور نقشبندی، عبدالکریم ثمر ''شیخ سرہند'' کے عقیدت مند اور تحقیق نگار ہیں صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری، آستانہ عالیہ شرق پور شریف کے معروف ولی اللہ حضرت میاں شیر محمد کے وہ فرزند ارجمند ہیں جو موجودہ دور میں جماعت اہلسنت کی جانب سے سلسلہ نقشبندیہ کی آبیاری کر رہے ہیں آپ کا موقّر مقالہ ''مکتوبات کے آئینے میں'' کتاب زیر تبصرہ کی زینت ہے غلام صابر قدیری، کلیم عثمانی، حافظ لدھیانوی اور ڈاکٹر اقبال سرہندی کی نظمیں اور منقبتیں بھی کتاب ہذا میں شامل ہیں جن سے کتاب کا ادبی حُسن مزید نکھر گیا ہے۔

Marfat.com

''شیخ سرہند'' کے تمام مضامین و مقالہ جات مختلف اجتماعات (یوم مجدد وغیرہ) میں پڑھے گئے ہیں جن کو جمیل اطہر سرہندی صاحب نے ایڈٹ (Edit) کیا ہے اور کتاب کی تالیف و اشاعت میں مکرم صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی نے جمیل اطہر صاحب کے دست راست کے طور پر کام کیا ہے۔ اس کتاب کے مندرجات پر ایک نظر ذیل میں ڈالی گئی ہے۔

☆ ''اللہ والوں کی سرزمین'' میں جمیل اطہر سرہندی صاحب نے سرہند شریف کا تعارف کروایا ہے اور اس مردم خیز علاقہ کے مردانِ حق کو نمایاں کیا ہے:

❁ ''حضرت امام ربانیؒ'' میں شیخ مجدد کے حالات اور کارنامے مندرج ہیں۔

❁ ''صاحبِ اسرار'' میں تعلیماتِ امامِ ربانیؒ کا احاطہ کیا گیا ہے۔

❁ ''بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی'' میں تحریک اکبری کے جواب میں تحریک مجددی کا ذکر ہے

❁ ''مسلم قومیت کا داعی'' میں دوقومی نظریہ کے سلسلے میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کا بنیادی کردار واضح کیا گیا ہے۔

❁ ''اکبر کا دین الٰہی'' میں دین الٰہی یا توحید الٰہی کا تعارف کرواتے ہوئے امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کی مساعی جمیلہ کو سامنے لایا گیا۔

❁ ''وحدت الوجود سے وحدت الشہود تک'' میں عظیم متصوفانہ نظریہ ''ہمہ اوست'' اور ''ہمہ از اوست'' پر روشنی ڈالتے ہوئے ''شیخ مجددؒ'' کے نکتہ نظر کی صائبیت کا اعلان کیا گیا ہے یہ تمام مضامین و مقالہ جات جناب جمیل اطہر سرہندی صاحب نے رقم فرمائے ہیں۔

❁ ''مجدد سے قائد تک'' میں زیڈ اے سلہری مرحوم نے تحریک مجددی کا تسلسل ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

- ''سرمایہ ملت کا نگہبان'' میں پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب نے اکبر کی گمراہی کے خلاف مسلمان امت کا دفاع کرنے کے سلسلے میں اقدامات شیخ احمد سرہندیؒ گنوائے ہیں۔
- ''نفسِ گرم کی تاثیر'' میں ''پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے اپنے مخصوص تحقیقی طرزِ تحریر میں حالات وواقعات مجددی کو روشن کیا ہے۔
- ''گرمیٔ احرار'' میں ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب نے حریت وغیرت مجددی کو روشن وبین کیا ہے۔
- حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نے ''مکتوبات کے آئینے میں'' کے تحت تعلیمات مجددی پر روشنی ڈالی ہے۔
- ''احیائے دین کا نور'' میں سید انور علی ایڈووکیٹ نے تجدید واحیائے دین محمدی کا ذکر کیا ہے اور اس سلسلے میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کی کوششوں کو شامل کیا ہے۔
- ''نرالی شان کا مجددؒ'' صوفی غلام سرور نقشبندی کا مقالہ ہے جس میں انہوں نے مجدد صدی اور مجدد الف ثانیؒ پر خالص علمی کلام کیا ہے۔
- ''دانائے راز'' میں پروفیسر انیس احمد شیخ نے اپنے ادیبانہ انداز میں شیخ مجددؒ کی خدمات وارشادات کو کھول کھول کر بیان کیا ہے۔
- ''ولولۂ حق'' میں عبدالکریم ثمر نے بدعات اکبری وجہانگیری کے خلاف شیخ احمد سرہندیؒ کے مجددانہ رویہ کو کھولا ہے۔
- ''تجدید دین'' میں پروفیسر محمد عارف اظہر نے شیخ مجدد الف ثانیؒ کے دور میں دم توڑتے ہوئے ''اسلام'' میں ان کی قولی وعملی تعلیمات اور تحریک کے ذریعے جان ڈالنے کا تذکرہ کیا ہے۔

Marfat.com

- ''شیخ مجدد الف ثانیؒ''، ''خواجہ باقی باللہؒ کی نظر میں''میں پروفیسر ڈاکٹر غلام سرور نے شیخ مجدد کی عظمت وجلالت کو''لسانِ باقی باللہ'' کے ذریعے بیان کیا ہے۔
- ''آفتاب درخشاں''ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی کا مقالہ ہے جس میں انہوں نے اکبری ومجددی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے پاکستان میں احیاء دین کی ضرورت کی طرف اشارہ کیا ہے۔
- ''مقام مجددؒ، اقبال کی نظر میں'' مشہور ماہرِ اقبالیات ڈاکٹر رحیم بخش شاہین کا مقالہ ہے جس میں انہوں نے مقام مجددؒ کو کلامِ اقبال کے حوالوں سے متعین کیا ہے۔
- ''بہترین جہاد''میں پروفیسر سعید احمد خاں اور''صراطِ مستقیم''میں پروفیسر حافظ اعتبار احمد خان نے شیخ مجدد کی رد بدعات واحیائے سنت محمدیؐ کا ذکر اور تعلیمات وعقائدِ مجدد کو نمایاں کیا ہے۔
- ''مرید سے مراد تک''میں پروفیسر عبدالعزیز خاں نیازی نے تصانیف مجدد الف ثانیؒ کا تذکرہ کیا ہے۔

منظوم کلام میں''سرہند'' کے عنوان سے نظم میں سرہند شریف کا تذکرہ کیا ہے''مردِ قلندر''میں کلیم عثمانی نے تعلیمات وخدماتِ شیخ احمد سرہندیؒ پر روشنی ڈالی ہے''کاشف اسرار''میں حافظ لدھیانوی نے''منقبت شیخؒ''، لکھی ہے اور''اے مجددؒ'' کے عنوان سے ڈاکٹر اقبال سرہندی نے فیوض مجددی گنوائے ہیں۔

''شیخ سرہند''میں کہیں کہیں مکتوبات امام ربانی سے اقتباسات دے کر تعلیماتِ مجددی بغیر کسی تبصرہ کے بیان کی گئی ہیں مثلاً ص66 ص140۔وغیرہ مولانا منظور احمد نعمانی دیوبندی کی تصنیف'' تذکرہ مجدد الف ثانیؒ کے'' اقتباسات دو جگہ

Marfat.com

دے کر عظمت امامِ ربانی کو روشن و واضح کیا گیا ہے ص168 پر خواجہ محمد صادقؒ فرزند اکبر امام ربانیؒ کے حالات و اقوال کے ذریعے اولادِ مجدد کی بزرگی اور علو مرتبی کو واضح کیا گیا ہے ص178 پر پروفیسر محمد اسلم مرحوم کے مضمون (سفر نامہ) ''حاضر ہوا میں شیخ مجددؒ کی لحد'' پر میں اکبری حالات کے پس منظر میں حضرت مجددؒ کا مقام اور اشعارِ اقبال کی روشنی میں حضرت مجددؒ کی تعلیمات کو بین کیا ہے ص194 پر'' معاملہ ہی کچھ اور ہے'' کے زیر عنوان حضرت مجددؒ کی تحریک اور مقصد تحریک پر روشنی ڈالی گئی ہے ص224 پر حضرت خواجہ محمد سعیدؒ کے حالات بیان کر کے حضرت مجددؒ کے صاحبزادوں کا تقویٰ اور تصرف دکھایا گیا ہے ص238 پر'' عروۃ الوثقیٰ'' حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے حالات بیان کیے گئے ہیں کتاب کے آخری صفحہ پر آئینہ ماہ وسال'' کے زیر عنوان حریت مجدد الف ثانیؒ کے احوال میں سنین اور تاریخیں نمایاں کی گئی ہیں کتاب ہذا کے فلیپ (اندرونی ٹائٹل) پر مصطفیٰ صادق صاحب (معروف صحافی) نے مولف کتاب ہذا کے بارے میں تحسینی کلمات کہے ہیں جبکہ دوسرے فلیپ (بیک ٹائٹل) پر مشہور تجزیہ نگار'' کالم نویس اور صحافی ہارون الرشید کے مولف کتاب کے بارے میں تحسینی کلمات درج کئے گئے ہیں کلیم عثمانی مرحوم کی ایک منقبت ص38 پر دی گئی ہے جبکہ دوسری منقبت بیک ٹائٹل پر دی گئی ہے جو امام ربانیؒ کی غیرت ایمانی اور جرأت فاروقی پر منظوم گواہی ہے۔

''شیخ سرہندؒ'' میں اگر چہ مقالہ جات میں حوالوں کا التزام کیا گیا ہے مگر اکثر مقامات پر اہم گفتگوئیں بغیر حوالہ مندرج ہو گئی ہیں مثلاً ص21 پر سطر نمبر 16 تا 25 کی گفتگو کا حوالہ مذکور ہونا چاہیے تھا مضمون ''صاحب اسرار'' کے ص42 کے تمام پیروں کے حوالے مذکور ہونے چاہییں تھے'' بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی'' کی عبارتوں میں کسی ایک کا حوالہ بھی نہیں دیا گیا جبکہ عبارتیں قابل توجہ ہیں'' وحدت الوجود سے وحدت الشہود تک'' کے بیانات حوالہ جات کے متقاضی تھے مگر محروم حوالہ رہے ص100 پر ڈاکٹر

Marfat.com

غلام مصطفیٰ خان کا حوالہ بھی کتاب کے نام وصفحہ کے بغیر آیا ہے ص138 پر مذکور دس شرائطِ مجددیؒ کا حوالہ آنا چاہیے تھا کیونکہ اسی زیر تبصرہ کتاب میں یہ شرائط سات بھی مذکور ہوئی ہیں دیکھیئے ص35 (آخری پیرا) ص57 (سطر نمبر 5 تا 8) ص100 (آخری پیرا) ص 166 (سات شرائط) ص 175 (صرف دو شرطیں) سطر 11، ص 174 پر (آخری دوسطریں) حضرت مجددؒ کو تخت دہلی کے پیش کیے جانے کا ذکر ہے مگر حوالہ کے بغیر، ص ۵۶ پر (آخری دوسطریں) بھی یہی گفتگو ہے مگر حوالہ ندارد۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کا مقالہ تحقیقی معیار کے مطابق ہے جس کی وجہ سے ''شیخ سرہند'' کو تحقیقی کتاب کہا جا سکتا ہے ''زالی شان کا مجددؒ'' میں صوفی غلام سرور نقشبندی ثم مجددی نے ایک علمی نقطہ کو کھول کر بیان کیا ہے اگر آپ اس علمی گفتگو کے مآخذ ہی لکھ دیتے تو تفصیل کے طالب کو اصل مراجع کی طرف جانے میں آسانی ہو جاتی۔

جہانگیر بادشاہ نے ''شیخ مجددؒ'' کو پس دیوار زنداں محبوس کیا تو خواب کا ذکر آتا ہے کہیں یہ ذکر کہ خواب جہانگیر کی بیٹی کو آیا (نام ندارد) مثلاً ص ۱۷۵ (سطر ۷) ص ۲۳۴ (سطر ۱۵ تا ۱۸) ایک جگہ یہ مذکور ہوا ہے کہ خواب جہانگیر کو خود آیا جس میں کسی بزرگ نے جہانگیر سے کہا'' اے جہانگیر تو نے شیخ سرہندی (مجدد الف ثانیؒ) پر بڑا ظلم کیا وہ امام وقت اور اسلام کے مجدد ہیں اور تیری بیماری (اُن دنوں جہانگیر بیمار تھا) کا اصل سبب ہی وہ ہیں انہیں رہا کر کے شفا حاصل کر'' اس پر جہانگیر نے فوراً حضرت کی رہائی کا حکم جاری کر دیا ص ۳۵ (سطر ۱۸ تا آگے تک) اب اس کی تحقیق کرنا فاضل مرتب کا کام تھا کہ کون سا خواب مستند ہے اور کیوں؟ مگر ایسا نہیں ہوا۔

''نور اسلام'' مجدد الف ثانیؒ نمبر حصہ اول صفحہ نمبر ۵۸ میں صوفی فضل دین فدا کھیم کرنی کا ایک نذرانہ عقیدت'' ہے جس کا آخری بند اس طرح ہے:

Marfat.com

بُجھا کے دین الٰہی کی ظلمتوں کا چراغ
فریب کفر پہ خنداں ہیں شیخ سرہندی
سیاہ خانہ۔ اکبر کا سحر توڑ دیا !
وہ آفتاب درخشاں ہیں شیخ سرہندی
خزاں کا خوف نہیں ان کی شاخوں کو فدا
سدا بہار گلستاں ہیں شیخ سرہندی

ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی صاحب کا مقالہ ''آفتاب درخشاں'' میں ص ۲۱۱ پر اسی بند کے پہلے دو شعر (رباعی) درج ہے جس میں پہلے شعر کا دوسرا مصرعہ غلط ہے (غالباً کتابت کی غلطی ہے) شاعر کا نام مفقود ہے اور فدا کھیم کرنی کی رباعی کو اسی صفحہ ۲۱۱ پر درج بالا رباعی کے ساتھ گڈمڈ کر دیا گیا ہے۔

ماہرین مجدد الف ثانیؒ تھوڑی سی تدقیق و تحقیق سے یہ ابہام بآسانی دور کر سکتے تھے جبکہ درج بالا رباعی پروفیسر انیس احمد شیخ کی ہے جو ان کے نام کی تصریح کے ساتھ ان کے مقالہ ''دانائے راز'' میں ص ۱۵۱ پر موجود ہے۔

ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی کا مقالہ بڑا فکر انگیز ہے انہوں نے ہر پیرے کے آخر میں ہمارے موجودہ حالات میں پاک بھارت نظریات یا پاکستان کے اندرونی معاملات کی طرف اشارہ کر کے نکتہ آفرینی پیدا کی ہے مثلاً ص ۲۰۹ پر اکبر کے ''صلح کل'' کے نظریہ پر روشنی ڈال کر آج کے نعرہ ''ہندو مسلم بھائی بھائی'' کا رد کیا ہے دورِ اکبری میں ہندوؤں کی دیدہ دلیری اور مسلمانوں کی کسمپرسی کا ذکر کرتے ہوئے پاکستان کے موجودہ حالات میں غیر مسلم تنظیموں اور NGO's کے کردار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ص ۲۱۰ پر قانون پاکستان کی دفعہ 298-D کے تحت غیر مسلم کو مسلمان بنانے کے عمل میں سدراہ قانون سازی کا ذکر کیا ہے جو ہماری حکومت کا لاء کمیشن (LAW

Marfat.com

COMMISSION) کرنے والا ہے عہد اکبری میں سور اور کتے کی ''پاکی'' کا ذکر تے ہوئے موجودہ دور میں گورنمنٹ کالج لاہور کے تعلیمی نصاب میں سور اور کتے پر تعریفی مضامین کی طرف اشارہ کیا ہے اکبر کے زمانہ میں'' شیطان پورہ'' کا ذکر کرتے ہوئے بادشاہی مسجد لاہور کے دامن میں ''ہیرامنڈی'' (سرکاری چکلہ) کی دنایت و شناعت کا ذکر کیا ہے غرضیکہ نعیمی صاحب نے اپنی ہلکی ہلکی نشتر زنی سے مسلمانان پاکستان کو عام طور پر اور پیروان مسلک مجددی کو خاص طور پر ہوش میں لانے کی کوشش کی ہے۔

''شیخ سرہندؒ'' میں مضامین کی رنگارنگی دیکھ کر یہ خیال آیا ہے کہ اگر درج بالا پہلوؤں سے کتاب کا خیال رکھا جاتا یا اب بھی اگلے ایڈیشن مین اسے پیش نظر رکھا جائے تو کتاب ایک ''ریفرنس بک'' بن سکتی ہے اگر چہ یہ کتاب اب بھی ریفرنس بک ہے مگر اس درجے کی نہیں جس درجے کی عام طور پر ''ریفرنس بکس'' ہوتی ہیں۔

سردار علی قادری صاحب (غالباً متوسلین آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں سے ہیں) ان کا علمی و تحقیقی کام برعنوان دین اکبری وتحریک مجددی اگر چہ نُور اسلام مجدد الف ثانی نمبر جلد سوم میں چھپ چکا تھا اگر اس میں سے ایک دو چیدہ و چنیدہ مضامین ''شیخ سرہندؒ'' میں ری پروڈیوس (RE- PRODUCE) کر دیئے جاتے تو صاحبِ قلم کی حوصلہ افزائی ہو جاتی اور صرف ''شیخ سرہند'' پڑھنے والوں کی معلومات اور فکر جلا پاتی اسی طرح ناچیز (پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد) کا مقالہ بھی اگر شامل کتاب کر دیا جاتا جو کئی سالوں تک مؤلف کتاب جناب جمیل اطہر سرہندی صاحب اور صوفی علام سرور نقشبندی صاحب کے پاس کِک بیک اور کِک فارورڈ ہوتا رہا آخر ''گُم'' ہو گیا تو شاید شیخ سرہند پڑھنے والے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے حالات اور تحریک عقیدہ کو ختم نبوتؐ کے تناظر میں دیکھتے اب قارئین کو یہ سب عقیدہ ختم نبوتؐ اور

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانیؒ ''(شائع کردہ گنبد خضریٰ پبلی کیشنز دربار مارکیٹ لاہور) میں پڑھنا پڑے گا مگر اس سلسلے میں فاضل مولف اور فاضل ماہر مجددیات کو اس لیے الزام نہیں دیا جا سکتا کہ ''شیخ سرہندؒ'' میں شامل تمام مضامین و مقالہ جات لاہور میں ہونے والے مختلف جلسوں اور کانفرنسوں میں پڑھے گئے جبکہ دونوں کام (میرے زیر قلم اور جناب سردار علی قادری کا تحقیقی کام) کسی جلسہ یا کانفرنس کی رونق نہیں بن سکے۔

بحیثیت مجموعی کتاب کے تمام مضامین لائق مطالعہ ہیں اور شیخ مجددؒ کے متوسلین کے لیے عقیدت میں اضافہ کا باعث ہیں عام قارئین کے لیے معلومات کا خزانہ اور ایک ریسرچ سکالر کے لیے گائیڈ لائن کا کام دیں گے اللہ جمیل اطہر سرہندی صاحب کو اور صوفی غلام سرور صاحب کو اجر عطا فرمائے اور ان کے قلم میں برکت اور تاثیر دے۔ آمین والحمد للہ رب العالمین۔

Marfat.com

کتاب: عقل و ایمان کے شکاری

مؤلف: پروفیسر افضل علوی

پروفیسر افضل حسین علوی ایک صاحب علم، صاحب مطالعہ اور صاحبِ دانش شخصیت ہیں۔ آپ ایم۔ اے فارسی ہیں مگر آپ کا مطالعہ و دستگاہ فارسی سے زیادہ انگریزی میں ہے اور آپ کی عمیق نظری انگریزی سے زیادہ اسلامیات اور دوسرے علوم میں ہے۔

میرا علوی صاحب سے ''ٹاکرا'' اس وقت ہوا جب 7 نومبر 1994ء کو میں نے گورنمنٹ گورونانک ڈگری کالج ننکانہ صاحب بطورِ لیکچرر جوائن کیا (اس کی تفصیل دوسری جگہ دی جا رہی ہے)۔ آہستہ آہستہ آپ میری سوجھ بوجھ کے اور میں اُن کی دانش و علمیت کا قائل ہو گیا۔ آپ کے قلمی شاہکار ایک ایک کر کے میرے مطالعہ میں آئے اور پھر ان کے تعارف و معارف کی تہیں کھلتی چلی گئیں۔ علوی صاحب میرے پرنسپل رہے ہیں (پرنسپل گورنمنٹ گورونانک ڈگری کالج ننکانہ صاحب) مجھے آپ کو قریب سے بھی اور دُور سے بھی، لوگوں کی زبان و رائے سے بھی اور آپ کی قلمی تصویروں سے بھی دیکھنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مقام و مرتبہ میں برکت دیا ور آپ کو ''قدس سرہ العزیز'' کے اعزاز سے نوازے کیونکہ آپ اب مرحوم ہو چکے ہیں۔

آپ کی قلمی و تبصراتی تصنیف ''عقل و ایمان کے شکاری'' اِس وقت میرے زیرِ مطالعہ ہے۔ کتاب کیا گویا تجزیہ و تبصرہ کا ایک نادر شاہکار ہے۔ اس میں شامل تیرہ مضامین صفحہ 27 تا صفحہ 283 دو سو چھپن صفحات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کتاب کا انتساب آپ نے تین سطروں میں یوں لکھا ہے:

''ان خوش نصیب ترین اہلِ ایمان کے نام

Marfat.com

جن کے دامنِ زندگی پر
شرک و بدعت کا کوئی دھبا نہیں"

صفحہ ۸ پر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا یہ خوبصورت شعر صاحب عقل وشعور قارئین کو دعوت غور وفکر دے رہا ہے:

ہم کو تو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی
گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن

صفحہ ۹ پر بھی علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر عقل وشعور کو ایک خاص سمت میں دعوت تدبر دے رہا ہے:

میراث میں آئی ہے انہیں مسندِ ارشاد
زاغوں کے تصرف میں ہیں عقابوں کے نشیمن

"عقل وایمان کے شکاری" کا دیباچہ بڑے متاثر کن الفاظ میں اور بڑی دلکش ترتیب میں نوائے وقت لاہور کے سنڈے میگزین کے ایڈیٹر جناب شریف کیانی صاحب کا تحریر کردہ ہے۔ جو علوی صاحب کے فن تحریر اور وجہ تحریر پر روشنی ڈالنے کو کافی ہے۔

پروفیسر افضل علوی نے "عقل وایمان کے شکاری" کا پیش لفظ اپنے قلم سے "کھلبلی ہی تو مچ گئی" کے عنوان سے لکھا ہے اور کیا لکھا ہے گویا اِک جھنجھوڑ ہے ان لوگوں کے لئے جو بغیر سوچے سمجھے، بے عمل، جھوٹے اور لٹیرے عاملوں اور پیروں کے دام تزویر میں پھنس جاتے ہیں گویا شیطانی چالوں کا شکار ہو جاتے ہیں، اور شیطان انسان کا کھلا دُشمن ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کا فرمان نورانی ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ط
(بے شک شیطان انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے)

پروفیسر افضل علوی صاحب دیباچہ میں اپنے خیالات و اعتقادات کو بار بار

Marfat.com

بیان کرتے ہوئے پیرانِ سالوس کے شیطانی مکروفریب پر روشنی ڈالتے ہیں۔جن میں سے چند اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(i) آج پیر پرست اور تصرف گزیدہ حلقوں میں کوئی فرد اپنے ''بزرگ'' کی بات سے اختلاف یا اس کی رائے سے اعراض کر کے تو دیکھے۔ راندہ ہر دو عالم قرار نہ پائے تو کہیے۔ اور ایسا ردِّ عمل اس شخصیت پرستی سے جنم لیتا ہے جو اسلامی تعلیمات سے بالکل ہی متصادم ہے۔

(ii) میں تصوف کے انسٹی ٹیوشن (ادارہ) کا مخالف اس لئے ہوں کہ لوگوں میں مرد صالح ومتقی کی پہچان کی صلاحیت و قابلیت ہی نہیں رہی اور وہ ہمیشہ اس معاملے میں کسی نہ کسی شعبدہ باز کے جال میں پھنس کر رہ جاتے ہیں اور حصولِ عرفان تو درکنار، الٹا جو تھوڑا بہت ایمان ہوتا ہے اسے بھی گنوا بیٹھتے ہیں۔ اس المناک صورتحال کی بناء پر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جس انسٹی ٹیوشن (ادارہ) کے ذریعے لٹنے کے امکانات زیادہ ہوں اس سے بچنا اس کے اپنانے سے بدرجہا بہتر ہے۔

(iii) نام نہاد ''پیر سعید'' کی قبیل کے بیہتر ے ڈاکو، لٹیرے، وارداتیئے اور قاتل ہیں جو پیروں کا بہروپ بھر کر امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سادہ لوح اور خوش عقیدہ افراد کے جان و مال، عزت و آبرو اور عقیدہ ایمان سے کھیل رہے ہیں۔ اسی کھیل کو دیکھ کر علامہ اقبال کو برصغیر، بالخصوص پنجاب کے مسلمانوں کے بارے میں کہنا پڑا تھا۔

تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا
ہو کھیل مریدی کا تو ہرتا ہے بہت جلد

(iv) آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ ان جعل سازوں (نقلی پیروں) میں ایسے

Marfat.com

ایسے راز داران طریقت بھی ہیں جو اپنے خوش عقیدہ عقیدت مندوں کو باور کرا دیتے ہیں کہ جب تک آدمی اپنا ''من'' نہیں مارتا وہ طریقت و معرفت کی بو بھی نہیں پا سکتا اور پھر ''من مارنے'' کے لئے جو نسخہ بتاتے ہیں وہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ناپسندیدہ ہے یعنی گداگری، جس پر ہندو جوگی اور جادہ اعتدال اسلامی سے بھٹکے ہوئے دوسرے مذاہب کے وہ لوگ گامزن ہیں جو بزعم خویش اس طریقے سے عرفان اور نروان وغیرہ حاصل کر سکتے ہیں جب کہ ہمارے نزدیک یہ بات مسلمہ ہے کہ

خلاف پیمبر کسے راہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

(یعنی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے کو چھوڑ کر کوئی اور راہ اختیار کرے گا وہ کبھی منزل مراد پر نہ پہنچ سکے گا)۔

(۷) جھوٹے پیروں، نقلی سیدوں اور دغاباز عاملوں کے کردار و اخلاق اور ان کے شخصی و عملیاتی اثرات کے بارے میں مصنف رقمطراز ہیں:

''ان کی زندگیوں میں روحانیت نام کی کوئی چیز تو درکنار، الٹا بے عملی، لہو ولعب اور تماش بینی کے ایسے ایسے قبیح افعال موجود ہیں کہ جن کا تصور ہم عام سے شریف قسم کے مسلمان سے بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کجا یہ کہ یہ چیزیں خیر سے کسی مقتدائے ملت اور پیشوائے اُمت سے صادر ہوں۔''

یسے ہی پیشوایان اُمت کے بارے میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو کہنا پڑا تھا:

''افسوس ہے کہ شمال مغربی ہندوستان میں جن بزرگوں نے علَمِ اسلام بلند کیا ان کی اولادیں دُنیاوِی جَاہ ومَنْصَبْ کے پیچھے پڑ کر تباہ ہو گئیں اور آج سے زیادہ جاہل کوئی مسلمان مشکل سے ملے

Marfat.com

گا" (اقبال نامہ مکتوب نمبر 121)

دیباچہ کے آخر میں پروفیسر صاحب نے یہ مجموعی تبصرہ کر کے نام نہاد اور وارداتی پیروں کی حقیقت کو ہمارے ذہن نشین کروانے کی کوشش کی ہے۔

"اور جو کوئی عوام کو دین وشریعت کی بات بتائے اور ان (دین و شریعت) کے احکام پر عمل کرنے کو کہے تو وہ ایسے "کرنی والے" اور "وہبی" ولیوں اور ان کے متبعین کے نزدیک اسرارِ شریعت سے بے خبر ظاہر بیں مُلّا قرار پاتا اور بزرگوں کا گستاخ کہلواتا ہے۔ اگر چندے یہی حال رہا اور اُمتِ محمدیہ کے دینی شعور کی تربیت کا کوئی مناسب اہتمام نہ ہوا تو خاکم بدہن وہ وقت دور نہیں جب اس ارض پاک میں دین وشریعت کا حلیہ مکمل طور پر بگڑ جائے گا اور یہاں تمام نواہی شریعت (منع کی گئی چیزیں) کو شریعت کے نام پر ہی روا رکھا۔ اور قیامت کی گھڑی تو آنی ہی ہے اور یہ تبھی تو آئے گی جب شریعت مطہرہ کے تمام احکام و اوامر کو طاق نسیاں میں رکھ دیا جائے گا"

"عقل وایمان کے شکاری" کا دیباچہ پڑھتے ہی قاری کو یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ کسی ایسے شخص کے قلم سے لکھا گیا ہے جو چاہتا ہے کہ اُمتِ مسلمہ سے چوروں، لٹیروں، دغابازوں، نوسربازوں، بے عملوں اور بے عملی بلکہ نافرمانی کی ترغیب وحکم دینے والوں بظاہر دین وشریعت کے دعویداروں کا قلع قمع ہو جائے اور دینِ محمدیؐ کی اصل نورانی، پاکیزہ اور فلاح یافتہ شکل مسلمانان عرب وعجم کے سامنے ظاہر ہو جائے۔ کتاب کے اگلے ابواب و واقعات میں پروفیسر صاحب نے اپنے مشاہدہ وعلم میں آنے والے واقعات وسانحات کے بیان کے حوالہ سے اپنی بات کی حقیقت اور اپنے دعویٰ کی

Marfat.com

حقانیت کو ثابت کر دیا ہے چنانچہ:

(الف) اپنے پہلے مضمون ''کہ درویشی بھی عیاری'' میں علوی صاحب اپنے برادر کلاں کے حوالے سے ایک پیر سالوس کی گمراہی اور مکاری کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ کیسے وہ کان سے کان لگا کر گرڑ گرڑ کی آواز کو معرفت وسلوک کے پیغام قرار دیتا تھا۔ علوی صاحب نے اپنے زورِ قلم اور ذکاوت فہم کی بناء پر اس گرڑ گرڑ کی حقیقت کھولی اور ''بابے'' کی مکاری طشت از بام کر دی۔

(ب) دوسرا مضمون ایک جعلی پیر کے بارے میں ہے جو اپنے مریدوں اور سائلوں سے ایک ایک پیسہ ہتھیا لیتا تھا اور مٹھائیوں کے ٹوکرے سنبھال کر رکھتا تھا (کسی کو چکھاتا تک نہ تھا)۔ بلکہ مٹھائی کی دوکان والے اپنے ایک مرید کو یہ مشورہ دیا: ''دیکھو تم یہ مٹھائی کی دوکان کرتے ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ جو ڈھیر ساری مٹھائی آتی ہے تم مجھ سے سستے داموں خرید کر مہنگے داموں بیچ دیا کرو اور یوں ہم دونوں کو خوب نفع ہوا کرے گا۔ (صفحہ 57)

(ج) اپنے تیسرے مضمون ''پیر ہوس پیشہ'' میں مصنف نے ایک ایسے پیر بے پیر کا قصہ بیان کیا ہے جو اپنے گاؤں میں آنے والی ہر نئی دلہن کو اپنے حجلہ میں بلایا کرتا تھا اور پھر جب ایک نئے دولہا نے اپنی دلہن کو پیر کے حجلہ میں بھیجنے سے پہلے یہ عرض کی کہ ''پہلے ہم (دولہا اور دلہن) ماں جی (پیر صاحب کی اہلیہ) سے تخلیہ میں سلام کرنا چاہتے ہیں اس کے بعد دلہن پیر صاحب سے تنہائی میں سلام کرے گی'' (صفحہ 61) تو پیر صاحب ہوش میں آگئے اور نئی دلہن کی تخلیہ میں پیر صاحب کی قدم بوسی سے جان چھوٹی۔

(د) علوی صاحب نے چوتھے مضمون ''خانقاہ کا نائب'' میں ایک ایسے پیر صاحب کا قصہ بیان کیا جس کا طریقہ واردات عام لٹیرے پیروں سے مختلف اور نرالا تھا ان پیر

Marfat.com

صاحب کی مقبولیت اور شہرت کے بارے میں علوی صاحب لکھتے ہیں:

''ان دنوں ان کی شہرت و مقبولیت کا آفتاب نصف النہار پر تھا اور بڑے بڑے مقام و منصب کے لوگ ان کی زُلفِ طریقت کے اسیر تھے۔ اور تو اور، صدر ایوب کی ان سے عقیدت مندی کے تذکرے بھی زور و شور سے ہوتے تھے۔ اور خود میرے برادرِ بزرگ بھی ان کی عقیدت میں بے خود ہوئے جاتے تھے۔ اور اکثر و بیشتر مجھے ان کی زیارت کی ترغیب دیتے رہتے تھے'' (صفحہ 70-69)

آخر ایک دن علوی صاحب ان کی مجلس پر رونق میں جا پہنچے آپ کے ساتھ مذکورہ ''سلطان الاذکار'' نے جو نفسیاتی حربہ استعمال کیا۔ علوی صاحب کے بیان کے مطابق:

''ایک دفعہ ان کی محفل میں حاضر ہوا کہ میری کیفیت و حسیات اس شعر کی غمازی کر رہی تھیں:

بوئے گل، نالۂ دل، دودِ چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا تو پریشاں نکلا

میں ان پیر صاحب کے بارے میں کوئی حتمی رائے قائم نہیں کر رہا تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ میں کچھ دنوں کے بعد ''پھر'' ان کی محفل میں جا پہنچا۔ اس دفعہ میری خصوصی آؤ بھگت کی گئی حضرت موصوف نے اپنے خاص مریدوں کا رجسٹر منگوایا اور اس میں میرا نام اس وقت کے قومی اسمبلی کے سپیکر جناب عبدالجبار خان کے بعد لکھا گیا (یوں معلوم ہوا کہ وہ بھی ان پیر صاحب کے خاص مریدوں (عقیدت مندوں) میں سے ہیں) اور مجھے اشارے کنائے میں اس ''اعزاز'' کا احساس بھی دلایا گیا اس کے بعد انہوں نے یہ اعلان کیا کہ آج سے علوی صاحب اس خانقاہ میں میرے نائب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ نیز یہ میری مجوزہ اسلامی یونیورسٹی کے انچارج (مراد ان کی شائد وائس چانسلر سے ہو) ہوں گے علاوہ ازیں میرے روحانی رسالہ کے مدیر اعلیٰ بھی ہوں

Marfat.com

گے (صفحہ 75-74)۔

اس طرح کی پیش کش، ایک معروف بارسوخ پیر صاحب کی طرف سے اور وہ بھی ایک بے کار اور بے یار و مددگار شخص کے لئے، پھر کون ان کے جال سے نکل سکتا ہے۔ مگر مصنف موصوف اس شیطانی جال سے نکل آئے۔ اور ''لاحول و لاقوۃ'' پڑھتے ہوئے نکل آئے یہی پکار ہے جو شیطانی جال ''کید الشیطان'' کو ملیا میٹ کر سکتی ہے۔

(ہ) اپنے پانچویں مضمون ''یہ شعبدے یہ کرامتیں'' میں مؤلف موصوف نے ایک شعبدہ باز پیر کے حالات بمع تبصرہ قلمبند کئے ہیں۔ جو ان کے ایک دوست رانا ظفر اللہ کے پیر تھے۔ ان پیر صاحب نے رانا ظفر اللہ صاحب کو اولاد کے حصول کے لئے ایک نسخہ عنایت فرمایا جس سے ان کے ہاں اولاد بھی ہوگئی مگر بقول رانا صاحب:

> ''جب میں ان کے مزید قریب ہوا تو ان کی بہت سی غیر شرعی حرکتیں سامنے آئیں بالخصوص ان کی خودنمائی، خود فروشی، اقتدار پرستی، دنیا داری اور خاص طور پر عورتوں سے بے حجابانہ میل جول۔ تو میں ان سے متنفر ہو گیا اور باقاعدہ طور پر ان سے علیٰحدگی کا اعلان کر دیا'' (صفحہ 87)

اس مضمون میں پروفیسر علوی صاحب نے ریاضتوں، مجاہدوں، چلہ کشیوں، تصرفات اور موکلوں، جنوں، ہمزاد وغیرہ کی تسخیر پر سیر حاصل کلام کیا ہے۔

(و) چھٹے مضمون ''زندہ درگور کرنے والا'' میں شیخوپورہ کے ایک موذن کے بیٹے پیر سعید کا تذکرہ بڑا عبرت انگیز بھی ہے اور نفرت انگیز بھی۔ اس مضمون میں صاحبِ قلم نے متعدد فراڈ پیروں کے قصے بھی چلتے چلتے بیان کر دیئے ہیں۔ مثلاً

(i) داڑھی میں چھوٹا بلب لگا کر چہرہ نورانی کرنے والا پیر (صفحہ 97)

(ii) انتہائی خوبصورت زانی، شرابی، عیاش اور جاسوسِ انگریز پیر ''باکمال''

Marfat.com

(صفحہ 99-98)

(iii) گمراہ پیر کے مرنے پر اس کے نحوست زدہ چہرہ کو میک اَپ کر کے لوگوں کو زیارت کروانے کا قصہ ''نورانی پیر'' (صفحہ 100)

(iv) ایک سرخ وسفید، خوب پلا ہوا، ہٹا کٹا، داڑھی صفا چٹ مگر مونچھیں خوب پلی اور بڑھی ہوئیں تمام شرعی احکامات وتکلفات سے آزاد پیر، جو یہ فرمایا کرتا تھا کہ ''اگر نماز پڑھنے کے نتیجے ہی میں اللہ نے بخشا تو پھر اللہ کا ہم پر کیا احسان ہوا''؟ (صفحہ 101-100)

(v) عورتوں کو سیدھا لٹانے والا اور وجد طاری کر کے ''کم بناون والا پیر'' جو اکثر کہا کرتا تھا:

''منڈا میرے کولوں لینا ای یا اللہ کولوں''؟ (صفحہ 102)

(vi) پانی میں آگ لگانے والا پیر جو سوڈیم میٹل کو مٹی کے تیل میں ڈالے رکھتا اور پھر جب پانی میں ڈالتا تو خود بخود پانی میں آگ بھڑک اٹھتی۔

(ز) ساتواں مضمون ''گائے کا انتقام'' کے عنوان سے لکھا گیا ہے کہ جہاں اللہ کے کمزور بندے جھوٹے پیروں اور شعبدہ بازوں کی سحر انگیزیوں سے مرعوب ہو کر ان کے آگے جھک جاتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ اپنے جانوروں سے بھی کام لے لیا کرتا ہے۔ کیونکہ:

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ

(بے شک اللہ تعالیٰ ہر کام کرنے پر قدرت رکھتا ہے)

پیر کو گائے پسند آ گئی مرید سے مانگ لی بلکہ چھین لی، پھر گائے نے نہ ظالم پیر کا ادب کیا نہ اس کے چیلوں چانٹوں کی پرواہ کی اور واپس اپنے مالک کے گھر آ گئی۔ پیر صاحب کے حصے میں صرف رسوائی، جگ ہنسائی، گائے کی ٹکریں اور گوڈے کی چپنی کی شکستگی آئی۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ

Marfat.com

(ح) بستی بلوچاں کے یک چشم شیطان پیر کا تذکرہ ''بستی بلوچاں کی ایک بلاء'' کے عنوان سے لکھا گیا ہے۔ یہ ساحر کذاب تھا اور لوگوں کو خوف زدہ کر کے ان کے دماغ اور حسیات پر اثر انداز ہوتا تھا۔ پھر اللہ کی رحمت جوش میں آئی اور ایک اللہ والے کے قدم مبارک سے یہ ''بلا'' حیدر شاہ کا نا بستی بلوچاں سے غائب ہوا اور مخلوق خُدا نے سکھ کا سانس لیا۔

(ط) چھاپہ منارہ نزد شیخوپورہ شہر میں وارد ہونے والے گلوشاہ کی چالبازیوں کو نوین مضمون میں طشت از بام کیا گیا ہے اور ایک اللہ کو یاد رکھنے والے شخص ''حنیف'' کی دینی و دنیاوی ترقیوں کا احوال پیش کیا گیا ہے۔ گلوشاہ کو چھاپہ منارہ بدر کرنے میں حنیف صاحب اور اس کے عزیزوں اور دوستوں کو جو مسلسل کوشش اور جان ماری کرنا پڑی، وہ پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

(ی) ''شیطان صوفی'' کا تذکرہ بَد، دسویں مضمون میں کیا گیا ہے کہ وہ

☆ تعویذ، گنڈا کرنے کا کوئی ہدیہ نہیں لیتا تھا مگر تعویذ لکھنے کے لئے ''کستوری'' کے پیسے لیتا تھا۔

☆ کستوری کی جگہ رنگی گئی چھالیا کا پانی استعمال کرتا تھا۔

☆ نماز، روزے سے دور رہتا تھا حتیٰ کہ جمعہ کی نماز سے بھی باغی تھا۔ مریدوں کو دھوکہ بھی دیتا تھا۔

☆ دوپہر کے اوقات میں ایک خوبرو ''مریدنی'' سے ملتا تھا، پکڑا گیا تو بھاگ گیا۔

(ک) ایک ''فریبی عامل'' کا تذکرہ گیارہویں مضمون میں کیا گیا ہے جو روپے دگنے کرنے کا شعبدہ دکھاتا نیز دھاگوں اور کپڑوں کو لمبا کرنے کا فن دکھانے والا پیر کس طرح بڑے بڑے صاحب علم لوگوں اور عقلمندوں کو اسیر کرتا تھا۔ (صفحہ 165-164) تعویذ برآمد کروانے کا قصہ اور ایک گستاخ اور بدتمیز مرید کا پیر کی کرامت کا بادلیل ردّ،

Marfat.com

پڑھیے اور سوچیے کہ اللہ تعالیٰ کس کس طرح اپنے بندوں کے ذہن کو جگا کر جھوٹوں کا منہ کالا کرتا ہے۔

(ل) سرگودھا، شاہین آباد سیکشن پر چلنے والی ریل گاڑیوں میں دوائیاں بیچنے والا اور بعد ازاں پیری کے مرتبے پر فائز ہونے والا ''خونی لنگڑا پیر'' علوی صاحب کے بارہویں مضمون میں پردہ سکرین پر نظر آتا ہے۔ جس نے غلام محمد اور اس کے ضعیف الاعتقاد گھرانے کے افراد کے ساتھ شیطانی کھیل کھیلا اور غلام محمد کی بڑی بیٹی اقبال بیگم کو قتل کر دیا۔ پھر یہ کیفر کردار کو پہنچا:

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے
خون پھر خون ہے ٹپکے گا تو جم جائے گا

(م) ''تذکرہ اِک بے ثمر زندگی کا'' کتاب زیر تبصرہ ''عقل و ایمان کے شکاری'' کا تیرہواں اور آخری مضمون ہے جو طویل ترین بھی ہے یعنی صفحہ ۱۹۶ تا صفحہ ۲۸۳ تک (طوالت ۸۷ صفحات) اس مضمون میں صاحبِ قلم نے اپنی ایک نفسیاتی بیماری کا تذکرہ کیا ہے۔ اس ذہنی الجھن کے تحت علوی صاحب روز جیتے تھے اور روز مرتے تھے (صفحہ ۱۹۶) ان کا یہ شعر اسی بیماری کے زمانے کی یادگار ہے:

عمر بھر علوی ڈرے ہم موت سے
زندگی تڑپائے گی سوچا نہ تھا

یہ مضمون ایک طویل روداد ہے۔ علوی صاحب کے محسوسات، کیفیات، پیروں عاملوں کے جھوٹ و فراڈ اور علوی صاحب کی مایوسیوں کے بیان کی۔ آخر کار یہ ذہنی مرض ایک اللہ والے کی درگاہ میں جا کر ختم ہوا۔ علوی صاحب اس روداد کو یوں زیرِ منقار قلم لاتے ہیں:

''میرے چاروں طرف خلا ہی خلا تھا۔ میں نے اس جان لیوا

Marfat.com

ڈھونڈنا چاہی جو کہ میرے من کی دُنیا بدل ڈالے اور مجھے ایذا سیوں کی یلغار سے نجات دلائے اور میرا اللہ مجھے شیخوپورہ (۱)
سے سات کلومیٹر کے فاصلے پر اڈہ موضع ہردیو برلب سڑک واقع
خانقاہ دارالسلام لے گیا جہاں سے مجھے سید علاؤ الدین شاہ رحمۃ
اللہ علیہ کی زیارت و بیعت کی دولت نصیب ہوئی اور پھر شیخوپورہ
کے ریگل سینما کی سٹیج سے ثقافتی جمود توڑنے کا اعلان کرنے
والے سوٹڈ بوٹڈ مگر دھان پان سے علوی کو تقریباً ایک ماہ کے بعد
لوگوں نے دیکھا کہ داڑھی بڑھائے، لمبا کرتہ پہنے اور سر پر
صوفیانہ ٹوپی رکھے گھوم رہا ہے۔" (صفحہ ۲۸۲۔۲۸۱) (۶)

پروفیسر افضل علوی صاحب ایک ہمہ گیر مطالعہ کرنے والے شخص ہیں۔ ان کی تحریروں میں علوم و معارف کی ہمہ گیری کثرت سے پائی جاتی ہے۔ مثلاً "عقل و ایمان کے شکاری" کے صفحہ نمبر ۲۱ پر پیر و مرشد کی تعریف خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ سے یوں نقل کرتے ہیں:

"پیر وہ شخص ہے کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسندیدہ نہیں وہ (۲۹۱)
اس میں نہ رہا ہو اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسندیدہ ہے وہ اس
میں رہ گیا ہو کہ اس میں سوائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق و
اوصاف کے علاوہ کچھ نہ ہو۔ اس مقام میں وہ صفاتِ نبوی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متصف ہونے کے سبب "حق بلجانبہ" کے تصرف کا
مظہر ہو جاتا ہے اور تصرف الٰہی سے اصحاب استعداد کے باطن
میں تصرف کرتا ہے"

سچے فقر (حقیقی فقیری) کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"

Marfat.com

(۶) "سچے فقیر کی بڑی نشانی یہی ہے کہ اسے مال و دولت کا رتی بھر لالچ نہ ہو فقیر کے لئے "لاطمع" اور "لاجمع" ہونا ضروری ہے یعنی روپے پیسے کا لالچ کرے نہ اسے جمع کرنے کی سوچے، بن مانگے اور طلب کئے اگر مال و زر آ ہی جائے تو فوراً ہی اسے راہِ خدا میں بانٹ دے (اور خود خالی ہاتھ رہ کر اللہ پر توکل کرے)" (صفحہ ۱۵۲)

انسانی شخصیت اور انسانی زندگی میں شرک کے اثرات پر یوں قلم رسائی کرتے ہیں:

"شرک کا سب سے بڑا ایک ضرر یہ بھی ہے کہ اس میں مبتلا شخص ہر ایرے غیرے سے ڈرنے لگتا ہے جبکہ ڈرنے کے لائق اگر کوئی ہستی ہے، کوئی ذات ہے تو ایک ہی وحدہ، لاشریک وہی ذات ہے (یعنی اللہ رب العزت، جس نے صرف اپنے سے ہی ڈرنے کا حکم دیا ہے) اور اس کے اذن و حکم کے بغیر کوئی کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ فائدہ۔ یہاں تک کہ کوئی بڑے سے بڑا اسفلی عامل اپنا پورا زور لگا کر (پنجابی میں ٹل لگا کر) بھی کسی پکے موحد کا بال بیکا نہیں کر سکتا مگر شرط یہ ہے کہ موحد پکا موحد ہو خام کار نہ ہو۔" (صفحہ ۱۲۷)

پروفیسر افضل علوی صاحب "تعویذ" کے بھی ماہر ہیں اگرچہ وہ اس فن کے خلاف ہیں ان کی تعویذ نویسی کی مہارت درج ذیل وجوہ سے ثابت ہے:

(۱) ٹائٹل پر ایک تعویذ یوں بنایا گیا ہے:

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

Marfat.com

(۲) صفحہ ۱۷۶ پر تعویذ کے بارے میں رقمطراز ہیں ''ان عقل کی اندھی عورتوں سے منہ مانگے پیسے طلب کر کے کئی کئی تہہ کئے ہوئے مربع یا مستطیل نما کاغذوں کو جن میں مربع خانے بنے ہوتے ہیں اور جن میں کبھی تو صرف اعداد لکھے ہوتے ہیں اور کبھی اوٹ پٹانگ کچھ ایسے لفظ لکھے ہوتے ہیں جن کا مطلب، مفہوم آج تک کسی کو معلوم نہیں ہو سکا، انہیں تھما دیتے ہیں۔ خوش فہم عورتیں ان تعویذوں کو لے کر یوں خوش ہو جاتی ہیں جیسے ان کو دولتِ کونین مل گئی ہو۔ البتہ قرآنی تعویذات کی بات الگ ہے ان میں قرآن کی آیت (یا آیات) کو الٹے سیدھے طریقے سے لکھا گیا ہوتا ہے''۔ (صفحہ ۱۷۶۔۱۷۷)

(۳) عربی میں ''تمیمہ'' تعویذ گنڈے کو کہتے ہیں۔ حدیث مبارکہ میں ''تمیمہ'' کا ذکر آیا ہے۔ یعنی شرکیہ طریقے سے تیار کیا گیا یا غیر اللہ کی طرف متوجہ کرنے والا اور اللہ سے تعلق کمزور کرنے والا تعویذ دھاگہ کی نہیٔ وممانعت آئی ہے۔ اسی ممانعت کو علوی صاحب نے یوں بیان کیا ہے:

(i) مَنْ تَعَلَّقَ تَمِیْمَۃَ فَلَا اَتَمَّ اللّٰہُ لَہٗ

(جو شخص اپنے گلے میں تعویذ لٹکاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی خواہش کو پورا نہ کرے)

(ii) مَنْ تَعَلَّقَ وَدَعَتہٗ فلا وَدَعَ اللّٰہُ لَہٗ

(جو شخص تعویذ/ گنڈا/ سیپی وغیرہ لٹکائے اللہ اسے آرام نہ دے)

(iii) مَنْ تَعَلَّقَ تَمِیْمَۃَ فَقَدْ اَشْرَکَ

(جس شخص نے اپنے گلے میں تعویذ لٹکایا گویا اس نے شرک کیا)

پروفیسر صاحب نے ان حدیثوں کے حوالے ذکر نہیں کئے ورنہ ان پر تحقیق ہو سکتی تھی۔ تمیمہ کی وضاحت کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:

''تمیمہ چمڑے کے اس پرزے کو کہتے ہیں جس پر کوئی چیز لکھی گئی

Marfat.com

ہو۔ اہلِ عرب اسے اس نیت سے لٹکاتے تھے کہ اس سے آفات کا بچاؤ ہو سکے۔ یہ سراسر جہالت اور ضلالت کی بات ہے کیونکہ اللہ کے سوا نہ کوئی تکلیف کو دور کر سکتا ہے نہ روک سکتا ہے" (صفحہ ۱۷۸۔۱۷۹)

پروفیسر علوی صاحب نے تعویذ کا سائنسی طریقے سے بھی جائزہ لیتے ہوئے یوں حقیقت افشانی کی ہے:

"نہ جانے کن کن چیزوں اور کیمیکلز سے یہ کاغذ اور یہ روشنائی بنتی ہے جس سے تعویذ لکھے جاتے ہیں (ماسوان کے جو زعفران سے لکھے جاتے ہیں) اور لوگ باگ تعویذ کے بابرکت تصور میں یہ (زہر) گھول گھول کر پیئے جا رہے ہیں"۔ (صفحہ ۲۲۷)

اس سلسلے میں پروفیسر افضل علوی صاحب نے "لیلیٰ کے خطوط" کے مصنف قاضی عبدالغفار کا اقتباس نقل کر کے اپنی سائنسی توضیح کو موید کیا ہے۔ (صفحہ ۲۲۸۔۲۲۷)

پروفیسر افضل علوی ایسے کہنہ مشق ادیب، شاعر اور قلمکار کے بارے میں مجھ جیسے مبتدی کے قلم سے کچھ لکھا جانا میری ہی عزت افزائی ہے ورنہ آپ کے مرید و نقاد سب آپ کے فن کو سراہتے نظر آتے ہیں۔ مثلاً مشہور ادیب و مدیر شریف کیانی آپ کے بارے میں "دیباچہ" میں لکھتے ہیں:

"پروفیسر افضل علوی ہمارے عہد کے ایک بالغ نظر اور ہمہ جہت شعور کے مالک، دانشور اور اہلِ قلم ہیں جو سفر نامے سے طنز و مزاح تک کو نہایت عمدگی کے ساتھ لکھنے اور برتنے کے ہنر سے آشنا ہیں ان کی یہ کتاب ان کے وسعت مطالعہ اور گہرے مشاہدہ پر دلالت کرتی ہے"۔ (صفحہ ۱۱)

Marfat.com

کتاب ''عقل و ایمان کے فنکار'' کی ترتیب بھی بڑی عمدہ ہے آپ نے بر محل اور مناسب اشعار کا استعمال بھی بڑی خوبصورتی سے کیا ہے۔ جو اردو، عربی، فارسی تینوں زبانوں کے ہیں۔ آپ نے روز مروں اور محاوروں کا استعمال بڑی عمدگی سے کیا ہے۔ یہ محاورے بھی مذکورہ تینوں زبانوں سے متعلق ہیں۔ آپ نے جگہ جگہ مصرعے اور ادبی تراکیب بھی کوٹ (Quote) کی ہیں۔ آپ نے دوران تحریر جہاں ممکن اور ضروری تھا کئی شخصیات کا تذکرہ کیا اور شخصیت نگاری کا حق ادا کر دیا ہے۔ تبصرہ و تاثرات میں ان کے قلم نے خوب جولانی دکھائی ہے۔ اکثر جگہ تاریخی واقعات و اقتباسات بھی نقل کئے ہیں۔ تذکرہ غوثیہ مولفہ غوث علی شاہ قلندر پانی پتی اور شہاب نامہ مولفہ قدرت اللہ شہاب کے اقتباسات متعدد جگہ نقل کئے ہیں۔ خاص طور پر کتاب ہذا کے صفحہ ۶۴ تا صفحہ ۶۸ پر سکینہ دختر غلام محمد موضع و جہانہ ضلع جھنگ کا خط بہت متاثر کن اور دل سوز ہے۔

علوی صاحب نے جگہ جگہ اپنی شخصیت کو بھی ''پروجیکٹ'' کیا ہے کہیں ایز ان کر، کہیں پیروں کا نقاد بن کر، کہیں پیروں کا عقیدت مند بن کر اور کہیں ان کی کرتوتوں کا مشاہد بن کر، کہیں اپنی بیماری (نفسیاتی و ذہنی مرض) کا طول طویل تذکرہ پھیلا کر اور کہیں لوگوں کو قال اللہ و قال الرسول کی صدا کی طرف بلا کر کہیں آپ نے راویانِ قصص و حقائق کے نام لکھے ہیں۔ مگر اکثر واقعات یوں بیان کئے ہیں گویا آپ اس کے عینی شاہد ہوں حالانکہ درحقیقت آپ مشکل سے دو چار واقعات کے عینی شاہد ہوں تو ہوں ورنہ یا تو یہ واقعات روایات پر مبنی ہیں اور یا آپ کے مطالعہ کا نتیجہ ہیں۔ بہر حال جو ہے وہ خوب ہے اور جو خوب ہے وہ مرغوب ہے۔

اگر پروفیسر افضل علوی صاحب برا نہ مانیں تو عرض کروں کہ

۱۔ اس طرح کے واقعات میں بسیار نویسی واقعہ کی طرف توجہ کو کم کرا دیتی ہے اور

Marfat.com

حاصل ہونے والا سبق بھی زود نویسی کی نذر ہو جاتا ہے۔

۲۔ تنقید برائے تنقید نہ کریں بلکہ اصلاحی گفتگو کو اختیار کریں۔ اگرچہ آپ کا مقصد نیک ہے یعنی فرائڈ یے ہمدوں اور لٹیرے عاملوں کی بیخ کنی مگر کہیں آپ کا سخت لہجہ اور شدید تنقید سے یوں مترشح ہوتا ہے کہ یہ حُبِ علی رضی اللہ عنہ نہیں بلکہ بُغضِ مُعاویہ رضی اللہ عنہ ہے۔ بہت مناسب ہوگا اگر انداز بیان و اعظانہ ہو جائے۔

۳۔ اگر ہر واقعہ میں بیان کردہ واقعات کا اسلامی احکامات کی روشنی میں جائزہ لیا جاتا جیسا کہ تجسیم کے سلسلے میں انداز اختیار کیا گیا ہے۔ اگر کہیں کسی معاملہ میں اسلامی شریعت میں دو راہیں (موافق و مخالف) ہوں تو ان کا محققانہ اور با حوالہ جائزہ لیا جائے تو لوگوں کو اسلامی تعلیمات کا آئینہ دکھانے سے وہ خود بخود شرکیہ حرکات سے مجتنب ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے اللہ کسی پڑھے لکھے پیروں اور عاملوں کو بھی ہدایت دے دے۔

شیطانیت آتی ہے خائب و خاسر ہو کر غائب ہو جاتی ہے۔ کسی دوسرے رنگ میں کسی دوسری جگہ ظاہر ہو جاتی ہے وہاں سے بھی اللہ والے شیطانیت کو اکھاڑ پھینکتے ہیں۔ کسی تیسری جگہ نئی شکل میں اُبھر آتی ہے حق اور باطل کی یہ کشمکش اسی طرح جاری ہے اور ساتھ ہی یہ اعلان حق بھی ہے:

جَاءَ الحَقُّ وَ زَهَقَ البَاطِلُ، اِنَّ البَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

(حق آیا اور باطل چلا گیا، بے شک باطل تو ہے ہی جانے والا)

پروفیسر افضل علوی نے حق کے نقیب بن کر ''عقل و ایمان کے شکاری'' لکھی ہے۔ اور شیطانوں کے عزائم و کرتوت طشت از بام کئے ہیں۔ یہ کام جاری رہنا چاہئے اور کئی جہتوں سے ہو۔ مثلاً اسلامی تعلیمات کے بیان سے، اصلاحی اقدامات اُٹھا کر،

Marfat.com

عملی تحریک چلا کر، درس و تدریس اور وعظ نصیحت کے ذریعے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دکھی انسانیت کو اور پریشان حال لوگوں کو قرآنی عملیات کی تعلیم دے کر، جیسا کہ علوی صاحب نے صفحہ ۲۸۷ پر ایک ''عمل'' افادہ عام کے لئے بیان کیا ہے۔ آپ کے اس قرآنی و دینی ''عمل'' پر میں بھی ایک آزمودہ اور مجرب عمل افادہ عام کے لئے پیش کرتا ہوں جو اس طرح ہے:

باوضو ہو کر قبلہ رُخ بیٹھیں گلاس یا پیالہ میں تھوڑا سا پانی قریب رکھ لیں۔ توجہ الی اللہ کر کے یہ وِرد کریں: سورۃ فاتحہ (تین بار) سورۃ البقرۃ (پہلی پانچ آیتیں + آیت الکرسی مع اگلی دو آیتیں + آخری دو آیتیں) سورۃ توبہ (آخری دو آیتیں) سورۃ مومنون (آخری دو آیتیں) سورۃ حشر (آخری تین آیتیں) چاروں ''قل'' تیسرا کلمہ اور پانچواں کلمہ (تین تین بار) دوردِ ابراہیمی اول و آخر، پانی میں پھونک مار کر مریض کو پلا دیں اور پھونک بھی ماریں۔ ان شاء اللہ ہر جسمانی اور روحانی مرض سے شفا ہو گی۔

معمول بنا کر صبح شام یا پھر ایک وقت روزانہ کیا جائے تو ہمیشہ خیر و عافیت رہے گی۔ اللہ ربّ العزت سے دعا ہے:۔

''اے اللہ دُکھی انسانیت کو عافیت اور شفا عطا فرما''

اور پروفیسر علوی جیسے انسانیت کے محسنوں کے قلم اور ارادوں میں برکت عطا فرما۔

(آمین، یا رب العلمین بحرمۃ محمدرسو ل اللہ)

Marfat.com

کتاب: عقیدہ ختمِ نبوت اور فتنہ قادیانیت

مصنف: صادق علی زاہد

مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش (۱۸۳۹ء) اور دعویٰ ملہمیت (۱۸۸۲ء) سے ہی ردّ مرزائیت پر زور آور دلائل، گرانقدر عنوانات، باطل شکن بحثوں کی حامل ہزاروں نہیں تو سینکڑوں کتب لکھی جا چکی ہیں۔ ان کتابوں کو لکھنے والے علماء بھی تھے، مولویان بھی تھے، شیوخ بھی، معلمین بھی تھے، مناظر بھی، مدرس بھی تھے مبلغ بھی، مفکر بھی تھے مدبر بھی، غرضیکہ ہر طبقہ کے دانشور، جہاندیدہ اور نظرنواز حضرات نے اس قلمی جہاد میں دامے، درمے، قدمے، سخنے حصہ لیا اور الحمد للہ! مرزائیت کو اس کے انجام عبرت ہنگام تک پہنچایا۔ ان رہوارانِ قلم میں مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولوی محمد حسین بٹالوی، مولانا محمد عالم آسی امرتسری، پروفیسر الیاس برنی، امام احمد رضا خان بریلوی، حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی، مولانا نعیم الدین مرآد آبادی، مولانا مودودی، علامہ احسان الٰہی ظہیر اور مولانا اللہ وسایا جیسی نامور شخصیات سے لے کر محمد طاہر رزاق، محمد متین خالد، زاہد منیر عامر، رائے کمال اور مولانا یوسف لدھیانوی جیسے صاحب بصیرت اور جوشیلے اہل قلم شامل ہیں، صادق علی زاہد کی اسی موضوع پر اپنی طرز کی پہلی تصنیف ''عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت'' (سوالاً جواباً) ردِّ مرزائیت پر ایک خوشگوار، حسین اور علمی اضافہ ہے۔ جو قاری کو سینکڑوں بڑی بڑی کتابوں کی ورق گردانی سے بے نیاز کر دیتا ہے ننکانہ صاحب کے صادق علی زاہد نے دائیاں بازو نہ ہونے کے باوجود بڑی محنت اور عرق ریزی سے ایک سال کے قلیل عرصے میں سینکڑوں کتابوں کی ورق گردانی کر کے یہ کتاب مرتب کی ہے۔ 174 صفحات کی اس کتاب کا موضوع ہے ''عقیدہ ختم نبوت کا اثبات و وضاحت اور فتنہ قادیانیت کا رد (Rejection) 24 عنوانات پر

Marfat.com

800 سوال و جواب کا یہ علمی ذخیرہ علم بھی ہے اور دلیل بھی، تعلیم بھی ہے اور نصیحت بھی۔ فکر بھی ہے اور سوچ بھی، عقیدہ بھی ہے اور عمل بھی۔ حق بھی ہے اور حق نما بھی، اس کتاب کی خوبیاں تو دیکھنے اور پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں چند ایک خوبیوں کی نشاندہی ذیل میں کی جاتی ہے جو اس کے مرتب و مصنف و مصحح و معاونین کی شب بیداری، تیز فہمی اور علمی اپروچ کی دلیل ہے۔

(۱) کتاب اَلَمْ غَلَبَ مواد اور مباحث سے بالکل پاک ہے۔

(۲) کتاب فرقہ وارانہ کشمکش اور دقیق و مغلق گفتگو سے مبرا ہے۔

(۳) کتاب میں عربی آیات و احادیث کو خط نسخ میں واضح کر کے لکھا گیا ہے۔

(۴) ہر سوال کے آخر میں مرتب نے کتاب کا نام، جلد، صفحہ وغیرہ کا حوالہ دیا ہے۔

(۵) اکثر سوالات ایسے ہیں جو ردِ مرزائیت کے علاوہ اسلامی تعلیمات کے نکتہ نظر سے بھی خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ مثلاً:

(الف) صفحہ ۸۷ پر سوال نمبر ۲۔ سوال: مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے ایک کتاب بعنوان شرائط نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحریر کی ہے اس میں آپ نے سچے نبی کی کیا شرائط تحریر کی ہیں؟

جواب: مولانا سے منقول دس شرائط تحریر کی گئی ہیں (دیکھئے کتاب زیر تبصرہ کا ص 87)

(ب) صفحہ ۱۵۵ پر سوال نمبر ۳۔ سوال: حضرت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری نے سچے نبی کی چار نشانیاں بیان کی ہیں کیا آپ وہ نشانیاں بتا سکتے ہیں؟

جواب: چار نشانیاں کتاب میں درج ہیں (دیکھئے کتاب زیر تبصرہ کا صفحہ 155)

(۶) کتاب کی لکھائی چھپائی اور جلد بندی اعلیٰ درجے کی ہے۔

(۷) دو ابواب "تصویر مرزا، اپنوں اور غیروں کی نظر میں" اور "قادیانیت کے

Marfat.com

خیالات بابت تحریر میں آراء تبصرے تجزیے اقوال اشعار جیسے خاصے کی چیزیں ہیں۔

(۷) بظاہر کتاب سوالاً جواباً ہے لیکن کتابیں بنیادی طور پر مختلف ہوا کرتی ہیں مگر اس کتاب کے بعض سوال و جواب اپنے خاصے علمی اور نثری ہیں جو قاری کی تشنگی

(۸) بخوبی دور کرتے ہیں مثلاً ص ۱۸ پر "سوال ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا مراد ہے؟" ص ۲۶ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لقب "فاروق" کی وجہ تسمیہ کا سوال۔

(۹) ص ۳۲ پر برطانوی وفد کی رپورٹ کے سلسلے کا سوال۔ ص ۶۶ پر آیت مباہلہ کے سلسلے کا سوال ص ۱۳۰ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملتان کے صدور اور امیروں کے نام کے سوال کا جواب۔

"قادیانیوں کے عبرتناک انجام" یہ بات قاتلانِ حسینؓ کے انجام سے مماثل ہے۔ جو مصنف کی اہلبیت سے عقیدت اور محبت کا ثبوت ہے۔

(۱۰) کتاب کے بعض سوالات و جوابات ایسے ہیں جیسے کسی دقیق موضوع پر تقریر کی جارہی ہو مثلاً ص۔ ۱۳۹ پر حضرت امام مہدی کے حالاتِ زندگی اور نشانیوں پر شاہ رفیع الدین دہلوی کی کتاب کا اقتباس۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

"عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت" گتے کی مضبوط و خوبصورت جلد میں ہے سرورق پر اسرائیل کا چھ کونا ستارہ (David Star) اس حقیقت کا مظہر ہے کہ یہودیت و مرزائیت اپنے عقائد و شناخت میں ایک دوسرے کے مماثل ہیں۔ یہ کتاب صادق علی ؒاہد کی کوششوں کا نقش اولیں ہے جس میں "بہت کچھ" کی گنجائش بہت حد تک موجود ہے کتابت کی غلطیوں کی درستی بھی آئندہ نقش میں ممکن ہے یہ جلد اول ہے فاضل مرتب جلد دوم پر تندہی سے کام کر رہے ہیں جس کے 14 ابواب کی فہرست موجودہ کتاب کے ص 172 پر موجود ہے اُمید ہے کہ دوسرے ایڈیشن میں مرتب سوالوں پر نمبر

Marfat.com

بھی لگا دیں گے۔ جن کی عدم موجودگی بُری طرح کھٹکتی ہے۔ ''عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت'' کا بغور مطالعہ کر کے، حوالوں اور جوابات کو حرز حافظہ بنا کے کوئی بھی بندہ ایک اعلی درجے کا نہیں تو اوسط درجے کا مناظر اور عالم دین تو ضرور بن سکتا ہے اور بڑے بڑے مرزائی عالموں، مناظروں اور مربیوں کو ناکوں چنے چبوا سکتا ہے اس لحاظ سے کتاب ہذا بہت زیادہ اہمیت وافادیت کی حامل ہے۔

کتاب کی قیمت 60 روپے ہے مگر 40 روپے میں مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب یا مکتبہ سید احمد شہید الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور یا پھر مصنف سے بمقام مصری والا (نزد مانگٹانوالہ) ڈاک خانہ موڑ کھنڈا تحصیل وضلع ننکانہ صاحب سے حاصل کر کے مصنف کی حوصلہ افزائی اور اپنی علمی استعداد میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

''تحفہ درویش برگ سبز تر است''

Marfat.com

ز القُرآن (ترجمہ وتفسیر قرآن)

فہ: سید قاسم محمود (مرحوم)

مکرم ومحترم ،گرامی قدر جناب سید قاسم محمود صاحب سے میری اس وقت نیاز مندی ہے جب آپ کا قلم اور مہوارِ شوق بڑی تیزی سے رواں بلکہ پیہم رواں آپ لاہور میں ''مکتبہ شاہکار'' سے ہر ماہ نصف درجن کُتب منصۂ شہود پر لایا کرتے میں میٹرک کر چکا تھا پڑھنے پڑھانے کا چسکا لگ چکا تھا اور شاہ جی نے ''جریدی ب'' کے ذریعے میرے شوقِ مطالعہ کو مہمیز اور تیز رفتاری دے دی تھی سلام دُعا بھی) اور نیاز مند اپنے ''ماڈل قلمکار'' کے ہاں دست بوسی کو بھی حاضر ہوتا رہا پھر شاہ ب تبدیلی حالات کے تقاضوں کے تحت کرچی سدھار گئے اَور وہاں ''شاہکار ریشن'' کے نام سے ایک مضبوط اور مربُوط اشاعتی ادارے کی بنیاد رکھی،وہاں سے ب غالباً ۱۹۹۳ء/۱۹۹۴ء میں ایک بار پھر لاہور آ گئے اور اب یہاں علم و ادب کے شہ ہائے کتب کی آبیاری کر رہے ہیں۔(بلکہ اب تک تو آبیاری کر چکے ہیں) اللہ ب کی استقامت میں برکت دے۔

۱۹۹۰ء میں میں ناچیز صدر دفتر پاک بحریہ (نیول ہیڈکوارٹرز) اسلام آباد میں ں سپرنٹنڈنٹ تھا اور مطالعہ وخوشہ چینی کا شغل بھی عروج پر تھا کہ شاہ صاحب مکرم کی ت سے ''علم القرآن'' کی اطلاع آئی۔ میں نے آپ کی دعوت مطالعہ پر فوراً لبیک اور علم القرآن کی ماہ بماہ ترسیل شروع ہوگئی۔ میں وصول کرتا رہا سرسری نظر سے تا رہا اور جمع کرتا رہا جب وقت اس کے پرسکون مطالعہ کی اجازت دے کچھ شمارے پڑ گئے تو وہ کم ہی رہے پھر ۱۹۹۸ء میں،جبکہ میں گورنمنٹ گورونانک ڈگری کالج نہ صاحب میں اسلامیات کا استاد ہوں اور سید محترم ''الفیصل'' لاہور پر قلمی شاہکار

Marfat.com

شائع کر رہے تھے، ملاقات ہوئی اس وقت تک ''علم القرآن'' کا دوسرا یا پھر تیسرا ایڈیشن ''الفیصل'' سے شائع ہو چکا تھا۔ کچھ کم پڑنے والے (Missing) شمارے گئے مگر ابھی بھی ایک سپارہ (تیئسواں) میرے علمی خزانے میں کم ہے سید صاحب مہربانی فرمائیں گے تو وہ بھی مل جائے گا ذیل میں جو تعارف و تبصرہ دیا جا رہا ہے وہ اسی موجود خزانے کی بنیاد پر ہے۔

سید قاسم محمود صاحب نے ''علم القرآن'' کا انتساب اپنی والدہ محترمہ ''فردوس بیگم'' کے نام لکھا ہے یہ بھی خاصے کی تحریر ہے جو پڑھے جانے سے تعلق رکھتا ہے۔

''علم القرآن'' سپارہ اوّل سے شروع ہوا تو انتیسویں شمارے (سپارہ انتیس) تک مسلسل صفحات نمبر سے چلتا رہا۔ شمارہ تیس یا سپارہ تیس اچھٹے سپارے کے بعد شائع ہوا بے ربطی کی وجہ قارئین کا اصرار اور شاہ صاحب کا اقرار تھا کہ تیئسواں پارہ اپنی ترتیب کے لحاظ سے سب سے آخر میں نہیں بلکہ پہلے شائع ہونا چاہیے بہر حال کل صفحات ۳۵۵۲ ہیں۔ ہر صفحے پر دو کالم ہیں دائیں طرف کے صفحہ کے پہلے کالم میں قرآنی عربی یعنی متن قرآن (کلام الٰہی) دوسرے کالم میں انگریزی ترجمہ ہے بائیں طرف کے صفحہ کے پہلے کالم میں ترجمہ ''فتح الحمید'' مولانا فتح محمد جالندھری ہے اور اگلے کالم میں مولانا مودودی کی ترجمانی ہے ہر صفحہ پر نیچے کے ایک چوتھائی حصہ میں کسی مخصوص آیت کی تفسیری وضاحت ہے۔

''علم القرآن'' کا پلاٹ بڑا پُرکشش ہے اُن علماء کرام و مفسرین عظام کے ناموں کی فہرست ہے جن سے خوشہ چینی کر کے سید صاحب نے ''علم القرآن'' کو زینت دی۔ فہرست کی تفصیل یوں ہے:

انگریزی ترجمہ: علامہ عبداللہ یوسف علی

اردو ترجمہ: مولانا فتح محمد جالندھری

Marfat.com

مفسرین میں: ☆شاہ عبدالقادر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ☆مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ☆مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ☆ مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ☆مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ ☆ مولانا عبدالماجد دریا بادی رحمۃ اللہ علیہ ☆شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ ☆ مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ (لاہوری قادیانی) ☆ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ ☆مفتی اعجاز ولی خاں رحمۃ اللہ علیہ ☆مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ☆پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ ☆ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ ☆مولانا سید ظفر حسن رحمۃ اللہ علیہ ☆ مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ ☆جناب عبدالحمید مرزا (مرزا حیرت دہلوی) ☆ مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ ☆ مولانا عبدالحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ☆ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ ☆ علامہ ابوالحسنات قادری رحمۃ اللہ علیہ ☆پروفیسر محمد طاہر القادری۔ آگے جا کر سید صاحب نے یہ بھی وضاحت کی ہے کہ ان مفسرین کرام کے علاوہ کئی دوسرے شارحین کی کتب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے جن کا مکمل تذکرہ بعد میں پیش کیا جائے گا۔

''علم القرآن'' کا آغاز جنوری ۱۹۹۰ء سے ہوا ہر مہینے ایک پارہ چھپتا تھا اس طرح مئی ۱۹۹۲ء تک تیس پارے مکمل ہوئے۔ تیسواں پارہ چھٹے پارے کے طور پر جون/جولائی ۱۹۹۰ء میں شائع ہوا۔ پھر اس کے بعد ترتیب قائم رہی حتی کہ ''علم القرآن'' اپنی تکمیل کو پہنچا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ھٰذَا۔

سید قاسم محمود صاحب نے سپارہ اول سے اداریہ لکھنے کا آغاز کیا ایک یا دو صفحوں میں کسی نہ کسی موضوع پر اپنے خیالات و احوال سپرد قلم کرتے تھے سپارہ اول تا ہفتم، پھر گیارہ اور پھر انتیس دیں سپارے تک آپ اداریہ لکھ سکے۔ باقی سپارے اس لذت آشنائی سے محروم ہیں۔

سپارہ اول کے اداریہ میں شاہ صاحب نے ''قرآن اور علم القرآن'' پر اپنے احوال و قلبی واردات کا اظہار کرتے ہوئے ''علم القرآن'' کی خصوصیات کو خوب

Marfat.com

متعارف (Introduce) کروایا ہے۔

''مقالہ خصوصی'' کے عنوان سے بھی محترم شاہ صاحب نے چند عزائم کا اعلان کیا ہے جو اس طرح ہیں:

غور کیا تو مجھے اس غلطی میں ایک تعمیر کی صورت یعنی اپنے ہی سابقہ خوابوں کی تعبیر نظر آئی۔ میں نے فوراً اپنے کئی کاموں کو التوا میں ڈالنے کا فیصلہ کیا۔ کاموں کی ترجیحات تبدیل کیں اور اپنے ذہن میں ''علم القرآن'' کا ایک عنوان قائم کر کے خوابوں کو حقیقت کے شیرازے میں باندھنا شروع کیا۔ کتب خانے کی ان الماریوں کے رُوبرو رہنے لگا جو قرآن ، حدیث، تفسیر، فقہ اور دوسرے علوم القرآن کے لئے مخصوص ہیں۔ میں سوچتا چلا گیا میں ''فتح الحمید'' یعنی مولانا فتح محمد جالندھری کا ترجمہ لے کر بیٹھ گیا۔ اس کی اردو انیسویں صدی کے اواخر کی اردو تھی میں نے اپنے زعم میں اس کی نثر کو مزید سلیس اور رواں اور موجودہ عہد کی بول چال کے مطابق کیا۔ مولانا صاحب نے جہاں جہاں خدا نے لکھا تھا وہاں میں نے قرآن ہی کا لفظ ''اللہ'' استعمال کیا۔ انہوں نے ''رب'' کا ترجمہ پروردگار کر رکھا تھا کہ یہ واقعی بہترین ترجمہ ہے معنی اور مفہوم کے قریب ترین بھی، لیکن میں نے کہا کہ قرآن کا لفظ ''رب'' کون نہیں جانتا۔ اس لئے اس ترجمے کی کیا ضرورت ہے۔ چنانچہ جہاں جہاں ''پروردگار'' نظر آیا، اس کی جگہ ''رب'' لکھ گیا۔

سپارہ دوم کا اداریہ ''لفظ، آنکھ اور قلب'' کے عنوان سے لکھا گیا ہے جس میں ''علم القرآن'' کے سلسلے میں ہی کچھ وضاحتیں کی گئی ہیں تیسرے سپارہ کے اداریہ میں ''علم الحدیث'' کے عنوان سے علم القرآن کی طرز کا ایک جریدہ شروع کرنے پر خیال آفرینی کی گئی ہے چوتھے سپارہ کے اداریہ میں ''تفسیر ثنائی'' عنوان رکھا گیا ہے اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے احمد تاج صاحب کی ''عصیم لائبریری'' کو قارئین کے سامنے لایا گیا

Marfat.com

ہے پانچویں سپارہ کے اداریہ میں پہلے ''تیسواں پارہ'' شائع کرنے کے محرکات پر روشنی ڈالی گئی ہے چھٹے سپارہ کے اداریہ میں مفتی منظور احمد صاحب جامعہ قاسم العلوم مُلتان کے مدیر محترم پر چند واقعی اعتراضات نقل کر کے اپنا جوابی مکتوب شائع کیا ہے یہ اداریہ معلوماتی بھی ہے اور وضاحتی بھی۔ ساتویں سپارہ کا اداریہ سید نوید ابدالی کے ''قرآن مجید کے شماریاتی جائزہ'' ''علم القرآن'' کے مزاج و مقصد اور تصحیح پر مشتمل ہے گیارہویں سپارہ کے اداریہ میں ''مقالہ خصوصی کا انتخاب'' کے عنوان سے گفتگو کی گئی ہے اور انتیسویں سپارہ کے اداریہ میں ''اظہار تشکر'' کیا گیا ہے بعدازاں اسی اداریہ میں:

(۱) علم القرآن کی یک جلدی اشاعت

(۲) جامع اشاریہ قرآن

(۳) علم الحدیث کا اجرا

(۴) اسلامی ڈائجسٹ کا آغاز کے منصوبے کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔

سید قاسم محمود کے قلم سے نکلنے والے یہ اداریے بذات خود ایک خاصے کی چیز ہیں کاش کہ یہ سلسلہ تمام سپاروں وشماروں میں جاری رہتا اور ہم شاہ صاحب کے احوال وخیالات جانتے رہتے۔

سید قاسم محمود صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ ''علم القرآن'' کے ہر شمارے میں قرآن سے متعلق ایک معلوماتی، تحقیقی اور خُصوصی مقالہ پیش کیا جائے گا۔ مگر اس سلسلے کے صرف سترہ مقالہ جات شامل اشاعت ہو سکے جن کی تفصیل درجِ ذیل ہے۔

نمبر شمار	عنوان	قلمکار	سپارہ	صفحات
1-	قرآن مجید کی تاریخ	ڈاکٹر محمد حمید اللہ	اول	12 تا 24
2-	فضائل قرآن، قرآن کی روشنی میں	مدیر محترم	دوم	127 تا 132

Marfat.com

تعارف وتبصرہ کار ہائے قلم

3- فضائل قرآن، حدیث کی روشنی میں	مدیر محترم	سوم	238تا235
4- غزوہ اُحد	محمد حسنین ہیکل مصری (سیرت الرسولؐ)	چہارم	348تا339
5- قرآن مجید کا طرز استدلال	حمید الدین فراہی	پنجم	447تا439
6- حروف مقطعات	الطاف علی قریشی	ششم	628تا622
7- بیسویں صدی کے چند اردو تراجم	ڈاکٹر صالحہ عبدالکریم شرف الدین	ہفتم	647تا637
8- قرآن مجید اور قدیم آسمانی صحیفے	سید ابوالحسن علی ندوی	ہشتم	771تا765
9- غزوہ بدر	شاہ مصباح الدین شکیل	نہم	994تا972
10- غزوہ تبوک	شاہ مصباح الدین شکیل	دہم	1129تا1096
11- تاریخ حدیث	ڈاکٹر محمد حمید اللہ	یاردہم	1266تا1240
12- تاریخ فقہ	ڈاکٹر محمد حمید اللہ	دوازدہم	1410تا1388
13- تاریخ اصول فقہ واجتہاد	ڈاکٹر محمد حمید اللہ	سیزدہم	1434تا1415
14- قانون بین الممالک	ڈاکٹر محمد حمید اللہ	چہاردہم	1550تا1529
15- انسانی پیدائش کے چھ مراحل	مولانا ابوالکلام آزاد	ہشدہم	1985تا1977
16- قرآن کا تعارف	سید ابوالحسن علی ندوی	نوزدہم	2112تا2105
17- نظام تعلیم	ڈاکٹر محمد حمید اللہ	بیستم	2246تا2227

اس سلسلہ مضامین نویسی میں سب سے زیادہ مضامین مشہور محقق ڈاکٹر محمد حمید اللہ (رہائش پیرس، فرانس) کے شامل کئے گئے ہیں۔ کاش کہ یہ سلسلہ تمام سپاروں

Marfat.com

میں جاری رہتا تو بہت مفید ہوتا۔

''علم القرآن'' کی اصل خوبی ''اردو کی بہترین تفاسیر کا انتخاب'' میں مضمر ہے تفسیری اقتباسات تو نجماً نجماً تقریباً تمام سپاروں میں شائع ہوئے ہیں ہر صفحہ کے Bottom پر پانچ سات سطروں میں کسی مخصوص آیت کی وضاحت کی گئی ہے مگر سپارہ اول سے سپارہ پانچ تک ''اردو کی تمام تفاسیر کا انتخاب و خلاصہ'' میں جو مختصر مختصر سرخیاں دے کر وضاحتیں اور تفصیلات بیان کی گئی ہیں وہ بڑی مفید اور علمی ہیں کاش کہ یہ سلسلہ بھی تیسویں سپارے تک جاری رہتا سپارہ اول تا پنجم میں ان عنوانات پر مفید مطلب گفتگو موجود ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ - اَلْحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِیْنَ - رحمان رحیم - مالک - یوم الدین - ایّاک نعبد - صراط مستقیم - مغضوب - ضآل - اسلام کے بنیادی اصول۔ منافقت کی بیماری۔ توحید۔ رسالت۔ آخرت۔ عظمت آدمؑ۔ نماز کی اہمیت۔ بنی اسرائیل پر احسانات۔ پانی کے بارہ چشمے۔ امامت کے منصب سے معزولی۔ پتھروں کی طرح سخت۔ دُنیا کو آخرت پر ترجیح۔ کافروں پر اللہ کی لعنت۔ آیات بینات، سابقہ آیات کی تنسیخ۔ نجات کی اصل راہ۔ حضرت ابراہیمؑ کی سر گزشت۔ رب العٰلمین کے مسلم۔ مرکز ملت، کعبہ۔ قبلہ۔ تحویل کعبہ (قبلہ)۔ سمت قبلہ۔ مسجدِ حرام۔ راہ صداقت۔ امت وسط۔ قصاص اور میراث۔ وصیت۔ معروف۔ روزہ۔ رمضان۔ ماہ حرام۔ فدیہ۔ صدقہ۔ قربانی۔ عمرہ۔ حج۔ انفاق۔ شراب۔ قمار۔ نکاح۔ حیض۔ طلاق۔ عدت۔ خلع۔ حلالہ۔ رضاعت۔ مہر۔ نان

Marfat.com

ونفقہ۔خروج۔سموئیل نبیؑ۔طالوت۔تابوت سکینہ۔جالوت۔حضرت داوَد۔آیت الکرسی۔شفاعت۔دین میں جبر نہیں۔طاغوت۔عروۃ الوثقی۔ولی۔نمرود۔عُزیرؑ۔چار پرندے۔نذر۔سود۔معاہدے اور شہادتیں۔تورات۔انجیل۔محکمات و متشابہات۔ام الکتاب۔غزوۂ بدر۔مذہبی اختلافات۔ایاماً معدودات۔غزوۂ خندق۔کافروں سے معاشرتی تعلقات۔تقیہ۔عمران۔حضرت مریمؑ۔حصرت زکریا علیہ السلام۔حضرت یحییٰ علیہ السلام۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔مباہلہ۔ابوطلحہؓ۔اوس اور خزرج۔اتحاد و اتفاق۔اَمر بالمعروف۔غزوۂ اُحد۔تعدد ازواج۔حلال وحرام۔تقویٰ۔دعوت وتبلیغ۔فاسق۔سورۃ النساء (تعارف)۔حق مہر۔محصنات۔کمنیزیں۔متعہ۔گناہ۔نشہ۔جنابت۔تیمّم۔شرک۔جبت۔اُولِی الامر۔قتل مسلم۔خُون بہا۔سلام۔ہجرت۔نماز قصر۔نماز خوف۔(کُل ۱۲۰عنوانات)

''علم القرآن'' خود ہی گوناگوں علمی و دینی معلومات کا مجموعہ نہیں بلکہ اس میں متعدد دوسری علمی، ادبی، تفسیری، معلوماتی، کتابی، اشاعتی تفصیلات بھی آئی ہیں مثلاً علم القرآن کے بیک ٹائٹل پر ان ان معلومات واشتہارات نے جگہ پائی۔

۱۔ مکمل اسلامی انسائیکلو پیڈیا (ابتدائی شکل تھی ''شاہکار اسلامی انسائیکلو پیڈیا'')
(موجودہ شکل ہے ''انسائیکلو پیڈیا اسلامیکا'')

۲۔ صحیح بخاری، علم الحدیث،

۳۔ ہماری بہترین کتب (الفیصل ناشران، تاجران کتب لاہور)

۴۔ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

مصنف: جنرل گلب پاشا (مترجم: حبیب حیدر آبادی)

Marfat.com

۵۔ باوقار، شاہکار علمی و ادبی جرائد (علم القران۔ سائنس میگزین۔ افسانہ ڈائجسٹ) سپارہ نمبر ۱۷

۶۔ شاہکار انسائیکلوپیڈیا (یہ پہلے شاہکار انسائیکلو پیڈیا معلومات کے نام سے شروع ہوتھا جو بوجوہ الف مقصورہ کی جلد بھی مکمل نہ کر سکا۔ اب دوبارہ جاری کرنے کا عزم ہے مگر دوسری شکل میں)

۷۔ حبیب بنک لمیٹڈ

۸۔ جامعہ پاکستانیہ

''علم القرآن'' میں سید قاسم محمود صاحب نے ان عنوانات پر معلومات جمع کی ہیں۔

۱۔ چند اصطلاحات تدوین از قلم مدیر محترم سپارہ اوّل صفحہ ۲۵، ۲۶

۲۔ قرآن کریم کا شماریاتی جائزہ از قلم سید نوید ابدالی، سپارہ ہفتم صفحہ ۲۳۳، ۲۳۴

۳۔ ہر سورت کا تعارف/شان نزول از قلم مدیر محترم (ہر سپارے میں ہے)

۴۔ علم کی فضیلت واہمیت از مدیر محترم سپارہ بسیتم صفحہ ۲۲۴۶

''علم القرآن'' کے متن کی صحت کا سرٹیفکیٹ حافظ فیض احمد شاہ سعیدی پروف ریڈر نے جاری کیا ہے جو کہ محکمہ اوقاف سندھ کے ریسرچ اینڈ رجسٹریشن آفیسر محمد اقبال نعیمی کے دستخطوں سے لیٹر ہیڈ پیڈ پر جاری کیا گیا ہے۔

''علم القرآن'' کے ہر شمارے کے ناشر سید کاشف محمود ہیں۔

شاہکار بک فاؤنڈیشن، حاجی بلڈنگ، حسن علی آفندی روڈ کراچی سے جاری ہوا۔

''علم القرآن'' کے ہر سپارے کے آخری صفحہ پر ایک ''اپیل'' پرنٹ (Print) طبع ہے۔ چوکھٹے میں یہ عبارت درج ہے:

''انسان خواہ کتنی بھی عرق ریزی کرے اس کے کاموں میں کوئی

Marfat.com

نہ کوئی نقص رہ ہی جاتا ہے ''علم القرآن'' میں خدانخواستہ ہماری کوتاہی یا غفلت سے کوئی غلطی یا خامی رہ جائے تو اسے ہماری خوش نیتی کی خاطر معاف کرتے ہوئے براہِ کرم! ضرور توجہ دلائیں تاکہ نئے ایڈیشن میں آپ کے شکریے کے ساتھ اس کی تلافی کردی جائے۔۔۔ (ادارہ)

سید صاحب نے سپارہ اول (الٓمٓ) کے اداریے میں بھی عاجزی وانکساری کے انداز میں لکھا تھا:

''راقم السطور کو نہ عربی آوے نہ اردو، ترجمہ نہ تفسیر۔ پھر بھی اردو کی بہترین تفاسیر کا انتخاب پیش کر رہا ہے اللہ کی مرضی، بندہ کیا کرسکتا ہے، اچھا کام تو ایک ہُما ہے جس کے سر پر چاہے بیٹھ جائے اللہ جس کو چاہے فضیلت بخش دے جس کو چاہے ذِلّت دے دے آدمی کو ان چیزوں پر کیا اختیار!''

اس میں کوئی شک نہیں کہ کائنات کی اصح ترین کتاب ''قرآن مجید'' ہے ورنہ بندے کے کاموں میں خوامخواہ غلطی در آتی ہے کیونکہ انسان غلطی اور بھول چُوک کا پُتلا ہے۔ کچھ غلطیوں کو مدیر محترم نے خود محسوس کیا جو ''علم القرآن'' کی کمپوزنگ وغیرہ میں ہوگئیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''کہتے ہیں انسان خطا کا پُتلا ہے ہزار احتیاط اور کوشش کے باوجود کہیں کہیں ہم سے غلطی بھی سرزد ہوئی ہے مثلاً پارہ ششم سورۃ نساء رکوع ۲۳ آیت ۱۶۳، صفحہ ۵۴۸ میں اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ والی سطر کے بعد یہ سطر چھوٹ گئی ہے۔ وَالنَّبِیّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ۔ اسی طرح ۳۰ویں پارے میں سورۃ

Marfat.com

انفطار آیت ۶ صفحہ ۴۴ میں بریک کے بعد لفظ ''الکریم'' چھوٹ گیا ہے براہ کام! اپنی کاپی میں تصحیح کر لیجیے۔ ہم نے اپنا انتظام مزید مضبوط کرلیا ہے۔ (سپارہ ہفتم اداریہ)

اگر شاہ صاحب محترم نے ''علم القرآن'' کو ایک جلد میں طبع کروا لیا ہے تو یقیناً یہ رنگ نہیں ہوگا جو علیحدہ علیحدہ سپاروں میں قائم رہا ہے اگرچہ جلد بندی، کاغذ، طباعت اس (موجودہ سپاروں کے معیار) سے بہتر ہو۔ ''علم القرآن'' کی تیاری، طباعت تقسیم وغیرہ کے سلسلے میں قبلہ محترم شاہ صاحب کو کیا کیا مشقتیں برداشت کرنا پڑی ہوگی۔ اس کا اندازہ سپارہ اول کے اداریہ سے بخوبی لگ سکتا ہے جہاں ص ۵ تا ص ۹ تک آپ نے کچھ روشنی ڈالی ہے۔ لہذا اب یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ علم القرآن کو خریدیں، پڑھیں، عمل کریں اور دُعا میں شاہ صاحب کو بھی یاد رکھیں۔ اس طرح شاہ صاحب کی نہ صرف حوصلہ افزائی ہوگی بلکہ ان کا اگلے جہان کا فائدہ بھی ہوگا اور ہمارے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ ان شاء اللہ العزیز۔

آیئے پھر جلدی کریں اور شاہ صاحب محترم کے دست و بازو بن جائیں۔

الفیصل برادرز پبلشرز، اردو بازار لاہور ہمارے لیے چشم براہ ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

Marfat.com

کتاب: علُومُ القرآن

(کسی کتاب پر راقم سطور ہذا کے قلم سے نکلا ہوا پہلا تبصرہ)

مصنف: ڈاکٹر صبحی صالح (لبنان)

مترجم: پروفیسر غلام احمد حریری

(۱) زیر تبصرہ کتاب بیرُوت (لبنان) کے ایک مشہور پروفیسرو عالم دین ڈاکٹر صبح صالح کی تصنیف ہے جو کہ اُن کے مقالات کا مجموعہ ہے جو ڈاکٹر صاحب نے مختلف اوقات میں علوم اسلامیہ کے طالبعلموں کو کالج اور یونیورسٹی میں پڑھاتے ہوئے دیئے۔ کتاب کا مواد بڑی حزم واحتیاط سے اکٹھا کیا گیا ہے اور اکثر مواقع پر علامہ موصوف نے اپنی رائے سے گریز کیا ہے جبکہ کہیں کہیں وہ اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں مگر کسی نابغہ روزگار عالم کی رائے کی اقتداء کرتے ہوئے مثلاً حُروفِ سبع کی بحث میں علامہ زرکشی کے حوالے سے اپنی رائے اس طرح ظاہر فرماتے ہیں کہ پہلے علامہ زرکشی کا حوالہ اور بعد میں اپنی رائے جو علامہ صاحب کی اقتداء میں بیان فرمائی ہے (صفحہ ۱۵۴)

(۲) کتاب مذکور میں جو نئی چیز دیکھنے کو ملتی ہے اور جس کا انداز پاکستان میں لکھی جانے والی کتابوں میں خال خال نظر آتا ہے وہ مستشرقین کی دریدہ دہنی اور اس کا مسکت جواب ہے بیسیوں جگہ پر ڈاکٹر صاحب نے ولیم میور، بلاشیر، کازانوفا اور شفالی وغیرہ کے نظریات اور انکا رد کیا ہے ثبوت موجود ہے کتاب کی یہ خُوبی اپنی مثال آپ ہے۔

(۳) جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے کتاب کو قرآن الفرقان کے علوم پر

Marfat.com

مشتمل ہونا چاہیے تھا مگر کتاب کے ۱۴۴ صفحات تاریخ قرآن (نزول، اشاعت وغیرہ) پر مشتمل ہیں اور باقی کتاب میں صرف آٹھ علوم قرآنی پر بحث کی گئی ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

(۱) علم اسباب النزول (۱۸۰ تا ۲۳۳)

(۲) مکی اور مدنی سُورتیں (۲۳۴ تا ۳۳۳)

(۳) سورتوں کے اسمأ (۳۳۴ تا ۳۵۹)

(۴) علم قرأت (۳۵۰ تا ۳۲۵)

(۵) علم ناسخ ومنسوخ (۳۲۶ تا ۳۹۱)

(۶) محکمات ومتشابہات (۴۰۰ تا ۴۱۰)

(۷) علم تفسیر (۴۱۳ تا ۴۳۵)

(۸) علم رسم الخط القرآن (۳۹۲ تا ۳۹۹)

ان کے علاوہ دوران بحث متعدد دوسرے قرآنی علوم پر بھی بحث کی گئی ہے مثلاً حروف سبعہ، اعجاز القرآن، مکی مدنی سورتوں کے تین ادوار اور اُن کی خصوصیات۔ جن آٹھ علوم پر ڈاکٹر صاحب نے بحث کی ہے اُن کو کم سے کم بحث میں سمیٹنے کی کوشش کی اور زیادہ سے زیادہ علماء کی رائے کو لوگوں (قارئین) تک پہنچانے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔

(۴) کتاب زیر نظر میں ڈاکٹر صاحب نے مستشرقین کی ہرزہ سرائی کا محاکمہ کرنے کے علاوہ علمائے اسلام کی غلطیوں اور ٹیڑھے نظریات کو بھی درست کیا ہے ان کی تاریخی غلطیوں، جو مفسروں اور محدثوں نے قرآن مجید کے قصص و واقعات کے منضبط کرتے وقت کی ہیں کا احاطہ کیا ہے مثلاً علم اسباب النزول کے ضمن میں صفحہ ۱۹۵ ''کُتب قدیمہ میں اغلاط کی بھرمار'' کے

Marfat.com

عنوان سے واحدی کی تاریخی غلطی اور ابن جریر کی غلطی کے ذیلی عنوانات کے تحت علمائے تفسیر کی غلط تاویلوں کا جائزہ لیا ہے اس طرح صفحہ ۳۲۰ پر فٹ نوٹ میں حضرت ذوالقرنین کی اسکندر اعظم سے مشابہت کا رد کیا ہے اسی قبیل کے رد اور محا کے کتاب میں جگہ جگہ بکھرے پڑے ہیں جو کہ ان بات کا ثبوت ہے کہ مصنف اسلاف کی غلطیوں اور تسامحات سے روایتی انداز میں چشم پوشی کرنے کا قائل نہیں ہے اور وہ حقیقت کو سامنے لانا ضروری سمجھتا ہے۔

(۵) ڈاکٹر صاحب نے کتاب میں جگہ جگہ فُٹ نوٹ کے اندر علمائے سلف کی علمی اور سوانحی قابلیتوں کے تعارف پہ مشتمل نوٹ لکھے ہیں سینکڑوں علمائے سلف کے صحیح اور مکمل نام ان کی کتابیں اُن کے مولد و مسکن اور ان کی سوچ کا زاویہ نگاہ بھی متعین کرنے کی کوشش کی ہے مسلمان زعماء کے کردار پر اُچھالے گئے کیچڑ کو صاف کرنے کی کوشش کی گئی ہے زمانہ حال کے معروف مفسرین اور علماء کے تفسیری و علمی کارنامے بیان کئے ہیں مثلاً مفتی محمد عبدہ، علامہ رشید رضا مصری، سید قطب شہید مصری وغیرہ ڈاکٹر صاحب کا یہ سٹائل (Style) مکمل طور پر ایک مستحسن اور نافع اقدام ہے۔

(۶) ڈاکٹر صاحب نے قرآنی علوم کے علاوہ جن مباحث کو اپنی کتاب میں سمیٹا ہے ان میں وحی کا مفہوم، قرآن کے تدریجی نزول کی حکمت، قرآن مجید کی جمع و تدوین، ترتیب سورہ اور آیات، مسئلہ تدوین قرآن اور خلفائے ثلاثہ، قرآن کی تجوید و تحسین، طباعت قرآن کے ادوار، حُروف سبعہ، علوم القرآن پر اہم تصانیف، اسباب نزول سے متعلق صیغے، آیات کا ربط و تعلق، قرآن مجید کا فنی نظم و نسق، پچیس علوم جو مفسرین کے لئے ناگزیر ہیں، اثباتِ نسخ، متشابہات کی اقسام، مختلف فرقوں کی تفاسیر، قرآن اپنی تفسیر آپ ہے،

Marfat.com

متاخرین کی خدماتِ جلیلہ، قرآن مجید میں تشبیہہ و استعارہ کا استعمال، مجاز وکنایہ، قرآن حکیم کا صَوتی اعجاز اور قرآن کریم کی حقیقت وغیرہ جیسے اہم اور علمی موضوعات شامل ہیں یہ سب موضوعات قاریؒ کے علم میں اضافہ کرتے ہیں۔

(۷) اگرچہ ڈاکٹر صاحب نے کتاب کا نام ''علوم القرآن'' رکھا ہے مگر کتاب میں قرآنی علوم پر بحث طویل اور علوم کی تعداد کم ہے کئی اہم مباحث شامل ہونے سے رہ گئے ہیں مثلاً حرکات کی تبدیلی سے لزوم کُفر اور سکتہ (وقفہ) کی تبدیلی سے لزوم کُفر۔ یہ ایک ایسا اہم موضوع ہے جس کو کتاب میں شامل کرنا انتہائی ضروری تھا اور قرآن مجید کے ان مقامات کی نشاندہی بھی ضروری تھی جہاں پر غلطی کرنے سے کُفر لازم آتا ہے اس موضوع کی اہمیت کا اندازہ اِس سے کیا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید کی سب سے پہلی سورت ''الفاتحہ'' میں اس طرح کے دو مقام ہیں

(۱) اَنعَمْتُ عَلَیْهِمْ میں اَنعَمْتَ کو اَنعَمْتُ (تا پر ضمہ) پڑھنا۔

(۲) اَنْعَمْتَ کے بعد وقف کرنا اور عَلَیْهِمْ سے دوبارہ شروع کرنا (وقفے کی غلطی) قرآن مجید میں اس طرح کے بیسیوں مقامات ہیں جن کی نشاندہی ضروری تھی ان علوم کے علاوہ اور کئی ضروری علوم شامل کتاب نہ ہو سکے جن کی وجہ سے کتاب اپنے موضوع کا مکمل احاطہ نہیں کرتی۔

(۸) ڈاکٹر صبحی صالح نے کتاب میں بعض مباحث کو اِتنا طویل کر دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان موضوعات کو غیر ضروری طوالت دینے کی کوشش کی گئی ہے مثلاً مکی مدنی سورتوں کے تین ادوار کے موضوع کو کافی طویل کیا گیا ہے (۲۶۳ تا ۳۳۳ کل ۶۷ صفحات) اگر اس موضوع کو مختصر کر دیا جاتا تو ہو سکتا

Marfat.com

تھا کہ کوئی اور اہم قرآنی علم شامل کتاب ہو جاتا اس کے علاوہ کتاب مذکورہ میں ڈاکٹر صاحب نے ''حرف سبعہ'' کے عنوان کے تحت جو بحث چھیڑی ہے ہوسکتا ہے کہ بڑے بڑے علماء اس بحث سے کوئی مفہوم اخذ کر لیں مگر ایک عام وسطح کے قاری کے سر پر سے یہ ساری بحث گزر جائیگی اور وہ کوئی مطلب بھی نہ سمجھ سکے گا مترجم کو چاہیے تھا کہ اس بحث کو آسان پیرائے میں بھی بیان کرتے یا ڈاکٹر صاحب اس (حروف سبعہ) کے مفہوم و ابحاث کو الگ فٹ نوٹ میں سلیس کر کے بھی بیان کرتے۔

(۹) فاضل مصنف نے کتاب کے آخر میں مآخذات کے طور پر ۹۷ (ستانوے) کتب کی فہرست دی ہے۔ مستشرقین کی کتب ان کے علاوہ ہیں۔ جن کے حوالے فُٹ نوٹس میں دیئے گئے ہیں مگر یہ بات حیرت انگیز ہے کہ مصنف نے عربی کے علاوہ اور کسی زبان کے مسلمان عالم کی کتاب سے استفادہ کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ مثلاً فارسی، اردو، انگریزی اور دوسری بہت سی زبانوں میں اسلامی تحقیقی مواد سے بھی استفادہ کیا جا سکتا تھا اس سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ شاید مصنف نے عجمی علماء کو اس قابل نہیں سمجھا مصنف کی اس حرکت کا اثر ان کی کتاب کی ثقاہت و استاذ پر بھی پڑا ہے مثلاً اگر مصنف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تحقیقی اور علمی تصنیف ''الفوز الکبیر'' کو بھی مطالعہ میں لاتے تو ناسخ و منسوخ کے ضمن میں منسوخ آیات کی تعداد پانچ رہ جاتی جبکہ دوسری صورت میں مصنف دس آیات کے نسخ کے قائل ہیں (دیکھیں صفحہ ۱۹۱) اس کے علاوہ سید سلیمان ندوی کی تحقیقی کتب، مولانا محمد حفظ الرحمان سیوہاروی کی تحقیقی کتب، شاہ ولی اللہ کی تحقیقی تصانیف، مولانا عبدالماجد دریا بادی کا اردو اور انگریزی حاشیہ قرآن اور اردو کا علمی تفسیری

Marfat.com

ذخیرہ بھی ڈاکٹر صاحب کی کتاب میں معاون ثابت ہوتا۔

(۱۰) قطع نظر تسامحات کے کتاب اپنے اندر بے حد مفید علمی مباحث اور ثقہ مواد رکھتی ہے فاضل مصنف نے کتاب کو بہتر انداز میں ترتیب دینے کی کوشش کی ہے محترم مترجم نے ترجمہ کرنے میں کافی عرق ریزی سے کام لیا ہے اور ترجمہ کو شستہ اور سلیس بنانے کی کوشش کی ہے مگر متعدد مقامات پر وضاحت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے شاید آیندہ اشاعت میں محترم مترجم اس ضرورت کا خیال رکھیں بہتر ہوگا اگر ناشر اس کتاب کا سستا ایڈیشن چھاپنے کی کوشش کریں تا کہ کم آمدنی والا طبقہ بھی علم و معارف کے اس خزینے سے استفادہ کر سکے۔

Marfat.com

تبصرہ: علوم القرآن

مصنفہ: مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب

''علوم القرآن'' کے نام سے بازار میں کتنی کتب دستیاب ہیں ان کی گنتی بھی مشکل ہے چند ایک کے نام سے میں واقف ہوں مثلاً علوم القرآن (اُردو) مصنفہ ڈاکٹر صبحی صالح (لبنان) / پروفیسر غلام احمد حریری (فیصل آباد)، علوم القرآن از مولانا شمس الحق افغانی۔ اس کے علاوہ مفتی احمد یار خان نعیمی نے بھی علوم القرآن پر کتاب لکھی ہوئی ہے۔ مگر مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی ''علوم القرآن'' اپنی مثال آپ ہے۔

مفتی محمد تقی عثمانی نے ''علوم القرآن'' میں دو حصے بنائے ہیں۔ حصہ اوّل کے آٹھ باب اور حصہ دوم کے چار باب ہیں۔ ہر باب کی دس / بیس فصلیں ہیں۔ یہ بڑی مفید اور معلوماتی کتاب ہے اس میں قرآنِ مجید کے بارے میں ابتدائی اور تدریجاً علمی و تحقیقی معلومات اور ابحاث موجود ہیں۔ کتاب کا انتساب مفتی صاحب نے اپنے والد گرامی مفتی محمد شفیع دیوبندی (کراچی) کے نام کیا ہے کتاب کی تقریظ مولانا محمد یوسف بنوری صاحب نے اور پیشِ لفظ حضرات مفتی محمد شفیع صاحب نے لکھا ہے ''حرفِ آغاز'' میں مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے فضیلت علم قرآن کے ذیل میں ایک بڑی خوبصورت اور متاثر کن حدیث نقل کی ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ:

> ''اگر کوئی شخص روزانہ مسجد میں جا کر دو آیتیں سیکھ لیا کرے یا پڑھ لیا کرے تو یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین آیتیں سیکھے تو وہ تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں سیکھے تو چار اونٹنیوں سے بہتر ہے'' (بحوالہ صحیح مسلم)

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں کہ ''علوم القرآن'' دراصل ان کے والد

Marfat.com

صاحب مفتی محمد شفیع صاحب کی تفسیر قرآن ''معارف القرآن'' کا مقدمہ تھا جو اتنا طویل اور محقق ہو گیا کہ ایک علیٰحدہ کتاب کے طور پر شائع کرنا مناسب معلوم ہوا۔ لہٰذا یہ مجوزہ مقدمہ اس وقت کتابی شکل میں قارئین کے مطالعہ کے لئے حاضر ہے۔

''علوم القرآن'' کے حصہ اوّل ''القرآن الکریم'' میں وحی، نزول قرآن، ناسخ ومنسوخ، حفاظتِ قرآن، حقانیت قرآن اور مضامین قرآن کے عنوانات سے مواد شامل ہے جو صفحہ ۲۳ تا صفحہ ۳۲۰ تک پھیلا ہوا ہے۔ ''علوم القرآن'' کے حصہ دوم ''علم تفسیر'' کے ذیل میں تعارف، اصول اور تاریخ کے عنوانات سے مواد شامل کیا گیا ہے۔ جو صفحہ ۳۲۳ تا صفحہ ۵۰۸ تک پھیلا ہوا ہے۔ ''علوم القرآن'' پڑھے جانے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کے تین مختصر خصائص درج ذیل ہیں۔

۱۔ جمہور مسلمان اُمت کے عقائد کے مطابق گفتگو اور نتائج اخذ کئے گئے ہیں۔

۲۔ ضروری مقامات پر حوالے بھی درج کئے گئے ہیں اور فٹ نوٹ میں وضاحتیں بھی لکھی گئی ہیں۔

۳۔ کتاب کی تالیف کا انداز علمی اور وضاحتی ہے اگرچہ مولویانہ رنگ لئے ہوئے ہے۔ علوم القرآن میں اُردو، عربی اور فارسی مآخذ سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔ کہیں کہیں انگریزی حوالے بھی دیئے گئے ہیں مثلاً The World Family Encyclopaedia (صفحہ 47) اس کے علاوہ صفحہ 70، 71 پر انگریزی حوالہ جات۔ مفتی صاحب نے خالص اہلِ سنت و جماعت کے نظریات وعقائد کو موید کیا ہے۔ مثلاً ایمان ابی طالب اور ایمان والدین مصطفیٰؐ کے سلسلے میں عقیدہ صحیحہ صفحہ 94، 95 پر گفتگو موجود ہے ''حرف سبعہ'' پر بڑی مفصل، تحقیقی اور نتیجہ خیز گفتگو کتاب کے صفحہ 97 تا 158 میں کی گئی ہے۔ غرض قرآن، اس کے علوم اور تفسیر سے متعلق جس پہلو سے بھی مفتی صاحب نے گفتگو کی ہے بڑی واضح، حوالہ جاتی اور مدلّل گفتگو کی ہے ''حفاظتِ قرآن'' سے متعلق گفتگو

Marfat.com

کرتے ہوئے مفتی صاحب نے مستشرقین اور معترضین کے دلائل کا خُوب اعتماد اور زور آور انداز میں جائزہ لیا ہے۔ گولڈ زیہر کے مغالطات کو بڑے علمی اور منطقی انداز میں صفحہ ۴۵۶ اور صفحہ ۴۶۷ پر ردِّ کیا گیا ہے۔ اگر چہ تفسیر قرآن کی تاریخ مرتب نہیں کی گئی مگر پانچ عربی تفسیروں کا مختصر مختصر تعارف کروا کے ایک صفحہ میں مولانا اشرف علی تھانوی کی بیان القرآن اور مفتی صاحب کے والد محترم مفتی محمد شفیع صاحب کی ''معارف القرآن'' کی تحسین کی گئی ہے۔ اللہ مفتی صاحب کی علوم القرآن کی اس خدمت وقیعہ کو قبول فرمائے اور ہمیں علم وعمل کی کما حقہ، توفیق عطا فرمائے۔ سینکڑوں علمی اور تحقیقی کتابوں کے مباحث کا نچوڑ ''علوم القرآن'' اپنے موضوع پر ایک کافی وشافی کتاب ہے۔ اللھم بارك لنا فی امرنا۔

مفتی صاحب سے گزارش ہے کہ وہ علوم القرآن کے صفحہ 349 پر مذکورہ رمزی نعناعہ کی عربی تالیف ''نعناعہ'' کے بارے میں بتائیں کہ کیا اس کا اردو ترجمہ ہو چکا ہے یا نہیں؟

اگر نہیں تو کیا اس کا عربی نسخہ دستیاب ہو سکتا ہے (مقام دستیابی سے مطلع فرمائیں)۔ اگر پاکستان سے دستیاب نہ ہو تو اپنے ادارہ کی لائبریری سے فوٹو کاپی کروا کے عنداللہ ماجور ہوں۔

شکریہ

Marfat.com

کتاب: عشق براتاں

کلام: حکیم محمد اصغر قادری چشتی

سی حرفی تے نظماں غزلاں دوہڑے گیت رباعیاں
تحفے حاضر کیتے ادبوں عشق براتاں پائیاں
عاشقاں مستاں رنداں لئی تصوف ای تصوف
المعروف

عشق براتاں

اتے دتا گیا تعارف تے عنوان اے علامہ حکیم پیر محمد اصغر قادری چشتی نظامی ہوراں دی اک وڈی، موٹی، شاعری دی کتاب دا جیہدا مختصر عنوان سمجھ لوو ''عشق براتاں''

496 صفحے دی ایس کتاب نوں چھاپن دا انتظام کیتا اے اک بین الاقوامی ادبی تنظیم ''روش'' نیں جیہدی اک شاخ لاہور وچ وی بنی ہوئی اے۔ ''عشق براتاں'' مفتو مُفت تاں نئیں تھوڑے بہتے پیسیاں نال بانو ٹرسٹ انٹرنیشنل انگلینڈ توں مل سکدی اے اُنج ایہدے اُتے قیمت -/750 روپے یا 25 برطانوی پاؤنڈ لکھی ہوئی اے۔ ایہہ کتاب آستانہ عالیہ پیر پوترا شریف چھموں ضلع منڈی بہاؤ الدین پاکستان توں وی مل سکدی اے۔ ''عشق براتاں'' دے خالق، نظم ونثر دے بادشاہ، حکیم محمد اصغر قادری وی انگلینڈ وچ وی رہندے نیں تے اوتھے مخلوق خدا دی خدمت کرن دے نال نال علم و ادب دی خدمت وی کر رہے نیں تے برطانویاں دے نال نال پاکستانیاں وچ وی تحفے ونڈ دے رہندے نیں۔

کتاب عشق براتاں دا انتساب حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم تے

Marfat.com

حضرت الشیخ عبدالقادر جیلانی گیارہویں والے پیر رضی اللہ عنہ دے ناں اے۔ نگاہِ کرم فاضل شاعر نے منگی اے حضرت سید پھل شاہ بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ آستانہ عالیہ دربار پیر پوترا شریف کولوں۔

مضموناں یعنی عنواناں دی فہرست نوں ''کشادگی دامن'' کہیا گیا اے۔ واقعی اک نویکلی تے ادبی اصطلاح بنائی گئی اے۔ مبروک مبروک!

ساریاں توں پہلاں چار جانے پچھانے قلمکاراں دے تاثرات دتے گئے نیں منو بھائی، عطاء الحق قاسمی، امجد اسلام امجد تے زیڈ اے زلفی۔ چنگا علمی تے ادبی، رباعیاں تے شعراں نال سجیا ہویا دیباچہ مشہور پنجابی شاعر حضرت دائم اقبال دائم ہوراں دے نامور تے لائق پتر حسن اختر احسن ہوراں نے لکھیا اے۔ جیہدے وچ تصوف تے خامہ فرسائی کرن دے نال نال صاحب کتاب عشق براتاں دا تعارف وی کروایا گیا اے۔ انج سمجھ لوو کہ فاضل دیباچہ نگار نے پنجابی ادب وتصوف تے لکھیاں گیاں کتاباں دا اک تحقیقی ویروا کیتا اے۔

رَبّ ذوالجلال تے حمد باری تعالیٰ دے عنواناں نال دو حمداں لکھیاں نیں پہلی حمد دا مطلع تے دوجی حمد دا مقطع ایہہ وے:

مطلع: حمد وحدہٗ لاشریک وحدت واحد خاص حمد اے کثرت عام حمد اے
الف الف حمد اے لام لام حمد اے میم میم محبت کلامِ حمد اے

مقطع: ہر دم سایہ رحمت والا اصغر سر تے رکھے
موت حیاتی دا اے مالک جسنوں چاہے رکھے

نعت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دا ردیف قافیہ یا رسول اللہ اے۔ نعت دا اک شعر پڑھو تے عشق وعقیدت دا مزہ لُٹو:

Marfat.com

میرے دل وچ وی اپنے نور دی خیرات پاؤ آقا
بناں تکیاں ہن ہوندا نئیں گزارا یا رسول اللہ

محبوبِ سبحانی، غوث صمدانی، شہبازِ لامکانی، حضرت شیخ غوث الاعظم جیلانی الحسنی والحسینی عبدالقادر جیلانی گیارہویں والے پیر ہوراں دی منقبت دا مطلع مقطع اس طراں اے:

پنج تن دے صدقے ہووے عطا یا غوث الاعظم جیلانی
تسی سخی ہو کر دیو دان سخا یا غوث الاعظم جیلانی
کشتی گرداب پھسی ساڈی سرکار کنارے لا دیو
اصغر دی تہاڈے در ہے صدا یا غوثِ الاعظم جیلانی

کتاب دے صفحہ ۱۰۳ تے تضمین دے عنوان نال تن صفحیاں دی نظم اے۔

مولانا محمد اکرم غنیمت کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ دے مصرعہ

بنام شاہد نازک خیالاں ہے عرضی بہ حضور شاہ جمالاں

نوں شاعر نے اپنی ہر رباعی توں بعد استعمال کیتا اے۔ بڑی قدرت، بڑی ندرت، بڑی چابکدستی تے بڑے نظم نال کہ بندہ اش اش کرن تو بغیر نہیں رہ سکدا۔

ایس توں بعد جے میں عنوان ای لکھ دیواں تے ''مضمون'' دے تعارف لئی ایہوای بہت ہون گے۔ لوؤ دیکھو پڑھو تے ادبی چاشنی دے مزے لوؤ۔ چھے کلیا، دوہڑا جات، فراقیہ گیت، کوکاں، مسدس، صدائے قلب، نی مائے، یار دا نظارہ ویکھئے، سائیاں، قالوا بلیٰ، دلق پوش، خوش تصویر، چھمکاں نہ مار عشقا، دماغی خرابی، جھل والیاں، خیالاں دی ڈھیری، گونگے دیاں رمزاں، الہڑ سوچاں، منزلاں، مرشد وسّے وچ گھر دے، جبّہ درویشی، رکھ لے، تیریاں بے پروایاں، جذبے عشق دے، جاں سوزی، جوابِ مشعل، قومی گیت، وکھرا رنگ، بے ساختہ، خوش فہمی، یاد، ہدیہ عقیدت بحضور بابا

Marfat.com

سید لعل شاہ قلندرؒ، قطعہ، شہر یار، دوہڑے، ھُو ھُو، پنج گنج، ماواں ٹھنڈیاں چھاواں، چشت نگر، اجمیر والے بابا، ساڈا مندڑا حال، التصوّف تصحیح الخیال، قطرۂ شبنم، حُباب، اتھرو، غنچہ، جنون، تصور، داد فریاد، صائقہ، دل دا پیمانہ، نغمہ غم، درِ شہوار، رخ زیبا، صانع ازلی، المجاز در حقیقت ازلی، بانت سعاد، وجود عدم، سلطان خوباں، جانِ عالم، جرعہ کرم، موج خرام، مشتِ خاک، بدر گاہِ مجیب الدعوات، ابتدا، راز اثبات، چُپ گُپ، میم، راز، کبریائی، ظاہر باطن، چاننا، کالے حرف، نازک مزاجیاں، تبسم و ترنم، لوح و قلم، عرفان، جمع تفریق، سرِّ لغات، پروازِ جبرائیل علیہ السلام، عقل شکل، تقلیا، ہدیۂ عقیدت بحضور حضرت مائی طوطی، پیر سنجر، ڈیوڑھ جھولی، لُوڈلے لاڈلے، فرد یات، درس دیدار، چوکلئے، قلندرانہ سی حرفیاں، القا، ڈاروں وچھڑی، عشق دا کنڈل، رباعیات، ڈیوڑھے، قلندر، من میت، تتی جند، دھمالاں، چڑھیاں کتاں، عشق مریلا، چپ چپیتے، Tit for Tat (ادلے دا بدلہ)، چھک، سُکا جھگڑا، سجناں آویں، بے آسے، بے وسّے، فراقیہ ڈیوڑھے، رباعیات، باراں ماہ، (وچھوڑا) دوہے (پوربی بھاشا)، تڑپاں، دسمبر دی آخری رات، غزل، کھکھل، گیت، جھلّے دا جھل، رومی دی مت، نقطۂ آغاز، بن پراں دے اڈے پانی، من نہ دانم، سوزِ جگر، نین و ہاجن نیناں، قید تے صیاد، ہکا بکا، شجرۂ حضرت پھل بادشاہؒ، شجرۂ طریقت حضرت سید پھل شاہ بادشاہؒ، شجرۂ شریف حضرت پیر قطب الدین ہاشمیؒ، ادھی رات، ڈولی، ہنجوان دے ہار، پھاہی پھاتا، آزاد نظم، قلندرانہ تے رندانہ انداز۔

آخر وچ وی تِناں پیراں دے تاثرات آئے نیں (۱) تاثرات پیر سید احمد حسین گیلانیؒ (۲) تاثراتِ سید نعیم ثقلین گیلانیؒ (۳) تاثرات پیر نعیم الحسن ہاشمی الازہریؒ پنڈی میانی، حکیم محمد اکرم جنجوعہ پریس منڈی بہاؤ الدین نے وی ہدیہ تبرک پیش کیتا اے۔ کتاب دے آخر وچ ایہہ شعر لکھ کے صوفی اصغر قادری ہوراں نے گل

Marfat.com

مکا دتی اے:

گل فقیر دی گل پئی تے گل وچ پئی رہ گئی
دنیا جو وی کہندی سی، کہندی رہ گئی

وَن سوَنّے عنوانات تے رنگ رنگ دے اندازاں وچ لکھی گئی شعری کتاب ''عشق براتاں'' نوں پڑھن توں بعد ایہہ پتہ چلدا اے کہ

۱۔ صوفی اصغر قادری ہوراں دے اندر دے خیالات اُبل اُبل کے باہر آوَندے پئے نیں۔

۲۔ صوفی صاحب اپنی گل نوں شعری روپ دین تے مکمل طور تے قادر نیں

۳۔ صوفی صاحب کول لفظاں، ترکیباں، استعاریاں تے، تشبیہاں دا گھاٹا نئیں اے۔

۴۔ صوفی صاحب بڑے وسیع المطالعہ تے بڑے ای وسیع النظر تے صاحبِ دل شخص نیں۔ ایہہ ایہناں دا کلام ایہو پیا دسدا اے۔

۵۔ صوفی صاحب نوں تصوف دیاں رمزاں دی پچھان اے تے انہاں نوں بیان کرن دا پورا ہچ وی آوندا اے۔

۶۔ صوفی صاحب چھوٹی بحر، درمیانی بحر، طویل بحر دے شعر بڑی خوبی تے روانی نال لکھدے نیں۔

۷۔ صوفی صاحب پیراں فقیراں نوں منّن والے تے انہاں دے اگے عرض معروض کرن والے پیر نیں۔

۸۔ صوفی صاحب خود وی صاحبِ طریقت، صاحبِ معرفت تے صاحبِ حقیقت شخص جاپدے نیں انہاں دی شاعری بول بول کے ایس حقیقت دا اعلان کر رہی اے۔

Marfat.com

۹۔ صوفی صاحب عجیب، نویکلیاں تے مشکل رمزاں نوں وی کھول کے رکھ دیندے نیں کہ فیر اوہناں نوں سمجھنا اوکھا نئیں رہندا۔

صوفی محمد اصغر قادری صاحب عشق نوں ایک شخص تے اپنا محبوب قرار دے کے اپنی نظم چھمکاں نہ مار عشقا وچ لکھدے نیں:

الف اکارا عشقا

تیرا پیارا عشقا

نور نظارہ عشقا

اصغر نکارا عشقا

دیویں جھلکارا عشقا

وڈی سرکار دے

چھمکاں نہ مار عشقا

چھمکاں نہ مارو ے

سُن لے توں عرضی میری

دیویں دیدار وے

''جھلّ وللّیاں'' وچ صوفی اصغر ہوری ''وحدت الوجود'' دی رمزنوں انج ظاہر کردے پئے نیں:

حسن ازلی دی اک نگاہ بدلے پیا باطن حسن سنگھار دا مَیں

حسن، اکمل، اجمال، جمال، اصغر، خوش خصال سوہنا لاٹاں مار دا مَیں

اپنی نظم ''رکھ لے'' دے تن شعر بڑا نظارا تے چَس دیندے نیں ذرا پڑھ کے ویکھو:

رکھ لے اندر رکھ لے مینوں کریں کدی نہ وکھ

اک اک اکھ دے وچ سمائی تیری سوہنی اَکھ

Marfat.com

نال تیرے ہے میرا جیون تیری آس سدا توں رکھاں
ککھ نہ پلے میرے چناں! میرے رکھیں ککھ

لکھ کروڑ حسن دیاں پریاں نذراں میریاں تارن
میں گدا آں تیرے در دا ککھوں ہویا لکھ

''التصوف تصحیح الخیال'' کتاب ''عشق براتاں'' دی روح (Essence) اے جیہدے وچ صوفی صاحب خام صوفیاں دی انج اصلاح کردے نیں:

حضرت عشق دے باجھ منظوریاں نئیں، دردِ دل بغیر مسروریاں نئیں
دل دی حاضری باجھ حضوریاں نئیں، پانویں لکھ پکھنڈ بنائے پیا!
جیہڑا رو رو رب نوں یاد کردا دل و جان توں سچی فریاد کردا
رب اوس دا قلب آباد کردا دل نوں روشنی بخش چمکائے پیا!

"Tit for Tat" دا معنی تے مفہوم صوفی محمد اصغر قادری نے ایناں لفظاں وچ بیان کیتا اے:

جیسا کر سو ویسا بھر سو کہندے سب سیانے سُن فرزانے
حسن دی شمع اُتے سڑدے نسدے نئیں پروانے، سُن فرزانے
ہوشاں والے ہر تھاں واچن عقلاں دے افسانے، سُن فرزانے
عشق دی اصغر گھاٹی اوکھی چڑھدے مست دیوانے، سُن فرزانے

''عشق براتاں'' دے باہر لے رنگین سرورق تے صوفی محمد اصغر قادری دی سبز پگ والی تصویر سرورق نوں رونق بخش رئی اے۔ بیک ٹائٹل تے تن اشتہار نیں۔ اندرونی سادہ ٹائٹل دے سامنے سجے صفحے تے درودِ ابراہیمی زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دا نظارہ دے رہیا اے۔ بقول شاعر:

الٰہی شاد اور آباد رکھنا تیرے نبیؐ پر ہیں جو درود پڑھتے

Marfat.com

کتاب: ''فہرست کتب نعت لائبریری شاہدرہ لاہور''

مرتبہ: حاجی چودھری محمد یوسف ورک قادری بانی ومنتظم لائبریری

251 صفحات پر مشتمل کتاب ''فہرست کتب نعت لائبریری شاہدرہ موڑ لاہور'' اس وقت میرے سامنے موجود ہے۔ اس کے مؤلف جناب حاجی چودھری محمد یوسف ورک قادری صاحب سے کئی دفعہ میری ملاقات ہو چکی ہے انتہائی سادہ، بہت خلیق اور مسکراتے چہرے کے ساتھ ملنے والے، ستر اسی سال کے لگ بھگ عمر کے لگتے ہیں شلوار قمیض، سفید درمیانی داڑھی، چشمہ لگائے اور سر پر کپڑے کی ٹوپی یا کبھی کبھی دھاگے کی کروشیے سے بنی ہوئی ٹوپی، قد درمیانہ، بول چال دھیمی، ادب ولحاظ کرنے والے، ان کے بارے میں یہ تو گمان کیا جا سکتا ہے کہ کوئی علمی وقلمی کام کر رہے ہوں گے مگر یہ گمان کرنا کہ انہوں نے بھاگ دوڑ کر کے، سرمایہ کثیر خرچ کر کے، اسفار طویل کر کے، سیاحت و ملاقات کر کے، بازاروں، دوکانوں، کباڑیوں، لائبریوں اور ذاتی کتب خانوں تک رسائی حاصل کر کے ایک خزانۂ عامرہ جمع کیا ہو گا، بہت مشکل ہے۔ مگر حاجی صاحب یہ سب کچھ کر چکے ہیں۔ اور اس کا ثبوت ہے ''فہرست کتب نعت لائبریری''

میرے محترم راجا رشید محمود صاحب کی ''نعت'' کے حوالے سے لائبریری اور کام کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے اس کے علاوہ کراچی کے کچھ افراد اور ادارے ''نعت'' کے حوالے سے لائبریری بنانے اور کام کرنے میں نامور ہیں۔ فیصل آباد میں اعظم چشتی (مرحوم) اور عبد الستار نیازی کے ہاں بھی نعت لائبریری اور نعت گوئی کا کام قابلِ تعریف ہے اسلام آباد میں محترم بشیر حسین ناظم کا تخصص فی النعت کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ قصور کے پروفیسر منیر قصوری کا ''ایوانِ نعت'' بھی نعت کے حوالے سے دھوم

Marfat.com

مچاتا رہا ہے۔ مگر راجا رشید محمود کے ''ماہنامہ نعت'' کو جو پذیرائی اور عزت ملی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ایسے حالات میں حاجی محمد یوسف ورک کا ایک نعت لائبریری کی داغ بیل ڈالنا علمی حلقوں کو ششدر کرنے کو کافی ہے۔ اللھم زدفزد

کہتے ہیں کہ ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد لوگ اکثر بے کار ہو جاتے ہیں اور وہ کسی کام کے قابل نہیں رہتے سوائے کھانسنے، بیماریوں کا شکار ہونے، بُڑ بُڑ کرنے، گھر میں بچوں کو گھورنے اور جھڑکنے کے مگر حضرت حاجی اثر انصاری فیض پوری اور حضرت حاجی محمد یوسف ورک قادری کو میں نے جوانوں سے بڑھ کر متحرک پایا ہے اللہ نظرِ بد سے بچائے۔ ان کے گھر کے حالات کچھ بھی ہوں، مالی حالت کیسی بھی ہو مگر یہ ہر ضرورت اور حالت سے بے نیاز ہو کر کام کرتے ہیں۔ اور مہمیز ہیں نوجوان مگر سست نسل کے لئے جن کو مشینوں نے بے عمل کر دیا ہے بقول حضرت اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

ے ہے دل کے لئے موت مشینوں کی حکومت
احساس مروت کو کچل دیتے ہیں آلات

''فہرست کتب نعت لائبریری شاہدرہ لاہور'' کوئی نئی فہرست نہیں ہے اس سے پہلے بھی لائبریریوں کی درجنوں فہرستیں چھپ چکی ہیں مثلاً حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی کتب کی فہرست، حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کی فہرست (دونوں حضرات نے اپنی ذاتی لائبریریاں پنجاب یونیورسٹی کو عطیہ کر کے عام آدمی کی ان تک رسائی کو ختم کر دیا ہے) فہرست سازی بھی بڑا جان جوکھوں کا کام ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ حاجی محمد یوسف ورک صاحب نے یہ ہرکولین ٹاسک (HERCULENE TASK) بھی کر دکھایا ہے پنجابی لہجے میں حاجی صاحب کو یہی کہہ کر داد دی جا سکتی ہے۔

''میں صدقے تیرے جذبے تے، میں واری تیرے کم تے''

Marfat.com

حاجی محمد یوسف ورک قادری صاحب کے نثر نگار ہونے کی ایک جھلک ''فہرست کتب نعت لائبریری شاہدرہ لاہور'' میں ان کے جذبات کے اظہار ''اپنی بات'' میں دیکھی جا سکتی ہے اور آپ کے شاعر ہونے کا ثبوت اسی کتاب میں شائع شدہ آپ کی چار نعتیں اور ایک تضمین ہے۔ یہ مطبوعہ کام پکار پکار کر کہہ رہا ہے:

ہر فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا؟

''فہرست کتب نعت لائبریری شاہدرہ لاہور'' کا اندرونی ٹائٹل پلٹیں تو کتاب کے بارے میں یہ معلومات اپنی جھلک دکھاتی ہیں:

نام کتاب: فہرست کتب نعت لائبریری شاہدرہ لاہور

مرتب: حاجی محمد یوسف ورک قادری (بانی و منتظم)

کمپوزنگ: محمد سدھیر سائیں

پروف ریڈنگ: محمد یوسف وِرک قادری، عمران یوسف ورک

مطبوعہ: نعت پبلی کیشنز راجا کالونی شاہدرہ لاہور

(+92-42-7927855)

فہرست مضامین (CONTENTS) کو ''آئینہ'' کا نام دیا گیا ہے۔

کتاب کے دو حصے ہیں ایک حصہ لائبریری میں موجود کتبِ نعت و متعلقاتِ نعت کی فہرست ہے اور دوسرا حصہ کتبِ نعت و متعلقاتِ نعت کی فہرست ہے جنہیں قادری صاحب نے یا تو دیکھا یا کہیں فہرستوں میں تلاش کیا مگر وہ ورک صاحب کی نعت لائبریری میں موجود نہیں ہیں۔ دوسرا حصہ شائد اس وجہ سے شاملِ کتاب کیا گیا ہے کہ جس کے پاس کتب موجود ہوں وہ اصل یا نقل نعت لائبریری کو قیمتاً یا لِلّٰہ فی اللّٰہِ ہدیہ کرے تا کہ کل کا محقق یہاں سے تشنہ کام نہ لوٹے۔

Marfat.com

کتاب کے حصہ اول میں سات ابواب ہیں اور کتبِ حمد، کتبِ مجموعہ ہائے
عت، کتبِ انتخابِ نعت، کتبِ متعلقات نعت و منظوم سیرت، پشتو کتبِ نعت، سندھی
کتبِ نعت، پنجابی حمد، نعت و متعلقاتِ نعت نے متعلق کتب کی فہرست ہے۔

کتاب کے حصہ دوم میں پانچ ابواب ہیں اس حصہ میں مطلوب کتب نعت،
رسائل و جرائد (نعت نمبر)، مطلوب فہرست پنجابی کتب نعت، مطلوب فہرست سندھی
نعتیہ کتب اور مآخذ و مراجع شامل ہیں۔ صاحبِ کتاب حاجی محمد یوسف ورک قادری کی
''نعت'' سے کتاب کا آغاز کیا گیا ہے۔ اس نعت کا مطلع و مقطع یہ ہے:

(مطلع)

لطفِ رب غفور دیکھیں گے ہم مدینہ ضرور دیکھیں گے

(مقطع)

یوسفؔ بے ہنر پہ لطف ان کا اہلِ کیف و سرور دیکھیں گے

کتاب ''فہرست کتب'' کا انتساب تین شخصیات کے نام ہے:

(الف) مکین گنبد خضریٰ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رفعتوں کے نام

(ب) والدین مرحومین کی عظمتوں کے نام

(ج) اہلیہ محترمہ کی خدمتوں کے نام

ساڑھے چھ صفحات پر مشتمل دیباچہ پروفیسر افضال احمد انور (شعبہ اُردو)
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد نے لکھا ہے جس میں حاجی محمد یوسف ورک قادری
کی سعی اور کوشش کو سراہا گیا ہے جو انہوں نے نعت لائبریری قائم کرنے اور ''فہرست
کتب'' شائع کرنے کے مقصد سے کی۔ فاضل دیباچہ نگار نے اپنے دیباچہ میں جن جن
علمی شخصیات اور مخزن ہائے کتب سیرت و نعت کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہیں راجا رشید محمود،
غوث میاں، رشید وارثی، صبیح الدین صبیح رحمانی، سید گل محمد شاہ بخاری، پروفیسر محمد اقبال

Marfat.com

جاوید، پروفیسر عبد الجبار شاکر، ڈاکٹر ریاض مجید، جھنڈیر (میلسی) کی لائبریری، رجانہ (فیصل آباد) کے چودھری صاحب کا کتب خانہ، حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ملتان کے عرش صدیقی، دیباچہ نگار کی اپنی لائبریری وغیرہ وغیرہ۔

چھ صفحات پر مشتمل سید گل محمد شاہ بخاری، پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج شہداد کوٹ (سندھ) کا دیباچہ ''احوالِ مخزن کتب نعت'' میں قبلہ شاہ صاحب کی دس اشعار پر مشتمل ایک نعت شریف بھی ان کے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کی گواہی دے رہی ہے جس کا مقطع ہے:

گُل بخاری جو بھی لکھتا نعت ہے
اس بندے سے راضی ہوتا ہے خُدا

موصوف نے فارسی کا یہ شعر بھی اپنے دیباچہ میں رقم کیا ہے:

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

اس شعر کو حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کیا گیا ہے جبکہ راقم سطور ہذا کے خیال میں یہ شعر مرزا غالبؔ کا ہے۔ (دیکھئے ارمغان نعت از شفیق بریلوی)

مرتب کتاب جناب حاجی محمد یوسف وِرک قادری کی ''اپنی بات'' تقریباً تین صفحات سے زیادہ جگہ پر مشتمل ہے جس میں اُنہوں نے اپنے جذبہ شوق کا اظہار کیا ہے نعت سے ان کا عشق اور عشق کی واردات قلبی کو قلم بند کیا ہے۔ اپنی جان کاری و جان ماری، دن رات کی دوڑ دھوپ، کتابوں کی خریداری اور حالات و واقعات کا ذکر جذبات کے ساتھ کیا ہے راجا رشید محمود صاحب کی مہربانیوں اور سرپرستی کا ذکر جھوم جھوم کر ہے۔ انکساری کے انداز میں اپنی بے بضاعتی بیان کی ہے سید صبیح الدین صبیح رحمانی، نعت گو شاعر ثاقب میاں، طاہر سلطانی، تنویر پھول، مسرور کیفی کے بھائی محمد رمضان میمن،

Marfat.com

صدیق فتح پوری سے ملاقاتوں اور یادوں کو عقیدت و محبت سے قلم بند کیا ہے۔ مقصود احمد
رقپوری، محمد سدھیر سائیں اور محمد آصف (برادر مقصود احمد شرقپوری) کی ''فہرست کتب''
کی کمپوزنگ، پرنٹنگ اور دوسرے تعاون پر شکریہ ادا کیا ہے۔

فہرست کتب کے صفحہ ۲۳ پر فاضل مؤلف نے اپنی نئی تالیف ''اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
'' کا خاکہ (Outline) دے کر اس کی آمد کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ (ربیع الاول
۱۴۲۲ ہجری کا انتظار کریں)

اب کتاب کے مندرجات کا جائزہ لیتے ہیں اس سلسلے میں ایک تبصراتی و
اثراتی نظر ذیل میں ڈالی گئی ہے:

حصہ اوّل

☆ باب اول: کتب حمد میں 20 شعراً کی 44 کتابوں کا ذکر مکمل تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔

☆ باب دوم: کتب مجموعہ ہائے نعت میں 359 شعراً کی 542 کتب کا ذکر مکمل تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔

☆ باب سوم: اس باب میں 90 مؤلفین کی 116 کتب انتخاب نعت کا ذکر مکمل تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔

☆ باب چہارم: اس باب میں 60 اہلِ قلم و صاحب دل حضرات کی 119 کتب متعلقات نظم (متعلقات نعت و منظومِ سیرت) مکمل تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔

☆ باب پنجم میں 13 پشتو نعت گو شعراً کی 15 کتب کی فہرست مکمل تفصیل کے ساتھ درج کی گئی ہے۔

☆ باب ششم میں سندھی زبان کے دو نعت گو شعراً پروفیسر سید گل محمد بخاری کی

Marfat.com

چھ کتابوں اور جناب محمد یوسف شاہ کی ایک کتاب (کل سات کتابیں) کی فہرست دی گئی ہے۔

☆ باب ہفتم میں پنجابی کے چھیاسٹھ (66) صاحبِ عقیدت شعراً و ادباء کی 106 کتابوں کی فہرست شامل کی گئی ہے۔

یاد رہے کہ یہ نعت لائبریری میں موجود کتابوں کی فہرست ہے اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ نعت کا کل سرمایہ یہی ہے۔

حصہ دوم

☆ باب اول: حروفِ تہجی کے اعتبار سے 1606 شعراً (نعت گو و عقیدت کیش) کی کم از کم دو ہزار مطلوب کتابوں کی فہرست شامل ہے۔

☆ باب دوم: رسائل و جرائد (نعت نمبر) کی فہرست گنتی کو سٹار (☆) سے ظاہر کیا گیا ہے اس طرح گنتی پر 163 کتب و جرائد فہرست میں موجود ہیں (صفحہ 164 تا صفحہ 176)

☆ باب سوم میں مطلوب فہرست پنجابی کتب نعت کی تفصیل حروفِ تہجی کے اعتبار سے دی گئی ہے اس کا تذکرہ اس طرح ہے:

الف ممدودہ۔۔۔18 کتب	ج۔۔۔38 کتب
الف مقصورہ۔۔۔68 کتب	چ۔۔۔24 کتب
ب۔۔۔35 کتب	ح۔۔۔59 کتب
پ۔۔۔17 کتب	خ۔۔۔14 کتب
ت۔۔۔40 کتب	د۔۔۔41 کتب
ث۔۔۔04 کتب	ڈ۔۔۔01 کتب

Marfat.com

ذ۔۔۔خالی
ر۔۔۔48 کتب
ز۔۔۔06 کتب
س۔۔۔56 کتب
ش۔۔۔34 کتب
ص۔۔۔16 کتب
ض۔۔۔05 کتب
ط۔۔۔03 کتب
ظ۔۔۔08 کتب
ع۔۔۔71 کتب
غ۔۔۔11 کتب
ف۔۔۔20 کتب
ق۔۔۔09 کتب
ک۔۔۔35 کتب
کھ۔۔۔01 کتب
گ۔۔۔76 کتب
گھ۔۔۔06 کتب
ل۔۔۔05 کتب
م۔۔۔225 کتب
ن۔۔۔140 کتب
و۔۔۔25 کتب
ہ۔۔۔18 کتب
ی۔۔۔12 کتب

☆ باب چہارم میں 135 مطلوب سندھی نعتیہ کتب کی فہرست دی گئی ہے۔
۔۔۔ ماخذ و مصادر کے تحت دس شخصیات کی پندرہ کتب کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس میں اضافہ کی گنجائش موجود ہے۔
۔۔۔ کتاب ''فہرست کتب نعت لائبریری شاہدرہ لاہور'' میں حاجی محمد یوسف ورک قادری کی چار نعتیں اور ایک تضمین بر کلام حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ شامل کی گئی ہے۔
۔۔۔ کتاب ملنے کے پتوں میں 32 افراد، اداروں، کتب خانوں اور دوکانوں کی فہرست دی گئی ہے۔
۔۔۔ کتاب کے آخر میں ادارہ چمنستان حمد نعت کراچی، نعت مرکز المدینہ دارالاشاعت اردو بازار لاہور اور ماہنامہ کاروان نعت کے تین اشتہار'فی صفحہ ایک اشتہار، دیئے گئے

Marfat.com

ہیں۔

محترم حاجی محمد یوسف ورک قادری کی تھکا دینے والی محنت، قدم قدم پہ کیا جانے والا صبر اور مالی و جسمانی ایثار کو تسلیم کرنے میں تو کوئی کلام نہیں ہے حاجی صاحب کی موجود فہرست کتب سے پہلے آنے والی فہرست کتب (جنوری 2004ء) اس بات کا ثبوت ہے کہ اُس وقت تجربہ کم تھا، کتابیں کم تھیں، مشاورت کے مواقع کم تھے لہٰذا فہرست میں خامیاں پائی گئیں۔ مگر موجود کتاب کو دیکھ کر کوئی بھی صاحبِ عقل اور شعبہ لائبریری و کتب بینی و تحریر و تحقیق سے تعلق رکھنے والا شخص بے ساختہ یہ کہہ اُٹھے گا کہ

''نقشِ ثانی بہتر از نقشِ اول''

لازمی بات ہے کہ نقشِ ثالث انشاء اللہ، نقشِ ثانی سے بہ تر بلکہ خوب تر ہو گا۔ پھر بھی چند معروضات پیشِ خدمت ہیں۔ یہ اس تجربے اور آپ بیتی کی روشنی میں ہے جو راقم سطور ہذا کو اس شعبہ میں ہونے کی وجہ سے حاصل ہے۔

اول: موجود کتب کو ہی فہرست کتب میں شامل رکھا جائے۔ مطلوب کتب کے لئے علیٰحدہ کتاب بنائی جائے اگر واقعتاً اس کی ضرورت ہے کیونکہ ''موجود'' کا مقصد کچھ اور ہے اور مطلوب کا مقصد کچھ اور ہے۔

دوم: کتاب ہذا کے حصہ دوم باب دوم کی فہرست جرائد و رسائل میں کہیں مرتب و مدیر کا نام پہلے ہے اور کہیں مجلّہ و جریدہ کا نام پہلے ہے۔ اگر ایک ہی طریقہ اپنایا جائے تو بہتر ہوگا یا تو پہلے مرتب و مدیر کا نام آئے یا جریدہ و مجلّہ کا نام پہلے آئے۔

سوم: پاکستانی و غیر ملکی شعراً کو الگ الگ کر دیا جائے اور ان کی فہرستیں الگ شائع کی جائیں۔

چہارم: مسلم اور غیر مسلم شعراً و قلم کاروں کی کتب و مجموعہ ہائے نعت کی فہرستیں الگ

Marfat.com

کر دی جائیں۔

پنجم: نہ یہ کام حرفِ آخر ہے اور نہ اسے حرفِ آخر سمجھا جائے۔ بلکہ یہ فہرست کتب ہر سال اپ ڈیٹ کی جائے نئی آنے والی کتابیں اور مطلوب کتب میں سے مل جانے والی کتابوں کو ہر سال فہرست کتب میں شامل کیا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر سال دو اڑھائی سو سے زیادہ نسخے نہ چھاپے جائیں۔

ششم: مؤلف کتاب ہذا کے پاس یقیناً ایسے صاحبِ علم حضرات کے نام اور پتے ضرور ہوں گے جن کی اپنی ذاتی لائبریریاں ہیں۔ مطلوب اور موجودہ کتب کی فہرست ان کو بھجوا کر ان سے استدعا کی جائے کہ وہ اپنے مملوکہ کتب خانوں کا جائزہ لے کر ان فہرستوں میں اضافہ کریں اور مؤلف موصوف (حاجی محمد یوسف قادری) کو بھجوائیں۔

یہ اپیل فہرست کتب میں بھی کسی نمایاں صفحے پر چھاپی جائے۔

اللہ تعالیٰ فہرست کتب تیار کرنے والوں، شائع کرنے والوں، پڑھنے والوں اور نعت لائبریری قائم کرنے والوں، سب کو اجر دے اور اپنی رحمتوں اور ہدایت سے نوازے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِی اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

Marfat.com

کتاب: فضائل درود وسلام

مرتب: محمد فاروق گوندل

گرامی قدر جناب محمد فاروق گوندل صاحب

آپ کی طرف سے تحفہ انیقہ و پیغام شفیقہ ملا۔ بہت بہت شکریہ! اللہ تعالی سے دُعا ہے کہ آپ کی خدمت کو قبول فرمائے اور آپ کو اجرِ جزیل عطا فرمائے۔

۳۴۴ صفحات پر مشتمل، روضہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبز گنبد اور مہر نبوت کے عکس والے ٹائٹل سے مزین مضبوط جلد میں، نہایت اعلی قسم کے گلینز آرٹ پیپر پر چھپا ہوا ''فضائل درود وسلام'' وصول ہوا۔ جزاک اللہ، باحسن الجزا۔

''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ'' سے آغاز کرنے والا ''فضائل درود وسلام ''جناب محمد فاروق گوندل کے ذوقِ عقیدت و جمالیات کا مرقع ہے۔ فضائل درود وسلام کے اس چوتھے ایڈیشن میں تین حضرات نے نظر ثانی کے فرائض انجام دیئے ہیں اور تین ''اہل الدثور'' نے معاونین میں جگہ حاصل کی ہے۔

صاحب کتاب نے اپنی کتاب کو ''الاھداء'' کے تحت اپنے مرشد گرامی حضرت بابا جمال الدین المعروف سائیں جمعہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ہدیہ کیا ہے۔

''فہرس'' سے ماقبل صفحہ پر ''وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ'' آیت کے نیچے صفحہ کے عین درمیان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوبصورت خطاطی میں رقم ہے اور اس کے نیچے یہ شعر ہے

میرے ہاتھوں سے اور میرے ہونٹوں سے خوشبو جاتی نہیں
کہ میں نے اسم محمدؐ کو لکھا بہت اور چُوما بہت

فہرست میں تاثرات اور حرف آغاز کے بعد انسٹھ مضامین ہیں جن میں درود شریف کی فضیلت و برکات ذکر کی گئی ہیں بعدازاں درودوں کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے

Marfat.com

ن درودوں میں مقربین اِلٰہی کا ورد، اسمائے نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، دو مضامین کے بعد
شریف کے آداب ذکر کئے گئے ہیں۔ نو آداب کے بعد اپنے مرشد کریم حضرت
جمال الدین المعروف سائیں جمعہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات درود شریف مع ترجمہ
ں کتاب کئے گئے ہیں اور بیس درود شریف جاذب نظر Font میں لکھے گئے ہیں۔
مہ قدرے کم نمبر کے Font میں کمپوز کیا گیا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر
انی رحمۃ اللہ علیہ، پیروں کے پیر، محبوب سبحانی، قطب ربانی کے گیارہ اسماء الٰہی کا وظیفہ بھی
ج کتاب کیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں چونتیس کتابوں اور چودہ پنجسوروں اور
وعہ ہائے وظائف کی فہرست مع مصنف و مرتب اور شائع کرنے والی کمپنی کے ناموں
ے ساتھ دی گئی ہے تا کہ فضائل درود و سلام کے قاری کو اصل مآخذ تک پہنچنے میں
سانی ہو۔

جناب محمد فاروق گوندل صاحب نے ''فضائل درود و سلام'' کے مرتب کرنے
ں بڑی احتیاط اور عرق ریزی سے کام لیا ہے کمپوزنگ میں نفاست اور کاغذ کے معیار
تو سوائے واہ واہ کے اور کوئی کلمہ نہیں نکل سکتا۔ درودوں کا انتخاب اور پھر عربی عبارات
''اعراب'' سونے پر سہاگہ ہیں۔ ہر درود کا تعارف اس کے فضائل اور اس کے بارے
یں علماء و اکابرین کے معمولات ذکر کئے گئے ہیں۔ کچھ درود تو معروف ہیں اور کچھ
عجیب اثرات کے حامل ان میں:

معروف	عجیب اثرات کے حامل
درودِ ابراہیمی	درودِ نعمت عظمیٰ
درودِ غوثیہ	درودِ سعادت
درود ناریہ/تفریجیہ/قرطبیہ	درودِ حبیب
درودِ ہزارہ	درودِ شفا

Marfat.com

درودِ تاج
درودِ لکھی
درودِ مستغاث
درودِ مقدس
درودِ تنجینا
درودِ نور
درودِ دیدار
درودِ شفائے قلوب
درودِ امام بوصیری
درودِ قبرستان

موصوف مولف نے اپنے مضامین کو اشعار سے بھی نزینت دی ہے مثلا

صفحہ۱۰۳ دل آئینہ صورت چین است ومیکن شرط است کہ برآئینہ زنگار نبا شد
(شیخ سعدی)

صفحہ۱۱۴ برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت بدوں پر بھی برسادے برسانے والے

صفحہ۱۴۶ موسی زہوش رفت، بیک پرتو صفات تو عین ذات، می نگری در تبسمی

صفحہ۱۴۸ زبان تا بود دردہاں جائے گیر ثنائے محمدؐ بود دل پذیر

صفحہ۲۲۴ دورونزدیک کے سننے والے وہ کان کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
عاصیو تھام لودامن مصطفیٰ ؐ پھر پڑھورب کی رحمت پہ لاکھوں سلام
(امام احمد رضا خاں بریلوی)

صفحہ۲۲۴ سائلو دامن سخی کا تھام لو کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا
مفلسو! ان کی گلی میں جاپڑو باغ خلد،اکرام، ہو ہی جائے گا

فضائل درودوسلام کے مرتب محترم نے باقاعدہ درود شریف پیش کرنے کے علاوہ مضامین اور عبارات کے دوران بھی درود شریف نقل کئے ہیں۔ مثلاً

صفحہ۱۹۲ درودِ تامہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلَی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلَی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
کَمَاصَلَّیْتَ عَلَی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلَی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ

Marfat.com

وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنِ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٥ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

صفحہ ۲۰۲ درودِ زیارت:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّىْ وَ عَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

صفحہ ۲۲۱ سلام:۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اٰخِرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاطِنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ظَاهِرُ

صفحہ ۲۳۵ نعتیہ سلام:

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ يَا سَيِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوْرِ الْقَمَرْ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقَّهٗ
بعد از خُدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(شیخ سعدی شیرازی)[1]

''فضائل درود و سلام'' کے مولف نے آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار سو صفاتی نام بھی اپنی کتاب میں رقم فرمائے ہیں یہ چار سو نام وہ ہیں جو المواہب اللدنیہ مولفہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوت مولفہ علامہ محدثِ دہلوی میں بھی مندرج ہیں حق ہے کہ بمصداق:

میٹھا میٹھا ہے میرے محمدؐ کا نام ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام

1. بعض اہل علم احباب یہ کہتے ہیں کہ یہ نعتیہ رُباعی مولانا عبدالرحمٰن جامی کی ہے (بحوالہ دیوانِ جامی)

Marfat.com

ہر عاشق رسول اور صاحب دل مومن کی تمنا ہے کہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بدل بدل کر لے اور ہر دفعہ ایک نیا لطف پائے۔ علامہ چودھری محمد متین خالد نے اپنی تصنیف ''جب حضور آئے'' میں آقا و مولا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقریبا ساڑھے سات سو نام درج فرمائے ہیں مگر اس سج دھج سے نہیں جس سج دھج خوبصورتی اور عقیدت کے ساتھ ''فضائل درود وسلام'' میں ملتے ہیں کہ ہر نام کے نیچے صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم مکمل طور پر لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ سچ ہے:

ہر فرد کے واسطے دار و رسن کہاں؟

جناب محمد فاروق گوندل صاحب نے اپنی تصنیف لطیف ''فضائل درود وسلام'' میں تقریبا ہر بات باحوالہ کہی ہے۔ کہیں کتاب کا حوالہ کہیں کسی عالم دین کا حوالہ کہیں قرآن کا حوالہ اور کہیں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثبوت۔ حوالہ جات کی کثرت کتاب کی ثقاہت کا ایک زندہ ثبوت ہے۔

کتاب پر تاثرات استاذ العلماء رئیس المتکلمین، ترجمان اہل سنت مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی خطیب مرکزی جامع مسجد غوثیہ رضویہ سرائے عالمگیر، پروفیسر ڈاکٹر عبدالغنی گورنمنٹ کالج کلر سیداں (راولپنڈی)، صوفی محمد الیاس نقشبندی چشتی قادری سہروردی خلیفہ مجاز اخوندزادہ سیف الرحمٰن سیفی جہلم نے لکھے ہیں۔ پروفیسر محمد سلیم بھٹی پرنسپل ویگا سکول سسٹم ڈنگہ ضلع گجرات کا مراسلاتی تاثرنامہ بھی درج کتاب ہے۔ معروف مصنف، محقق اور تاریخ دان راجہ طارق محمود نعمانی ایڈووکیٹ نے بھی سخن ہائے گفتنی کے عنوان سے اپنے تاثرات قلمبند کئے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد عارف پرنسپل گورنمنٹ کالج بھلوال اور مشہور عالم شخصیت افتخار عارف ڈائرکٹر اکیڈمی ادبیات پاکستان اسلام آباد کی فضائل درود وسلام کی وصولی کی رسیدیں بھی خوب درخوب ہیں۔ مبلغ اسلام الحاج علامہ ابوالوفا حافظ خان محمد خان حیدر چشتی سجادہ نشین لنگر شریف

Marfat.com

(اٹک) کی دعائیں اور دلی جذبات، صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری صدر عالمی تنظیم اہلِ سنت پاکستان مہتمم اعلی جامعہ عالمیہ قادریہ نیک آباد (گجرات) کے تاثرات و جذبات، معروف مصنف، محقق و تاریخ دان انجم سلطان شہباز کی دعائیں اور صدائیں، ملک محمد منیر (دائم حضوری) چکوال (ایک روحانی ہستی) کا چار سطری تبصرہ بھی فضائل درود وسلام میں شامل اشاعت ہے۔ خادم بابا جمال الدین المعروف سائیں جمعہ سرکار قلندری سروری قلندری دربار عالیہ کھمبی میرہ تحصیل سرائے عالمگیر ضلع گجرات محمد فاروق گوندل صاحب کتاب کا حرف آغاز حرف حرف روشن اور سطر سطر منور ہے۔ ایک پیر نذر قارئین ہے۔

''یہ وظیفہ خداوندی (درود شریف) ہے جس ہستی پر خود اللہ تعالی اور اس کے فرشتے درود وسلام بھیجتے ہیں وہ ہستی ہمارے درود وسلام کی محتاج نہیں بلکہ درود وسلام پڑھنے والے کو بے شمار نعمتوں سے نوازا جاتا ہے درود شریف ہر مشکل کی کنجی اور رحمتوں اور برکتوں کا بیش بہا خزانہ ہے۔

علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر قرآن ''روح البیان'' جلد سابع میں فرمایا ہے'' معلوم ہونا چاہیے کہ درود وسلام کی چار ہزار انواع و اقسام ہیں اور ایک روایت کے مطابق بارہ ہزار اقسام ہیں جیسے کہ شیخ سعدالدین حموی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے جن میں سے ہر ایک درود شرق وغرب کے اخیار و اصفیا اور کاملین کی ایک جماعت کا اختیار کردہ ہے جس کو اختیار کرنے کی جگہ اس درود وسلام کی بدولت ان کے اور سیدالانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان قائم ہونے والے روحانی تعلق پر ہے اور ان خاص منفعتوں پر جو انہیں درود وسلام کی بدولت معلوم ہوئیں۔''

(بحوالہ مجموعہ صلوات الرّسول جلد اول مؤلفہ خواجہ محمد عبدالرحمٰن چھوہروی)

(۱) بہت بہتر ہوگا اگر محترم محمد فاروق گوندل صاحب

''فضائل درود وسلام'' کے پانچویں ایڈیشن میں اسمائے نبی کریم علیہ الصلوات

Marfat.com

والتسلیم کے معانی بھی درج فرمادیں۔

(۲) جہاں حوالہ کی جگہ پر کتاب کا نام ہے مصنف نہیں جہاں کسی شخصیت کا نام ہے مآخذ نہیں وہاں مکمل حوالوں کا التزام کریں۔

(۳) قرآن وحدیث کے حوالے بھی مکمل دیں مثلا (القران) سورۃ۔۔۔آیہ۔۔ (الحدیث) صحیح بخاری باب۔۔۔فصل۔۔۔حدیث نمبر۔۔۔

(۴) کتاب میں سلامِ اعلیٰحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اضافہ کردیں۔

بے شمار مبارک بادوں اور اجر جزیل کی دعاؤں کے ساتھ:

اللہ کرے ابرِ رحمت اور زیادہ

Marfat.com

کتاب: الفرقان، تفسیر القرآن (سورۃ البقرۃ)

تالیف: شیخ عمر فاروق

جناب محترم شیخ عمر فاروق صاحب نے وسیع مطالعہ، محنت شاقہ اور غور و تدبرّ کے بعد اسلام کی روح اور پیغام کو سامنے رکھنے کا اعلان کرتے ہوئے قرآن مجید کی پہلی تفسیری جلد ''الفرقان'' کے نام سے مرتب فرمائی ہے جس میں قرآن مجید کے پہلے اڑھائی سپاروں (سورۃ البقرۃ مکمل) کا ترجمہ وتشریح کا التزام کیا ہے اخبارات میں اکثر آپ کی کتابوں پر تبصرے پڑھنے کا موقع ملتا رہتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہ محترم شیخ صاحب اپنی تالیفات فی سبیل اللہ پیش کرتے ہیں مگر اس طرح کہ خواہشمند حضرات ان سے مل کر کتاب/کتب حاصل کریں۔ شیخ صاحب کتاب کے خواہشمند اپنے ملاقاتی سے گفت وشنید کر کے اس کے ذوق اور وسعت مطالعہ کو جانچتے ہیں پھر نسخہ وقیعہ پیش کرتے ہیں۔ جَزَاهُ اللّٰهُ بِاَحْسَنِ الْجَزَا۔

''الفرقان'' اس وقت میرے سامنے موجود ہے اور انتساب بتا رہا ہے کہ شیخ صاحب ہدایت جو کو کتنی اہمیت دیتے ہیں۔ انتساب میں فرماتے ہیں۔

انتساب ہر اس شخص کے نام جو راہ ہدایت کا مسافر بھی ہے اور متلاشی بھی

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت۔۶۹)

''شاہ کلید'' کے عنوان سے شیخ عمر فاروق صاحب نے تیرہ سطروں پر مشتمل مولانا سید ابوالاعلی مودودی رحمۃ اللہ علیہ کے رشحات نقل کئے ہیں جو واقعی پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں پیش لفظ جماعت اسلامی پاکستان کی ایک نامور شخصیت، حافظ محمد ادریس صاحب نے لکھا ہے اس میں حافظ صاحب نے شیخ صاحب (مولف کتاب ہذا) کے فکر وفن اور کوشش و کاوش کا تعارف کرواتے ہوئے ''الفرقان'' کے بارے میں تعارفی و

Marfat.com

تحسینی کلمات رقم کئے ہیں۔ شیخ صاحب کے بارے میں حافظ صاحب کے یہ دو تعارفی فقرے اختصار و جامعیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

''مترجم نرم دم گفتگو، گرم دم جستجو کی عملی تصویر ہیں تواضع و انکسار ان کا طُرّۂ امتیاز ہے۔''

مولف ''الفرقان'' شیخ عمر فاروق نے عرض مرتب کے نام سے ''الفرقان'' کے بارے میں اپنے جذبات اور مقاصد پر گفتگو کی ہے اور حفاظت قرآن پر گفتگو کرتے ہوئے ''حفظ'' کے بعد تفسیر قرآن کے کام پر روشنی ڈالی ہے اس سلسلے میں متقدمین اور متاخرین کی درج ذیل تفاسیر کی فہرست دی ہے جو کہ شیخ صاحب کے زیرِ مطالعہ بھی رہی ہیں اور یہی ''الفرقان'' کا ماٰخذ ہیں۔

۱۔ تفسیر طبری، از علامہ ابو جعفر محمد بن جریر طبری (بڑے سائز کی تیس جلدیں)

۲۔ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین ابن کثیر دمشقی شافعی (پانچ ضخیم مجلدات)

۳۔ تفسیر القرطبی، از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبی (دس ضخیم مجلدات)

۴۔ تفسیر کبیر، از علامہ محمد فخر الدین رازی (آٹھ ضخیم مجلدات)

۵۔ تفسیر البحر المحیط، از علامہ ابو حیان غرناطی اندلسی

۶۔ تفسیر روح المعانی، از علامہ محمود آفندی آلوسی (تیس جلدیں)

۷۔ تفسیر المراغی، از احمد مصطفیٰ المراغی (دس جلدیں)

۸۔ تفسیر ایسیر التفاسیر، از ابی بکر جابر الجزائری (چار ضخیم جلدیں)

۹۔ تفسیر القاسمی از محمد جمال الدین القاسمی (دس ضخیم جلدیں)

۱۰۔ تفسیر ''فی ظلال القرآن'' از سید قطب شہید (آٹھ ضخیم جلدیں)

۱۱۔ تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن از ابو الوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری

۱۲۔ تفسیر اضواء البیان فی ایضاح القرآن از محمد الامین بن محمد المختار الشنقیطی

Marfat.com

(آٹھ ضخیم مجلدات)

۱۳۔ تفسیر صفوۃ التفاسیر از علامہ محمد علی صابونی (تین جلد)

۱۴۔ تفسیر تفہیم القرآن از مولانا ابوالاعلی مودودی (چھ جلد)

۱۵۔ تفسیر تدبر قرآن از مولانا امین احسن اصلاحی (نو جلد)

۱۶۔ تفسیر معارف القرآن از مفتی محمد شفیع دیوبندی (آٹھ جلد)

۱۷۔ تفسیر ترجمان القرآن از مولانا ابوالکلام آزاد (دو جلد صرف ۱۷ پارے)

۱۸۔ تفسیر تیسیر القرآن از مولانا عبدالرحمٰن کیلانی (چار جلد)

۱۹۔ تفسیر تیسر الرحمٰن از ڈاکٹر محمد لقمان السّلفی ------

۲۰۔ تفسیر احسن البیان از حافظ صلاح الدین یوسف ------

۲۱۔ تفسیر ماجدی از مولانا عبدالماجد دریابادی (دو جلد)

۲۲۔ تفسیر درس قرآن از مولانا عبدالحئی فاروقی (چھ جلد)

۲۳۔ تفسیر سراج البیان از مولانا محمد حنیف ندوی (پانچ جلد)

عربی لغات کے سلسلہ میں شیخ عمر فاروق صاحب نے درج ذیل معروف لغات کو ''الفرقان'' کا مآخذ بنایا ہے۔

۱۔	المفردات القرآن	از علامہ راغب اصفہانی
۲۔	کلمات القرآن	از الشیخ حسنین بن مخلوف
۳۔	انوار القرآن	از مولوی عبدالرحمٰن دیوبندی
۴۔	القاموس الوحید	از مولانا وحید الزمان کیرانوی قاسمی
۵۔	مترادفات القرآن	از مولانا عبدالرحمٰن کیلانی
۶۔	المعجم الوسیط	از لجنتہ العلماء (علماء کا ایک گروہ)
۷۔	مصباح اللغات	از مولانا عبدالحفیظ بلیاوی

Marfat.com

شیخ عمر فاروق ''الفرقان'' کا ذکر کرتے ہوئے اپنا دل اس طرح کھول کر رکھ رہے ہیں:

''الفرقان کو چھاپ کر مادی نفع حاصل کرنے کا ادنی سا خیال بھی ذہن میں نہیں ہے بس فکر ہے تو یہی کہ امت مسلمہ قرآن جیسی گوہر نایاب کتاب کو مقصد حیات بنا کر اپنی عظمت رفتہ کو پھر سے پالے۔''

شیخ صاحب نے تین صفحوں میں ''تعارف قرآن بزبان قرآن'' کروایا ہے اگلے تین صفحوں میں تعلیم قرآن، قاریٔ قرآن اور شغف فی القرآن کے فضائل بزبانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کئے گئے ہیں۔ اگلے دو صفحوں میں ایک طویل حدیث مع ترجمہ کے ذریعے '' قرآن ذریعہ نجات'' کو ذہن نشین کروایا گیا ہے ایک چار صفحاتی مضمون میں ''قرآن اور ہماری زندگی'' پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ صفحہ ۲۳ تا صفحہ ۸۱۶ (سات سو ترانوے صفحات میں) اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ سے وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ (سورۃ البقرۃ ۲۸۶) تک کی تفسیر کی گئی ہے۔

شیخ عمر فاروق صاحب کے تفسیر قرآن کرنے کا انداز یہ ہے کہ پہلے عربی متن درج کرتے ہیں اس کے نیچے اردو ترجمہ لکھتے ہیں اس سے نیچے مشکل الفاظ کے معانی کی وضاحت کرتے ہیں۔ صرفی نحوی گفتگو کرتے ہیں مصادر بتاتے ہیں اور افعال کی حالتیں بتاتے ہیں آخر میں آیت کا معنی و مفہوم ذہن نشین کراتے ہیں آیت مبارکہ کی حکمت و بصیرت کو علیحدہ سرخی کے تحت نقطہ وار ذہن نشین کرواتے ہیں۔ تفسیر و تشریح کے دوران شیخ صاحب:

(الف) گفتگو زیر بحث سے متعلق آیات قرآنی درج کرتے ہیں

(ب) جہاں ممکن ہو، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حوالہ دیتے ہیں بعض جگہ عربی اور

Marfat.com

اس کا اردو ترجمہ دونوں لکھتے ہیں اور اکثر جگہ صرف اردو ترجمہ لکھتے ہیں۔

(ج) آیات کے بیان سے اخذ ہونے والے معارف نقطہ وار بیان کرتے ہیں

(د) کہیں کہیں آیات سے اخذ شدہ مسائل کی بحث بھی کرتے ہیں۔

(ہ) جہاں موقع ومحل سے متعلق کوئی مناسب شعر دستیاب ہو اسے درجِ ''الفرقان'' کرتے ہیں۔

(و) معنی ومفہوم اور تشریح سے حاصل ہونے والا سبق ناصحانہ اور دردمندانہ انداز میں لکھ کر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔

(ز) ''حکمت و بصیرت'' کے تحت پوری آیت یا آیات کے مباحث کا مغز (JIST) بھی نقطہ وار بیان کرتے ہیں۔

(ح) مختلف تفاسیر کے اقتباسات مناسب جگہوں پر بقید حوالہ درج کرتے ہیں۔

(ط) مفصل گفتگو کرتے ہیں تو باقاعدہ سرخیوں اور ذیلی سرخیوں کے تحت وضاحتی نوٹ لکھتے ہیں۔ تفصیل آگے آئے گی۔

اب شیخ عمر فاروق کی مرتبہ ''الفرقان'' کے مطالعہ کے بعد چیدہ چیدہ ماحصل ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

☆۔ ینفقون کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ صاحب ان سرخیوں/ذیلی سرخیوں کی وضاحت کرتے ہیں۔ ینفقون ن ف ق۔انفق ینفق انفاق۔ باب افعال۔ فعل مضارع۔جمع مذکر غائب۔

رزق حلال میں سے خرچ کرو۔

اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو۔

خرچ کہاں کیا جائے۔

ظاہر اور چھپا کر خرچ کرو۔

Marfat.com

صدقہ اور خیرات کے بعد دلآزاری نہ کرو۔

خوبصورت گفتگو ایسے صدقہ (جس کے بعد دلآزاری کی جائے یا اسے جتلایا جائے) سے بہتر ہے۔

خرچ میں راہ اعتدال۔

اسی طرح ''ھُدًی'' پر گفتگو کرتے ہوئے یہ سرخیاں قائم کرتے ہیں۔

ھُدًی (لغوی، صرفی ونحوی وضاحت)

بیان، دین اسلام، ایمان، الداع ،رسل و کتاب، معرفت ، رہنمائی، القرآن، احکام ،توحید، الہام ، رجوع کرنا، راستہ وغیرہ۔

فاذکرونی اذ کر کم (سورۃ البقرۃ۔۱۵۲) کے تحت قرآن مجید سے متبادر ذکر کر کے ان کے معانی کی وضاحت کی گئی ہے۔

اطاعت، ذکر باللسان، ذکر بالقلب، تذکرہ، حفظ ، ذکر، ذِکر بمعنی شرف، ذکر بمعنی خیر، ذکر بمعنی وحی، ذِکر بمعنی قرآن اور ذکر بمعنی صلوٰۃ۔

شیخ صاحب ، جہاں ضروری ہوتا ہے، عربی اور اردو کے انگریزی مترادفات بھی درج کرتے ہیں تا کہ جدید تعلیم یافتہ ان کی گفتگو کے مشکل الفاظ یا اِدق پہلو کو بآسانی سمجھ جائے مثلاً سورۃ البقرۃ کی آیت۔۸ کی وضاحت کرتے ہوئے انگریزی کے یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

حرفِ جر۔۔۔۔۔Preposition

(مِن) سے۔۔۔From

بعض (چند)۔۔۔Some

اسم موصول (یایھا الذی)۔۔۔۔Relative Pronoun

منافق (دوغلا، ذوالوجہ) Hypocrite

Marfat.com

نفاق (دل کی خیانت)۔۔۔۔Hypocracy

علمی، ادبی، لغوی، فقہی نکات بیان کرنے میں موصوف نجل سے کام نہیں لیتے چند مثالیں ذیل میں حاضر ہیں۔

یعمھون۔ (عمہ،یعمہ،عمۃ) عمہ کے معنی حیرانی کی وجہ سے کسی امر میں متردد ہونا العمی فی العین والعمۃ فی القلب (قرطبی)

العمۃ آنکھوں کے اندھے پن اور العمہ دل کے اندھے پن کے لئے استعمال ہوا ہے۔

اب آئت کا ترجمہ یوں کیا ہے: ''ان کے دل کو کہیں کی بھی راہ نہیں سوجھتی اور وہ اِدھر اُدھر بھٹکتے پھرتے ہیں۔'' (صفحہ ۸۷ الفرقان)

اَنْ یَّضْرِبْ مَثَلاً۔ ان (کہ) ضرب یضرب ضرب لفظی معنی ہے ضرب لگانا (مارنا) مگر عربی میں اس کا معنی کئی طرح سے آیا ہے۔ اس جگہ (مذکورہ آیت کے حوالہ سے) معنی ہے پیش کرنا، بیان کرنا مثلا (کوئی مثال) مَا (تنکیر اور تقلیل کے لئے ہے۔ یہاں مَا کا استعمال کسی تھوڑی سی اور عام سی چیز کو بیان کرنے کے لئے ہوا ہے) مثلاً (کوئی سی مثال) یہ لفظ خود نکرہ ہے اس کیساتھ مائے تنکیر لاکر اس کے وصف میں اور اضافہ کر دیا ہے بَعُوضَۃ (بَعُض) سے مشتق ہے دوسرے جانداروں کی بہ نسبت انتہائی چھوٹا ہونے کی وجہ سے اسے بعوضۃ کہا جاتا ہے عربی زبان میں انتہائی کمزور چیز کی مثال (مچھر) سے دی جاتی ہے (الفرقان صفحہ ۱۱۷)

شیخ صاحب ضروری وضاحت اور تفصیل بیان کرتے ہوئے اصطلاحات، مرکبات اور اشکالات کو کھول کر سامنے لاتے ہیں۔ مثلا واقیموا الصلوۃ میں اقیموا کو اَقَامَتْ (اَقَامَہ، یُقِیْمُ، اَقَامَۃٌ) سے ملاتے ہیں اور اقامت کی وضاحت تدبر قرآن کے حوالہ سے مولانا امین احسن اصلاحی کی تین سطری عبارت کا حوالہ نقل کرتے ہیں۔ بعدازاں اقامت کے مختلف معنوں اور تعبیروں پر گفتگو کرتے ہیں۔ جن پر روشنی ذیل

Marfat.com

میں ڈالی جاتی ہے۔

پہلی چیز: جس کی طرف یہ لفظ (اقامت) متوجہ کرتا ہے وہ نماز میں اخلاص ہے (نوسطروں میں وضاحت)

دوسری چیز: جس کی طرف یہ لفظ (اقامت) اشارہ کرتا ہے وہ نماز کے اصل مقصود پر دل کو جمانا ہے (چھ سطری وضاحت)

تیسری چیز: یہ ہے کہ نماز بغیر کسی کمی بیشی کے اس طریقہ کے مطابق ادا کی جائے جس طریقہ پر اللہ تعالی نے اس کے ادا کرنے کا حکم دیا ہے (نوسطری وضاحت)

چوتھی چیز: اقامت نماز کی پوری پوری پابندی ہے۔ (سات سطری وضاحت)

پانچویں چیز: جمعہ و جماعت کا قیام واہتمام ہے۔ (دس سطری وضاحت)

شیخ عمر فاروق صاحب نے کثرت سے اشعار بھی درج کتاب (Quote) کئے ہیں۔ چند ایک مقامات سے اشعار بطور حوالہ دلیل پیش کئے جاتے ہیں۔

(الفرقان صفحہ۱۰۲) پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون؟
کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب؟
کون لایا کھینچ کر پچھم سے بادساز گار؟
خاک یہ کس کی ہے؟ کس کا ہے یہ نور آفتاب؟
کس نے بھری موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب
موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے انقلاب؟

(''بال جبرئیل'' علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

(الفرقان صفحہ۱۴۵) فَفِی کُلِّ شَیءٍ لَهٗ اٰیَة تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ وَاحِد
(اردو شعری ترجمہ) کائنات کی ہر چیز میں اس کی کاریگری عیاں ہے
اس بات کی شہادت دے رہی ہے کہ وہ یکتا ہے

Marfat.com

(الفرقان صفحہ ۱۸۳) گر جاں طلبی مضائقہ نیست گر زر طلبی سخن دریں است

(اگر جان مانگو تو حاضر ہے کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اگر مال مانگو تو اس میں کلام ہے کہ مال کیوں دیا جائے؟)

(الفرقان صفحہ ۲۰۷) اپنے رازق کو نہ پہچانے تو محتاج ملوک

اور پہچانے تو ہیں تیرے گدا دارا و جم

دل کی شہنشا ہی شکم سا مان موت

فیصلہ تیرے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم

(الفرقان صفحہ ۲۵۷) حقیقت خرافات میں کھو گئی

یہ امت روایات میں کھو گئی

اس طرح کے برموقع و بر جستہ سینکڑوں اشعار (عربی، فارسی، اردو) الفرقان میں اپنی بہار دکھا رہے ہیں اور یہ ثبوت ہے شیخ محمد عمر فاروق صاحب کے کثیر النوعی' ہمہ گیر اور وسیع مطالعہ کا۔

شیخ عمر فاروق صاحب نے انگریزی الفاظ کے معانی لکھنے پر ہی اکتفا نہیں کیا کہ مثالیں پہلے دی جا چکی ہیں۔ بلکہ انگریزی زبان کے جملے اور محاورات بھی ''الفرقان'' میں سجائے ہیں۔ مثلاً

(الفرقان صفحہ ۲۵۵) لَاتَسْفِکُونَ دِمَاءَ کُمْ

(تم نہ بہاؤ گے خون اپنے)

Shed not the blood of your people.

(الفرقان صفحہ ۲۳۰) مجرمین کو سزا دینے میں تاخیر کرنا انصاف کے سراسر خلاف ہے

" Delay in justice, Deny in Justice."

یہ ایک نا قابلِ تردید حقیقت ہے کہ ''الفرقان'' میں علمی اشکالات پر گفتگو کی

Marfat.com

گئی ہے۔ الفاظ کی باریکیاں کھولی گئی ہیں۔ دلائل و براہین اور توضیحات وتشریحات کی کثرت کی گئی ہے۔ تفسیری اقتباسات کی بھرمار ہے۔ غرض الفرقان پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے چند ایک مقامات بطور خاص برائے مطالعہ وتوجہ پیش خدمت ہیں۔

لفظ ''آل'' کی وضاحت الفرقان صفحہ ۱۷۹۔۱۷۸
لفظ ''موسیٰ'' کی وضاحت الفرقان صفحہ ۱۸۲
لفظ ''تقویٰ'' کی وضاحت الفرقان صفحہ ۵۳۷
لفظ ''وصیت'' کی وضاحت الفرقان صفحہ ۴۸۴
افراط وتفریط کا فرق الفرقان صفحہ ۱۸۴
لفظ ''فرقان'' کی وضاحت الفرقان صفحہ ۱۸۷
بادل کی قسمیں (سحاب، غمام، عارض، معصرات، مزن) (الفرقان صفحہ ۱۹۴۔۱۹۳
الدالخصام کا تعین الفرقان صفحہ ۵۵۲
الاثم والعدوان کی وضاحت الفرقان صفحہ ۲۵۹
ہاروت و ماروت کا واقعہ الفرقان صفحہ ۲۹۸
غبطہ (رشک) اور حسد میں فرق الفرقان صفحہ ۳۱۱
دین وملّت کی وضاحت الفرقان صفحہ ۳۳۶
''صبغتہ اللہ'' کی وضاحت وتشریح الفرقان صفحہ ۳۷۹

شیخ عمر فاروق نے ''الفرقان'' میں جگہ جگہ مسائل دینیہ بھی بیان فرمائے ہیں کہیں یہ مسائل دوسری تفسیروں کے حوالے سے ہیں اور کہیں شیخ صاحب کے اپنے تفسیری وتوضیحی نوٹس کے ذریعے بیان ہوئے ہیں۔ چند ایک مسائل کے حوالے بقید صفحہ درج ذیل کئے جاتے ہیں

نماز میں قبلہ رخ ہونے کا مسئلہ الفرقان صفحہ ۳۲۶

Marfat.com

حرمت کے سلسلے میں اسلام کا التزام	الفرقان صفحہ ۴۵۳
حج کے مسائل	الفرقان صفحہ ۵۳۱ تا صفحہ ۵۳۵
قسم کے مسائل	الفرقان صفحہ ۶۱۲
صلوۃ خوف کے مسائل	الفرقان صفحہ ۶۶۷_۶۶۶
طلاق اور مطلقہ کا نکاح ثانی	الفرقان صفحہ ۶۲۱_۶۲۰
قرض داراور ادھار کے احکام	الفرقان صفحہ ۸۰۸

مؤلف ''الفرقان'' نے عربی زبان کے الفاظ ،حروف، افعال، مرکبات، محاورات کی وضاحتوں اور شرحوں کے جگہ جگہ انبار لگا دیئے ہیں جو ایک خاصے کی چیز ہیں اور شیخ صاحب کے علم و تدبر اور مطالعہ و خوشہ چینی کی عمدہ دلیل ہیں چند ایک مقامات کی طرف ذیل میں اشارہ کیا جاتا ہے۔

الم تر کی لغوی وضاحت	صفحہ ۶۷۵_۷۲۲
قول معروف کے بارے میں اقوال وآراء	صفحہ ۷۴۳
مغفرۃ۔تعریف ووضاحت	صفحہ ۷۴۳
جنۃ۔تعریف ووضاحت	صفحہ ۷۵۲
فقر۔قسمیں اور تعارف	صفحہ ۷۶۴
ربا۔سود اور رِبا میں فرق وتعارف	صفحہ ۷۷۵

شیخ صاحب ''الفرقان'' میں دُعا بھی کرتے ہیں اور دردمندی کا اظہار بھی کرتے ہیں امت مسلمہ کی زبوں حالی پر بھی اظہارغم کرتے ہیں اور پاکستان کی حالت زار کا رونا بھی روتے ہیں۔ پاکستان کے دشمنوں اور دین کے مخالفوں کی طرف اشارہ کر کے ان کے عزائم کو نمایاں کرتے ہیں اور کہیں کہیں بہتری کے لئے تجاویز بھی دیتے ہیں مشتے ازخروارے چند مثالیں پیش مطالعہ ہیں۔

Marfat.com

دَورِ جدید کے ظالموں کی طرف اشارہ

(۱) امریکہ اور اس کے عزائم کی طرف اشارہ کر کے علامہ اقبال کی یہ رباعی نذر کرتے ہیں (الفرقان صفحہ ۵۲۵)

دنیا کو ہے پھر معرکہ روح و بدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا
اللہ کو پامردیٔ مومن پہ بھروسا
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

(۲) افغانستان میں امریکہ کی دہشت گردی اور انسان تلفی، قدرتی ذرائع کی لوٹ کھسوٹ یا ضیاع (الفرقان صفحہ ۵۵۵۔۵۵۶)

(۳) امریکہ اور اس کے اتحادی یہودیوں کی فلسطین اور کشمیر کے مسلمانوں پر ظلم و ستم اور افغانستان میں حملہ اور عراق میں امریکہ کے ظلم و بربریت کی طرف اشارہ (الفرقان صفحہ ۵۲۸)

(۴) شراب کی تباہ کاریاں اور امریکہ یورپی اقوام کے ظلم و دہشت گردی کی طرف اشارہ (الفرقان صفحہ ۵۹۳)

دینی اور ملی درد

(۱) آیہ مبارکہ کی حکمت و بصیرت نقطہ نمبر ۴ (الفرقان صفحہ ۳۶۵)

''مسلمانوں کی ذلت وخواری کا سبب یہ ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ کی طرح فرقہ بندیوں کا شکار ہو چکے ہیں اور بنی اسرائیل کے علماء کی مانند مختلف ٹولیوں اور جماعتوں میں بٹ چکے ہیں جو سراسر دین کی پاکیزہ تعلیمات کے منافی ہے پاکستان میں نظام

Marfat.com

اسلام نہ آنے کی یہی سب سے بڑی وجہ ہے"

(۲) بحوالہ تفسیر "فی ظلال القرآن" مولفہ سید قطب شہید (الفرقان صفحہ ۷۷۸ اور صفحہ ۷۷۹)
(سودی کاروبار کی تباہ کاریاں اور یورپی اقوام کی اس نظام کے لئے غندہ گردی پر گفتگو)

دین کے مقابلے میں رسم ورواج کی برائی

(۱) بحوالہ تفسیر سراج البیان جلد اول مولفہ مولانا محمد حنیف ندوی (الفرقان صفحہ ۷۵۸)

"وہ لوگ جو اللہ کی سیدھی سادی شریعت پر چلتے ہیں عیش و کامرانی کے لطف اٹھاتے ہیں (اس کے برعکس) جو رسوم و رواج کے پیچھے دوڑتے ہیں تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔"

(۲) آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت نقطہ نمبر ۵ (الفرقان صفحہ ۷۴۷)

"ریاکاری مومن کی نہیں کافر کی پہچان ہے افسوس کہ ہمارے یہاں شادی غمی کے مواقع پر ریاکاری اور دکھلاوے سے بہت کچھ ہوتا ہے رسم ورواج پر بہت سا روپیہ ریاکاری سے ضائع و برباد ہو جاتا ہے۔ یہ آیات مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ مہیا کرتی ہیں۔"

تجاویز اصلاح و بہبود

الفرقان صفحہ ۶۵۷۔ بیوگان کے نکاح ثانی کی ضرورت، اس پر زور (Stress) اور اسلام میں اس کا مقام اس کی عدم موجودگی میں مفسدات کی طرف اشارہ۔

الفرقان صفحہ ۵۹۸۔ یتامیٰ کی پرورش ونگہبانی اور اس مسئلہ کو پاکستان میں احسن انداز میں چلانے کے لئے تجاویز آیہ مبارکہ کی حکمت و بصیرت کے

Marfat.com

دونوں نمبر شماروں میں یہی مضمون زیر گفتگو ہے۔ اور یتیموں کے بارے میں یہ شعر

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

الفرقان صفحہ ۳۱۵۔ کلمہ طیبہ کے سچے دل سے اقرار کے بعد اسلامی معاشرے کو مضبوط اور توانا بنانے میں نماز اور زکوۃ کا بڑا اہم کردار ہے۔ نماز معاشرتی زندگی کو ٹھوس بنیادوں پر استوار کرتی ہے جبکہ زکوۃ تمام معاشی ناہمواریوں کا بہترین حل ہے (لہذا انہیں اختیار کرو)۔

آیہ مبارکہ کی حکمت و بصیرت شیخ عمر فاروق صاحب کا وہ حصہ علمی ہے جس میں انہوں نے اپنے قلم کا جوہر دکھایا ہے اس حصہ میں قابل غور اور قابل توجہ نقاط بھی ہیں اور بہترین تجاویز بھی، اعلی درجے کی سبق آموزیاں بھی ہیں اور شفقت و دردمندی بھی، مہر و محبت بھی ہے اور قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلبہ کی خواہش بھی، یہ حصہ قرآن سے بھی مزین ہے اور گہر ہائے حدیث سے بھی سجا ہوا ہے۔ یہ ''الفرقان'' کا تقریبا ایک تہائی ''آیہ مبارکہ کی حکمت و بصیرت'' پر مشتمل ہے۔ اس میں سے چند روشن و تاباں اور چنیدہ و پسندیدہ موتی ذوق مطالعہ کی آبیاری کی خاطر ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

حق اور باطل میں فرق کرنے کی اہلیت: حق اور باطل میں صرف وہی شخص فرق کر سکتا ہے جو تعصب اور ضد کی عینک اتار پھینکتا ہے۔ (صفحہ ۳۱۲، الفرقان، نقطہ نمبر ۳)

حق اور سچ کی حقیقت کو پانے کی اہلیت: حق اور سچ بات کی حقیقت صرف وہی پا سکتے ہیں جو حق بات پر غور و فکر کرتے ہیں اور سچائی کو قبول کر کے صاحبِ یقین بن جاتے ہیں۔ (صفحہ ۳۳۳، الفرقان، نقطہ نمبر ۴)

Marfat.com

اللہ تعالی کے وفادار بندوں کا مقصود: اللہ تعالی کے وفادار بندے صِرف اپنے خالق و مالک کی رضا کے طالب ہوتے ہیں وہ، خواہشاتِ نفس ہوں، قوم اور برادری کی غلط رسومات وخرافات ہوں یا ان کے غلط عقائد ونظریات ہوں ان سب باتوں سے منہ موڑ کر حق اور سچ پر ثابت قدم رہتے ہیں۔۔۔ (صفحہ ۳۴۵، الفرقان، نقطہ نمبر ۲)

مسلمانوں کی ذلت وخواری کا سبب: مسلمانوں کی ذلت وخواری کا سبب یہ ہے کہ وہ یہود ونصاری کی طرح فرقہ بندیوں کا شکار ہو چکے ہیں اور بنی اسرائیل کے علماء کی مانند مختلف ٹولیوں اور جماعتوں میں بٹ چکے ہیں جو سراسر دین کی پاکیزہ تعلیمات کے منافی ہے پاکستان میں نظام اسلام نہ آنے کی یہی سب سے بڑی وجہ ہے (صفحہ ۳۶۵، الفرقان، نقطہ نمبر ۴)

زندگی اور نیک اعمال، بہترین ترکہ: زندگی مال و دولت کے انبار سے نہیں بلکہ نیک اعمال سے بنتی ہے اور ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے کوئی دوسرا شخص نہیں اور یہ وراثت صرف عمل سے منتقل ہوتی ہے ورنہ:

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو پھر پسر قابل میراث پدر کیوں کر ہو

(صفحہ ۳۷۳، الفرقان، نقطہ نمبر ۶)

تنگ دلی، تعصب، ضد کا نتیجہ: تنگ دلی اور تعصب، ضد اور ہٹ دھرمی راہ حق قبول کرنے میں ہمیشہ مانع رہی ہے جب انسان اس سے آزاد ہو کر غور وفکر کرتا ہے تو حق و صداقت (اس پر) روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے اور اس (حق) کو سمجھنے میں کوئی دِقّت پیش نہیں آتی۔ (صفحہ ۳۸۰، الفرقان، نقطہ ۲)

مسلم کی تعریف: پس مسلم وہی شخص ہوتا ہے جو خالق و مالک کا ہر حکم، ہر وقت ماننے کے لئے تیار ہوتا ہے فتنہ و فساد پھیلانا اس کی زندگی سے باہر ہے (صفحہ ۳۹۶، الفرقان، نقطہ نمبر ۳)

Marfat.com

حق بات: حق بات، رب کائنات کی طرف سے ہوتی ہے لہذا اس پر جم جانا ہی سعادت مندی اور کامیابی کی راہ ہے اور اِدھر اُدھر کسی تردّد اور شک میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔ (صفحہ ۴۰۳، الفرقان، نقطہ نمبر ۳)

لکیر کا فقیر ہونے کا نقصان: لکیر کا فقیر ہونا، افراد اور قوموں کی زندگی میں نقصان کا باعث ہوتا ہے ضد اور ہٹ دھرمی شرفِ انسانیت کے منافی ہے مصیبت اور معصیت راہ حق کو پانے میں مانع رہتے ہیں جہالت اور لاعلمی فکر و شعور کو زنگ آلود کر دیتی ہے (صفحہ ۴۵۷، الفرقان، نقطہ نمبر ۲)

شیخ عمر فاروق صاحب انبیاء کی دعائیں قرآنی دعائیں اور اللہ کے عام بندوں کی دعائیں تو ''الفرقان'' میں جگہ جگہ نقل کرتے ہیں مگر خود بھی رب کریم کے آگے دعا کرنے میں تردّد نہیں کرتے۔ شیخ صاحب کی صرف دو مقامات سے دعائیں ذیل میں نقل کی جاتی ہیں۔

(۱) آیئے ہم مل کر دعا کریں ''اے ہمارے ربّ، ہمارے اس وطن عزیز میں امن اور سلامتی پیدا فرما، ہمارے اوپر نیک حکمران مسلّط فرما جو تیرے دین کو اس ملک میں میں جاری و ساری کریں نصف صدی سے زائد عرصہ سے غریب عوام ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے ہیں ہمیں ظلم اور ظالموں سے نجات عطا فرما (آمین) (صفحہ ۳۵۵، الفرقان)

(۲) اللہ کرے کہ ہمارے وطن پاکستان میں بھی اسلامی قانون جاری و ساری ہو جائے اور ہر شخص امن و سلامتی کی راہ پر آ جائے (آمین)
(الفرقان صفحہ ۵۹۸)

درج بالا مثالوں کے لئے ''الفرقان'' سے چند نمونے پیش کئے گئے ہیں ورنہ یہ پوری کتاب توجہ، عقیدت اور دل سوزی سے پڑھے جانے کے لائق ہے بلکہ زیادہ حق

Marfat.com

یہ ہے کہ اس کتاب کے ذریعے ہم ''قرآن وسنت'' کو اپنا رہبر و رہنما بنالیں۔ یہی ہماری زندگی کا مقصد ہونا چاہیے اور یہی ایمان کا تقاضا ہے اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

کسی شخص کے لئے یہ بڑے اعزاز اور فضیلت کی بات ہے کہ وہ دین کا علم حاصل کرے پھر اس علم کو صفحات پر محفوظ کر کے مخلوق الٰہی کی اصلاح کا سبب بن جائے یہ تو ''نور علی نور'' ہے۔ قرآن نُور، حدیث نور، سنت نُور، حکمت (قرآن وحدیث) کو سمجھنے کی صلاحیت نور اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والی دانش) نُور اور تبلیغ دین نُور ہے کتنے نُور جمع ہو گئے اور ''الفرقان'' تالیف ہوئی۔ شیخ صاحب مبارک باد کے بھی مستحق ہیں اور اللہ سے جزا کے بھی یقیناً حقدار ہیں جو اللہ ان کو ضرور عطا کرے گا۔

اب میں چند باتیں عرض کرنا چاہوں گا اگر محترم شیخ صاحب ان کو محض میری خلوص نیت پر محمول کریں تنقید یا طنز نہ سمجھیں۔

اوّل: عربی صرف ونحو کے لحاظ سے الفرقان میں بہت اعلی درجے کا کام کیا گیا ہے۔ اگر آئندہ ایڈیشن میں آغاز تفسیر میں چند ضروری اصول تفسیر اور قرآنی عربی کو سمجھنے کے قواعد مختصراً شامل کر دیں تو تفہیم قرآن مزید آسان ہو سکتی ہے۔

دوم: کتابت کی غلطیاں نہ ہونے کے برابر ہیں کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کا معیار اعلی درجے کا ہے پھر بھی سرسری نظر سے چند ایک فروگذاشتیں نظر سے گزری ہیں مثلاً

الفرقان صفحہ ۱۶۶ صفحہ ۱۶۵ سے نماز کی حقیقتیں بیان کی گئی ہیں جن کو پہلی چیز، دوسری چیز وغیرہ سے ذکر کیا گیا ہے اس سلسلے کی پانچویں چیز صفحہ ۱۶۶ پر نہیں دی گئی بلکہ چوتھی چیز کے بعد چھٹی چیز دے دی گئی ہے۔

ایک بات بہت حیران کن ہے کہ شیخ عمر فاروق صاحب نے ''الفرقان'' کے تحریر کرتے وقت سلف و خلف دونوں طبقوں کے علماء کی تفسیروں سے استفادہ کیا ہے

Marfat.com

آپ کا تعلق جماعت اسلامی سے ثابت شدہ ہے آپ کا خلوص اور للّٰہیت واضح اور نمایاں ہے لیکن درج ذیل معروف اور مروج اور متداول تفاسیر سے صرفِ نظر کیا ہے بلکہ تھوڑی سی بے باکی کر لی جائے تو یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ ان تفسیروں کا سایہ بھی الفرقان پر پڑنے نہیں دیا گیا۔

۱۔ تفسیر مظہری	مؤلفہ قاضی مولانا ثناء اللہ پانی پتی (۸ جلد)
۲۔ تفسیر بیان القرآن	مؤلفہ مولانا اشرف علی تھانوی (دو جلد، ۳ جلد)
۳۔ تفسیرات احمدیہ	مؤلفہ ملا احمد جیون امیٹھوی (یک جلد)
۴۔ تفسیر نعیمی/ حاشیہ قرآن نور العرفان	مؤلفہ علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی (۲۰ جلد)
۵۔ تفسیر ضیاء القرآن	مؤلفہ پیر محمد کرم شاہ الازہری (۵ جلد)
۶۔ تفسیر تبیان القرآن	مؤلفہ علامہ غلام رسول سعیدی (۱۲ جلد)
۷۔ تفسیر کاشف البیان	مؤلفہ محمد علی خاں ہوتی مردان (۶ جلد)
۸۔ تفسیر الحسنات	مؤلفہ علامہ محمد احمد قادری (۷ جلد)
۹۔ حاشیہ تفسیر عثمانی	مؤلفہ مولانا شبیر احمد عثمانی (یک جلد)
۱۰۔ تفسیر معارف القرآن	مؤلفہ مولانا محمد ادریس کاندھلوی (۸ جلد)
۱۱۔ ترجمہ کنز الایمان حاشیہ خزائن العرفان	مؤلفہ امام احمد رضا خان بریلوی /سید محمد نعیم الدین مراد آبادی (یک جلد)
۱۲۔ تفسیر حقانی	مؤلفہ ابو عبداللہ عبدالحق حقانی (۸ جلد)
۱۳۔ تفسیر روح البیان (اردو ترجمہ علامہ اویسی)	مؤلفہ علامہ محمد اسمعیل حقی (۱۲ جلد)
۱۴۔ تفسیر تدریس لغۃ القرآن	مؤلفہ ابو مسعود حسن علوی (۱۰ جلد)
۱۵۔ تفسیر مواہب الرحمٰن	مؤلفہ سید امیر علی، ملیح آبادی دہلوی (۱۰ جلد)

Marfat.com

۱۶۔ تفسیر انوار البیان مؤلفہ مولانا عاشق الٰہی بلند شہری (نو جلد)

۱۷۔ تفسیر قرآن مؤلفہ مولانا عاشق الٰہی میرٹھی مطبوعہ المیزان لاہور

جماعت اسلامی اپنی وسیع القلبی میں مشہور ہے اور ہر فرقہ و مسلک سے متعلق افراد کو بغیر تعرض مسلک و مشرب، جماعت میں قبول کرتی ہے۔ شیخ صاحب کے خیالات و اعتقادات بھی آیات کی حکمت و بصیرت سے واضح ہیں پھر یہ تعصب اور گریز کیوں؟

درج بالا تفاسیر سے استفادہ کیا جاتا تو یقیناً ''الفرقان'' میں خیالات و بیانات کی رنگینی میں مزید اضافہ ہو جاتا۔ اور دوسرے گروہ کا نقطہ نظر بھی '' الفرقان ''میں جگہ پاتا۔ جسے شاید جان بوجھ کر نظر انداز کیا گیا ہے۔

شیخ صاحب نے ''الفرقان'' مجھے دیتے وقت یہ نصیحت کی تھی کہ تعصّب کی عینک اتار کر پڑھیئے گا۔ الفرقان آپ کو فائدہ دے گی۔ الحمدللہ ثم الحمد للہ! میں نے شیخ صاحب کی نصیحت کو پلّے باندھ کر ''الفرقان'' کا چیدہ چیدہ مقامات سے جائزہ لیا ہے کاش کہ شیخ صاحب بھی اس نصیحت سے وابستہ رہتے۔ اُن کے اس رویئے کو کیا تحقیق و تدبّر کا نام دیا جاسکتا ہے؟

جس طرح مجھے ''الفرقان'' میں تفسیر کبیر کا کوئی اقتباس نظر نہیں آیا جبکہ مآخذات میں تفسیر کبیر کا نام موجود ہے اسی طرح درج بالا تفسیرات میں سے کسی ایک کا نام بھی نظر نہ آتا مگر ماخذات میں شامل ہوتا تو بھی الزام کی سنگینی کم ہو جاتی۔ اللہ پاک ہم سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور شیخ عمر فاروق کے اس بے لوث اور دینی جذبہ کو قبول فرمائے جس کے تحت ''الفرقان'' لکھی گئی (آمین)

Marfat.com

کتاب: فی منٹ معلومات

مرتب: سید قاسم محمود

گرامی محترم جناب محترم سید قاسم محمود صاحب
(آبروئے قلم وکتاب)

السلام علیکم!

چند دن ہوئے کہ روالپنڈی کے ایک بازار سے گزر رہا تھا کہ آپ کے نئے اشاعتی ادارے ''مکتبہ شاہکار فاؤنڈیشن'' کی ''فی منٹ معلومات'' کی سیریز (Series) کی پہلی کتاب نظر آئی کتاب خریدی اور اسے سرسری نظر سے ہی پڑھا ہے سوچا کہ چلو اسی بہانے سے ہی شاہ صاحب سے چند منٹ کی گفتگو کر لیتے ہیں اُمید ہے کہ میری یہ دخل اندازی آپ کے قیمتی وقت کی اہمیت کو تو شاید مجروح کرے مگر یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کو اچھی بھی لگے۔

مذکورہ بالا کتاب کے حوالے سے آپ سے صرف دو موضوعات پر گفتگو کرنی ہے ایک تو آپ کا چیلنج جو سرورق کے بعد کے اندر والے صفحے پر (فی منٹ معلومات والا صفحہ) دیا ہوا ہے کہ ''ایک غلطی نکالنے پر ایک کتاب مفت دی جائے گی'' اور دوسرا موضوع کتاب کا استناد اور معلومات کا چناؤ ہے۔ اَلْحَقُّ سِرٌّ (سچائی تلخ ہوتی ہے) کے مصداق شائد میرا تبصرہ آپ کو پسند نہ آئے مگر ایک ادیب کی حیثیت سے آپ کو میرا تبصرہ حقیقت کے قریب ہی نظر آئے گا خواہ آپ کے حالات کیسے ہی ہوں:

۱۔ چیلنج کے سلسلے کی پہلی غلطی 06/22 پر ہے۔ آپ کی معلومات ہے کہ ''حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی زوجہ محترمہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے تین دن بعد ہوا'' تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ حضرت

Marfat.com

خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد نہیں بلکہ آپؐ کے چچا اور سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے والد گرامی حضرت ابو طالب کے انتقال کے تیسرے روز ہوا تھا براہِ کرم تصحیح کیجئے۔ جواب میں ''آپ'' سے مراد حضرت ابوطالب ہیں اس کی وضاحت کر دیں۔

۲۔ چیلنج کے سلسلے کی دوسری غلطی 09:27 پر ہے آپ نے معلومات لکھی ہے کہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا مصر کے بادشاہ ''قیون'' کی بیٹی تھی جس کو پہلا فرعون کہا جاتا ہے'' حضرت ہاجرہ کے والد کا نام قیون نہیں بلکہ رقیون تھا۔ اور یہ مصر کا پہلا فرعون نہیں اس سے پہلے متعدد فراعین گزر چکے تھے۔ تفصیل کیلئے رحمۃ للعالمین'' از قاضی محمد سلیمان منصور پوری ملا خطہ فرماویں۔ اور ڈاکٹر غلام جیلانی برق (جن کی ایک کتاب آپ نے لاہور والے مکتبہ شاہکار سے شائع کی تھی) کا ایک مضمون ''فراعین مصر'' کے عنوان سے ۱۹۷۶ع کے کسی ایک ماہنامہ ''فکر و نظر'' میں چھپا تھا۔ (ملا خطہ فرماویں) جو کہ اسلام کے فِکری اور نظریاتی موضوعات پر چھپنے والا ایک تحقیقی ماہنامہ ہے اور ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد سے شائع کرتا ہے۔

۳۔ چیلنج کے سِلسلے کی تیسری غلطی 11:12 پر ہوئی ہے وہ یوں کہ آپ نے معلومات تحریر کی ہے کہ ''دوسرے عباسی خلیفہ ابو جعفر المنصور کو ''ابوالدرانیق'' (پیسے پیسے کا حساب رکھنے والا) کہا جاتا ہے'' یہاں پر آپ نے خلیفہ کو غلط ٹائٹل (خطاب) دیا ہے اُسے ابو الدرانیق نہیں بلکہ ابوالدوانیق (دال کے بعد واوٗ) کہا جاتا ہے حیرت ہے کہ مئولف ''فی منٹ معلومات'' نے یہ سوال و جواب سید ظفر احمد کی ذہن کی آزمائش سے نقل کیا اور وہ بھی صحیح نقل نہیں کی۔ (دیکھئے ذہن کی آزمائش ۱۷ سوال نمبر 1)

Marfat.com

''فی منٹ معلومات'' کے استناد اور معلومات کی انفرادیت کے بارے میں چند باتیں عرض کرنا ہیں ایک تو یہ ہے کہ یہ کتاب اسی فیصد سید ظفر احمد کی ''ذہن کی آزمائش'' سے ماخوذ ہے بلکہ ہُو ہُو اُسکی نقل ہے ذہن کی آزمائش اور فی منٹ معلومات کو سامنے رکھ کر مواز نہ کرلیں۔ بلکہ مواز نہ کیا کرنا ہے آپ نے دو دفعہ ذہن کی آزمائش شائع کی ہے (لاہور سے) آپ کو پہلے ہی پتہ ہو گا ''فی منٹ معلومات'' اور ''ذہن کی آزمائش'' میں کتنا مواد مشترک ہے ''فی منٹ معلومات'' میں دُوسری خامی یہ ہے کہ ایک ایک معلومات کو دو دو دفعہ درج کیا گیا ایسے یوں لگتا ہے کہ جیسے معلومات کی کمی کی بناء پر ایک سوال کو دو دو بار لکھ کر تعداد (1440) پوری کی گئی ہے اس سلسلے کی۔ ایک دو مثالیں ہی دے دیتا ہوں تا کہ میری نشاندہی مستند ہو جائے۔ مثلاً 00:25 پر آپ نے ایک معلومات یوں درج کی ہے کہ ٹڈی دن بھر میں اپنے وزن کے برابر خوراک کھاتی ہے پھر بھی اُس کا پیٹ نہیں بھرتا اور 01:24 پر یہی معلومات آپ نے پھر دہرائی ہے اسی طرح 00:39 پر آپ نے لکھا ہے کہ ''آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوات کی کل تعداد ۲۸ ہے'' 21:26 پر بھی یہی معلومات مکرر درج ہے اسی طرح 00:56 پر یہ معلومات درج ہے کہ ''غیاث الدین کا انتقال دہلی سے باہر دریا کے کنارے، اُس کے رات بسر کرنے کیلئے بنائے گئے چوبی سائبان کے گرنے سے ہوا'' اور پھر 05:24 پر دوبارہ یہی معلومات مندرج ہے۔

''فی منٹ معلومات'' کی تیسری خامی یہ ہے کہ اس میں معلومات کی جگہ پُر کرنے کیلئے لطیفے دیئے ہوئے ہیں حالانکہ لطیفہ معلومات نہیں ہوتا حوالے کیلئے۔ 02:25، 02:40، 07:18، 8:50، 20:32 اور 22:02 ملاحظہ فرمائیں۔ آپ کو اندازہ ہو جائیگا اسی طرح کچھ معلومات اس حساب سے درج کی ہے وہ کچھ یوں ہے مواخاتِ انصار و مہاجرین میں مہاجر کو مہاجر کا بھائی بنایا گیا آنحضورؐ نے حضرت علیؓ کو

Marfat.com

حضرت حمزہؓ نے حضرت زید بن حارثہؓ کو بھائی بنایا''

اگر اس میں آنحضور نے حضرت علی کو کے بعد''اور''آتا اور پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن حارثہ کو بھائی بنایا آتا تو معلومات واضح ہو جاتی دیکھ لیں ایک معمولی غلطی کی وجہ سے فقرہ بے ربط ہو گیا۔

اسی طرح ایک اور مقام پر(03:23)صرف پیش کی غلطی سے نام کچھ سے کچھ بن گیا ہے لکھا ہے''قائداعظم کی والدہ کا''نام مُٹھی بائی''تھا حالانکہ مٹھی بائی کے میم کے نیچے زیر ہے یعنی مِٹھی بائی مگر اعراب کی ذراسی غلطی سے کیا لکھ دیا گیا ہے۔

بہر حال غلطیوں کی نشاندہی کا مقصد نہ تو اعتراض برائے اعتراض ہے اور نہ ہی حوصلہ شکنی بلکہ تصحیح اور اصلاح ہے اور آئیندہ کیلئے مؤلف کے لیے مہمیز: آپ کے چیلنج کے مطابق میں ایک نہیں بلکہ تین کتابوں کے انعام کا مستحق ہوں مگر ہوسکتا ہے کہ آپ ایک بھی نہ دیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تین کے ساتھ مزید تین برائے حوصلہ افزائی دے دیں جس طرح میں نے سرسری مطالعہ کے بعد محنت اور جرأت سے آپ کے تسامح کی نشاندہی کی ہے اور چیلنج قبول کیا ہے وہ داد کا مستحق ہے مگر:ع

''اب دیکھیے ٹھہرتی ہے جا کر نظر کہاں''

آپ کے محتبانہ وموذّ تانہ خط کا منتظر رہوں گا۔

Marfat.com

کتاب: قرآن پاک کے نئے نئے سائنسی معجزات

گرامی محترم جناب سلطان بشیر محمود صاحب

میجر (ر) امیر افضل خان صاحب

السلام علیکم!

گزشتہ دنوں ایک ضروری کام سے راولپنڈی آیا تو ایک دوست کے ہاں آپ دونوں کی مشترکہ تصنیف ''قرآن پاک کے نئے نئے سائنسی معجزات'' دیکھی اس کو اول تا آخر پڑھا اور اپنے تبصرہ کو ذیل میں رقم کر رہا ہوں اُمید ہے کہ آپ حضرات بالکل بخیر و عافیت ہوں گے اور مزید علمی و دینی مشاغل میں مصروف ہوں گے۔

اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو ں معجزات کا لفظ نبی'' کے ساتھ منسوب ہے قرآن کے ساتھ نہیں۔ کتاب کے نام کو مناسب الفاظ سے بدلا جا سکتا ہے مثلاً قرآن پاک کے نئے نئے سائنسی حقائق یا ''قرآن پاک کے نئے نئے سائنسی انکشافات'' وغیرہ۔

کتاب مذکورہ بالا میں کچھ باتیں ایسی ہیں کہ ان کے ساتھ حوالہ لازماً آنا چاہے مثلاً ص ۱۹ پر عبداللہ بن ابی سرح کا ایک لفظ بدلنا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسے مرتد قرار دینا اور پھر معافی دے دینا۔ ص ۲۵ پر تاریخ ابن خلدون کے حوالہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ''اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن پاک کو کسی ایک آدمی کے نام سے مت منسوب کرو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ سب کچھ (نشر القرآن) ہمارے مشورہ سے کیا اگر وہ یہ کام نہ کر کے جاتے تو میں خود یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی خلافت میں (یہ کام) ضرور کرتا'' اگر میں یہ وضاحت کروں تو بالکل غیر مناسب نہ ہوگی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قائم کردہ ترتیب (توقیفی) کے مطابق مصحف کی شکل میں تحریر کروایا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے لہذا جامع القرآن ایک حد تک حضرت صدیق

Marfat.com

اکبر رضی اللہ عنہ کہلا سکتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی مصحف صدیقی کی مزید نقول بنوا کر سلطنت اسلامیہ کے ہر صوبے میں بھجوائیں تا کہ قرأت و تلاوت کا اختلاف باقی نہ رہے اس وجہ سے آپ کو جامع امت علی القرآن یا ناشر القرآن'' کہہ سکتے ہیں اس سے انکار کرنا ممکن نہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزولی ترتیب کے مجموعوں کا اختلاف (توقیفی ترتیب) سے ظاہر نہ ہوتا جو کہ اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان ایک تاریخی تذکرہ ہے۔

آپ کی کتاب میں قرآنی آیات کا غلط لکھا جانا اور اعراب سے خالی ہونا ایک بہت بڑا نقص ہے جس کی تلافی ہونی چاہیے مثلاً ص ۷۶ پر آیت وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلَ کو لاتلبسو احق بالباطل لکھا گیا ہے ص ۹۰ پر یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ کو یاالرحیم الرحمن لکھا گیا ہے ص ۱۰۷ پر ماننسخ من ایة اوننسها۔۔۔کو ماننسخ بین ایتہٖ لکھا گیا ہے اس صفحہ پر ینسخ لِلّٰہ ماشاء کو بطور آیت لکھا گیا ہے مگر حوالہ نہیں ہے۔ ص ۱۲۱ پر لَارَیْبَ فِیْہ کو لاریب فیها لکھا گیا ہے۔ صفحہ ۲۰ پر آیت مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی کو مَازَاغَ وَمَابَصَرَ لکھا گیا ہے۔ ص ۱۲۱ پر یہ ارشادِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مذکور ہوا ہے ''مسلمانو! میں تم سے رخصت رہا ہوں اور تم میں دو چیزیں بطور یادگار چھوڑے جا رہا ہوں اللہ کی کتاب اور میرا (میری) اہل بیت (متفق علیہ) حدیث شریف میں الفاظ یہ ہیں کتاب الله و عترتی اللہ کی کتاب اور میری عترت (اولاد آل وغیرہ) اہل سنت اور اہل تشیع کی کتب حدیث مین یہ الفاظ بھی آئے ہیں کتاب اللہ وسنتی اللہ کی کتاب اور میری سُنت، ایک روایت کا ذکر کرنا اور دوسری سے اعراض کرنا قرین انصاف نہیں ہے اور پھر یہ شیعی نکتہ نظر کی حمایت بھی ہے اُمید ہے کہ آئندہ ایڈیشن ان تسامح سے پاک ہوگا یا دونوں کا تذکرہ ہوگا یا دونوں میں تاویل کی جائے گی۔

Marfat.com

چند مقامات پر گفتگو محل نظر لگی مثلاً ص۱۲۲ پیرا نمبر۳ کا آخری حوالہ صحیح بخاری جلد۶ معرفت ''تفسیر نمونہ'' یاد رہے کہ صحیح بخاری کی صرف ۳ جلدیں ہیں اور پھر کیا حرج تھا کہ اگر تفسیر نمونہ کا حوالہ صحیح بخاری میں بھی دیکھ لیا جاتا کتاب زیر تبصرہ میں تاریخ القرآن از ابو عبیداللہ زنجانی کا حوالہ دو تین جگہ آیا ہے مگر وضاحت نہیں ہوئی کہ موصوف سنی ہے یا شیعہ یا تفسیر نمونہ کے مقدمہ قرآن کے حوالے اکثر مقامات پر مذکور ہیں کیا ہی بہتر ہوتا اگر آپ اہل سنت کی تفسیروں میں سے مقدمہ ہائے قرآن سے بھی خوشہ چینی کرتے مثلاً تفسیر حقانی کا مقدمہ قرآن' ص۱۰۴،موشگافیاں اور من گھڑت روایات کے ذیل میں ص۱۰۵ پر ''اتقان فی علوم القرآن'' از امام سیوطی کے حوالے سے دو روایات بسلسلہ ''قرآن میں کمی'' درج کی گئی ہیں اہل تشیع کے ہاں ایسی روایات کی تعداد شاید سینکڑوں سے بھی متجاوز ہے اور وہی اس نکتہ نظر کے حامی ہیں حوالہ اہل سنت کا اور نظریہ اہل تشیع، کا بے جوڑ بات ہے ص۱۳۸ پر جدول میں مسلمانوں کی جو تعداد دکھائی گئی ہے یہ وہ تعداد وہ ہے جو مسلمان مذکورہ وقوعات ومقامات پر موجود تھے عورتوں اور ان مسلمانوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے جو ان وقوعات و مقامات پر موجود نہ تھے وضاحت ہونی چاہیے ص۱۴۶ منازل میں درج سورتوں کی کل تعداد بحساب جدول۱۱۳ بنتی ہے (سورۃ فاتحہ) کی شمولیت کا تذکرہ رہ گیا ہے اس کی شمولیت سے تعداد۱۱۴ ہو گی مثلاً۔

منزل نمبر 1: ۱+۲+۱=۳+۱=۴(سورۃ فاتحہ)

مندرجہ ذیل ابواب اور فصلیں بہت مناسب اور مفید ہیں۔

ابواب

۱۔ قرآن کریم سے فائدہ اُٹھانے کیلئے مطلوبہ شرائط (دوسرا باب)

۲۔ قرآن کریم کا احترام اور تلاوت کے آداب (چوتھا باب)

Marfat.com

۳۔ قرآن پاک اعجاز فصاحت اور برکاتِ تلاوت (چھٹا باب)

۴۔ ناسخ اور منسوخ کا فتنہ۔

۵۔ تاویلات کی مثالیں اور اصل حقیقت

۶۔ 7:6 تا 7:10 کی تمام ذیلی سُرخیاں

فصول

پہلا باب:

۱۔ معتزلہ کا شوشہ

۲۔ حضورؐ پاک کی شان

۳۔ قرآن پاک اور غیر مُسلم

۴۔ نزول اور فرشتوں کی مشایعت

تیسرا باب:

۵۔ قرآن پاک کے خلاف سازشیں

۶۔ قرآن پاک کے دشمنوں کے خلاف جہاد

پانچواں باب:

۷۔ یکتا اسلوب

۸۔ یکتا اسلوب کی وجوہات

آٹھواں باب:

۹۔ رحمت للعٰلمینؐ اور ہم

۱۰۔ قدرت اور رابطہ

Marfat.com

۱۱۔ کلام اللہ کا ربط

۱۲۔ تقویٰ اور اولوا الالباب

''قرآن پاک اور سائنس'' ایک مفید مطلب باب ہے جس کا مطالعہ قرآن سے عقیدت میں اضافہ کرتا ہے نواں باب (قرآن کریم کی معجزانہ ترتیب) اور بارہواں باب (قرآن کریم کا معجزاتی حسابی نظام) کے مباحث ایک مخصوص فکر رکھنے والے (جدید علوم سے متاثر گروہ) کے نزدیک اہم ہو سکتے ہیں مگر عام قاری اور مومن مخلص کی عقیدت قرآن کریم کے بارے میں ایسی گفتگو سے بُلند ہے ص ۲۳ پر اُنیس ۱۹ کے ہندسے کی اہمیت، یہ وہی بات ہے جس کو بنیاد بنا کر بہائی اور بابی اپنے عقائد کاذبہ وعقیدہ باطلہ کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں قرآن کریم درحقیقت ایسے حسابی کلیوں، ریاضی کے قواعد اور حسابی جمع تفریق کے نظام سے بلند وبالا کتاب ہے۔

قرآن مجید کو حسابی کلیوں اور قواعد پر پرکھ کر سچ ثابت کرنے کی بجائے اگر ''جدید سائنسی حقائق اور قرآنی بیانات'' کی تحقیق وتفتیش کی جاتی اور جدید ترین ایجادات نئے سائنسی انکشافات اور ایٹمی شعبہ کے جدید حقائق کو پیش کر کے قرآن کے بیانات پر پرکھا جاتا تو یہ ایک بڑی خاصے کی چیز ہوتی اور قرانی کتابیات میں ایک مفید و علمی اضافہ ہوتا اب بھی اگر آپ کوشش کریں تو غیر مفید عبارتیں حذف کر کے ''جدید سائنسی حقائق اور قرآنی بیانات کو ایک غالب باب کے طور پر شامل کتاب کیا جا سکتا ہے۔

جہاں آپ کی کتاب میں متعدد مقامات پر قرآن اور صاحب قرآن سے والہانہ عقیدت، محبتانہ نسبت اور پرستارانہ نصیحت آپ کے عاشق قرآن اور عاشقِ رسولؐ ہونے کا مظہر ہیں وہاں کئی جگہوں پر شیعی نکتہ نظر اور عقائد غالب جھلک کے ساتھ

Marfat.com

نظر آتے ہیں جن میں ''اعتدال'' کی ضرورت ہے امید ہے آپ اس کو مدنظر رکھ کر نظر ثانی کریں گے۔

کتاب کا کوئی کوئی باب تو اتنا پیارا اور دل نشین ہے کہ پڑھ کر بے اختیار واہ واہ کرنے کو جی چاہتا ہے مثلاً قرآن اور صاحبِ قرآن'' والا باب توہفت روز ہلال راولپنڈی سیرت نمبر ..... میں بھی ری پروڈیوس کیا گیا ہے یہ آپ کے اخلاص کا جادو ہے جو سر چڑھ کر بولا ہے اللہ کرے زور قلم اور زیادہ، اللہ قبولیت سے نوازے (امین)

میں نے جذبہ اخلاص کے تحت یہ چند سطور رقم کی ہیں اُمید ہے تنقیدی گفتگو کا بُرا نہ منائیں گے اور توصیف کو حرفِ آخر نہ سمجھیں گے دونوں چیزیں اگر پسند آ جائیں تو سبحان اللہ، الحمد للہ اور اگر اچھی نہ لگیں تو بھی درگزر کی اُمید رکھتا ہوں آپ کے ادارہ کی درج ذیل کتابیں گوشۂ محققین کے لیے درکار ہیں اگر بھجوا دیں۔

۱۔ البیان فی تفہیم القرآن از میجر ریٹائرڈ امیر افضل خاں

۲ حضور پاک کا جلال و جمال از میجر ریٹائرڈ امیر افضل خاں

۳۔ اسلام اکیسویں صدی میں از سلطان بشیر محمود صاحب

۴۔ صحت مند غذا

۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں داڑھی از سلطان بشیر محمود

۶۔ حضورؐ کی سنت سائنسی نظریات کی روشنی میں از سلطان بشیر محمود صاحب

''قرآن پاک کے نئے نئے سائنسی معجزات'' بھجوانا نہ بھولیے گا میں بھی جلد ہی آپ کو اپنی تصانیف بھجواؤں گا۔

Marfat.com

کتاب: کہاں گئے وہ لوگ

مولف: حزیں کاشمیری

اللہ بھلا کرے علامہ شبیر احمد خاں میواتی کا کہ آج سے کوئی چھ ماہ پہلے وہ مجھے اردو کتاب گھر اُردو بازار لاہور میں ایک شخصیت سے ملوانے گئے برسرِ زمین آرام کرتے ہوئے ایک کلین شیو، فربہ شخص، مہین آواز، محبتانہ نظر، مشفقانہ برتاؤ، خلیفانہ انداز جلوس مجھے تو خوب اچھا لگا کوئی آدھ پون گھنٹہ فرشی نشست جاری رہی۔ یہ حضرت تھے جناب حزیں کاشمیری۔ اکثر مجھے مغالطہ ہوتا ہے کبھی حزیں قادری کہنے لگتا ہوں اور کبھی حزیں کاشمیری، حزیں قادری پنجابی فلموں کے حوالے سے معروف ہیں اور حزیں کاشمیری تصنیف وطباعت کے حوالے سے، آپ نے اپنے ادارہ کی کچھ کتب خاص رعایت پر پیش کیں جو میں نے تحفہ سمجھ کر اُچک لیں۔ان میں ایک ضخیم اور البم نما کتاب ہے ''کہاں گئے وہ لوگ''۔

حزیں کاشمیری کا یک صفحی تعارف ملک مقبول احمد مالک مقبول اکیڈمی اُردو بازار لاہور نے اپنی تالیف ''پذیرائی'' کے صفحہ 187 پر ان کی تصویر کے ساتھ کروایا ہے ''کہاں گئے وہ لوگ'' کے فلیپ پر بھی آپ کا مختصر سا تعارف موجود ہے۔ کتاب کا فلیپ، بہترین کمپوزنگ، رنگین تصویریں اور صوری حسن آپ کے باذوق طابع ہونے کی نشاندہی کر رہا ہے۔ دوبارہ ملاقات نہ ہوسکی۔ نہ شبیر احمد میواتی سے ملاقات ہوئی اور نہ مجھے اکیلے ملاقات کا حوصلہ ہوا۔ اللہ نے چاہا تو جلد ہی آپ کے پھر ''نیاز'' حاصل ہوں گے اور اگر ''نیاز'' حاصل ہوتے تو وہ ضرور فدوی کے کام ودہن اور ذوق وذائقہ کو شادکام کریں گے۔

''کہاں گئے وہ لوگ'' کی تالیف کا احوال اور پیش کردہ سوانحی خاکوں کے لئے مہمیز ومحرک اور کتاب کی تالیف وتدوین کا لمحہ بہ لمحہ احوال ''حرفِ گفتنی'' میں

Marfat.com

حزیں کاشمیری نے پیش کیا ہے۔ جو پڑھے جانے کے لائق ہے۔

حزیں کاشمیری نے اپنی کتاب کے تین انتساب لکھے ہیں۔

(الف): انتساب اول: اپنے بیٹے ڈاکٹر نعمان معین کے نام، جو جوانی میں ناگہانی موت کا شکار ہوگیا گویا حزیں کاشمیری کے خاندان کے لئے۔

اک شخص سارے شہر کو ویران کرگیا

کا منظر پیدا ہوگیا۔ کثیر اور دل گیر تعزیت نامے اس پر ''گواہ'' ہیں۔

(ب): انتساب دوم: اپنے داماد خواجہ تنویر احمد بن خواجہ رشید احمد مرحوم کے نام کیا ہے ان کی موت بھی حزیں کاشمیری کو دُکھی کرگئی ہے۔ گویا

موت ان کی غم سے دو چار کرگئی

(ج): انتساب سوم: اپنے خالہ زاد بھائی شیخ محمود احمد بن شیخ وزیر محمد مرحوم کے نام کیا ہے ان کی موت سے پیدا ہونے والا خلا بھی حزیں کاشمیری کی زندگی میں کبھی پر نہ ہوسکے گا۔

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

''کہاں گئے وہ لوگ'' میں ''حرفِ تعزیت'' کے تحت صدر انجمن خواتین کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کا تعزیت نامہ بروفات ڈاکٹر نعمان معین درج کتاب ہے۔

''تعزیت نامہ'' میں ڈاکٹر ناظر حسن زیدی کے قطعہ ہائے تاریخ وفات اور اظہار غم بروفات ڈاکٹر نعمان معین شامل کتاب کئے گئے ہیں۔

حزیں کاشمیری صاحب نے اپنے صاحبزادے ڈاکٹر نعمان معین کی جواں مرگ کا قطعہ وفات اپنے بارہ اشعار کی نظم کے آخری درج ذیل شعر میں قلم بند کیا ہے۔

تاریخ بہ تعمیم جدا غیب سے پائی ''فردوس کا اک گوشہ ہے نعمان کی تُربت''

(۲۶ مئی ۱۹۸۹ء)

Marfat.com

Condolence Messages دو صفحوں میں دئے گئے ہیں گیارہ سطروں کا انگریزی زبان میں تعزیت نامہ اور تقریباً 75 دستخط ثبت کتاب ہیں۔

''کہاں گئے وہ لوگ'' میں اکاسی (۸۱) شخصیات کا سوانحی تذکرہ اور ان کے کرداری خاکے اور ان کے Works کے نمونے دئے گئے ہیں۔ پہلے نمبر پر بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح کا تذکرۂ مشرفہ ہے اور اکیاسویں (۸۱) نمبر پر معروف ادیب و قلمکار شان الحق حقی کا تذکرہ ہے۔

حزیں کاشمیری صاحب ''کہاں گئے وہ لوگ'' کی خاکہ نگاری، طرز نگارش اور مراحل تدوین کے بارے میں لکھتے ہیں۔

''یہاں ایک بات عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ کہ خاکوں میں جہاں جہاں حوالوں کی ضرورت محسوس ہوئی انہیں بعد میں شامل کر لیا گیا ان حوالوں کی ضرورت زیادہ تر ''دیگر کوائف زندگی'' کے عنوان سے لکھی گئی تحریروں میں پیش آئی۔ اس ہیچمد ان نے خاکوں میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے وقت دو امور کا بطور خاص خیال رکھا۔

۱۔ ایک یہ کہ اس مبدء رحم وکرم کی صفت ستار العیوبی کے آئینہ میں بشری کمزوریوں سے اجتناب برتا جائے

۲۔ دوسرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث پر کہ ''اموات کا ذکر بہتر طریق سے کرو'' پر عمل کیا جائے۔

خوانند گانِ کرام! ان خاکوں میں آپ کو صرف ایک خاکہ ایسا ملے گا جس میں شیرینی کے ساتھ ہلکی سی ترشی بھی شامل ہے۔ مگر خاکے کا مجموعی تاثر شکر ریز ہی ہے۔ سارے خاکے حقائق پر مبنی ہیں میں نے ہر فنکار کی شخصیت کو بروئے کار لاتے وقت کوشش کی ہے کہ حتی المقدور مبالغہ سے دامن بچائے رکھوں مگر غلطی کرنا لازمۂ

Marfat.com

بشریت ہے نہیں کہہ سکتا کہاں چوک ہوگئی۔ آپ ان خاکوں میں معدودے چند خاکے ایسے بھی دیکھیں گے جن کا شمول اپنے قبیل کے لحاظ سے ان میں نہ ہونا چاہیے تھا۔ جیسے قائداعظم ، غازی علم الدین شہید، یوسف سدیدی، شیخ مبارک علی، افتخار الدین وغیرہ یہ میری مجبوری تھی۔ اگر یہ خاکے اس کتاب میں شامل نہ کرتا تو یہ ننھا سا سرمایہ کتابی صورت میں نہ آنے کے باعث آئندہ منصۂ شہود پر نہ آتا۔

ان خاکوں کے علاوہ مزید پانچ خاکے اس کتاب میں شامل کئے گئے ہیں۔ کتاب کی تکمیل سے پہلے ان میں سے تین ہستیاں تو یکے بعد دیگر سے دنیا سے کوچ کرگئیں جنہیں اس کتاب میں شامل کرنا میرے لئے ازحد ضروری تھا۔ شیخ عبدالشکور کے بارے میں ڈاکٹر ناظر حسن زیدی تاکید کرگئے تھے جس کی تعمیل مجھ پر واجب تھی ادھر ''حکیم نبی خان جمال سویدا'' کو شامل کرنا بھی (میں) ضروری سمجھتا تھا۔

میں نے کوشش کی ہے کہ ہر ادیب و شاعر کا خاکہ تحریر کرنے کے بعد اس کی نظم و نثر کا نمونہ بھی اس کتاب میں شامل کردوں۔ شخصیات کی تحریرات کے نمونوں کا حصول ممکن نہ ہوسکا تاہم بیشتر مصنفین کے تحریری نمونے کتاب کی زینت بن گئے ہیں۔ اس طرح یہ کتاب ایک تذکرے کی حیثیت بھی اختیار کرگئی ہے۔

حزیں کاشمیری صاحب نے ''کہاں گئے وہ لوگ'' میں بڑی معروف، اہم اور قدآور شخصیات کے خاکوں کو قلم بند کیا ہے۔ ان میں چند ایک کے نام اس طرح ہیں۔ قائداعظم ، حکیم آفتاب احمد قرشی، اختر شیرانی، ابن انشاء، پطرس بخاری، مولانا غلام محمد ترنم، صوفی غلام مصطفیٰ تبسم، جوش ملیح آبادی، جگر مرادآبادی، حسرت موہانی، چراغ حسن حسرت، مولانا حامد علی خاں، حکیم حبیب اشعر، استاد دامن، رسا جالندھری، مولانا عبدالمجید سالک، شورش کاشمیری، مولانا ظفر علی خاں، سراج الدین ظفر، ڈاکٹر خواجہ عبدالحکیم، عبدالحمید عدم، عابد علی عابد، عشرت رحمانی، غازی علم الدین شہید، کیفی برجموہن

Marfat.com

و تاثریہ، پروفیسر مترا، سعادت حسن منٹو، آغا محمد باقر، مولانا غلام رسول مہر، محمد طفیل نقوش، حکیم محمد سعید (ہمدرد)، مبارک علی تاجر کتب، نشتر جالندھری، نسیم امروہوی، قیوم نظر، پیر غلام دستگیر نامی، حکیم نیرّ واسطی، سید وقار عظیم، واصف علی واصف، استاد ہمدم، ہادی مچھلی شہری، نواب بہادر یار جنگ، یوسف سدیدی، مولانا عبدالصمد صارم الازہری اور حکیم احمد نبی خان سویدا، باقی شخصیات اتنی معروف تو نہیں مگر اہم ضروری ہیں ایک تو اس وجہ سے کہ حزیں کاشمیری کے نظر انتخاب کا شکار ہوگئیں دوسرے اس وجہ سے کہ ان کے نزدیک ان کا تذکرہ محفوظ کیا جانا مذکورۃ الاسماء اہم شخصیات کی طرح ہی ضروری ہے۔

متعدد شخصیات کی تصویریں بھی فاضل مولف نے ''کہاں گئے وہ لوگ'' میں شامل کی ہیں ان میں قائداعظم، پنڈت کیفی، اثر لکھنوی، اختر شیرانی، عبدالحمید عدم، عابد علی عابد، حسرت موہانی، ظفر علی خان، جوش ملیح آبادی، جگر مرادآبادی، نشتر جالندھری، ڈاکٹر خلفیہ عبدالحکیم، پطرس بخاری، سعادت حسن منٹو، غلام دستگیر نامی، واصف علی واصف، محمد طفیل نقوش، تاک کشمیری، علاؤالدین کلیم، شیخ محمد اکرم صدیقی، احمد معراج، زکی رضا نقوی، منیر چغتائی، میاں شمس الدین، مؤلف کتاب ہذا (حزیں کاشمیری) اور مولف کتاب ہذا حزیں کاشمیری کے صاحبزادے ڈاکٹر نعمان معین، مؤلف کتاب ہذا حزیں کاشمیری کے داماد خواجہ تنویر احمد اور مؤلف کتاب ہذا حزیں کاشمیری کے خالہ زاد بھائی شیخ محمود احمد کی تصاویر کتاب میں جگمگا رہی ہیں۔

مؤلف کتاب جناب حزیں کاشمیری ''کہاں گئے وہ لوگ'' کی چار تصویریں مع تاریخ کے بھی کتاب کی زینت ہیں۔ گویا:

موتی ہیں گویا سج گئے ہیں سلک تحریر میں

ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم کے تین خطوط بنام مصنف کتاب ''کہاں گئے وہ لوگ'' بھی شامل کتاب ہیں۔ (صفحات ۹۰۶ تا ۹۰۸)

Marfat.com

تیں اکابرین کے خطوط کی عکسی نقول بھی حزیں کاشمیری صاحب نے ''کہاں گئے وہ لوگ'' کے صفحات ۹۰۹ تا ۹۴۴ پر دی گئی ہیں۔ ان میں مولانا عبدالماجد دریا بادی، ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم، پنڈت برجموہن دتا تر یہ کیفی، نصیر الدین ہاشمی، عرشی رام پوری، عابد علی عابد، نشتر جالندھری، نسیم امروہوی، ڈاکٹر سید عبداللہ، واصف علی واصف، سید وقار عظیم، سید محی الدین زور، یوسف حسین خاں، ناظم سیو ہاروی، ہادی مچھلی شہری، حامد علی خان، ڈاکٹر ناظر حسن زیدی، عبدالصمد صارم الازہری، قیوم نظر، شیخ محمد اکرم صدیقی، احسان دانش، حکیم سید منیر وانطی، حکیم محمد سعید، تاک کشمیری، میر نسیم محمود رومانی، زکی رضا نقوی، جیلانی کامران، محمد یحییٰ تنہا، احمد معراج شامل ہیں۔

شان الحق حقی کے بھی دو خطوط (عکسی نہیں کمپوزڈ) حقی صاحب کی سوانح و خاکہ نگاری کے ساتھ شامل کتاب ہیں۔

''کہاں گئے وہ لوگ'' میں مؤلف کتاب نے اپنے مخدوم دوستوں کے ذکر اور خاکہ نگاری کے ساتھ ساتھ ان کے اقوال، نثری اقتباسات اور شعری رشحات بھی بطور حوالہ اور نمونہ درج کئے ہیں۔ چند ایک ''مشتے از خروارے'' برائے مطالعہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ ایک شخص نے قائداعظم کا خاکہ ان الفاظ میں بیان کیا:

''وہ تو اہل مغرب کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے سوٹ پہنتے تھے، ٹائی اور بو لگاتے تھے فلٹ ہیٹ سر پر رکھتے تھے سگار پیتے اور کبھی کبھی مناکل (Monocle) کا استعمال بھی کرتے تھے انگریزوں کی طرح وقت کی پابندی کرتے تھے مذہب کا تو انہیں سرے سے پتہ ہی نہ تھا۔'' (ص ۳۴)

حزیں کاشمیری صاحب نے جواباً فرمایا ''قائداعظم نے اچکن اور شلوار بھی

Marfat.com

زیب تن کی ہے سر پر دودر کی قراقلی نما ٹوپی بھی پہنی ہے سگار کی جگہ سگریٹ بھی پیا ہے وقت کی پابندی تو مومن پر واجب ہے۔ یہ انگریزوں کی تقلید نہیں ہے میرے دوست ان چیزوں سے کسی کی شخصیت کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا باقی رہا یہ کہ وہ مذہب سے کتنا واقف تھے۔ تو ان کے بارے میں ان کا اپنا بیان کردہ یہ واقعہ پڑھ لو۔ (لندن میں قائداعظم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہندوستان آنے اور یہاں کے مسلمانوں کی آزادی کی تحریک کی قیادت کرنے کا حکم دینے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔) (ص ۳۶۔۳۵)

۲۔ حکیم آفتاب احمد قریشی کی وفات پر حکیم محمد جمال سویدا کے چند اشعار:

آباد تھا برسوں سے وہ راوی کے نگر میں — وہ دوست تھا ہم سب کا، رفاقت میں تھا یکتا
وہ قوم کے ہر فرد کا تھا مونس وہمدم — وہ خلق کی خدمت کے لئے پیدا ہوا تھا
وہ پیکر اخلاص، سیاست کا مدبر، — خود اپنی خداقت سے تھا حکم کا مسیحا
ہم سمجھے کہ تادیر رہے گا وہ سلامت — نہ جانے کدھر لے گیا اک جھونکا فنا کا
سچ پوچھو تو ہم کچھ بھی نہیں دار فنا میں — یہ زندگی بھی وہم ہے اور واہمہ دنیا!

(ص ۳۸)

۳۔ ایوب رومانی کی ایک رباعی:

جب بہار آئی تو صحرا کی طرف چل نکلا — بزم گل چھوڑ گیا، دل مرا گل نکلا
وہ جوافسانہ غم سن کے ہنسا کرتے تھے — اتنا روئے کہ سب آنکھ کا کاجل نکلا

(ص ۵۶)

۴۔ اختر شیرانی کی اعتراف محبت:

اظہار کی جرأت کرتا ہوں — میں تم سے محبت کرتا ہوں
آج اس کی جسارت کرتا ہوں — میں تم سے محبت کرتا ہوں
اظہار حقیقت کرتا ہوں — میں تم سے محبت کرتا ہوں

Marfat.com

یادان کی صباحت کرتا ہوں میں تم سے محبت کرتا ہوں
دنیا سے بھی نفرت کرتا ہوں میں تم سے محبت کرتا ہوں
پھر بھی یہ جسارت کرتا ہوں میں تم سے محبت کرتا ہوں
ناچیز ہوں ہمت کرتا ہوں میں تم سے محبت کرتا ہوں

(ص۷۲۔۷۱)

۵۔ ابن انشاء کی ایک رباعی:

کل چودھویں کی رات تھی، شب بھر رہا چرچا ترا
کچھ نے کہا یہ چاند ہے، کچھ نے کہا چہرا ترا
ہم بھی وہیں موجود تھے، ہم سے بھی سب پوچھا کئے
ہم ہنس دئے، ہم چپ رہے، منظور تھا پردا ترا

(ص۸۲)

۶۔ ایک بار آپ (احمد شاہ پطرس بخاری) اپنے احباب کے ساتھ کسی بازار میں ایک دکان پر بیٹے خوش گپیوں میں مصروف تھے کہ ایک مسافر کسی محلّہ کا پتہ پوچھتا وہاں آنکلا اور بخاری صاحب ہی سے مخاطب ہوا۔ آپ نے برملا اُسے کہا۔

میاں اپنی ناک کی سیدھ چلتے جاؤ۔ ان شاء اللہ منزل پر پہنچ جاؤ گے۔

ادھر احباب کو اشارہ کیا کہ چپ رہیں۔ جب مسافر آگے روانہ ہوگیا تو دوستوں نے کہا۔ ''جناب! آپ نے یہ کیا غضب کیا کہ ایک مسافر کو منزل سے بھٹکا دیا آپ نے اسے ناک کی سیدھ چلنے کا کہہ دیا حالانکہ راستے میں کم از کم دو موڑ تو ضرور آتے ہیں۔''

اس پر پطرس بخاری نے کہا'' دوستو! آپ نے اس شخص کی ناک بھی ملاحظہ کی۔ اس میں بھی دو خم ہیں ان شاء اللہ ناک کی سیدھ چلے گا تو منزل مقصود تک پہنچ

Marfat.com

جائے گا۔"

اس پر سب نے روز کا قہقہہ لگایا۔ بخاری صاحب کی باتیں اور چٹکلے جابجا بکھرے پڑے ہیں مگر آج وہ طوطی شکر فشاں اور بذلہ سنجی کا مجسم پیکر ہم میں موجود نہیں۔ (ص ۹۷۔۹۶)

۷۔ مولانا محمد بخش مسلم نے مولانا غلام محمد ترنم کی شان میں قصیدہ نما نظم کہی:۔

مجاہد ترنم، مہاجر ترنم — یہ ہر حال قانع و شاکر ترنم
طبیب و خطیب و معلم، مبلغ — ادیب و لبیب و مفکر ترنم
شہید عقیدت ' غلام محمد — فدا کار، حسان، شاعر ترنم
مورخ، محقق، مصنف ، مدرس ، — وفاکیش و درویش و صابر ترنم
مسلمان و انسان و نباضِ ملت — زعیم و حکیم و مدبر ترنم

خدایا دسیداست بار گاہست
طلب گار رحمت مسافر ترنم
(ص ۱۱۳)

۸۔ کلام مولانا غلام محمد ترنم:

(مطلع) کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا — محدود اگر ذوقِ تماشا ہے ہمارا
(مقطع) پیغام محمدؐ سے یہ ظاہر ہے ترنم — دنیا بھی ہماری ہے تو عقبیٰ ہے ہمارا
(ص ۱۱۹)

۹۔ نمونہ نثر، محمد یحییٰ تنہا:

"عجیب بات ہے کہ فارسی، جو مسلمان فاتحوں کی چہیتی زبان تھی ان کے دورِ سلطنت میں سرکاری دفاتر میں ایک ہندو راجہ ٹوڈرمل کی کوشش سے داخل ہوئی اور دوسرے دور میں، یعنی مسلمانوں

Marfat.com

کے عہد تنزل میں، اُردو نے ایک انگریز کی وساطت سے دربار سرکار میں رسائی پائی۔ وہ کون.....؟ ڈاکٹر جان گل کرائسٹ۔ جس نے اس وقت کے قابل قابل لوگ بہم پہنچائے اور مختلف کتابیں لکھوانی شروع کیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اُردو نثر کا لکھنا اسی وقت سے شروع ہوا اور یہ کہنا بے جا نہیں کہ نظم اُردو پر جو احسان ولی نے کیا اس سے زیادہ نثرِ اُردو پر جان گل کرائسٹ نے کیا ہے کیونکہ اس نے نہ صرف زبان اُردو کے قواعد اور لغت تحریر کی بلکہ اور لوگوں سے بھی مختلف کتابیں لکھوائیں۔ ہم نے اس محسنِ اُردو کو مصنفینِ اُردو میں شمار کیا ہے'' (ص ۲۹)

۱۰۔ کلامِ صوفی تبسم:

(مطلع) سوبار چمن مہکا سوبار بہار آئی دنیا کی وہی رونق، دل کی وہی تنہائی

(مقطع) یہ بزمِ محبت ہے اس بزمِ محبت میں دیوانے بھی شیدائی فرزانے بھی شیدائی

(ص ۱۳۷)

۱۱۔ کلامِ تاک کاشمیری:

(مطلع) اٹھو چراغ جلاؤ بڑا اندھیرا ہے
نشانِ راہ دکھاؤ بڑا اندھیرا ہے
بھٹک نہ جاؤ کہیں راستہ نہ کھو بیٹھو
قدم ملا کے بڑھاؤ بڑا اندھیرا ہے

(مقطع) چلو بھی تاکؔ محبت سے کہہ رہا ہے کوئی
مجھے گلے سے لگاؤ بڑا اندھیرا ہے

(ص ۱۵۲)

Marfat.com

۱۲۔ نمونہ نثر، جوش ملیح آبادی:

کوئی تک بھی ہے، جناب والا، مجھ رند خراباتی ذہین شاہ تاجی کے مابین ارتباط واختلاط کا۔ وہ غیب ہیں میں شہود، وہ ذکر ہیں، میں فکر، وہ معتقدِ الہام ہیں میں منکر پیغام، وہ درود میں عود، وہ حرم میں بیت الصنم، وہ محمود نابۂ صباحی، میں غرقِ دجلہ صراحی، وہ گریہ شبانہ میں خندۂ سحر گاہانہ، ونقیبِ لاالہ میں خطیب منبر گناہ، وہ یقین کی گلی میں بڑے اطمینان کے ساتھ دھونی رسائے بیٹھے ہیں میں تشکیک کی وادیوں میں یہ کہتا ہوا خاک چھان رہا ہوں

صبا بلطف بگو آن غزال رعنارا
کہ سرِ بکوہ و بیابان تو دادی مارا

ان کی آنکھوں میں رازیابی کا سرور ہے میرے دل میں تجسس کا ناسور ہے ان کو اپنے علم کا احساس ہے میں اپنے جہل معترف کا، اور رو رہا ہوں کہ:

ایں ہاہمہ راز ست کہ معلوم عوام است

وہ گرد جھکاتے ہیں اور جلوہ یار کو سامنے پاتے ہیں۔ میں ہر طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا ہوں کہ۔

ساقی و مطرب و مے، جملہ مہیاست ولے
کیف بے یار میسر نہ شود یار کجاست؟

(ص ۱۷۰۔۱۶۹)

۱۳۔ کلامِ جگر مرادآبادی:

(مطلع) شائستہ غرور تمنا نہ کیجئے ایسی نگاہ سے مجھے دیکھا نہ کیجئے
تسکین مضطرب کا مداوا نہ کیجئے وعدہ تو کیجئے مگر ایفا نہ کیجئے

(ص ۱۸۰)

Marfat.com

۱۴۔ نمونہ نثر، حسرت موہانی:

''اس میں شک نہیں کہ جو مشق اور تجربہ ایک عرصہ دراز میں بطور خود بلا اعانت استاد ہوتا ہے وہ استاد سے حاصل کئے ہوئے تجربہ سے بہتر اور اکثر صحیح ہوتا ہے لیکن اس قسم کے بہتر تجربے کے حاصل ہونے تک شاعر کی شاعری کا جو دور بے مشقی و کمزوریٔ کلام کی وجہ سے ایک طرح پر بالکل ضائع ہو جاتا ہے ایک ایسا نقصان ہے جس کے مقابلے میں اس بہتر تجربے کے فوائد کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہتی۔ خصوصاً اس حال میں کبھی کبھی خود رو شاعر راہ سے اس درجہ بھٹک جاتا ہے کہ پھر اس کا صحیح راستہ پر آنا دشوار ہو جاتا ہے اور مشق بے اصول کی ترقی کے ساتھ اس کے مذاق کی ابتری روز بروز بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ (ص ۱۹۲)

۱۵۔ استاد دامن۔ شعری کلام:

لٹن جنجاں براتی بن کے ویچن موت حیاتی بن کے
کٹن ماس ایہہ کاتی بن کے دل دی تختی کالی کالی!

چلدے نین ولیاں دی ٹور
چور وی آکھن چور او چور

پھاوے ہوگئے پڑھ پڑھ منڈے کج بن گئے نیں چور تے غنڈے
کئی بھکھاں نے آن نیں پنڈے کئی پئے ویہلے پھرن لٹور!

چور وی آکھن چور او چور

کنڈھ کپاں لے ایتھے ڈیرے لُٹ پے گئے اے چار چوفیرے
کنبن بندے، شام سویرے بھل جاندے گھر جاندے ٹور

چور وی آکھن چور او چور

(ص ۲۵۹_۲۵۸)

Marfat.com

تقریباً ایک ہزار صفحے کی اس کتاب ''کہاں گئے وہ لوگ'' میں سینکڑوں شعر، نثر اور قولی حوالے دئے گئے ہیں۔ جن کی روشنی میں حزیں کاشمیری صاحب کی مخدوم شخصیت کے فن، فکر اور ادبی گرفت کو جانچ کر ان کی شخصیت کا وزن کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ حزیں کاشمیری صاحب کا ذوقِ مشاہدہ، شوقِ مذاکرہ، اندازِ بیان، فنِ تصویر کشی اور مہارتِ خاکہ نگاری واقعی داد کے قابل ہے۔ جس نے بڑی بڑی اور وسیع الفکر شخصیات کو چند چند صفحات کے کوزے میں بند کردیا ہے گویا۔

آئینہ حقیقت دکھایا جہاں کو ہے

حافظ محمد یوسف سدیدی کا نمونہ خطاطی ''مدح حضرت داتا گنج بخش قدس سرہٗ'' (ص ۸۱۷) یقین بالیقین آنکھوں کو سرور دے رہا ہے۔ کیا خوب انتخاب ہے حزیں کاشمیری صاحب کا جو آنکھوں کو سرور بھی دے اور دل کو مسرور بھی کررہا ہے۔

حزیں کاشمیری صاحب خود بھی کچھ کم فنکار اور ماہر نہیں بلکہ شعر وادب کے شہسوار اور فنون و مہارت کے مہا کار ہیں۔ صفحہ ۸۴۵ پر ''سرتیوں کا مسئلہ'' آپ نے فٹ نوٹ میں تفصیل بیان کی ہے یہ تفصیل صفحات ۸۴۶ تا ۸۵۶ میں پھیلے ہوئے ہیں ان کی وضاحتوں میں حزیں کاشمیری صاحب نے اپنی علمیت اور فنکاری کے جوہر دکھائے ہیں۔

''کہاں گئے وہ لوگ'' کے صفحہ ۱۰ پر ایک آیت سطر نمبر ۱ میں اور دو آیات قرآنی فٹ نوٹ میں لکھی گئی ہیں بدقسمتی سے تینوں غلط لکھی گئی ہیں۔ صفحہ ۸۵۴ پر آیت میں سورۃ کے گول تا پر دو نقطے اور والحجارۃ کے گول تا پر دو نقطے نہیں لگے۔ صفحہ ۸۵۵ پر ڈاکٹر ناظر حسن کے شعر میں قرآنی آیت میں تصرف کیا گیا ہے۔ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ (تجھے کس وجہ سے قتل کیا گیا) میں شعری ضرورت کے تحت ترمیم کرکے بِاَیِّ ذَنْبٍ قَتَلْتَنِیْ (تو نے مجھے کس جرم میں قتل کیا) بنا دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں مَیں مولانا حسرت موہانی کی

Marfat.com

رائے مندرج صفحہ 854 سے متفق ہوں۔

اگر ڈاکٹر صاحب کی یہ روایت قبول کر لی جائے اور اس پر قدغن نہ لگائی جائے تو تصرف فی القرآن ، بضرورت شعری کی عادت زور پکڑ لے گی، ایک تحریک بنے گی جس کے برے اور قاتل ایمان اثرات کو روکنا مشکل ہو جائے گا۔ پھر جب یہ شعری رسم و روایت دنیا دار شعرا کے ہاتھ آئے گی تو بہت مہلک ہو جائے گی۔ فافہم

Marfat.com

مجلّہ: چھیماہی ''کھوج'' لاہور

جناب محترم پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد صاحب

السّلام علیکم:

☆ امید ہے کہ آپ ہر طرح سے مع الخیر ہوں گے۔ آپ کی علمی سرپرستی اور پنجابی زبان و تحقیق کی ترویج کا زندہ شہکار ''چھیماہی کھوج'' جو شوافضل الدین، حیاتی، فکر تے فن (پی ایچ ڈی کا مقالہ) مکرمی مقصود احمد شرقپوری سے لے کر پڑھا۔ جی خوش ہو گیا اللہ آپ کے کام اور نیت میں برکت دے۔

☆ جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اسلم رانا کا مقالہ ''جوشوا فضل الدین حیاتی، فکر تے فن'' علم و تحقیق کے لحاظ سے یقیناً اعلیٰ درجے کا مقالہ ہے صفحہ 13 تا صفحہ 470 میں ڈاکٹر صاحب کی تحقیق و تدقیق ایک ایک سطر ایک ایک سرخی (Headline) اور ایک ایک عنوان سے جھلک رہی ہے مگر ڈاکٹر صاحب کے علمی کام کو اہل علم تک پہنچانا آپ ہی کا کارنامہ ہے جو یقیناً ترتیب مواد سے بڑا کارنامہ ہے جس پر آپ ہدیہ تبریک کے مستحق ٹھہرتے ہیں اداریہ بھی خاصے کی چیز ہے۔

☆ ''کھوج'' کی کمپوزنگ'' سیٹنگ، پرنٹنگ وغیرہ سب کی سب نہایت اعلیٰ درجے کی ہے۔ کتابت کی غلطیوں کی عدم موجودگی آپ کی خصوصی نگرانی اور علمی مہارت کا نتیجہ ہے۔ کارڈ کور کا خوبصورت ٹائٹل آپ کے ذوق جمالیات کا شاہکار ہے آپ کا ادارت کا کام یقیناً آپ کی فنّی مہارت، علمی اپروچ اور فن ادارت و طباعت سے گہری واقفیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اللہ کرے زورِ کار اور زیادہ، آپ کے مشیر اور معاون کار جناب خالد ہمایوں، ڈاکٹر

Marfat.com

سعید بھٹا اور ڈاکٹر نبیلہ رحمٰن صاحبان علم وفن بھی مبارک باد کے حقدار ہیں۔
آپ سب کو میں اس علمی وتحقیقی کام پر مبارک پیش کرتا ہوں۔

☆ بہت ممنون ہوں گا اگر سابقہ شماروں کے بارے میں مطلع کریں یا پھر بھجوا کر شکر گزاری کا موقع دیں۔ میں نے شیخ ننکانوی'' کے فکر وفن پر پنجابی میں ایک مقالہ لکھ رکھا ہے اگر حکم فرمائیں تو ''کھوج'' کے کسی اگلے شمارے کے لئے بھجوادوں۔

سلام وآداب کے ساتھ:

کھوج کی اتنی خوبصورت اشاعت کا ایک بار پھر شکریہ اور بہت بہت مبارک باد۔

Marfat.com

کتاب: کُتب نما

مولف: ابن الحسن عباسی/مولانا عبید اللہ خالد/مولانا اختر علی (کراچی)

512 صفحات پر مشتمل ہارڈ کورڈ (جلد) اور خوبصورت صوری خوبیوں سے مزین کتاب ''کتب نما'' کا اخبار میں تعارف تو عرصہ ہوا پڑھا تھا پھر اسے خریدنے کی خواہش بھی ہوئی۔ جو بوجہ عدم دستیابی توجہ و قیمت وغیرہ خریدی نہ جاسکی۔ کوئی دو ماہ پہلے یہ کتاب، کتاب سرائے اُردو بازار لاہور سے مل گئی۔ فَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

محترم ابن الحسن عباسی صاحب سے میرا کوئی تعارف ہے اور نہ ان کی مجھ سے کوئی شناسائی مگر ''کتب نما'' کا جستہ جستہ مطالعہ کرنے اور کہیں کہیں سے مطالعہ کرنے سے عباسی صاحب کے بارے میں میری یہ رائے بنی ہے کہ اپ کا وژن (Vision) بہت وسیع ہے محض مولویانہ نہیں۔ پھر آپ چند سطری تبصرہ کررہے ہوں یا دس پندرہ صفحے پر اپنی رائے (Review) کو پھیلا رہے ہوں آپ کی علمیت، استشہاد (مشاہدہ) اور مواد پر عالمانہ گرفت صاف ظاہر ہورہی ہے۔

مجھ ناچیز کو بھی تبصرہ نگاری کا شوق ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ تبصرہ کم، رائے زیادہ، تنقید کم، تعارف زیادہ، گرفت کم، اصلاح زیادہ، مخالفت مفقود، خیر خواہی موجود، نفسِ مضمون سے واقفیت تبصرہ میں نظر آنی چاہیے اور الحمد للہ عباسی صاحب کی ''کتب نما'' میں یہ سب خصائص بدرجۂ اتم موجود ہیں۔

تقریباً ساڑھے آٹھ صفحات پر مشتمل مقدمہ یا دیباچہ نے ''کت ب نما'' کی تبصراتی حیثیت کو ''علمی'' بنادیا ہے۔ مولانا عبید اللہ خالد صاحب نے بڑی عرق ریزی اور کتب بینی و خوشہ چینی کے بعد یہ مقدمہ لکھا ہے۔ حرفِ دعا، مولانا سلیم اللہ خان صاحب کی سرپرستی اور عرض مؤلف ابن الحسن عباسی صاحب کی بالغ نظری اور کم نویسی کے

Marfat.com

شاہکار ہیں۔ ''عرض مرتب'' میں مولانا اختر علی نے ''کتب نما'' کی ترتیب و تدوین اور اس کے مشملات کا جائزہ لیا ہے جو بڑا وقیع اور مفید ہے۔

''کتب نما'' میں شامل 567 کتابوں کی چہرہ نمائی (تعارف وتبصرہ) کی گئی ہے جن کا ایک شماریاتی جائزہ درج ذیل ہے۔

☆ قرآنیات (۳۰ کتابیں) ''آخری دس سورتوں کی تفسیر'' سے ''نعمت قران اور اسکے تقاضے'' تک۔

☆ حدیث اور متعلقات حدیث (۴۱ کتابیں) ''ارشاد اصول الحدیث'' سے ''نفع المسلم شرح صحیح مسلم'' تک۔

☆ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱۷ کتابیں) ''آفتابِ نبوت کی چند کرنیں'' سے ''نبیؐ وصدیقؓ'' تک۔

☆ ادعیہ واذکار (۱۷ کتابیں) ''اذکارِ جمعہ'' سے لے کر ''مسنون دعائیں'' تک۔

☆ اصلاحیات (۹۱ کتابیں) ''آثارِ صالحہ'' سے ''معمولات رمضان'' تک۔

☆ سوانح وواقعات (۸۴ کتب) ''ابوحنیفہ ہند مولانا مفتی کفایت اللہ نمبر'' سے ''وہ کوہ کن کی بات'' تک۔

☆ مکتوبات وملفوظات (۱۲ کتب) ''افاداتِ حلیم'' سے ''مولانا جھنگوی کے سو پھول'' تک۔

☆ خطبات (۱۶ کتب) ''اصلاحی خطبات'' سے ''نامور خطباَ کے خطبانہ شہ پارے'' تک۔

☆ رسائل (۲۱ کتب) ''اکابر سہ ماہی'' سے لے کر ''ماہنامہ العصر کا نفاذِ شریعت نمبر'' تک۔

☆ عقائد وفرق باطلہ (۶۹ کتب) ابوالاعلیٰ مودودی در آئینہ علماء ربانی'' سے ''وقفه مع اللامذهبية فی شبه القارة الهندية'' تک۔

Marfat.com

☆ فقہیات (۴۸ کتب) ''احکام السفر'' سے لے کر ''ہدیہ خواتین (حصہ دوم)'' تک۔

☆ درسیات (۵۱ کتب) ''ارشاد الطالبین من کلام رب العلمین'' سے ''ہدایہ اور صاحب ہدایہ'' تک۔

☆ متفرقات (۶۱ کتب) ''آؤ مدینے چلیں'' سے ''ہمارا نصاب تعلیم کیا ہو'' تک۔

ابن الحسن عباسی صاحب نے ان کتابوں کے تبصرہ میں یہ انداز ہ اختیار کیا ہے۔

اول: پہلے مختصر تعارف

دوم: پھر مختصر اہمیت اور ترغیبی کلمات

سوم: آخر میں تسامحات اور فروگزاشتوں کی نشاندہی

عموماً رسائل وغیرہ میں طویل ومبسوط تبصروں کی گنجائش نہیں ہوتی۔ ''سہ ماہی فکر ونظر'' اسلام آباد کے تبصرہ ہائے کتب بڑے مبسوط، معلوماتی اور محاکماتی ہوتے ہیں۔ کوئی آٹھ دس ماہ قبل ماہنامہ اُردو ڈائجسٹ لاہور کے مدیر شہیر نے قیوم نظامی کی ایک کتاب کا بھرپور جائزہ اور تبصرہ اور اس پر دس پندرہ صفات میں کیا تھا۔ یہ کتاب کے مندرجات پر ایک نظر کی طرح کی مفصل تحریر تھی ماہنامہ ''الفاروق'' میں جناب عباسی صاحب نے بہت مختصر تعارفی (تین سطریں) تبصرے بھی لکھے ہیں اور بہت مبسوط (تیرہ صفحاتی) محاکمہ اور جائزہ بھی لکھا ہے۔ اس طرح ''کتب نما'' اختصار وتفصیل کا مرقع بن گئی ہے۔ درمیانے درجے کے علمی، نظری واصلاحی تبصرے بھی ہوئے ہیں۔ مثلاً تفسیر عزیزی (۲ صفحات) الکنز المتواری (۳ صفحات) سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے عملی تقاضے (۲ صفحات) پیر بابا (۳ صفحات) وہ کوہ کن کی بات (۲ صفحے) بیسویں صدی کے اسلامیت کے ممتاز شارح (۳ صفحے) کتنا ہے احترام خدا (۲½ صفحے) رویت ہلال (۲½ صفحے) برطانیہ اعلی عروض البلاد (۲ صفحے) مولانا وحید الدین خاں، اسلام دشمن شخصیت (۲½ صفحے) عالمی سیاست واقتصاد (۶½ صفحے)۔

Marfat.com

''کتب نما'' کا ایک صفحہ اٹھارہ سطروں پر مشتمل ہوتا ہے اس طرح دو صفحے کو معقول طوالت کا تبصرہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ سب سے مختصر تبصرہ تین سطری (پرچھائیاں صفحہ ۱۴۵) ہے اور سب سے مفصل تبصرہ (مولانا عبید اللہ سندھی اور تنظیم فکر ولی الٰہی صفحہ ۳۶۶) ساڑھے تیرہ صفحات پر مشتمل ہے۔

''کتب نما'' سے چند دلچسپ اور نادر باتیں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

۱۔ عجیب اور علمی مواد کی کتابیں شامل تبصرہ ہیں۔ مثلاً آیاتِ متعارضہ اور ان کا حل (ص۴۱) اصلاح غلط المحدثین (ص۷۰) ثلاثیات قرآن وحدیث (ص۸۶) عقد انامل (ص۱۲۵)

۲۔ اغلاط العوام کی اصلاح کی گئی ہے مثلاً اصلاح البیوت (ص ۱۳۶) اغلاط العوام (ص۱۳۷) انصاف فی حدود الاختلاف (ص۱۴۰) زبان کی آفتیں (ص۱۷۰) زندگی کے قرینے (ص۱۷۱)

۳۔ عربی کی منفرد کتابوں کو بھی شامل تبصرہ کیا گیا ہے۔ مثلاً البشیر والنذیر (ص۷۲) حیات القلوب فی زیارت المحبوب (ص۱۱۲) الخطب الدینیة الجدیدة (ص۲۷۶) الدیوبندیة تعریفها وخدماتها (ص۳۱۶) ایضاح المقال فی روية الهلال (ص۳۸۷) بیوع العینه والاجال (ص۲۹۳)

۴۔ کچھ ایسی کتابیں بھی شامل ''کتب نما'' ہیں جن میں اغلاط و ابطال کا رد کیا گیا ہے۔ مثلاً حدود آرڈی نینس (ص۴۷۹) این جی اوز کا کردار، انسانی حقوق کی آڑ میں (ص۴۶۳) گمراہ کن عقائد ونظریات اور صراطِ مستقیم (ص۳۷۰) فتنۂ قادیانیت (ص۳۶۲) فتنہ پرویزیت (ص۳۶۲ ۹۳ الہدیٰ انٹرنیشنل کیا ہے؟ (ص۳۱۸)

۵۔ ''کتب نما'' کا حصہ ''متفرقات'' متنوع ومنفرد کتب ورسائل کے تعارف کا مرقع ہے۔ ہر کتاب، کتاب خواں کے لئے نمونہ کشش ہے اور ہر عنوان، شائق علم کے

Marfat.com

لئے نعمت غیر مترقبہ ہے چند عنوانات اس طرح ہیں۔

اسلام انٹرنیٹ پر (ص ۴۵۹)

بین الاقوامی و اسلامی جغرافیہ (ص ۴۵۸)

جمعہ کی چھٹی، دینی وقومی اہمیت (ص ۴۷۵)

صلیبی دہشت گردی اور عالم اسلام (ص ۴۹۲)

کامیابی کے راز مشاہدات و تجربات (ص ۵۰۳)

۶۔ جہاں کہیں ''شعر'' کے حوالے سے کتب پر تبصرہ آیا ہے ابن الحسن عباسی صاحب نے اپنے تبصروں کو زیر تبصرہ کتابوں کے اشعار کا لازہار سے بھی سجایا ہے۔ مثلاً (الف)

(الف) کوئی گل باقی رہے گا نے چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ کا دینِ حَسَن رہ جائے گا
ہم سفیر و باغ میں ہے کوئی دم کا چہچہا
بلبلیں اڑ جائیں گی سونا چمن رہ جائے گا

(''بہار خُلد'' مولانا کفایت علی کافی شہید ص ۷۸)

(ب): جن پہ نازاں حشر تک ہوں گے غلامان رسول
تشنگان علم کا پیرِ مُغاں جاتا رہا!
سوز رومی ، ساز رازی، کا وہ فانی ترجماں
واقف اسرار دین و دل ستاں جاتا رہا

(''داغہا نے فراق'' مولانا محمد ابراہیم فانی ص ۴۸۳)

۷۔ جہاں کہیں ابن الحسن عباسی صاحب کو کتاب کے مواد اندازِ بیان، طباعت، کاغذ یا حوالہ جات میں کوئی کمی نظر آئی یا خامی محسوس ہوئی۔ موصوف نے اس کا اظہار

Marfat.com

کرنے میں ..... کسی لاگ لپیٹ یا بخل سے کام نہیں لیا۔ مثلاً ''دارالعلوم دیو بند، عالمی رہنماؤں کی نظر میں'' پر تبصرہ کرتے ہوئے (ص ۴۸۲) پر لکھتے ہیں۔

☆ ''البتہ اس میں کسی خاص ترتیب کی رعایت نہیں رکھی گئی بلکہ ''کیف ما اتفق'' مواد کو جمع کر دیا گیا ہے۔''

☆ ''کلام آسی'' پر تبصرہ کرتے ہوئے صفحہ ۵۰۵ پر لکھتے ہیں۔

ٹائٹل پر لکھا گیا یہ شعر پڑھیں۔

غیروں سے شکوہ و شکایت کیوں ہو آسی اپنی بات کرو
اپنوں نے مل کر گھر لوٹا ہے نام لیا ہے نائی کی!

''اُردو سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والے شخص کو بھی یہ بات معلوم ہے کہ نام مذکر ہے مونث نہیں۔ تذکر و تانیث کی اس طرح کی اور بھی کئی فحش غلطیاں اشعار میں موجود ہیں لفظ تمنا کو کئی اشعار میں مذکر استعمال کیا گیا ہے اس طرح کے مجموعے کو شائع کرنے کی آخر ضرورت ہی کیا ہے جس میں قاری کا وقت اور ناشر کی رقم ضائع ہو اور اگر شائع کرنا ہی ہے تو پھر کسی استاد سے کم از کم اصلاح تو لے لینی چاہیے۔''

''حقانی تبصرے'' پر گفتگو کرتے ہوئے صفحہ ۴۸۰ پر اس طرح رقم طراز ہیں۔

''کتاب کے شروع میں آٹھ صفحات پر مشتمل، مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے ''عرض مرتب'' لکھا ہے اس میں صفحہ ۱۹ سے لے کر صفحہ ۲۲ تک چار صفحات کا مضمون ''مطالعہ'' سے متعلق ہے۔ یہ پورا مضمون مشہور اہل قلم خورشید گیلانی مرحوم کا ہے جو انہوں نے بطور کالم لکھا تھا اور ان کے مجموعہ مضامین ''قلم برداشتہ'' میں بھی شامل ہے مولانا حقانی نے اس پورے مضمون کو اپنے ''عرضِ مرتب'' کا حصہ بنایا اور اپنی تحریر کے طور پر پیش کیا جو علمی ذیانت کے سراسر منافی ہے اور ایک ثقہ اہل قلم کے شایانِ شان نہیں۔''

''کتب نما'' میں اسلام اور متعلقاتِ اسلام چھایا ہوا ہے ادب، سائنس،

Marfat.com

افسانہ، ناول، تاریخ، سیاست، دنیاداری اور کرنٹ افیئر ز (Current Affairs) سے متعلق عنوانات پر کتب ورسائل کا نہ ذکر ہے اور نہ ان پر تبصرہ ہی ہے۔ مگر جتنا کچھ ہے وہ خوب ہے اور مرغوب ہے۔ مشاہداتی ہے۔ معلوماتی ہے اور کراماتی ہے۔

کتابوں کی قیمتیں اور قلمکاروں کے مکمل پوسٹل ایڈریس بھی دیئے جانے چاہئیں۔ تاکہ اہل ذوق اور صاحب شوق اپنے مطلب و مزاج کی کتاب یا کتابیں منگواتے وقت اپنی جیب کا بھی جائزہ لے سکیں اور کسی وضاحت کے لئے متعلقہ قلمکار سے بھی رابطہ کر سکیں۔

مبارک باد کے مستحق ہیں ''کتب نما'' کے ''مرتب'' اور شکر یہ کے حقدار ہیں ''کتب نما'' کو چھاپنے والے۔ سب سے بڑھ کر ''داد'' کے قابل ہیں ابن الحسن عباسی صاحب، جو تبصرہ کرتے وقت کتاب کے مواد، انداز، صوری و معنوی خوبیوں اور اس کی عوام کے لئے اہمیت وفادیت کو بیان کرتے ہیں۔ پھر اس کو ''جرح'' کی کسوٹی سے بھی گزارتے ہیں۔

امید کرتا ہوں کہ اس طرح کی مزید کئی کتابیں بھی ادارہ ''الفاروق'' کی طرف سے آتی رہیں گی۔

جزاء کم اللہ باحسن الجزا

Marfat.com

ماہنامہ: "لَانَبِیَّ بَعْدِیْ" لاہور

(عقیدہ ختم نبوت نمبر)

عقیدہ ختم نبوتؐ ،اسلام کے عقائد میں سے وہ بنیادی عقیدہ ہے جس کا انکار کفر، کھلا کفر اور مکمل کفر ہے۔ ایک طرف تو اس میں محض شک یا کجی کے ساتھ ایمان رکھنے والا بھی ایمانیات کے دائرہ کامل میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور ایمان و انقیاد کی ظاہری معراج کو بھی نہیں چھوا سکتا اِلاَّ یہ کہ ایمان کے باطنی فوائد وثمرات اور رفعت و بلندی کو چھوا جا سکے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پُر رحمت سے پہلے بھی کئی ساکنان مکہ وعرب نے اپنی اولاد کے نام اس اُمید پر محمدؐ رکھے تھے کہ شائد ان کی اولاد کی قسمت میں پیغمبری لکھ دی جائے مگر بقول شاعر:

یہ بلند مرتبہ جسے ملا مل گیا ہر بشر کے واسطے دارو رسن کہاں

اللہ پاک نے عرب کو دنیا میں، بنی اسمٰعیل کو قبیلہ میں، قریش کو خاندان میں، بنی ہاشم کو گھرانہ میں، عبدالمطلب کے بیٹے عبداللہ اور بہو آمنہ کو کنبہ میں چُنا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت با سعادت سے جہان رنگ وبُو معزز ومکرم ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ابدی و رسالت سرمدی کا اعلان ہوا تو بہت سے حریص ولعین اُٹھے کہ نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سرقہ کیا جا سکے ،شرکت کی جا سکے، مماثلت و معاونت کی جا سکے، برابری کی جا سکے نبوت محمدی کا عکس یا اس کی ضوء تابانی ہی چرائی جا سکے۔ اسود عنسی سے لے کر مرزا قادیانی لعنۃ اللہ علیہم اجمعین تک سب اسی ہوس شیطانی اور لعنتِ بے ایمانی کا شکار ہو کر دُنیا و آخرت گنوا بیٹھے ان خبیثوں کے وساوس شیطانی اور دسیسہ ہائے مرتدیہ سے نبوت محمدیؐ کا دفاع کرنے اور فضلیت نبوت محمدیؐ کی برتری کو زبان زد خاص

Marfat.com

وعام کرنے میں اُمت کے علما ہمیشہ ہی کوشاں رہے ہیں اور آج تک کوشاں ہیں۔ علمائے دین اور صلحائے محققین نے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت و آبیاری کے لیے صرف عملی تگ و دو ہی نہیں کی بلکہ قلمی جہاد بھی کیا ایک دفعہ نہیں بار بار کیا اور اس امر فرض کے لئے اپنی جانیں کھپا دیں اور اپنی تصنیفات وتخلیقات کے یہ ہدف متعین کر لئے

۱۔ خصائص انبیا کی تزئین و تفہیم اور قولی و فعلی اکرام۔

۲۔ خصائص نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشرواشاعت۔

۳۔ عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدریس و تفہیم نقلی، عقلی اور محاکاتی دلائل سے۔

۴۔ مرتدین کے دلائل باطلہ کا مسکت ردّ۔

۵۔ مدعین اباطیل فاسقہ کے دعاوی اور منادی کا محاکمہ۔

۶۔ کاذبین کی شخصیات و کردار کا پوسٹ مارٹم۔

۷۔ مُضَلِّین کے عقائد و اعمال پر گرفت اور اسلام کے ساتھ ان کا تقابل۔

۸۔ مُکَذِّبِین کے حالات وترغیبات نفسی و دنیاوی کا اعیان۔

۹۔ دور جدید کے شبہات بر ختم نبوت کا دفعیہ۔

تعلیمات اسلام بر ختم نبوت کا تسلسل جاری ہے۔ کتب بھی لکھی گئیں اور مقالے بھی، تحقیق بھی کی گئی اور تفتیش بھی، مضامین بھی لکھے گئے اور کالم بھی، رسائل بھی شائع کئے گئے اور رسائل کے (ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ردِّ مرزائیت) نمبر بھی، حوالہ جات اور تفصیل یقیناً تطویل کا باعث ہو گی اس لئے اس سے صرفِ نظر کرتا ہوں اس وقت میرے سامنے اہل سنت و جماعت کے ابھرتے ہوئے اور مقبولیت حاصل کرتے حاصل کرتے ہوئے علمی، دینی، فکری جریدہ ''لا نبی بعدی'' لاہور کا ختم نبوت نمبر پڑا ہوا ہے۔ یہ ستمبر، اکتوبر، نومبر 2002ء کا مشترکہ شمارہ ہے ضخامت 240 صفحات ہے کور بہترین آرٹ پیپر پر چھاپا گیا ہے اور فرنٹ ٹائٹل پر گنبد خضریٰ، خاتم محمدی، آیت

Marfat.com

قرآنی مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّن رِّجَالِکُمْ وَلٰکِن رَّسُولَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کا طغرہ، حدیث نبوی اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ کا ٹکہ (ہار سنگھار والا ایک زیور جسے عورتیں پیشانی پر سجاتی ہیں) حکیم الامت، شاعر مشرق علامہ محمد اقبال کے ذیل کے دو فارسی اشعار آفتاب و ماہتاب اور نجوم وکواکب کی طرح روشنیاں بکھیر رہے ہیں

پس خدا بر ما شریعت ختم کرد
بر رسول ما رسالت ختم کرد
لا نبی بعدی ز احسان خدا است
پردۂ ناموس دین مصطفٰے است

فرنٹ ٹائٹل کے اندرونی صفحہ پر عمامہ شریف حضرت محمد رسول اللہ کا عکس اور ذیل کا درود شریف رنگ بہار، پر انوار دکھا رہا ہے۔

جَزَا اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ مَاھُوَ اَھْلُہٗ
اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ!!!

حمد باری تعالیٰ سے لے کر غازی محمد مانک تک 30 تحریروں کی ترتیب صفحہ 2 پر دی گئی ہے ایک حمد صفحہ نمبر 3، ایک نعت رسول مقبول اور ایک نظم وفا صفحہ نمبر 4 پر موجود ہے۔ چیف ایڈیٹر کے قلم سے حالیہ انتخابی نتائج (اکتوبر 2002 کے الیکشنز (Elections) کے حوالے سے مستقبل کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

فرائد البخاری علامہ محمد منور نورانی کی سلسلہ وار تحریر (صفحہ 8 تا 10) پہلی باقاعدہ تحریر ہے علامہ ارشد القادری مرحوم کی علمی اور پر فوائد تحریر عقیدہ ختم نبوت (صفحہ 11 تا صفحہ 27) پر پھیلی ہوئی ہے حضرت مولانا محمد بوٹا نقشبندی کا شذرہ بعنوان حیات حضرت مسیح علیہ السلام (صفحہ 28 تا 38) بھی عقلی ونقلی دلائل سے مزین ہے محقق اہل سنت علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی کا مقالہ ظہور حضرت امام مہدی

Marfat.com

(صفحہ 39 تا 42) جتنا علمی اور معلوماتی ہے اتنا ہی مختصر بھی۔ اس کا اختصار تشنگی کو بڑھا رہا ہے۔ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان سے علامہ مفتی محمد اشرف قادری کا مضمون (صفحہ 42 تا صفحہ 49) اپنے موضوع کے ساتھ انصاف کرتا نظر آ رہا ہے مرتب ''لا نبی بعدی'' علامہ صادق علی زاہد کی قلمی تخلیق حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ردّ قادیانیت (صفحہ 50 تا صفحہ 57) آٹھ صفحوں پر پھیلی ہوئی ہے ''مرزا قادیانی اور اس کے پیرو کار کافر کیوں؟'' کے عنوان سے امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فتویٰ (صفحہ 58 تا 68) اُن کی علمیت خاصہ و بیان حاسہ کا نمونہ ہے جس کے مآخذ کا حوالہ نہ ابتداء میں ہے نہ انتہا میں۔ محقق بریلویت وسنیت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کی ایک تحقیقاتی تحریر ''پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور معرکہ قادیانیت'' صرف تین صفحات پر مشتمل ہے جو کہ شائد جلدی میں اور قلم برداشتہ (سید خورشید گیلانی مرحوم کے کالم کی طرف اشارہ ہے) لکھی گئی ہے یہ تحریر شاید ہم جیسے مبتدیوں کے حسب حال تو ہو مگر علامہ صاحب کے علمی کروفر کے شایان شان نہیں بقول علامہ اقبال:

سمندر سے ملے پیاسے کو شبنم
بخیلی ہے یہ رزاقی نہیں

قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی شرعی حیثیت کے عنوان سے مفتی محمد امین نقشبندی فیصل آبادی کی تحریر (صفحہ 72 تا 81) ایک معلوماتی اور فکری مقالہ ہے جو ان کے علم و فضل کے استنادو وسعت کا ثبوت ہے (پروفیسر) علامہ غلام مصطفےٰ مجددی کی حال ہی میں اشاعت پذیر ہونے والی علمی وحوالہ جاتی کتاب کا ایک باب ''ختم نبوت، اہل وفا کے فیصلے'' (صفحہ 82 تا 95) ایک لاجواب کولیکشن (Collection) ہے قاری محمد افضل باجوہ کی تحقیق انیق ''ختم نبوت اور علماءِ اہل سنت کی تصنیفی خدمات'' ایک معلوماتی تحریر ہے (صفحہ 96 تا 102) فاضل اہلسنت ملک محبوب الرسول قادری کا علامہ

Marfat.com

شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ سے انٹرویو، خدمات ختم نبوت اور ردّ قادنیت کے حوالے سے علامہ نورانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کے بیانات ایک وسیع دستاویز کا اختصار ہے اور یہ طے ہے کہ بعض دفعہ اختصاریئے کسی بھی تحریر وتالیف کے اصلی حُسن کو دھندلا دیتے ہیں۔ 30 جون 1974ء کو قومی اسمبلی میں اپوزیشن نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے جو قرارداد پیش کی تھی اس کا متن اور قرارداد پر دستخط کرنے والے ممبران قومی اسمبلی کے نام ''لا نبی بعدی'' کے ص 110 پر چشم ماروشن دل ماشاد کا کام کر رہے ہیں۔ ان ممبران باصفا کی تعداد 37 ہے اور قرارداد پیش کرنے والی شخصیت ہے حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ۔

''تاریخ ختم نبوت کا ایک ورق'' کے عنوان سے مولانا حکیم غلام حسن نورانی کی پونے دو صفحوں پر محیط نظم بھی یقیناً اپنی مثال آپ ہے ظہور الحسن بھوپالی شہید کی ایک یادگار تحریر ''تحریک تحفظ ختم نبوت اور قائد اہلسنت'' علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات واقعیت کا قلمی اعتراف ہے۔ (صفحہ 113 تا 119) مجاہد ختم نبوت مولانا عبدالستار خاں نیازی رحمۃ اللہ علیہ کی خود بیانی ''تحریک ختم نبوت سے سزائے موت تک کی کہانی'' (صفحہ 120 تا 135) طویل بھی ہے دلچسپ بھی اور معلوماتی بھی اور مجھ جیسے ناکارہ لوگوں کے اندر شوق وجذبہ کو زندہ کرنے کا باعث بھی۔ اللہ اس تحریک ختم نبوت اور ردّ قادیانیت بلکہ رد نبوت ہائے کاذبہ و باطلہ کو مزید نورانیوں اور نیازوں سے نوازے (آمین)۔

پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی کی تحریر ''مقدمہ بہاولپور میں علماء اہلسنت کا کردار'' پر بھی علامہ عبدالحکیم شرف قادری کے مضمون پر لکھا گیا تبصرہ صادق آتا ہے:

علم سے ہیں وہ مالا مال
کتنا کم کم اس کا مآل

Marfat.com

لکھے صرف چار صفحات
کیوں لکھے میں کم رشحات
سوچ رہا ہوں حیرت سے
تھوڑی عطا اور بڑی ہے ذات

علامہ طاہر رزاق طاہر کی تحریریں ردّ قادیانیت کے باب میں اپنی پہچان آپ ہیں مواصلاتی سیارے کے ذریعے جہنم سے مرزا قادیانی کا تاریخی (خیالی) انٹرویو (صفحہ 140 تا صفحہ 155) اپنی وکھری پہچان کا رنگ لئے ہوئے ہے جس میں معلومات بھی ہیں، ہنسی بھی ہے، عبرت بھی ہے اور خوش بیانی بھی۔ قاری غلام حسین کلیانوی نے نوجوانوں سے خطاب میں واقعتاً اپنے ایک حقیقی ''خطاب بر ردّ قادیانیت'' کو تحریری شکل میں پیش کیا ہے۔ قصوری پوت، برج کلاں کے سپوت، ماہر نیازیات مولانا محمد صادق قصوری نے تحریک ختم نبوت میں جمعیت علمائے پاکستان کا کردار بڑی آب وتاب سے پیش کیا ہے جو نو صفحوں (صفحہ 160 تا 168) کو محیط ہے محقق مرزائیت علامہ محمد متین خالد ننکانوی ثم لاہوری (کہیں لاہوری مرزائی نہ سمجھ لیا جائے آپ الحمدللہ بڑے مخلص سُنی اور اپنی ذات میں انجمن ہیں اور اب مستقلاً لاہور شفٹ ہو گئے ہیں اس مناسبت سے لاہوری لکھا ہے) ان کا مختصر رسالہ ''مجرم اسلام'' (تحقیقی حالات و واقعات مرزا قادیانی) (ص 171 تا ص 186) خالد صاحب کے قلم کی مخصوص کاٹ اور ان کے عالمانہ انداز بیان و تحقیقی شان کی خصوصی صفت لئے ہوئے ہے۔ پیر سید محمد اجمل شاہ گیلانی کا مقالہ'' قادیانی مسئلہ'' (ص 189 تا ص 194) بھی ردّ قادیانیت پر ایک عمدہ اور معلوماتی تحریر ہے۔ پروفیسر منور احمد ملک کی معلوماتی تحریر ''انسانی حقوق اور قادیانی گروہ'' بھی اپنے اندر قانونی واقفیت لئے ہوئے ہے ''عشق خاتم النبیین'' علامہ محمد متین خالد کی اپنے نئے قلمی نام (ابوحمزہ لاہوری) سے شامل اشاعت کی گئی ہے جو در

Marfat.com

اصل ایک مختصر رسالہ کی شکل میں پہلے بھی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب شاخ سے چھپتی رہی ہے علامہ غلام رسول سعیدی دام برکاتہ، کی تحریر ''قادیانیوں کو دعوت اسلام'' علمی بھی ہے اور تحقیقی بھی، تنقیدی بھی ہے اور دعوتی بھی۔ علامہ صاحب کا اپنا علمی و تحقیقی سٹائل (Style) ہے جو اس تحریر میں بھی نمایاں نظر آ رہا ہے علامہ عزیز رسول صدیقی کی فکر انگیز تحریر ''آستین کے سانپ'' قیام پاکستان کے بعد پاکستان میں قادیانی اثر ونفوذ پر ایک واقعاتی، تاریخی اور عبرت انگیز تذکرہ ہے رائے محمد کمال کی شگفتہ شگفتہ اور رواں رواں تحریر ''غازی حاجی محمد مانک''، ''لا نبی بعدی'' ختم نبوت نمبر کی آخری تحریر ہے جو صفحہ 227 تا صفحہ 240 تک پھیلی ہوئی ہے۔

لا نبی بعدی کے ختم نبوت نمبر میں تحقیق بھی ہے تاریخ بھی، عشق بھی ہے، تنقید بھی، دعوت بھی ہے تادیب بھی، مزاح بھی ہے مزہ بھی، آہ بھی ہے۔ واہ بھی۔ خون کے آنسو بھی ہیں، کامیابی کے اثرات بھی، علم بھی، حوالہ بھی، نور بھی اور اُجالا بھی، جمال بھی ہے جلال بھی، دھمال بھی ہے، کمال بھی، وجد بھی ہے مجد بھی، متانت بھی ہے دیانت بھی، درد بھی ہے سوز بھی، طوالت بھی ہے اختصار بھی، سُنیت بھی ہے حنفیت بھی، غرض اہل سنت کے علمی کارنامے جو ماضی کی چودہ صدیوں میں ایں وآں اور روں و تاباں پھیلے ہوئے ہیں موجودہ ختم نبوت نمبر اس کی ایک مجموعی جھلک ہے اور آج کے مادیت پرستانہ دور میں سٹنڈ (Stunned) سُنیوں کے لئے علمی ہوا کا ایک خوشگوار جھونکا بھی، مختصرا یہ کہ ''لا نبی بعدی'' کا ختم نبوت نمبر جرائد اہل سنت میں ایک فقید المثال دستاویز ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فِزِدَ۔

تبصرہ میں تنقید ایک لازمی جزو ہوا کرتی ہے اس کے بغیر تحریر پر تبصرہ محض تحسین ہے اگر تنقید تسامحات کی طرف اشارہ، ہو، اصلاحات کا شہ پارہ ہو، تنقید ادب و احترام کی حدوں کے اندر ہو ''تنقید'' خوب سے ہے خوب تر کی نشاندہی کا نمونہ ہو اور

Marfat.com

اس کی موجودگی منزل خوش گماں کی طرف رہنمائی کا زینہ ہوتو اسے قبول بھی کرنا چاہیے اور اصلاح بھی کرنی چاہیے اور اسے شکر رنجی (Ill-Will) کا باعث بھی نہیں بنانا چاہیے یہی میری ان علمی اور برگزیدہ ہستیوں سے گزارش ہے جن کی تحریریں شامل ''لا نبی بعدی'' ہیں اور جن پر اگر چہ ناگوار مگر باوقار گفتگو کرنے لگا ہوں۔

''لا نبی بعدی''، ختم نبوت نمبر کے ٹائٹل پر قرآنی آیت مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں خاتم کے تا کا ایک نقطہ لگا ہوا ہے اور دوسرا مسِ ہے یعنیٰ خاتم ،خانم بن گیا ہے بیک ٹائٹل پر Silver Lake Foods کے اشتہار کی دوسری لائن میں پلاٹ نمبر 50، فیز (Phase) کو Phade لکھا گیا ہے فرنٹ پیج پر ان مہینوں اور شماروں کا ذکر ہے جن کے شماروں پر مشتمل یہ نمبر ہے مگر سن نہیں لکھا گیا فرنٹ پیج کی سب سے پہلی لائن یوں ہے ''ختم نبوت کے موضع پر اہلسنت و جماعت کا حقیقی ترجمان''۔ اگر مجھے معاف فرمایا جائے تو میں ایڈیٹروں، سب ایڈیٹروں اور انتظامیہ سے سوال کروں گا کہ اس فقرہ میں موضع کی کیا گنجائش ہے۔ اصلاً لفظ موضوع'' تھا۔ مگر کمپیوٹر نے موضع بنا دیا پھر اہلسنت و جماعت کے ترجمان ماتھے پر موضع کا جھومر سجا دیا گیا۔ شائد سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ ایسی ہی واضح غلطیوں کے موقع پر کہنا چاہیے۔

جریدہ زیر گفتگو میں کچھ ایسے موضوعات ہیں جن پر تحریریں ''لا نبی بعدی'' میں شامل ہونا چاہئیں تھیں مگر شامل نہ ہوسکیں (وجہ نا معلوم) مثلاً عقیدہ ختم نبوت کی تفصیل، اہمیت اور اثرات کے حوالے سے ایک مفصل مدلل اور مکمل تحریر آنا چاہیے تھی۔ علامہ ارشد القادری کی ایک مختصر تحریر اگر چہ شامل مجلّہ ہے مگر وہ بہت مختصر ہے اور ہندوستان کے فرقہ ورانہ عقائد کے پس منظر میں ہے اسی طرح صادق علی زاہد کا مقالہ امام احمد رضا خاں بریلوی کے حوالہ سے ہے اگر چہ موضوع اس کا بھی عقیدہ ختم نبوت

Marfat.com

ہی ہے کوئی اس طرح کا مقالہ ہوتا جیسا کہ احقر کا ایک مقالہ عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے ''تجلیات سیرت النبیؐ'' جلد اول میں شامل ہے تا کہ اس عنوان پر پڑھنے والے کی تشنگی دور ہو جاتی۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے حوالے سے دو مضامین ''لا نبی بعدی'' میں شامل ہیں (مولفان ہیں مولانا محمد بوٹا نقشبندی، مفتی محمد اشرف شیخوپوری) موضوع ایک ہے مگر مقالے دو ہیں کیا بہتر ہوتا کہ اگر مرتبین و مدیر حضرات ان دونوں مضامین کو آگے پیچھے کرتے، مباحث مختصر کرتے اور ''دلائل ختم نبوت'' کے عنوان سے ایک مقالہ کا اضافہ کرتے حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی خدمات بحوالہ ردّ قادیانیت کو صرف تین صفحوں میں علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب نے ضرور سمیٹا ہے اگر حضرت پیر سید جماعت علی شاہ کی خدمات کا تذکرہ بھی اسی طرح شامل اشاعت کیا جاتا تو کتنا اچھا لگتا۔

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کی عدم موجودگی ہماری بے توجہی کو جھنجھوڑ رہی ہے کہ ''ہے کوئی اہل وفا ہم پر نظر کرے'' اگر چہ مولانا صادق قصوری تحریک ختم نبوت میں جمعیت علماء پاکستان کا کردار کے عنوان پر ایک مقالہ لئے ہوئے موجود بھی ہیں مگر اپنے پیر کے تذکرہ باصفا سے صرف نظر کی خطا کر گئے ہیں۔

سولہ صفحات پر مشتمل مرزا قادیانی جہنم آشیانی بئس المکانی کے حالات وعقائد، ہفوات اور یاوہ گوئیوں پر مشتمل ایک تحریر ''مجرم اسلام'' بقلم علامہ محمد متین خالد صاحب ''لا نبی بعدی'' میں شامل ہے اس سلسلے میں چند نکات قابل غور ہیں۔

۱۔ لا نبی بعدی، ختم نبوت نمبر ہے، ردّ قادیانیت نمبر نہیں (اگر چہ بالواسطہ عقیدہ ختم نبوت کا اعلان قادیانیت کا بطلان ہی ہوتا ہے۔)

۲۔ مرزا قادیانی کے کفر کے ۱۰ دلائل دیئے جاتے تو شاید ہم ''عامی'' ریڈرز کے لئے قوت کا باعث بنتے۔

Marfat.com

۳۔ کہاں عقیدہ ختم نبوت کے ضمن میں آیات و احادیث کے نورانی قمقمے اور کہاں مرزا قادیانی کا ''غشم غشم غشم'' اور ''لعنت لعنت لعنت'' کے دھواں دھار تاریک گولے۔

۴۔ مولانا طاہر رزاق کا مرزا قادیانی کا جہنم سے انٹرویو (16 صفحات) اور مولانا متین خالد کا مجرم اسلام (16 صفحات)، ان مضامین کا مواد ایک ہی ہے اور مقالے دو یعنی 32 صفحات مرزا قادیانی کے تذکرہ شیطانی کی نذر کر دیئے گئے۔

اس کے علاوہ ''قادیانی مسئلہ'' مولفہ پیر سید محمد اجمل شاہ قادری اور ''انسانی حقوق اور قادیانی گروہ'' مولفہ پروفیسر منور احمد ملک بھی، ایک عنوان کو ڈِسکَس (Discuss) کرتے ہیں علامہ محمد متین خالد کے دو مقالے دو مختلف ناموں اور عنوانوں سے ''لا نبی بعدی'' میں شامل کر دیئے گئے ہیں اور تو اور مولانا طاہر رزاق جو پکے اور کٹر دیو بندی ہیں کی تحریر بھی شامل ''لا نبی بعدی'' کی گئی ہے اس سے تو بہتر ہوتا کہ مفتی محمد شفیع دیو بندی، مولانا ادریس کاندھلوی اور شبیر احمد عثمانی جیسے دیو بندی علماء کی تحریریں شامل کر لی جاتیں کم از کم ان میں ''علمیت'' تو ہوتی غازی حاجی محمد مانک شہید کے حالات و وقائع اگر چہ قابل مطالعہ ہیں مگر کیا ایک ہی ''غازی'' کا تذکرہ ضروری تھا یا اس طرح کے اور بھی ''اہل وفا'' کے تذکرے اس مجلّہ میں شامل ہونے چاہییں تھے۔ جو ''عشق خاتم النبین'' پر نچھاور ہو گئے مگر قادیانی کا ذبان و مرزائی شاتمان کا مُنہ ہمیشہ کے لئے بند کر گئے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

کچھ اور بھُول چوک، جو عموماً سُنیوں کے رسالوں میں ہوتی رہتی ہے اس کا بیان اس طرح پر ہے:

(الف) آیات قرآنی کے آخر پر سورۃ اور آیت نمبر کا نہ دینا۔

(ب) اگر کسی کتاب کا حوالہ دیا ہے تو مصنف کا نام گول اور کسی عالم دین کا نام لکھ

Marfat.com

دیا ہے تو کتاب کا نام غائب۔

(ج) عربی فارسی کی حوالہ جاتی عبارتیں اور اشعار موجود مگر ترجمہ ندارد۔

''ختم نبوّت اور علماء اہلسنت کی تصنیفی خدمات'' کے عنوان سے مضمون قاری محمد افضل باجوہ صاحب نے تحریر کیا ہے جس کا ابتدائیہ چار صفحوں میں اور 76 کتابوں کی فہرست اڑھائی صفحات میں دی گئی ہے جبکہ یہ فہرست سینکڑوں بلکہ ہزاروں سے بھی متجاوز ہے صرف تلاش وتفحص کی ضرورت ہے پھر بھی یہ کام بڑا معلوماتی اور تحقیقی ہے لیکن ایک حقیقت کا بیان صاحب قلم سے رہ گیا کہ یہ کتابیں کہاں کہاں موجود ہیں اگر ان کے اپنے پاس ہیں تو ہر کتاب کے سامنے لکھتے جاتے ذاتی کتب خانہ ورنہ انہوں نے جہاں جہاں دیکھی ہیں وہاں کا پتہ وغیرہ لکھتے جاتے اور اگر یہ فہرست کالم کی شکل میں دیتے تو زیادہ واضح ہوتی مثلاً:

نمبر شمار نام کتاب زبان مصنف/مترجم ضخامت موضوع مطبوعہ دستیابی

اس کے علاوہ اہل سنت علماء کی چند کتابیں واقعی اس کوریج (coverage) کی مستحق ہیں کہ ان کا تفصیلی تعارف کروایا جائے مثلاً الکاویہ علی الغاویہ از مولانا محمد عالم آسی امرتسری اور مقیاس النبوت از مولانا محمد عمر اچھروی۔ اور چند کتابیں ایسی ہیں جن کا دوسرے علماء کی کتب سے تقابل کروایا جاتا خواہ مختصر ہی سہی مثلاً مقیاس النبوۃ از مولانا محمد عمر اچھروی بمقابلہ ختم نبوت کامل از مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی وغیرہ وغیرہ۔

''لا نبی بعدی'' کے ختم نبوت نمبر سے عقیدہ ختم نبوتؐ پر شاعری سرے سے شامل ہی نہیں کی گئی حالانکہ اگر فاضل مرتبین کوشش کرتے تو پانچ دس ایسی نعتیں یا نظمیں ضرور دستیاب ہو جاتیں جن کا مضمون عقیدہ ختم نبوت ہوتا یا جن کا ردیف قافیہ ختم نبوت ،ختم رسالت ،خاتم الانبیا، ختم المرسلین، خاتم نبوت وغیرہ ہوتا۔ اس طرح ''لا نبی بعدی'' کی رنگا رنگی میں ضرور اضافہ ہوتا محترم صادق علی زاہد اگر میرا تعاقب کرتے رہتے (یہ

Marfat.com

محاورہ ہے اور اسے محاورہ ہی سمجھیں) تو یقیناً مجھ سے اس سلسلے کا مواد لے ہی جاتے۔ بلکہ حیرت ہے کہ صادق علی زاہد مجھ سے مواد لے جانے کے باوجود اسے شامل اشاعت کروانے میں ناکام رہے۔

جو چاہے۔ان کا حسن کرشمہ ساز کرے

اللہ تعالیٰ ''لا نبی بعدی'' ختم نبوت نمبر کے فاضل مقالہ نگاروں، مضمون نویسوں، محققین، علماء کرام اور سر پرست بزرگوں، سب کو اپنے فضل و انعامات سے نوازے جن کے جگراتے اس نمبر کے حسن وتزئین کا باعث بنے اللہ مدیران کرام و مرتبین محترم کے مراتب کو مزید بلند کرے جن کے حسنِ ذوق اور کوشش ومحنت سے یہ مرقع علمی منصۂ شہود پر آیا اللہ پاک اس رسالے کو ہمیشہ قائم ودائم رکھے اس کی مقبولیت میں روز افزوں اضافہ کرے (آمین ثم امین)۔

اور مجھ راقم سطور بالا کو سمجھ، فہم اور رُشد کی طرف راستہ دے اور اس پر میرا سفر جاری رکھے تا کہ میرا انجام بخیر ہو آمین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنِ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

میں مبارک باد پیش کرتا ہوں گرامی محترم علامہ محمد خاں لغاری صاحب کو، جن کی مسلسل نگرانی اور یاد دہانی کے طفیل ''لا نبی بعدی'' کا ختم نبوت نمبر اتنی آب وتاب کے ساتھ ظہور پذیر ہو سکا اللہ ان کے مراتب و درجات بڑھائے اور ان کو اس طرح کے مزید علمی کام کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

سارا اجر و کریڈٹ جاتا ہے ان بزرگوں کو جن کی دعاؤں کے طفیل ہم اس قابل ہوئے کہ علمی موتی بکھیر سکیں اللہ ان کی قبروں کو نورانی کر دے اور ان پر دم بدم اپنی رحمتیں نچھاور کرے رَبَّنَا تَقَبَّل مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمِ مَعَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامِ عَلَی خَاتِمُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ۔ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥

Marfat.com

کتاب: میراج ۲۰۰۰ء

مرتب: خاکی صدیقی

برادرِ عزیز عتیق احمد صدیقی صاحب

السلام علیکم!

آپ کا محبت نامہ مع ''میراج ۲۰۰۰'' موصول ہوا۔ شکریہ ادا کرنے میں کافی دیر ہوگئی۔ کچھ علمی و قلمی مصروفیات کا دباؤ تھا۔ آج بھی یہ دباؤ بدستور موجود ہے مگر آپ کو خط لکھنے بیٹھ ہی گیا ہوں۔ امید ہے کہ آپ ہر طرح سے بخیر و صحت مند ہوں گے۔

خط کا جواب دینے اور ''میراج ۲۰۰۰ء'' بھجوانے کا بہت بہت شکریہ!

اڑتیس صفحوں کا کتابچہ ''میراج ۲۰۰۰ء'' اپنے ٹائٹل اور بیک ٹائٹل کے لحاظ سے بہت خوبصورت اور مفرح نظر ہے۔ میراج کی روداد، کلام شاعر بزبانِ شاعر کی مثال ہے۔ مصرعے مناسب، اشعار برجستہ، بیان فصیح، روانی خوش کن، لفاظی قابل فہم اور بیانِ واقعات کی ترتیب بہت موزوں اور فطری ہے۔ اللہ کریم خاکی صدیقی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ (آمین صفحہ ۱۶ تا صفحہ ۱۸) پر قبور جنت البقیع کے انہدام کا احوال، روضۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شُرطوں کی تعیناتی اور پھر خاکی صاحب کا یہ شعر بہت باکمال ہے:

جس میں نہ ہو رسُولؐ سے الفت کا ولولہ
ہرگز قبول ہو گی نہ اس قلب کی دُعا

صفحہ ۳۷ پر نعت شریف کا مطلع بہت خاصے کی چیز ہے اور ہر مومن محبّ کے دل کی آواز اور آرزو ہے:

آرزو یہ دل میں رہتی ہے مدام
صبح مکے میں، مدینے میں ہو شام

Marfat.com

خاکی صاحب کا درج بالا شعر غالباً امیر مینائی کے مندرجہ ذیل شعر کی بازگشت ہے مگر بہت مکمل اور احسن بازگشت جس پر خاکی صاحب کو تحسین پیش کرتا ہوں:

تمنا ہے مدینے جاؤں، آؤں، پھر جاؤں
اسی میں عمر میری تمام ہو جائے ! !

میری ایک کتاب ''عقیدہ ختم نبوتؐ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ'' گزشتہ سال شائع ہوئی تھی۔ شاید آپ کی نظر سے گزری ہو۔ دوسری کتاب ''تجلیاتِ سیرت النبیؐ'' انشاء اللہ اس سال عید میلاد النبیؐ پر چھپ رہی ہے۔ کبھی حاضر ہوا تو پیشِ خدمت کروں گا۔ ورنہ پھر آپ چلے آئیں مجھے بہت خوشی ہو گی۔

آپ اور آپ کی فیملی کے لئے ''چینج (Change)'' بھی ہو جائے گی۔

اُمید ہے مع الخیر ہوں گے تمام متعلقین کو میرا سلام کہیے گا۔

Marfat.com

کتاب: مفہوم القرآن (شعری ترجمہ قرآن)

شاعر: قاضی عطاء اللہ عطا پسروری

گرامی محترم جناب قاضی عطاء اللہ عطا صاحب مدظلہ

السلام علیکم!

قرآن اور ترجمہ قرآن پر کچھ لکھنا کسی بھی مسلمان کے لئے کافی مشکل کام ہوتا ہے پھر اگر مترجم قاضی عطاء صاحب کا سا بالغ نظر اور صاحب علم شخص ہو اور تالیف ''مفہوم القرآن'' جیسی ہو تو قلم اُٹھانا اور مشکل ہو جاتا ہے۔ تاہم چند ایک نکات درج کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ قاضی عطاء صاحب ان کو ملاحظہ فرما کر کوئی رائے قائم کریں گے۔

(میں نے مفہوم القرآن جلد اول صرف سورۃ البقرۃ صفحہ ۱ تا صفحہ ۲۱۹ تک مطالعہ کیا ہے اسی کی روشنی میں درج بالا نکات کو مرتب کیا ہے۔)

مشاہداتی نکات درج ذیل ہیں:

۱) بہت معقول اور عادلانہ ترجمہ کیا گیا ہے اور جمہور امت کے عقائد و نظریات کو اختیار کیا گیا ہے۔

۲) ترجمہ میں کم سے کم شعری مواد دیا گیا ہے یا زیادہ نقاط و پیغامات کو جامع انداز میں کم شعروں میں بیان کیا گیا ہے۔

۳) ہر شعر کا ردیف قافیہ دوسرے شعر سے مختلف ہے اگرچہ بحر تمام اشعار کی ایک ہی ہے۔

۴) اکثر اشعار ردیف قافیہ کی رعایت کے بغیر ہیں مگر مطلب میں پورے۔

Marfat.com

اشعار کی ایسی ترکیب رباعی کی طرح کی ہو جاتی ہے۔

۵) کچھ اشعار ایسے بھی ہیں جن کے ہر مصرعے کا اختتام منفرد ہے مثلاً صفحہ ۱۵۰ پر دو شعر دیکھیں:

پوچھتے ہین کہ کریں خرچ کی صورت کیسی
کہ دے ان سے کہ ہے حاجات سے بڑھ کر جو کچھ

☆

راہِ حق میں یہ ہیں اللہ کے احکام میں
دنیا و آخرت کار کی تا فکر کرو ! ! ! !

۶) قاضی صاحب نے اپنے ترجمہ میں عربی، فارسی، پنجابی اور اردو زبانوں کو استعمال کیا ہے۔

۷) کتابت (کمپوزنگ) کی صرف دو غلطیاں میری گرفت میں آئی ہیں وگرنہ لگتا ہے کہ قاضی صاحب نے پروف ریڈنگ پر خصوصی توجہ دی ہے۔ صفحہ ۲۳ پر تضلیل (معنی ہے گمراہی) کو تظلیل لکھ دیا گیا ہے۔ (بمعنی بسایہ) اسی طرح تزلّل بجائے تذلّل کے لکھا گیا ہے (تذلّل بے عزتی اور انسلٹ کے لئے آتا ہے)

۸) اگرچہ قاضی صاحب نے بڑا صاف ستھرا، شستہ اور رواں ترجمہ کیا ہے۔ مگر کہیں عجز بیانی اور کہیں شاعرانہ ضرورت اور کہیں انفرادیت و ندوت کے پیش نظر قاضی صاحب نے تصرف سے کام لیا ہے مثلاً

(الف) مکرر الفاظ استعمال کئے ہیں صفحہ ۳۲ پگھلے پگھلے صفحہ ۵۲ آ آ صفحہ ۵۶ دائم دائم صفحہ ۵۷ بیّن بیّن صفحہ ۷۹ لازم لازم۔

(ب) زبردست تراکیب اور زور آوری کے لئے کثرت لفاظی لائی گئی ہے۔ (صفحہ ۵۵)

Marfat.com

رچتے بستے (صفحہ ۵۸) حدّت و شدّت (صفحہ ۶۲) نشانات و جوازات (صفحہ ۱۰۲) الطاف وتلطف (صفحہ ۱۱۳) رازق و رزاق (صفحہ ۱۳۰) غفار وغفور، فتنہ وفتور (صفحہ ۱۳۰) بغض وعناد (صفحہ ۱۴۴) نصرت وامداد (صفحہ ۱۴۶) ابتر و کہتر

(ج) شاذ الفاظ اور مشکل الفاظ وتراکیب لائی گئی ہیں صفحہ ۱۹ سحاب کی جمع سحائب' صفحہ ۵۸ ڈھے جانا کی بجائے ڈھ جانا' صفحہ ۱۶۸ ذوالا لآاللہ' صفحہ ۱۷۴ جدوجہد کی بجائے جہدوجہاد' صفحہ ۱۹۳ ایک اک حصّہ' صفحہ ۱۳۳ جنگاہ' صفحہ ۱۱۸ کفر کے ماتے' صفحہ ۱۳۸ زشت و نہاد' صفحہ ۱۴۱ فرشتوں کی بجائے' افرشتوں (اگر یہ کمپوزنگ کی غلطی نہیں ہے) صفحہ ۱۰۴ ہاتھ کی بجائے ہات (قدیم طرز تحریر)

(د) معروف اسماء کی بجائے متبادل یا لقب اسماء لائے گئے ہیں صفحہ ۹۳ حضرت اسمٰعیلؑ کو ذبیح کہا گیا ہے۔

(ہ) قرآنی الفاظ کو ہو بہو نظم میں جوڑ دیا گیا ہے صفحہ ۶۶ پر قرآنی میکٰیل کو اردو میں میکال لکھا گیا ہے۔ (سورۃ البقرہ میں میکال آیا ہے)

(و) خوب ردیفیں لائی گئی ہیں صفحہ ۶۴ اللہ کے مقابل واللہ یہ ردیف ترجمہ میں کئی جگہ استعمال ہوئی ہے۔

۹) ایک مقامات پر قاضی صاحب کو توجہ دلانی مقصود ہے تاکہ بیان اور شعر زیادہ فصیح وسلیس ہو جائے امید ہے مائنڈ نہ کریں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔ اس کی وجہ شاید ہو کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اصل اور ترجمہ دونوں انڈرسٹڈ (Understood) ہیں۔ یعنی ترجمہ جانا پہچانا ہے۔

مگر جہاں دوسرے پیغام و احکام کو شعر گوئی میں سمویا گیا ہے وہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بھی زینت اشعار بنایا جانا چاہئے۔

Marfat.com

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ فاضل مولف کا خیال ہو کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۃ کا افتتاحیہ ضرور ہے مگر سورۃ کا حصہ نہیں ایسی صورت میں اس کے ترجمہ کی ضرورت نہیں جہاں یہ حصہ قرآن ہے (سورۃ نمل آیہ ۔۳۰) وہاں ترجمہ کیا گیا ہو۔ مگر چونکہ یہ جلد میرے زیر مطالعہ نہیں ہے۔ لہٰذا اس بارے میں حتمی طور پر کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔

اللہ تعالیٰ قاضی صاحب کی اس ''ادبی'' خدمتِ قرآنی کو قبول فرمائے اور ان کے اجر و مرتبہ میں برکت دے اور ہمیں قرآن کی تلاوت اور اس کی تعلیمات پر عمل کا شوق عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

کتاب: نئی منزلیں ہیں پکارتی (سفرنامہ)

مولفہ: محمد داؤد طاہر

بِسْمِ اللہ الرَّحمنِ الرَّحِیْمِ

جناب محترم محسنِ ننکانہ پیر ممتاز علی شاہ صاحب ضلع ناظم ننکانہ صاحب
جناب محترم حُسنِ ننکانہ کیپٹن (ر) فضیل اصغر صاحب D C O ننکانہ صاحب
جناب محترم شانِ ننکانہ شہزاد خالد خان معروف بہ مُون خان صاحب تحصیل ناظم ننکانہ صاحب
مشاہدہ کی جان سفر نامہ کی پہچان محمد داؤد طاہر صاحب مصنف سفر نامہ ''نئی منزلیں ہیں پکارتی'' (سفرنامہ پنجاب) معزز مہمانانِ گرامی، مکرم معززین شہر، محترم اساتذہ کرام، عزیزان من، حاضرین طلبا اور صاحب عزت ناظرین و سامعین محفل!

السلام علیکم!

پرسوں تین بجے سہ پہر جناب محمد داؤد طاہر صاحب کی قلمی کاوش، زبان و بیان سے بھرا سفر نامہ، رنگینی و سنگینی سے معمور مشاہدہ، رنگین سرورق سے مزین، 352 صفحات کی جلد، 2005ء کا ایڈیشن، فیروز سنز لاہور کا شائع کردہ، 350 روپے ہدیہ کا حامل دلآویز، مجلد، نیا اور پروف کی غلطیوں سے پاک نسخہ محترم پروفیسر محمد اکرم مانگٹ DEO(Colleges)Nankana Sahib سے ملا اور ساتھ ہی یہ برادرانہ حکم بھی کہ اس پر ایک تبصراتی مقالہ لکھنا بھی ہے اور پڑھنا بھی ہے۔

اگرچہ کتاب ''نئی منزلیں ہیں پکارتی'' پر ایک تعارفی تبصرہ مشہور تبصرہ نگار ڈاکٹر انور سدید صاحب کے قلم سے نوائے وقت کے کسی سنڈے ایڈیشن میں پہلے ہی پڑھ چکا ہوں اور فاضل مصنف محمد داؤد طاہر صاحب کے نام اور کام سے غائبانہ تعارف ہے مگر جو واقفیت کتاب کے صفحات الٹنے کے ساتھ اور ان کے ساتھ ساتھ پنجاب کے

Marfat.com

مختلف علاقوں قصبوں، یادگاروں، عمارتوں اور عجائب خانوں وشخصیات کی سیر و ملاقات کی قلمی مصاحبت کے ساتھ ہوئی ہے واقعتاً وہ شناسائی گویا پہلے نہ تھی کتاب کے ذریعے مصنف پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔

دُنیا والو ! مل کے ہم سے دل ہمارا دیکھنا
ہم سمندر ہیں کنارے سے ہمیں کیا دیکھنا

کتاب کے فرنٹ ٹائٹل پر پہاڑی علاقے کی ایک سڑک کا رنگین پورٹریٹ ہے اور بیک ٹائٹل پر پس منظر میں موصوف کی ایک بڑی تصویر چوکھٹے میں گویا فریم شدہ ہے جس کے اوپر مہین تحریر میں آپ کا تعارف کروایا گیا ہے۔ آپ کے بارے میں اور آپ کے فن اور مہارت کے بارے میں نامور شخصیات کے تاثرات وآرا نقل کئے گئے ہیں یہ اعلان عام ہے مصنف کی طرف سے۔

چھپنا ہمیں آتا نہیں ہم سامنے ہیں آپ کے
جو ملنا چاہو آملو ہم سامنے ہیں آپ کے

کتاب کا انتساب ''عینی'' کے نام ہے اس دعا کے ساتھ کہ ''اسے دین و دنیا کی ہر نعمت نصیب ہو''۔

کتاب کے ص ۴ پر ڈاکٹر عاصی کرنالی کی چار شعروں کی ایک رباعی ہے جس کا مرکزی خیال ہے سیر و سفر، مشاہدات وتاثرات ،اور اشارہ کیا گیا ہے ''نئی منزلیں ہیں پکارتی کی طرف''۔

ص ۵ تا ص ۸ پر فہرست مضامین ہے جس میں لاہور راولپنڈی موٹروے پر آنے والے ۱۳۔ عدد انٹر چینج متعارف کروائے گئے ہیں جہاں سے موصوف موٹروے کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر کے علاقوں میں بادیہ پیمائی کرتے رہے اور خشت وخزف میں سے اپنے پڑھنے والوں کے لئے قیمتی ،مفید اور یادگار موتی ڈھونڈتے رہے۔ کتاب میں

Marfat.com

۶۹ مقامات ،عمارتوں، مقبروں، شخصیات اور کلاسیکل داستانوں کے بارے میں قلمی جولانی کے جوہر دکھائے گئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ فاضل مصنف نے سفر کرنے کا ، اپنے اردگرد کھلی آنکھ سے دیکھنے کا ،تبصرہ وتجزیہ کرنے کا ، سادہ،ادبی اور تحقیقی انداز میں بیان کرنیکا حق ادا کر دیا ہے:

کیا خوب سفر نامہ'' نئی منزلیں ہیں پکارتی''
چلا کیارواں ہے خامہ ''نئی منزلیں ہیں پکارتی''

کتاب کے صفحہ نمبر۹ تا صفحہ نمبر۱۲ پر جناب پروفیسر فتح محمد ملک صدر نشین مقتدرہ قومی زبان نے ایک معلوماتی اور واقعاتی دیباچہ لکھا ہے جس میں کتاب کے مندرجات کا تعارف اور مصنف کتاب جناب محمد داود طاہر صاحب کی علمی وقلمی مہارت اور مشاہداتی وتبصراتی فن کاری پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اب صاحب کتاب جناب محمد داوٗد طاہر صاحب تیشۂ قلم لے کر داخل رزم ہوتے ہیں اور اس حال وقال کی نمائندگی کرتے نظر آرہے ہیں:

''رن ایک طرف چرخِ کُہن کانپ رہا ہے''

عرض مصنف کو''پھر بہار آئی وہی دشت نوردی ہوگی'' کے تحت قلم بند کرتے ہیں یہ پیش از سفر یا پیش از اصل ، مصنف نے ''دِلی رِیجھ'' کے ساتھ لکھا ہے اور چار مکمل صفحوں میں اپنی کاوش کا احاطہ اور اپنے مصاحبوں،ہم سفروں، دعوتیوں اور میزبانوں کی مہربانیوں اور دلداریوں کا دل کھول کر شکریہ ادا کیا ہے۔ داوٗد طاہر صاحب اگرچہ آج کل پنجاب پبلک سروس کمشن کے ممبر ہیں مگر اپنے گھر کا پتہ دے کر انڈر لائن یہ پیغام دے دیا ہے:

''یاخُود سے چلے آوٗ یا ہم کو بلا بھیجو''

حاضرینِ گرامی! سفرنامے لکھنے کی نہ رِیت نئی ہے اور نہ سفروسیاحت کی روایت نئی ہے دونوں کام دورِ قدیم سے چلے آرہے ہیں شائد یہ انسان کی سرشت ہے

Marfat.com

کہ گھوم پھر کے دُنیا کو دیکھے اورذات باری تعالیٰ کی تعلیم بھی یہ ہے کہ انسان کو بار بار کائنات کا مشاہدہ کروایا جائے قرآن کریم نے "قُلْ سِیْرُوا فِی الْاَرْضِ" کا پیغام آٹھ دفعہ دیا ہے کہ "اے نبی مکرم! کہہ دیجیئے کہ اللہ کے بندے زمین میں گھوما پھرا کریں"۔

معلوم تاریخ (Known.Historv) میں ابن بطوطہ کا سفر نامہ، مارکو پولو کا سفر نامہ اور واسکوڈی گاما، کولمبس کے سفر نامے، کلاسیکل اہمیت کے حامل ہیں اپنے وطن اور قوم کے حوالے سے سر سید احمد خاں کا "مسافران لنڈن" اور، "سفرنامہ پنجاب" البیرونی کی "کتاب الہند" علامہ اقبال کی "سیر افغانستان" مفتی محمد تقی عثمانی کا "جہانِ دیدہ" مستنصر حسین تارڑ کے سفر نامے، صوفیا کے سفر نامے، ادیبوں کے سفر نامے، سفیروں کے سفرنامے، سیاحوں کے سفر نامے غرضیکہ سفرناموں کی ایک دُنیا آباد ہے جس میں سفر کرنا کارِدارد بلکہ ناممکن ہے ان سفرناموں میں جناب محمد داود طاہر صاحب کے رنگ ونور سے بھر پور، علم وشعور سے معمور سفرنامے ایک خوش گوار اضافہ کہے جاسکتے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ محمد داؤد طاہر صاحب نے "شوق میرا ہم سفر"، "منزل نہ کر قبول" اور "نئی منزلیں ہیں پکارتی" لکھ کر اپنا لوہا منوالیا ہے تو یہ بے جانہ ہوگا۔

جناب محمد داؤد طاہر صاحب نے لاہور تا راولپنڈی موٹروے کو بطور راہِ مسافر اختیار کیا ہے اور فیض پور خورد انٹر چینج سے چکری انٹر چینج تک قلم ومشاہدے کا قافلہ چلتا رہا ہے۔ انہوں نے اپنی سیاحت کا آغاز ننکانہ صاحب سے کیا یہ وہی جگہ ہے جہاں آج یہ بزم منعقد ہوئی ہے ننکانہ صاحب بابا گورونانک کے نام سے مشہور ہے لہذا فاضل مصنف نے اپنی سیر کو صرف گورودواروں کی یاترا تک محدود رکھا:

ورنہ گلشن میں علاج تنگیٔ داماں بھی تھا

اپنے سفر کے آخری پوائنٹ پہ فاضل مصنف نیلہ نامی جگہ پر سفر تمام کرتے ہیں مشہور ہے کہ عشق ومحبت کے لافانی کردار شیریں فرہاد کی قبریں اسی مقام "نیلہ" میں

Marfat.com

ہیں اگر کچھ خدشوں کا اظہار کیا جائے کہ شیریں فرہاد تو ایرانی تھے وہ پاکستان میں کیوں اور کیسے آ دفن ہوئے تو داؤد طاہر صاحب انور بیگ اور ان کی محققانہ تصنیف ''دھنی ادب وثقافت'' کو پیش کر کے یہ تحقیقی فیصلہ سنا دیتے ہیں کہ:

''مذکورہ کتاب کی تحقیق کے مطابق نیلہ ایرانی بادشاہ دارایورش اول سن (۵۰۰ ق م) میں ایرانی قلمرو میں شامل تھا۔'' (ص ۳۵۱)

محمد داؤد طاہر صاحب نہ تو محض ایک بیان گو ہیں نہ محض ایک منظر نگار ہیں آپ کوئی داستان سرائی بھی نہیں کر رہے اور یا حیرت للعجب! باتیں بھی نہیں گھڑ رہے بلکہ آپ شاہد حقیقت ہیں، واعظِ نصیحت ہیں، ناقدِ بیان ہیں ،مقرر سحرلسان ہیں، صاحب اخلاق ہیں، عزم کی اک دھاک ہیں، گائیڈ خوش گمان ہیں، صاحب این وآن ہیں، رموز قلم کے شناور ہیں، فن مکالمہ نگاری کے ماہر ہیں' طوالت کو اختصار میں بند کرنے کا طریقہ جانتے ہیں اور اختصار کو طوالت کی وسعتوں میں پھیلانے پر قادر ہیں' جزئیات نگاری کوئی ان کی کتاب سے سیکھے، تاثرات نویسی کوئی ان کے سفری تبصروں سے اخذ کرے' بروقت اور برمحل سوال و جواب، چٹکلے، اشکلے، مصرعے، کہاوتیں، اشعار، حوالہ جات، اقتباسات، ترتیب تراکیب، دل کش بیانات، قلمکاری، گلکاری، تزئین نگاری، تحسین شعاری سب ان کے فن کا خاصہ ہیں پڑھیے ''نئی منزلیں ہیں پکارتی'' اور زبان و بیان کا لطف اٹھائیے۔

ہر واقعہ کا بیان اور ہر جگہ کی سیر کی تفصیل کو ایک مصرعہ کے اندر سمیٹنا صرف اور صرف محمد داؤد طاہر جیسے ماہر قلمکار اور طرز بیاں ادیب کا ہی کام ہو سکتا ہے اور اگر بندے کی وسعت مطالعہ ،ذوق فہمی اور لٹریچر ٹچنگ ایکٹیویٹیز (Literature touching activities) زندہ ہوں تو عنوان کا ہر مصرعہ اک جہان عبرت ونصیحت کی خبر دیتا نظر آئے گا۔ ''پیش از سفر'' میں محمد داؤد طاہر صاحب کا یہ شعر

Marfat.com

کوٹ کرنا:

پھر بہار آئی وہی دشتِ نور دی ہو گی
پھر وہی پاؤں وہی خار مغیلاں ہوں گے

اس بات کا اعلان ہے کہ ایک مشکل صورت حال درپیش ہے۔ یعنی سیاحت اور سفر وسیر کوئی آسان کام نہیں ہے پھر سفر نامہ لکھنا اس طرح کہ کوئی دل ٹوٹے نہ کوئی روایت مجروح ہو، کوئی بیان بدلے نہ کوئی تفصیل کم ہو، نہ قلم کہیں جادہ صواب سے رِپٹے اور نہ تخیل کہیں راست وصابیت سے ہٹے تو واقعی اس مہم جوئی کے لئے دل وجگر ایک کرنا پڑتا ہے پھر کہیں خوش بیانی کے پھول کھلتے ہیں اور میٹھے میٹھے حسین، موزوں اور مناسب الفاظ و مکالمات کے موتی صفحہ قرطاس پر بکھرتے ہیں۔ محمد داؤد طاہر صاحب نے بڑے غور وفکر اور حسن تدبیر سے انہتر منصر ہے، اقوال، محاورات اور ضرب الامثال منتخب کر کے اپنی ادب پسندی اور ذوق نفاست کو ثابت کر دکھایا ہے سُنیے اور سر دھنیے۔ کہیں یہ عنوانات اردو میں ہیں کہیں پنجابی میں، کہیں عربی میں اور کہیں فارسی میں ہیں۔ چند ایک سے آپ کی سماعت کو شاد کام کرتا ہوں:

☆ بابا گورونانک کے نغمۂ توحید کی طرف ''نورِ ابراہیم علیہ السلام'' سے اشارہ کیا ہے اور ان کے بت پرست خاندان کی طرف ''آذر کے گھر'' سے اشارہ کیا ہے۔

☆ جنڈیالہ شیر خان کی تاریخی باؤلی کی ماضی میں شان وشوکت کو ''فانوس'' سے اور اس کی آج کی ویرانی کو ''دیئے کے نہ ہونے'' سے واضح کیا ہے۔

☆ ''وہڈی اوہدی شاعری، وہڈی اوہدی ہیر'' میں خراجِ تحسین ہے پنجابی شاعری کے امام، ہیر کے خالق، بھاگ پری کے عاشق صادق، جنڈیالہ شیر خان کے صوفی اور پیر سید وارث شاہ کے ادب وفن کو۔

☆ ''بزمِ خیال میں تیرے حسن کی شمع جل گئی'' میں تذکرہ ہے محمد داؤد طاہر کے

Marfat.com

دوست اور ہم خیال احسن اختر کی یاری کی طرف، جس کا ذکر آپ نے دو تین صفحوں میں کیا ہے ''میں کہوں تو سن جمال یار کا افسانہ آج'' میں تذکرہ ہے مصنف کے دوست، مصاحب اور رفیق ریاض ملک صاحب کا۔

☆ ''وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود'' علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے شعر کے اس مصرعہ اول میں کمالیہ کے قریب ابن شاہ کے مزار پر ہونے والی فحش خرافات کا احوال ہے جو فرداً فرداً پڑھی تو جا سکتی ہیں لیکن نہ کسی کو سنائی جا سکتی ہیں اور نہ سنی جا سکتی ہیں۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے درج ذیل مصرعے ہی ان کو کشا کر سکتے ہیں:

(۱) خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری

(۲) یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

اخلاق ابن شاہ کے مزار پر ہونے والی ننگ انسان حرکت کو بیان کرنے کی اجازت نہیں دیتا اگرچہ حقیقت کی سنگینی یہی ہے کہ یہ رسم بد آج بھی جاری ہے اور انسانیت، اخلاق اور دین و مذہب کے منہ پر طمانچہ ہے۔ محمد داؤد طاہر صاحب کے عنواناتی اقوال، محاورات اور روزمروں میں سے چند ایک یہ ہیں:

☆ اَلحذر، اے حُبِّ دُنیا، اَلحذر

☆ اِنقلابات ہیں زمانے کے

☆ ہر کہ خدمت کرد اور مخدُوم شُد

☆ بھیرہ پھلاں دا سہرا

''نئی منزلیں ہیں پکارتی'' کی ورق گردانی کرتے ہوئے قاری محض سیر و سیاحت سے ہی لطف اندوز نہیں ہوتا بلکہ اس کے علم تاریخ میں بھی اضافہ ہوتا ہے اس کے علم و ادب میں بھی اضافہ ہوتا ہے اسے حقیقت شناسی کا ادراک بھی ہوتا ہے اس کے نقد و تبصرہ کے ذوق کو بھی جلا ملتی ہے، معلومات عامہ سے بھی اس کا دامن مراد بھر جاتا

Marfat.com

ہے، اس کی علمی تشنگی بھی سیری پاتی ہے، اصطلاحات کے عقدے بھی کھلتے ہیں کیا عرض کروں علم و معنی کا اِک دریا ہے کہ ''نئی منزلیں ہیں پکارتی'' کے اندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ آیئے مشتے از خروارے طاہر صاحب کی اس علمی ومطالعاتی سفری دیگ سے چند چاول ہم بھی چکھ لیں۔

۱۔ فاضل مصنف ننکانہ صاحب کی سیر کے دوران ''سروپا'' کی وضاحت کرتے ہیں جو گوردوارہ میں سکھ سیوادار، گرنتھی اور میزبان اپنے مہمانوں کو پہناتے ہیں۔

۲۔ سرگنگا رام کے گنگا پور کی سیر کے واقعہ کے بیان میں پاکستان میں اپنی نوعیت کے واحد ذریعہ سفر (ٹرام) گھوڑا گاڑی کی تصویر کشی کرتے ہیں۔

۳۔ شہزادہ شیخو کی شیخ سلیم چشتی کی دُعا سے پیدائش کی حکایت کو تاریخ کے انبار سے ڈھونڈ کر اپنی کتاب مین بیان کرتے ہیں۔

۴۔ مختلف شہرون، قصبوں ور مقامات کی وجہ تسمیہ پر روشنی ڈالتے ہیں مثلاً جنڈیالہ، چوہڑکانہ، خوشاب، کٹاس اور چواسیدن شاہ وغیرہ۔

۵۔ فاؤنٹین ہاؤس فارم میں داخل نفسیاتی و دماغی مریضوں کے دکھی کرنے والے احوال اور ملاقات کا تذکرہ کرتے ہیں۔

۶۔ مریم آباد کی کہانی، یہاں پر عیسائیت کی ترقی اور ہر سال ۹ ستمبر کو ہونے والے نصاریٰ کے اجتماع (میلہ) کی تفصیل بتاتے ہیں۔

۷۔ صوفی برکت علی لودھیانوی، باوا جی سرکار کے دارالاحسان کی خوشبوؤں سے ماحول کو معطر کرتے ہیں یہاں کے قرآن محل کی سیر اور باوا جی سرکار کی وصیتِ عجیب کو نقل کرتے ہیں۔

۸۔ جھنگ صدر، جھنگ شہر، جھنگ مگھیانہ کا علیٰحدہ علیٰحدہ تعارف کرواتے ہیں۔

۹۔ گورنر پنجاب جناب خالد مقبول کے ساتھ مصنف اپنی ایک سفری مصاحبت

Marfat.com

اور مشاہدت کو بیان کرتے ہیں۔

۱۰۔ قصہ ہیر رانجھا اور مائی ہیر کی کہانی کو تاریخ کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔

۱۱۔ عالمی شہرت یافتہ، نوبل انعام یافتہ، جھنگ کے سپوت پاکستان کے پوت ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے لئے مصنف کی رطب اللسانی دیدنی ہے۔

۱۲۔ چنیوٹ کا گلزار محل، فاروق آباد کا خوشبوئے مدینہ میوزیم، ملک رشید کا میوزیم، دوالمیال سعید روحوں کی سعید کوششوں سے قاری کو روشناس کراتا ہے۔

۱۳۔ نندنا، قلعہ نندنا اور اس علاقے میں البیرونی کی علمی وفلکیاتی سرگرمیاں ہماری معلومات ومطالعہ کو تازگی بخشتی ہیں۔

(Allergological Asthma Resort)

۱۴۔ کھیوڑا سالٹ مائنز کی سیر اور الرجولوجیکل ایستھما ریزارٹ کے بارے میں معلومات حیران کن ہیں۔

۱۵۔ روحانی وجسمانی شفاخانوں یعنی قدرتی علاج گاہوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں مثلاً نانگا سرکار کے دربار کا تالاب، ملتان کے قریب ایک دربار، اچ شریف کی ایک مسجد کی بیرونی دیوار، بوچھال کلاں کے قریب ایک چشمہ آبِ شفا یہ سب پڑھ کر مجھے عبدالحق ظفر چشتی کی ''روحانی شفاخانے'' یاد آ گئی۔

۱۶۔ ''گاہ'' کا تعارف اور بھارت کے وزیر اعظم من موہن کی پرائمری تعلیم گاہ کا احوال وآثار پڑھ کر پتہ چلتا ہے کہ ''ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات''۔ رجسٹر داخل خارج، رجسٹر حاضری اور امتحانی ریکارڈ آج تک محفوظ رہنا بھی ایک انوکھا عجیب اور محیر العقول واقعہ ہے۔

۱۷۔ ڈب کے صوبیدار خدا داد کی برطانوی حکومت سے عزت افزائی اور دوالمیال کو برطانوی حکومت کی طرف سے توپ کا تحفہ۔ یہ سب کچھ افسانوی لگتا ہے

Marfat.com

اگر چہ حقیقت پکار پکار کر آنکھیں کھولنے کی دعوت دے رہی ہے واہ بھئی واہ، ہمت اور شجاعت ہر جگہ اپنا لوہا منوا لیتی ہے۔

کچھ بڑے حیرت ناک واقعات ہیں جو مصنف نے اپنے علم و مطالعہ کی زنبیل سے ہمارے لئے پیش کر دیئے ہیں مثلاً

(الف) کھیوڑاہ سالٹ مائنز کا خزانہ پاکستان کے لئے 365 سال کی ضروریات کے لئے کافی ہے۔

(ب) ہربرٹ ولیم ویٹ کے احول اور کلر کہار روڈ پر اس کی قبر کی کہانی۔

(ج) پولینڈ اور یوکرائن میں دمہ کے مریضوں کے لئے نمکیاتی آمیزش کی آب و ہوا کی موجودگی ایستھما کے مریضوں کے لئے صحت مند ہونے کا تجربہ اور خصوصی ہسپتالوں کا قیام اس نوع کا دنیا کا تیسرا ایستھما ریزارٹ کھیوڑہ میں قائم کیا گیا ہے۔

(د) قدم گاہ سکندر و پورس نزد جلال پور جٹاں میں الیگزینڈر مائنومنٹ کا قیام اور اس کے اغراض و مقاصد۔

(ہ) سرگنگا رام نے ساڑے اِنتالیس ہزار ہندو بیواؤں کی شادی کروائی اور ''وِڈو ہوم'' (Widow Hòme) کے نام سے اسکیم متعارف کروائی۔

(و) ملک فیروز خاں نون کی خودنوشت ''چشم دید'' کے حوالے سے ملک صاحب اور لیڈی وقار النساء نون کے حیرت ناک احوال۔

(ز) احسان دانش کے کھیوڑہ سالٹ مائنز کی سیر کے دوران اشک نمک، آہ نمک اور وصالِ نمک کی تشبیہات پر گفتگو۔

جناب محمد داؤد طاہر صاحب نے اپنی کتاب میں نگارشات سفر قلم بند کرتے ہوئے کئی اولیاء اللہ کے مزارات، واقعات اور کرامات کا بھی دل کھول کر تعارف کروایا

Marfat.com

ہے۔ان میں رجانہ کے شاہ جیونہ رحمۃ اللہ علیہ ،شورکوٹ کے سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ،اٹھارہ ہزاری کے مخدوم تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ ، پیر عبد الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ ، دربار سخی بادشاہان رحمۃ اللہ علیہ ، جنڈیالہ شیر خاں کے وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ ، جلسہ گاہ حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ قابل ذکر ہیں۔

انسان کہاں تک سوچتا ہے کیا کرنا چاہتا ہے اس کا تخیل کہاں سے کہاں پہنچتا ہے۔ چنیوٹ کے منظور حسین نے اپنے لئے اور اپنی بیوی کے لئے اپنی زندگی میں ہی ایک مقبرہ کی تعمیر شروع کروادی ہے اور مغل بادشاہ ہمایوں کی روایت کو زندہ کر دیا ہے۔ فاضل سفر نامہ نگار کی منظور حسین سے ملاقات ہوئی جس کا تذکرہ انہوں نے ''نئی منزلیں ہیں پکارتی'' میں کیا ہے۔ خضر حیات ٹوانہ کا قصہ عبرت انگیز بھی کتاب زیر گفتگو کی زینت ہے ''بن امیر خاتون'' (گاؤں کا نام) کی وجہ شہرت یہاں سے ملنے والے ایک کروڑ سال قدیم فاسلز (Fossils) ہیں۔ چنیوٹ کی سیر کے دوران آغا عبد الواسع ثاقب سلمانی کے خط ناخن کا ذکر آیا۔تو مجھے مرحوم آغا صاحب کے ساتھ اپنی پچیس تیس سالہ ''پین فرینڈ شپ'' یاد آگئی ان کے ساتھ ملاقاتوں کی تصویریں، ان کی باتیں، ان کی یادیں، ان کے خطوط سب شعور و دماغ کے مانیٹر پر ابھرنے لگے گویا:

اِک تیر مرے سینے میں مارا کہ ہائے ہائے

کا معاملہ ہو گیا۔

بھیرا پُھلاں دا سہرا کا ذکر ہوا تو قدیم بھیرہ اور موجودہ بھیرہ کی تاریخ کو فاضل مصنف کا قلم نوک زبان پر لے آیا۔ بھیرہ کا ذکر ہو، دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کا ذکر ہو اور پیر کرم شاہ الازہری کا ذکر نہ ہو کیسے ممکن ہے۔ اگر چہ مصنف نے آپ کے بارے میں کچھ نہیں لکھا مگر کچھ شخصیات تعارف کی محتاج نہیں ہوتیں تعارف ان کا محتاج ہوتا ہے۔ کم از کم ننکانہ صاحب کی حد تک میں اُن کا تعارف ہوں ان کا فین، مرید، عقیدت مند، شاگرد اور مبتدی طالب علم، ان کے علمی پاروں کا خوشہ چین، جس نے پیر گرامی کو

Marfat.com

دیکھنا ہو پہلے مجھ حقیر، فقیر، پر تقصیر سے مل لے۔ اللہ میرا پیر صاحب سے رشتہ روحانی ہمیشہ قائم رکھے۔ (آمین) اور اللہ پاک مجھے انکی دعاؤں سے فیض یاب کرے (آمین)

محمد داؤد طاہر صاحب اتنی اچھی علمی، معلوماتی، تاثراتی، تبصراتی بلکہ کراماتی کتاب لکھنے پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ ان کے قلم میں زیادہ برکت دے اور ان کو ایسے مزید شہ پارے منظر عام پر لانے کی توفیق دے۔ (آمین ثم آمین)

اگر مصنف موصوف محسوس نہ فرمائیں تو ذیل کی چند گزارشات کو درخورا عتنا سمجھیں اور آئندہ ان کا خیال کریں۔

(اول) سفر نامہ تصویروں کے بغیر محض قصہ کہانی بن کر رہ جاتا ہے۔ جہاں جہاں جائیں وہاں کی عمارتوں، شخصیات اور قابلِ ذکر چیزوں کی منظر کشی کو ضرور شامل کتاب کریں۔

(دوم) کتابوں کے اقتباسات جگہ جگہ نقل کئے گئے ہیں مگر کہیں کتاب کا نام نہیں، صاحب کتاب کا نام ہے، کہیں کتاب کا نام ہے مگر صاحبِ کتاب کا نام نہیں اور کہیں یہ دونوں نہیں۔ یا تو مصنف خود ذمہ داری لے کر تاریخ کو اپنے قلم سے بیان کریں اور یا حوالہ جات مکمل دیں۔ تا کہ بوقت ضرورت اصل مآخذ کی طرف رجوع کیا جا سکے۔

(سوم) ''نئی منزلیں ہیں پکارتی'' پڑھ کر یہ شک ہوتا ہے کہ فاضل مصنف پہلے مشہور اور قابل ذکر مقامات کی سیر کا ''ٹارگٹ'' متعین کرتے ہیں پھر کسی جگہ کا وزٹ (Visit) کرتے ہیں۔ یہاں کے صاحب اختیار اور بارسوخ شخصیات سے ملاقات کرتے ہیں ڈیٹا (DATA) جمع کرتے ہیں اور آگے چل دیتے ہیں۔ خود اہلِ علم کو تلاش نہیں کرتے مقامی لوگوں سے عجائب و آثار نہیں پوچھتے ''ٹارگٹڈ پوائنٹ'' (Targetted Point) سے اِدھر اُدھر کچھ ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کرتے۔ مثلاً آپ ننکانہ صاحب تشریف لائے۔ تو

Marfat.com

آپ کا سکوپ آف وزٹ (Scope of Visit) صرف گورو دواروں تک رہا۔ حالانکہ ننکانہ صاحب میں اور بہت کچھ بھی ہے مثلاً ناچیز کا ''گوشۂ محققین'' ہے، صادق علی زاہد ایک بازو سے کتابیں لکھتے چلے جارہے ہیں، مدینہ مسجد ہے، دھولر ہے، قریب ہی ایک گاؤں ''بگے محل'' ہے، بزمِ تنویر ادب ہے، گورنمنٹ گورونانک ہائی سکول ننکانہ صاحب کی سو سالہ قدیم عمارت ہے، سابق ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ننکانہ صاحب کی مرتب کردہ تاریخ گورو نانک ہائی سکول ہے جو تاحال غیر مطبوعہ ہے، نیاز محمد خاور کا پنجابی مجلّہ ''چنگیر'' ہے، صاحب کتاب لوگ ہیں، پڑھے لکھے سیاستدان ہیں، پی ایچ ڈی سکالرز ہیں، شیخ محمد علی ننکانوی کا مجموعہ کلام ''برق تپاں'' ہے، عبدالرشید شاہد کا غیر مطبوعہ اردو پنجابی مجموعہ نعت ''نعت پھلواڑی'' ہے ناچیز راقم کی ایک درجن کتابیں ہیں۔ انگریزوں کے قائم کردہ عیسائیوں کے دو گاؤں مارٹن پور اور ینگسن آباد ہیں۔ غرض کہ

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے

اگر فاضل مصنف دل بڑا کریں ہم جیسے چھوٹے لوگوں کو شرف میزبانی سے نوازیں۔ اپنی کتابوں کے گجرے لے کر آئیں اور ہماری کتابوں کی مالائیں پہن کر جائیں تو میں اُن کی نذر یہ شعر ضرور کرنا چاہوں گا۔

گر آسکو تو شب کو بڑھا دوں کچھ اور بھی
اپنے کہے میں صبح کا تارا ہے ان دنوں

بہت وقت لے لیا، اُمید ہے کہ میری سمع خراشی جناب کی نفیس طبیعت کے تکدر کا باعث نہ ہوئی ہوگی۔ (شکریہ)

یہ مقالہ 25 اپریل 2007ء بروز جمعرات کتاب ''نئی منزلیں ہیں پکارتی'' کی تقریب رونمائی منعقدہ ننکانہ صاحب میں پڑھا گیا۔

Marfat.com

مجموعہ نعت: نعت پھلواڑی

شاعر: عبدالرشید شاہد، (ساکن ننکانہ صاحب)

نعت دامعنا اے صفت، خُوبی، بڑائی، بزرگی، چنگیاں عادتاں، حُسن، تعریف تے اوہدا بیان، نعت، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے زمانے توں پہلوں وی کہی تے لکھی جاندی سی تے آپ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے دورِ حیات وچ وی کہی گئی تے لکھی گئی تے ہُن اج تک ہر زمانے وچ کہی تے لکھی جا رہی اے تے ایہہ سلسلہ مُکّن والا نہیں بلکہ قیامت تک چلّن والا اے کیوں جے اللہ رب العزت دا ایہو ای فیصلہ اے تے کل کائنات وی جاندی اے کہ اللہ دا فیصلہ پورا ہو کے ای رہندا اے۔ قرآن فرماوندا اے:

وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلاً

(تے اللہ دا حکم تے پورا ہو کے ای رہندا اے)

اللہ دی ذات وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ (اوہدا کوئی سانجھی نہیں) نے خود اپنیاں اَسمانی کتاباں وچ اپنے نبیاں، رسولاں تے اپنے فرمانبردار بندیاں دی تعریف کیتی اے، پہلیاں کتاباں وچوں، کتوں، کتوں حوالے لبھ جاندے نیں پر قرآن مجید، بزرگ کتاب وچ تے اللہ شاناں والے نے آخری زمانے دے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ ہر زمانے دے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے بارے وچ ایہہ کہہ کے گل ای مُکا دتی اے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (سورۃ الم نشرح۔۴)

ترجمہ: (تے اسیں تہاڈا ناں بلند کر دتا اے، تہاڈے لئی، اے ساڈے نبیؐ)

گل ایتھے ای نہیں مُکّی کہ ایناں کہہ کے ربّ چُپ ہو جاندا بلکہ واقعی اللہ عزتاں والے نے اپنے ناں دے نال نال اپنے نبی عزتاں والے دا ناں بلند کیتا اے اوہ اینج کہ اذان وچ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دا ذکر، کلمے وچ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دی نبوت دا

Marfat.com

اعلان، درود شریف وچ سرکار لئی برکتاں تے رحمتاں دے وادھے دی دعا، نماز وچ (التحیات وچ) نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوں اَیُّھَا النَّبِیُّ (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نال پکارن دا ثبوت، مولود دیاں محفلاں وچ اللہ دے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیاں تعریفاں، نعت دیاں محفلاں وچ ''لولاک'' دے صاحب دیاں مٹھیاں مٹھیاں گلاں، سیرتؐ دیاں کتاباں وچ میلادالنبیؐ دیاں تقریراں تے اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (رسول اللہ دا روشن روشن طریقہ زندگی) دا بیان تے اگے پچھے محفلاں وچ اللہ دے حبیب دیاں نعتاں، کیہ کیہ مثالاں دیواں، مختصراً ایہہ ای کہہ سکدا واں:

آقاؐ دی اے شان اُچیری سمجھ لوو
ودھ ودھ کرو بیان اُچیری سمجھ لوو

جے اسیں قرآن وچ سرکار رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دی نعت دا ویروا کریئے تے چند فقریاں وچ اوہ ویروا انج ای ہووے گا۔

☆ جے اللہ نے نبیؐ جی دی تعریف کیتی اے تے اوہ نبیؐ جی دی نعت اے۔

☆ جے اللہ نے نبیؐ جی دی ہمت ودھائی اے تے اوہ وی نبیؐ جی دی نعت اے

☆ جے اللہ نے نبیؐ جی دیاں سوہنیاں سوہنیاں گلاں کیتیاں نیں تے اوہ وی نبیؐ جی دی نعت اے۔

☆ جے اللہ نے نبیؐ جی دے منن والیاں دی گل کیتی اے تے اوہ وی نبیؐ جی دی نعت اے۔

☆ جے اللہ نے نبی جی دیاں ویریاں دیاں طعنیاں دا جواب دتا اے تے اوہ وی نبی جی دی نعت اے۔

☆ جے اللہ نے نبیؐ جی دیاں بد بخت دشمناں دی بُرائی تے بھیڑے پن دی گل کیتی اے تے اوہ وی نبیؐ جی دی نعت اے۔

Marfat.com

غرض کیہ دسّاں ،اک نعت گو دی عقیدت بھری زبان وچ سن لوؤ، کہندا اے۔

کیہ کیہ نہ کیتا یار نے اک یار واسطے
رب محفلاں سجائیاں نیں سرکار واسطے

پورا قرآن شریف شروع توں اخیر تک نبیؐ جی دی نعت نال بھریا ہویا اے، ہُن جے بند نیں تے منکراں دیاں اکھاں بَند نیں، جے بَند نیں تے منکراں دے کن بَند نیں، جے بَند نیں تے منکراں دے دل و دماغ بند نیں۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ (اے اللہ سانوں بچاویں) گل تے ہُن ساری کھُلی پئی اے۔

ہُن نعت دا لفظ حضرت محمدؐ (اے اللہ اوہناں دے اُتے رحمت تے سلامتی بھیج دے ،جیہدے اوہ جنے حقدار نیں) دے نال ای خاص اے، اسیں کسے بادشاہ، شیخ، پیر، استاد، ماں پیو حتیٰ کہ وڈے توں وڈے بندے واسطے بلکہ محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توں علاوہ ہور کسے نبیؐ واسطے وی ایہہ لفظ ''نعت'' استعمال نہیں کر سکدے، ہُن تے نعت تے کرامتاں والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اک نیں، آپ دے زمانے توں اج تک ایہہ نکتہ انج ای سمجھیا گیا اے تے اَن شاء اللہ (جے میرے اللہ نے چاہیا) قیامت تک انج ای سمجھیا جاندا رہوے گا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے آن دے ڈھول ہر زمانے وچ وجدے رئے تے ہر زمانے دے وڈے (با عزت لوگ) سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دی نعت کہندے رہے کسے نے نعت شعراں وچ آکھی تے کسے نے سدھا سدھا عقیدت دا اظہار کیتا کیاں نے حضورؐ توں استغاثہ کیتا (یعنی مدد منگی) تے کیاں نے آپؐ دے زمانے وچ ہون دی چاہت کیتی۔ کج لوگ حضور دے سامنے نعت کہندے رئے تے کج آپ توں اوہلے اوہلے آپ دا دم بھردے رہے پھر آپ دے اس دُنیا فانی توں پردہ کرن

Marfat.com

توں بعد عاشقاں تے چاکرن والیاں نے نعتاں دے ڈھیر لا دتے۔ کتاباں، قصیدیاں، مولوداں، استغاثیاں، سلاماں تے عقیدتاں دیاں حداں ای مکا دتیاں نیں نمونے دے صرف دس شعر تھلے دتے گئے نیں:

حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے چچا حضور)

وَعَوَضْتَ دِيْناً لَا مُحَالَةَ اِنَّهُ
مِنْ خَيْرِ اَدْيَانِ الْبَرِيَّتِهِ دِيْناً

(تے تُسی اوہ دین پیش کیتا جیہڑا بے شک دُنیا دے سارے دیناں وچوں ودھیا دین سی)

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے چچا حضور)

وَاَحْمَدُ مُصْطَفیً فِيْنَا مُطاعاً
فَلَا تَفْشُوْهُ بِالْقَوْلِ الْعَنِيْفِ

(تے احمد ساڈے وچ وڈھے بزرگ نیں جیہناں دی پیروی کیتی جاندی اے فیر، اے لوکو! تُسی کدی وی ایہناں دے سامنے بے ادبی والی گل نہ کریو)

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَاذَا عَلٰى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدُ
اَلَّا يُشَمَّ مُدیً الزَّمَانِ غَوَالِيَا

(جنے اک واری وی حضور احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے پیراں دی خاک سُنگھی فیر اوہدے تے کوئی حیرانی نہیں جے اوہ ساری عمر کوئی دوجی خوشبو نہ سُنگھے)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے شاعر خاص)

Marfat.com

اَعَزُّ عَلَیْہِ لِلنَّبُوَّۃِ خَاتَمُ
مِنَ اللّٰہِ مَشْھُوْدٌ یَلُوْحُ وَیُشْھَدُ

(ایہناں تے نبوت دی مُہر چمک رئی اے اوہ اللہ ولوں روشن دلیل اے جیہڑی چمکدی اے تے گوائی پئی دیندی اے)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

فَلَسْتُ اَرٰی اِلَّا الْحَبِیْبَ مُحَمَّداً
رَسُوْلُ اِلٰہُ الْخَلْقِ جَمَّ الْمَنَاقِبِ

(مینوں تاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے علاوہ ہور کوئی نظر ای نہیں آوندا، آپ اللہ دے بزرگ تے رسُول تے وڈھیاں وصفاں والے نیں)

حضرت شرف الدین ابوعبداللہ محمد بن زید البوصیری رحمۃ اللہ علیہ:

وَفَاقَ النَّبِیّٖنَ فِیْ خَلْقٍ وَفِیْ خُلُقٍ
اَلَمْ یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَ کَرَمٍ

(سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکل تے عمل دوناں وچ ساریاں نبیاں توں اگے نیں تے علم ہووے یا کرم کرن دا معاملہ ہووے کسے کم وچ وی کوئی آپ دی برابری نوں نئیں پونچ سکدا)

جان محمد قدسی ایرانی رحمۃ اللہ علیہ:

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

(اے مکے مدینے دے عربی سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہاڈا آنا مبارک ہووے۔ جے میرے دل تے جان تہاڈے تے قربان ہو جان

Marfat.com

تے ایہہ میری کنّی خوش بختی اے)

شیخ شرف الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ:

احمد مرسل کزو چرخ علو یافتہ
نامہ تلک الرسل فضل ازو یافتہ

(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُنیا وچ ساریاں توں ودھ بلندی پا گئے قرآن وچ ''تلک الرسل'' والی آیت نے آپ سرکارؐ نوں فضیلت دے دتی اے)

مرزا اسداللہ خاں غالب رحمۃ اللہ علیہ:

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتم
کآن ذات پاک مرتبہ دان محمدؐ است

(اے غالب (شاعر داناں) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دی تعریف اللہ نے کیتی اے کہ اوہ ذات پاک ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے مرتبے نوں جانن والی اے)

علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ (حکیم الامت وشاعر مشرق):

نگاہ عشق و مستی میں، وہی اول، وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وُہی طٰہٰ

(عشق تے شوق دی نظر وچ اوہوای (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہلے نیں تے اوہوای آخر نیں اوہوای قرآن نین اوہوای فرقان نیں اوہوای یاسین نیں تے اوہوای طٰہٰ نیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ایہہ سلسلہ انج ای چلدا رہیا، بیان تے انداز بیان ودھ توں ودھ عاشقانہ تے عاجزانہ ہوندا گیا بس ''بعداز خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'' نوں سامنے رکھ کے آپ نوں

Marfat.com

اِلہٰ خدا تے معبود نہیں کہیا گیا باقی سب کج کہیا گیا ایہہ جائز وی سی۔ شاعر نے انج ای تے کہیا اے:

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فی نَبِیِّهِم
وَاحْکُمْ بِمَا شِئتَ مَدْحاً فِیْهِ وَاحْتَکِم

وَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِهٖ مَا شِئتَ مِنْ شَرَفٍ
وَالنْسُبْ اِلٰی قَدْرِهٖ مَاشِئتَ مِنْ عِظَمِ

نمبر 1: (اوس نعت نوں چھڈ دیو جیہڑی عیسائیاں نے اپنے نبی حضرت عیسیٰؑ دے بارے وچ کہی کہ اللہ دا پُتر ای بنا چھڈیا ایس توں علاوہ جو کجھ وی تُسی سچی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دے بارے وچ کہنا چاہو حکم لا کے تے فیصلہ کر کے کہہ دیو)

نمبر 2: (پھر تُوں اوس ذات با برکات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دی ذات ول جناں چاہو تعریف تے نعت بیان کرتے جیاں وَعی اعلیٰ نسبتاں اوہناں وَل کرنا چاہو کرلووَ)

عقیدتاں تے چاہتاں دا ایہہ سلسلہ چلدیا رہیا فرزانے دیوانے ہو گئے دیوانے مستانے ہو گئے مستانے عشق رسالت دیاں حداں ٹپ گئے تے شرک تک پہنچ گئے (اللہ ایہناں عاشقاں نوں معاف کرے) ایہناں عقلمند نظر آون والیاں پر عشق دیاں ماریاں دی بے احتیاطی نوں دیکھ کے مشہور ایرانی شاعر مولانا جمال الدین عرفی نے ایہہ فیصلہ کر دین والا شعر کہیا:

عرفی مشتاب ایں رہ نعت است نہ صحراست
آہستہ کہ رہ پر دم تیغ است قدم را

(عُرفی! اس نعت دی راہ تے تیز نہ دوڑ ایہہ کوئی کھُلّی جگہ نہیں (کہ بندہ جیویں چاہوے دوڑدا رہوئے، ہولی ہولی دوڑ کیوں جے ایہہ نعت دی راہ تلوار وانگوں تیز اے)

Marfat.com

ایس نعت دی راہ تے چلن والیاں لئی واقعی نعت لکھنا اس طراں دا نازک کم اے کہ مقرر کیتی گئی حدتوں پچھے رہ گئے تے شان رسالت وچ گھاٹا کرن دے گنہگار تے جے حدتوں اگے ودھ گئے تے شان رب العٰلمین (جہاناں دا پالن والا) وچ گستاخی (شرک) دے گنہگار۔ نعت لکھنا تے پڑھنا دونوین ای بڑے نازک تے مشکل کم نیں ایہہ ای نکتہ تھلے دتے گئے فارسی مصرعے وچ کہیا گیا اے:

باخدا دیوانہ باش ، با محمدؐ ہوشیار

(یعنی اللہ دی تعریف و بڑائی وچ جناں چاہویں ودھ جا اللہ دی حد، نہ اوہدی تعریف دی حداے دیوانہ بن جاتے تعریف وچ ودھدا رہ، فیر وی اللہ دی تعریف دا حق ادا نہیں ہوسکدا۔ پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دی تعریف کردے وقت ذرا ہوشیار رہویں، مرتبہ گھٹ گیا تے جہنمی، مرتبہ ودھ گیا تے جہنمی، مرتبہ نہ گھٹے نہ ودھے، جو حد طے ہوگئی اے اوہدے اندر ای رہویں، تاں ای بچیا جاسکدا اے)۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے زمانے وچ صحابہ کرام، اہل بیت عظام، تابعین، تبع تابعین پھر ہر زمانے وچ آون والے مسلمان تے غیر مسلم، جس تک وی ساڈے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دا ڈھنڈورہ پہنچیا، اوس نے ای نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نال محبت کیتی، آپ دے ناں نال اپنی عقیدت تے چاہت نوں بیان کیتا، اپنی ہمت تے جذبیاں دے مطابق سرکارؐ دی شان بیان کیتی، ایہہ شان اعلیٰ (اُچی تے پاک) ہر ہر لہجے، ہر ہر زبان، ہر ہر طریقے نال بیان ہوئی جیہدا تھوڑا تھوڑا ذکر وی اک موٹی جیہی کتاب لکھن واسطے کافی اے، تھلے کئی زباناں دے نعتیہ شعراں وچوں نمونے دتے گئے نیں:

عربی: (امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ)

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اِنَّهٗ بَشَرٌ
وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

Marfat.com

(اوہناں بارے علم ایہو ای دسدا اے کہ اوہ اک انسان نیں تے
اللہ دی مخلوق وچ سب توں اعلیٰ تے اچے فرد نیں)

فارسی:

جہاں تاریک شداز ظلمت ظلم سیہ کاراں
بیاو عالمے را روشن از نور تجلی کُن

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اردو:

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

(امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

پنجابی:

نَحْنُ اَقْرَبُ لکھ دیتوئی ھُوَ مَعَکُمْ سبق دتیوئی
"وَفِی اَنْفُسِکُمْ" حکم کیتوئی پھر کہیا گھونگھٹ پائیو نی
سیّو ہُن میں ساجن پائیو نی ہر ہر دے وچ سمائیو نی

(بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ)

دو جی نعت رسول مقبول والی جیہڑی موجب ہے کل اڈنبراں دا
کائنات دا سوہنجھ تے فخر عالم سلطان ہے دھرت تے انبراں دا

(سید وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ)

سرائیکی:

حسن ازل دا تھیار اظہار احدوں ویس وٹا تھی احمد

Marfat.com

واہ سوہنا ڈھولن یار سجن　　واہ سانول ہوت حجاز وطن
(خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ)

یوٹھو باری:

"یُعطِیکَ رَبُّکَ" داس تساں　　فَتَرضیٰ تھیں پوری آس اساں
لج پال کریسی پاس اساں　　وَاشفَع تَشفَع صحیح پڑھیاں
(پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ)

پشتو:

دخدائے عرفان م وشہ پعرفان دمحمد　　پاک دے محمد پاک دے سبحان د محمد
(خوشحال خاں خٹک رحمۃ اللہ علیہ)

کل جہان دمحمد پہ روی پیدا شو　　محمد دے د تمام جہان آیا
(رحمان بابا رحمۃ اللہ علیہ)

ہندکو:

ہر ارشاد اس رہبر دین دے نُوں صدق نال ہر اہل ایمان چُمدا
سائیاں صدقے محمد دی ذات اُتوں حسن پرست جھک جھک آستاں چُمدا
(سائیں پشاوری رحمۃ اللہ علیہ)

سندھی:

جوڑی جوڑ جھاں جی جذھن جوڑ یائین
(خاوند خاص خلقی محمد مکائین)
کلموتہ کریم تی چنو چایائیں
اَنَا مَوْلَاکَ وَاَنْتَ مَحْبُوبِیی ائین اتائین
(شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

پوربی

پیارے محمد جگ ساجن تم پر واروں تن من دھن
تم ری صورتیا من موہن کبھی کرایتو تو درشن
جیسا کنھڑے دلواترے کڑکا کڑکے بدرا برسے

صلی اللہ علیک نبینا

(مولانا مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثل تُو نہ شُد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

(امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

کبیر داس بنارسی (غیر مسلم):

عدد نکالو ہر چیز کے چوگن کر لووائے
دو ملا کے پچگن کر لو بیس کا بھاگ لگائے
باقی بچے کے نوگن کر لو دواس میں دو اور ملائے
کہت کبیر سنو بھئی سادھو نام محمد آئے

گورونانک:

م محمد من توں ، من کتاباں چار من خدائے رسولؐ نوں سچا ای دربار
(جنم ساکھی)

ہری چند اختر (غیر مسلم):

آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

Marfat.com

گھٹ توں گھٹ انج ای کہیا جاسکدا اے:

دنیا چ پھیلی انج اے خوشبو حضورؐ دی
ہر چیز بن گئی اے مشک بو حضورؐ دی
''لولاک'' دی حدیث دا مطلب سمجھ گیا !
زاہدؔ نے ہر تھاں سُنگھی جد خوش بو حضورؐ دی

اَج دا زمانہ بے شک نبی علیہ الصلٰوۃ والسلام دے زمانے توں دور اے ، بلاشک کِنّاں ای خراب اے، بلا مبالغہ کِنّاں ای مال مال، دُنیا دُنیا تے نفسا نفسی دا شکار اے ، پر نبیء ہر جہاں ، آقائے ایں وآں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دی محبت وچ سرشار (بھرے ہوئے) دیوانے اَج وی اپنی عقیدت تے بندگی دا بیان بڑے ذوق وشوق ، بڑی محبت و عقیدت تے بڑے ایمان و ایقان نال کردے نیں، اج دے زمانے وچ وی وڈھے وڈھے نانواں والے شاعر تے چھوٹے چھوٹے تھانواں والے عاشق ثنائے رسول کرنا اپنے واسطے فخر سمجھدے نیں ایہہ نعتاں ہر زبان ، ہر مُلک تے ہر لہجے وچ لکھیاں جا رہیاں نیں۔

نامور پنجابی نعت گو شاعراں توں علاوہ ہر پنڈ ،تھاں، کنبے ، قبیلے دے لوگ اپنی دلاں دی گرمی تے عشق دیاں لاٹاں دے نُور وچ نعتاں لکھ رہے نیں، تے گا رئے نیں مثالاں لیاواں گا تے مضمون اپنی حدتوں ودھ جاے گا ساڈے شہر ننکانے وچ وی چنگے چنگے شاعر جمے،نعتاں لکھیاں پڑھیاں تے ایہہ نصیباں والے لوگ اج وی ننکانے وچ رونقاں لان دا سبب بن رئے نیں ایہناں عاشقاں بامراداں وچ مزدور شاعر، بے باک ادیب، جگری دوست، سچ کہن تے سچ سنن والا، ہر غم نوں جھٹک کے ہسدا نظر آون والا، یار بیلی ، جناب عبدالرشید شاہد وی کھلوتا نظر آوندا اے بلکہ ایہہ بیلی نعت

Marfat.com

کہندا ای نہیں ،نعت سُندا وی اے، سندا ای نہیں ،سنن سُنان دا اہتمام بھی کردا اے رشید شاہد ہوراں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیاں صفتاں نوں پنجابی تے اردو دونواں زباناں وچ بیان کیتا اے تے اپنے نویکلے انداز وچ بیان کیتا اے ایہناں دیاں نعتاں پڑھ کے انج لگدا اے جیوں شاہد صاحب دے دل وچ حبِ نبویؐ تے عشق محمدیؐ دا سمندر ٹھاٹھاں مار رہیا اے ایہناں دی کتاب ''عشق پھلواڑی'' دا انتساب بدر، احد، کربل ، بوسنیا ، چیچنیا ، کشمیر، فلسطین، قندھار، قندوز تے راہ وفا دے دوسرے سارے شہیداں دے ناں رکھیا اے جیہناں نے راہ حق وچ کفر دا مقابلہ کر دے ہوئے جان دتی تے اللہ دا کلمہ تے نبیؐ دے دین دا اعلان کر دے ہوئے ہمیشہ لئی زندہ ہو گئے۔

حمد وچ عبدالرشید ہوراں اللہ تعالیٰ دا ذکر کر کے اپنی بندگی دا اظہار کیتا اے حمد دے تیجے شعر وچ شاہد ہوری کہندے نیں۔

تیرا دتا ہر دم کھانواں میرے بخت سوئے
واہ واہ تیریاں شاناں مولا تیری شان اُچیری

پہلی نعت دا مطلع تے مقطع بڑی عقیدت تے عاشقی دے جذبات نال بھریا ہویا اے۔ کہندے نیں:

میں جدھر وی نظر چُکّاں میری سرکار دسدی اے
بہار آئی اے ہر پاسے کھڑی گلزار دسدی اے
موتی ہنجواں دے بھیج شاہد تُوں وی نذرانے
ایہناں نذرانیاں دی ایس در بھر مار دسدی اے

عبدالرشید شاہد ہوراں دا مقطع مولانا محمد علی جوہر دی مشہور و معروف نعت دے مقطعے دی آواز لگدا اے جہدے وچ جوہر صاحب کہندے نیں:

Marfat.com

بے مایہ سہی لیکن شایدؔ وہ بھلا بھیجیں
بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

دونواں شاعراں دے الفاظ وکھرے وکھرے نیں، انداز جدا جدا اے، اک ہنجو لے کے کھلوتا اے تے دُوجا درود شریف ہُن سرکارؐ دی مرضی اے ویسے سرکارؐ دے دربار وچ دونواں دی بڑی قدر اے ایس حوالے نال دونوین شاعر ایک جیہے ای مقام تے کھلوتے نظر اوندے نیں۔

رشید شاہد ہوراں دی دو جی نعت چھوٹی بحر وچ اے تے لُطف لے لے کے پڑھی جان والی اے ایس عوامی بحر وچ رشید شاہد ہوری سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوں ہولی ہولی ایہہ کہندے نیں۔

کردے بیڑا پار مدینے والڑیا تُوں رب دا دلدار مدینے والڑیا
شاہد وی بس تیرے در دا منگتا اے ہر شے دے مختار مدینے والڑیا

ایس طراں دے شعر اوہو شاعر ای کہہ سکدا اے جیہڑا اللہ رب العزت نوں مُعطی (دین والا) تے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوں قاسم (ونڈن والا) سمجھدا ہووے ایہہ قرآن تے حدیث دا عقیدہ اے، مشہور حدیث اے:

اَللّٰہُ یُعْطِیْ وَاَنَا قَاسِمٌ (اللہ دین والا اے تے میں ونڈن والا آں)

عبدالرشید شاہد ہوراں ''استغاثہ'' والیاں نعتاں وی لکھیاں نیں'' عشق پھلواڑی'' وچ شامل اک نعت وچ لکھدے نیں۔

تہاڈے بن نہیں کوئی سہارا یا رسول اللہ
نظر اک کرم دی کر دو خدارا یا رسول اللہ

اک ہور نعت وچ انج استغاثہ کردے نیں:

Marfat.com

بدل دیو تقدیراں میرے آقا جی
معاف ہوون تقصیراں میرے آقا جی

نعت گوئی تے نعت خوانی دیاں برکتاں رشید شاہد ہوری کلے ای لٹن دے عادی نہیں اوہ ایس نیک کم وچ اپنے یار بیلیاں نوں وی واج مارلیندے نیں اک نعت وچ اوہ اپنیاں یاراں بیلیاں نوں انج دعوت دیندے نظر آوندے نیں

آؤ سب گلاں کریئے سرکار دیاں
آقا دی سوہنی سوہنی گفتار دیاں

یا رسول اللہ دے قافیے وچ وی عبدالرشید شاہد ہوراں نے دوتن نعتاں لکھیاں نیں جیہناں دا اک اک (مطلع) شعر بطور تبرک پیش خدمت اے، فرماوندے نیں:

1- تہاڈے بن نہیں کوئی سہارا یا رسول اللہ
نظر اک کرم دی کر دو خدارا یا رسول اللہ

2- تُسی آؤ تے پلکاں میں وچھانواں یا رسول اللہ
تہاڈی دید ہر دم کرنی چاہواں یا رسول اللہ

3- تُسی لگدے بڑنے مینوں او پیارے یا رسول اللہ
تہاڈا ناں لیاں ملدا قرار اے یا رسول اللہ

4- عجب تہاڈی اے شان مصطفائی یا رسول اللہ
تہاڈے در دی مل جاوے گدائی یا رسول اللہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوں ''آقا'' دے ناں نال بلاوَنا عشق و محبت دا کھلا ثبوت اے رشید شاہد ہوراں نے اس ردیف وچ وی دوتن نعتاں اپنے نعتیہ مجموعہ وچ شامل کیتیاں نیں جیہناں دے پہلے پہلے شعر (مطلع) تھلے دتے گئے نیں۔

(الف) میرا وی نصیبا جگاوَندے نیں آقا

Marfat.com

او گل ہر اک بگڑی بناوندے نیں آقا

(ب) سب نبیاں توں ودھ کے عظمت آقا دی

ہر اک نبی پیا کردا عزت آقا دی

(ج) بدل دیو تقدیراں میرے آقا جی

معاف ہوون تقصیراں میرے آقا جی

''ختم نبوت زندہ باد'' دے نعرے نال عبدالرشید ہوراں اک ترانہ نما نعت وی لکھی اے جیہڑی رباعی طرز وچ لکھی گئی اے ایس نعت دا مطلع انج اے۔

محشر وچ رکھوالا ساڈا سوہنا عزتاں والا ساڈا

سن دا اے ساڈی فریاد ختم نبوت زندہ باد

ایہہ مثال وی رشید شاہد ہوراں تے کنی مناسب اے جیہڑی حضرت یوسف علیہ السلام دے حوالے نال انج بیان کیتی جاندی اے۔

''حضرت یوسف علیہ السلام دا مُل لگیا تے جتھے بڑے بڑے مالدار تے صاحبِ حیثیت خریدار بن کے آئے پر اوہناں دے دلاں وچ محبت تے خلوص اوناں نہیں سی جناں اوس مائی دے دل وچ سی جیہڑی سُوتر دی اک اَٹی لے کے حضرت یوسف (اپنے زمانے وچ سب توں سوہنے نبی) نبی دا مل لان آ گئی اللہ نے مائی دا مال نہیں دیکھیا مائی دی چاہت دیکھی تے حضرت یوسف تے اَٹی نوں ہم وزن کردتا ایہہ مولا دیاں شاناں نیں جس طراں چاہندا اے کردا اے۔ کیہدی مجال اے کوئی دم مارے۔

زاہد نگاہِ کم سے کسی رِند کو نہ دیکھ

شاید کہ اُس کریم کو تُو ہے کہ وہ پسند

ساڈے رشید صاحب اس گل وچ ساڈے توں اگے نیں کہ اسیں شاعری کرن دے باوجود چھپوان دا حوصلہ نہیں رکھدے کہ کتے لوکی تنقید دا نشانہ نہ بنان لگ

Marfat.com

جان پر رشید شاہد ہوراں ہمت کرلئی اے ہُن۔

''کوئی سڑدا اے تے سڑے کوئی بلدا اے تے بلے''

رشید شاہد ہوراں تاں ہُن امام احمد رضا خاں بریلوی دی اس نصیحت نُوں پلے بنھ لیا اے:

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے !
تمنا ہے مدینے جاؤں، آؤں، پھر جاؤں
اسی میں عمر میری تمام ہو جائے

سامنے رکھے گئے نعت دے مجموعے دے پہلے حصے وچ پنجابی دیاں چالی نعتاں نیں دوجا حصہ، اردو نعتاں دا اے جہدے وچ مکمل اٹھاراں نعتاں تے بہت ساریاں رباعیاں نیں، ایہہ وی پڑھے جان دے قابل نیں جیہناں وچوں ''ختم الرسل'' دی ردیف والی نعت بڑی مختصر تے بامعنی اے رشید شاہد ہوری مطلع تے مقطع وچ لکھدے نیں:

میں تیرے در کا گدا ختم الرسلؐ
سُننا میری ہر دُعا ختم الرسلؐ
آج کوئی نہ ہے میرا پرسانِ حال
اب تو تجھ سے ہے ندا ختم الرسلؐ

اک چونویں ڈونگی محبت، انتہائی عاجزی تے عشق وعقیدت والی رباعی بھی تھلے پیش کیتی جاندی اے جیہدے وچ شاعر ہوراں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے اگے دل کھول کے رکھن دی کوشش کیتی اے:

الم نشرح دے سینے والیا — سارے جگ اندر تینے والیا
نی رحمت نال مینوں بخشنا — روزِ محشر وچ مدینے والیا

Marfat.com

رشید شاہد ہوراں سرکار مدینہ، سرور قلب وسینہ، علیہ الصلوۃ والسلام تے درود پاک دے تحفے گھلن وچ کوئی بخل نہیں کیتا، بڑے عاشق شاعراں وانگوں ایہناں نے درود دے قافیے نال وی نعتاں لکھیاں نیں اک ایسے قسم دی نعت دا مطلع انج اے۔

بے حد اور بے حساب درود
میرے آقا میری جناب درود

ایسے نعت دا مقطع، مطلع نالوں وی پیارا اے شاعر ہوری کہندے نیں:

میرا جی چاہے سینکڑوں لاکھوں بار
بھیجوں آقاؐ پر بار بار درود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُن جے میں رشید شاہد دے عشق ول دیکھاں تے اوہدا قد بڑا اُوچا تے وکھرا نظر آوندا اے جے اوہدی عاجزی ول دیکھاں تے اوہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیاں عاجز بندیاں دی صف وچ اگے کھلوتے نظر آوندے نیں، جے اوہدا دل دیکھاں تے اوہدے اندر پیار ای پیار بھریا نظر آوندا اے، جے اوہدا کم ویکھاں تے اوہ اللہ دے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے محبوب بندیاں وچ گِنیا جا سکدا اے، جے اوہدی محنت ول جھاتی ماراں تے اوہدے کلام وچ دو خوبیاں صاف صاف پیاں جاپدیاں نیں۔

کجھ نعتاں واج مار کے کہندیاں نیں ''سانوں پڑھو'' کجھ پڑھ کے دل وچ ایہہ خواہش ابھردی اے کاش اللہ ساڈے اندر وی رشید شاہد ورگی محبت رکھ دیندا کجھ نعتاں دی بندش تے ترتیب دیکھ کے انج کہیا جا سکدا اے کہ ایہہ کسے وی وڈے سکہ بند تے نامور شاعر دے کلام دے برابر رکھیاں جا سکدیاں نیں انج لگدا اے جیویں رشید شاہد ہوراں تے کلام اُتردا گیا تے اوہ لکھدے گئے ایہہ خوبی کسے کسے نوں نصیب ہوندی اے۔ کجھ نعتاں پڑھ کے انج لگدا اے کہ کِتے بندش کمزور اے، کِتے وزن وچ جھول اے، کِتے ردیف قافیے ڈھلک گئے، ایتھے انج لگدا اے جیویں شاعر ہوراں نے

Marfat.com

کسب کیتا اے، خیالاں نوں جوڑن دی کوشش کیتی اے، پر گل اُنج نہیں بنی جس طراں بنی چائی دی سی، ایتھے ضرورت ایہہ محسوس ہوندی اے کہ اسطراں دیاں نعتاں کسے ماہر شاعرنوں وکھاونیاں ضروری نیں۔

کِتے کِتے نعت دے مقطعے شاعر دے تخلص توں خالی نیں، ایہہ شاعر دی نعت لکھدے وقت اپنی ذات دی نمائش (Prejection) توں بے پروائی دی نشانی اے، اوہ عشق رسولؐ وچ انج ڈُب جاندا اے کہ اوہ شاعرانہ ضرورتاں نوں وی بھل بیٹھدا اے، ایہہ ساریاں گلاں تبصرہ وتنقید دے لحاظ نال ٹھیک تے دُرست، پر جذبات وزناں نوں کتھے دیکھدے نیں اوہ تے بے وزن ہو کے تے بے پروا ہو کے نکل پیندے نیں ''عشق نہ پچھے رسماں ریتاں عشق نہ پچھے ذاتاں'' نوں اگے رکھ لووَ تے رشید شاہد ہوراں دے کلام دیاں فنی کمزوریاں نوں بھلا دیو پنجابی دے اک مشہور شاعر اثر انصاری ہوری ایس معاملے وچ آکھدے نیں:

> ''جے شاعری، شاعری دے سخت اصولاں، فنی باریکیاں تے شاعرانہ ضرورتاں دے مطابق کیتی جاندی تے ساری دُنیا وچ دو چارای شاعر ہوندے جنہاں دی شاعری وچ ایہہ ساریاں خوبیاں تے قاعدے پائے جاندے اس طراں بہت سارے جذبات بند رہ جاندے تے خیالات چھُپے رہندے، قسما قسم دی شاعری نویں نویکلے فکر، واہ واہ تے مخمور کرن والے جذبات، تے دلاں چہ لگی اگ اندر ای دبی رہندی تے قبراں دی مٹی وچ مٹی ہو جاندی، پر ہُن ایہہ تھوڑی بہتی، بے وزن، گھٹ ودھ، بے اصول، بے معلوم جیہی قاعدیاں قانوناں توں آزاد شاعری دے سبب اج ساڈے شاعرانہ ادب وچ خیالاں دا جناں سرمایہ موجود اے

Marfat.com

اوہدے وچوں رنگ رنگ لہراں، نویں نویں خیال، اعلیٰ طرزاں، بلند فکراں، عقیدت، محبت، عاجزی، خدمت تے جذبات دے سمندر اُبھر اُبھر پڑھن والیاں دے شوق تے ایمان نوں ودھاوندے نیں"

بالکل ایہو ای صورت حال ساڈے وڈھے بھرا عبدالرشید شاہد ہوراں تے فِٹ (fit) آوندی اے، رشید شاہد ہوراں دا مجموعہ نعت پڑھ کے میں تے ہُن ایہو ای کہواں گا۔

"مت ویکھو کون کہہ رہیا اے بلکہ سنو کی کہہ رہیا اے"

رشید شاعر ہوراں دے بارے لاہور دے اک صاحب قلم ادیب، وَید، پروفیسر جمیل احمد خاں صاحب دا ایہہ عمومی تبصرہ وی بڑا مناسب اے، پروفیسر صاحب کہندے نیں:

"شاعر دا اظہار بیان نہ ویکھو بلکہ اوہدے جذبات تے عقیدت ویکھو ایہہ عقیدت، عشق، عاجزی تے دیوانگی دے جذبات ای ہوندے نیں جیہڑے سانوں اپنے محبوب دے دل تک نئیں پہنچن دیندے۔ کیوں جے اسیں ایہناں نوں کدی بیان ای نہیں کردے تے جیہڑے شاعر دیوانے نوں اوہدے محبوب دے نیڑے کر دیندے نیں کیونکہ اوہ اوہناں نوں ظاہر کر دیندا اے ہُن اوس شاعر ادیب دا حق بندا اے کہ اوہنوں شاباش دیو نہ کہ اوہنوں لعن طعن شروع کر دیو۔"

اِیدوں ودھ کے ایہناں دی ایہہ خواہش وی ہو سکدی اے:

Marfat.com

مدینے والیا مینوں بلا لے
میں نعتاں کول تیرے پڑھ وکھاواں
میں سنت کردیاں اک وار پوری
بلال . حبشی وانگوں کھڑ وکھاواں

رشید شاہد ہوراں دی ایس خواہش وچ ای میری خواہش اے، میری ایس خواہش وچ سارے عاشق مسلماناں دی خواہش اے رشید شاہد ہوراں نے اپنی کتاب ''عشق پھلواڑی'' وچ ایہہ تمنا جگہ جگہ بیان کیتی اے پر اسیں دلاں وچ ای چھپائے پھردے پئے آں یا اللہ ایہناں دی مراد وی پوری کراتے ساڈے ارمان بھی پورے کردے (آمین)

Marfat.com

کتاب: ناراں طلے دیاں تاراں

مرتب: امین خیال

آج سے کئی سال پہلے میں نے اخبار میں مذکورہ کتاب کا تعارفی اشتہار پڑھا تو مرتب کا خیال کم مگر کتاب کے لئے میرا دل بہت للچایا۔ پھر میں نے یہ کتاب مقصود پبلشرز لاہور کے ہاں دیکھی مگر مقصود شرق پوری سے بھی یہ کتاب میسر نہ ہوسکی۔ کشاں کشاں وقت نے مجھے امین خیال سے جا ملایا۔ یہ کوئی سوا ڈیڑھ سال پہلے کی بات ہے استاد صاحب کے ہاں ایک افطاری ہوئی۔ نشست ہوئی میرا تعارف ہوااور استاد صاحب کی شخصیت کے پرت کھلے کیونکہ استاد صاحب کے پاس بیٹھ کر ان کی سنی پڑتی ہے بندہ اپنی نہیں سنا سکتا۔

''ناراں طلے دیاں تاراں'' امین خیال کا انعام ہے جو انہوں نے کس کھلے دل کے ساتھ دیا ہے اور میرے لئے یہ کہ میں نے یہ تحفہ کس چاہت کے ساتھ لیا ہے۔ اسی چاہت کا نتیجہ ہے کہ میں ''ناراں طلے دیاں تاراں'' پر تبصرہ وتعارف کو اپنی چھپنے کے لئے تیار کتاب ''تعارف وتبصرۂ کارہائے قلم'' میں آخری وقت میں شامل کر رہا ہوں۔

یہی ہے محبت یہی ہے پیار کتابوں سے الفت ہے میرا شعار

''ناراں طلے دیاں تاراں'' صوری اور معنوی دونوں لحاظ سے بڑی جاذب نظر اور قابل مطالعہ کتاب ہے۔ دونوں طرف ٹائٹل ہے دائیں ٹائٹل پر کتاب کا نام اور فاضل مرتب کا نام اُردو رسم الخط میں اور بیک ٹائٹل پر یہی عنوان گورمکھی رسم الخط میں ہے۔ چار ناریوں کی تصویریں فرنٹ ٹائٹل پر اور چار ناریوں کی تصویریں بیک ٹائٹل پر ٹائٹل کو ''موسم بہار گل وگلزار'' بنا رہی ہیں۔

''انتساب'' امین خیال ہوراں نے ''اپنی ماں دادی تے پھپھی تے اوہدے

Marfat.com

ناں جیہدے چھ حرفاں وچ میرا پورا ناں شامل اے'' دے ناں کیتا اے ''منہ مہاندرا''
پانچ (پنج) ورقیاں وچ پھیلیا ہویا اے۔ ''منہ مہاندرا'' دی ترتیب کجھ انج اے:

ناراں۔ صفحہ ۹ تا ۲۱۱

طلے دیاں تاراں پوریاں۔ صفحہ ۲۱۲ صفحہ ۴۳۲ (حیاتی داویرواہ، فن تے نظر تے نمونہ کلام)

اونیاں۔ صفحہ ۴۳۳ تا صفحہ ۴۵۶ (مختصر جہیا تعارف تے مختصر کلام)

اِدھوریاں۔ صفحہ ۴۵۷ تا صفحہ ۵۰۲ (حالات زندگی توں بغیر مختصر کلام)

پُھٹکلاں۔ صفحہ ۵۰۳ تا صفحہ ۵۱۲ (اِک اِک، دو دو شعر)

ورتیاں کتاباں (مآخذ کتب) دی تعداد ۹۲ (اُردو) تے ۶ (انگریزی)

اخبارات دی تعداد۔ ۱۰ ہفت روزے۔ ۱۳

پندرہ روزے۔ ۱ ماہنامے۔ ۱۲

رسالیاں دیاں فائلاں تے سہ ماہی رسالے۔ ۲

بے شمار لوکاں تے ماہراں کولوں وی پچھ پرتیت کیتی گئی۔ اے ہے ''فیلڈ سروے''۔ ٹائٹل بڑا کلاسیکل اے، بنی ہوئی چادر تے کناری دا ڈیزائن بڑے ای خوبصورت تے جاذبِ نظر نیں۔

''ناراں طلے دیاں تاراں'' دا پہلا حصہ ''ناراں'' بڑے خاصے دی چیز اے۔ ایہدے وچ ''عورت'' دے بارے بڑی علمی، معلوماتی، فکری تے تحقیقی گفتگو کیتی گئی اے۔ ایس حصے دے مضامین دا تعارف بہت ضروری اے۔ جیہڑا تھلے دتا جا رہیا اے:

''لفظ عورت دا معنا، انگ ساک، لباس، گہنے، ہار شنگھار، رنگ،
ریتاں رسماں، بھاجی، ورتن پانڈا، داج، کم کاج، کھیڈاں، گالھاں
تے سیساں، مکر فریب تے لطیفے، بجھارتاں وچ عورت، اکھاناں
وچ عورت، لوکِ گیتاں وچ عورت، نونہہ سس، اوتار، دانشور تے

Marfat.com

عورت، کہبتاں، عورت تے تہذیباں، عورت تے زمانے ،
مذہباں وچ عورت، اسلام تے عورت، اسلام توں پہلوں تے
اسلام توں بعد عورت دی حالت دی حیثیت دا مقابلہ، عورت دی
چھوٹائی، عورت تے سیاست، عورت تے ادب، عورت بارے
کتاباں، عورتاں دے شعری مجموعے، عورتاں دیاں نثری کتاباں،
عورتاں نوں گھر وچ پڑھائیاں جان والیاں کتاباں۔''

ستائی (۲۷) علماء ،ادبا، شاعراں، مفکراں، قلمکاراں دے نزدیک عورت دی کیہ حیثیت اے' ایسے پہلے حصے وچ دتا گیا اے۔ اوہناں علم وعقل دے پہاڑاں تے قلم وکتاب دے ماہراں دے صرف ناں ای گفتگو دی اہمیت لئی کافی نیں۔ علامہ نیاز فتح پوری، ڈاکٹر یوسف گورایہ، ابوالکلام آزاد، محمد مظہر الدین صدیقی، پروفیسر وارث میر، قربان انجم، مولانا کوثر نیازی، ریاض الحسن نوری، جسٹس (ر) خلیل الرحمٰن، اقبال احمد صدیقی، ڈاکٹر جنید اقبال، غلام مصطفےٰ میرانی، پروفیسر محمد عثمان، پروفیسر محمد سلیم، مسز خانم گوہر اعجاز، مس وقار بٹ، اکرم شیخ، ڈاکٹر سلیم اختر، قاضی عبدالغفار، محمد جمیل احمد، ڈاکٹر عندلیب شادانی، پروفیسر طاہر فاروقی، سلطان شاہد، ارشاد احمد حقانی، منو بھائی، پروفیسر علامہ طاہر القادری، ریحانہ مغنی، میگزین ''فجر'' خانہ فرہنگ جمہوریٔ ایران وچ عورت بارے گفتگو چھپی اوہ وی شامل کتاب اے۔

امین خیال ہوراں ''عورت دی چھوٹائی'' دے عنوان نال تاں دو صفحے لکھے نیں پر ''عورت دی بڑائی'' بارے کجھ نہیں لکھیا۔ ایہہ قابل غور گل اے، جیہنوں استاد ہوری بھل گئے۔ چند لائناں ہیں لکھ کے استاد ہوراں نوں ''لائن آف ایکشن'' دینداں واں۔ عورت پیغمبراں دی ماں، عورت پیغمبراں دی بھین، عورت پیغمبراں دی دھی، عورت پیغمبراں دی گھر والی ، عورت ولیاں دی ماں ، بھین، دھی، گھر والی، عورت ولی، عورت

Marfat.com

قطب، عورت قلندر، عورت درویش، عورت استانی، عورت دی تعریف قرآن وچ، عورت دی تعریف حدیث وچ، عورت دی تعریف تذکریاں وچ، عورت نہ ہوندی تے آدمؑ جنت وچ خوش نہ رہ سکدا، عورت نہ ہوندی تے انسان دنیا دیاں ساریاں نعمتاں ملن دے باوجود نا مطمئن رہندا، جنت وچ ''حور'' عورت ای تاں ہوندی اے، گھر دے وچ پاکیزگی لیان والی عورت، دین پھیلان والی عورت، بسم اللہ پڑھ کے پکان تے کھوان والی عورت، بندہ گھروں جائے تے بسم اللہ کہہ کے رخصت کرن والی عورت تے جدوں بندہ گھر آئے تے بسم اللہ کہہ کے استقبال کرن والی عورت ای ہوندی اے۔ کون اے جیہڑا ''ماں'' دے احسان توں آزاد اے تے ماں عورت ای ہوندی اے جیہدے بارے شاعر نے کہیا اے:

ماں دا اوہ رتبہ اے سجناں ہن میں کراں بیان
ماں دے اگیوں نیوں کے لنگھدے رب دے ست اسمان

امین خیال ہوراں کولوں امید کیتی جاندی اے کہ اوہ مینوں ''بھل دی نشاندہی'' دی گستاخی تے معاف کر دین گے تے ''ناراں طلے دیاں تاراں'' دے اگلے چھاپیاں وچ ''عورت دی بڑائی'' بتے وی قلم اٹھاوَن گے۔

امین خیال نے عورتاں دے بارے وچ کتاباں دی لسٹ دتی، اوہ لسٹ ۱۸۶ کتاباں تے ۱۸ قلمی نسخیاں تے آ کے مکی۔ (ص ۱۹۳)

امین خیال نے عورت دے شعری مجموعے اکٹھے کیتے تے اوہناں دی تعداد ۶۵ نکلی۔ (ص ۲۰۱)

امین خیال نے عورتاں دیاں نثری کتاباں دی لسٹ بنائی تے اوہ ۳۹ نکلیاں۔

امین خیال نے عورتاں نوں گھر وچ پڑھائیاں جان والیاں کتاباں گنوانیاں

Marfat.com

شروع کیتیاں تے اوہ ۲۷ ہوگیاں۔ (ص۱۹۲)

امین خیال نے اخباراں تے رسالیاں وچ لکھن والیاں ناراں دے ۶۷ ناں لکھے نیں۔ (ص۲۰۴)

یاد رہوے کہ ایہہ لسٹاں اوہناں کتاباں یا عورتاں دیاں نیں جہیڑ یاں امین خیال صاحب دے علم وچ آسکیاں ورنہ ہزاراں شعرو ادب تے علم وفن نال چاہت رکھن والیاں ہور ناراں وی ہون گیاں جنہاں دی شہرت امین خیال صاحب تک نہ پہنچ سکی ہووے گی۔ یعنی کجھ ہور پرکھ تلاش تے اضافے دی گنجائش موجود اے۔

کتاب دا دوجا تے اصلی حصہ ''طلے دیاں تاراں'' اے ایہدے وچ مذکور شاعر تے ادیب عورتاں دی تعداد انج اے۔

پوریاں	۱۲۳۔ ناراں
اونیاں	۱۷۔ ناراں
ادھوریاں	۴۲۔ ناراں
پھٹکلاں	۳۰۔ ناراں

مضموناں دی لسٹ وچ کئی خانیاں وچ استاد ہوراں تے دو دو ناراں دے ناں لکھے نیں پر میں انہاں نوں اک ای گنیا اے۔ سوائے آخری باب پھٹکلاں دے۔

امین خیال ہوراں نے ''پوریاں'' دے باب وچ ناراں دے پتے تے ٹیلیفون وی دتے نیں۔ استاد امین خیال ہوراں نے اکانوے (۹۱) عورتاں دیاں بلیک اینڈ وائٹ فوٹواں وی دتیاں نیں۔

امین خیال ہوراں نے ''ناراں طلے دیا تاراں'' وچ بلیک اینڈ وائٹ تصویراں (صفحہ ۴۵۷، ۴۵۶، ۵۲۴، ۴۳۴، ۲۱۱) تے خاکے (صفحہ ۵۱۰، ۵۰۴، ۴۵۸، ۴۴۱) وی شامل کیتے نیں۔

Marfat.com

مینوں اک بی بی ننکانے دی وی ملی اے طاہرہ نازش (صفحہ ۳۹۹) تے اک بی بی نواب شاہ (سندھ) دی وی نظر آئی اے باقی سب ناراں پنجاب دے مختلف شہراں دیاں نظر آیاں نیں تے اک بی بی باہر لے ملک بیٹھی وی نظر آئی اے۔ حق گل تے ایہہ وے کہ ناراں کِتے وی بیٹھیاں ہون اوہ پنجابی زبان وادب تے شعر دی پہچان نیں نے ساڈا مان نیں۔

ہن میں ''ناراں طلے دیاں تاراں'' وچوں چند تحریراں اپنے پڑھن والیاں دے مطالعہ دی نذر کرداں آں، امید اے کہ پسند آوَن گیاں تے فیر اوہ ایہناں توں متاثر ہوکے پوری کتاب ای پڑھن دی کوشش کرن گے۔ السعیُ منی والا تمام من اللّٰہ

ا۔ ہارشنگھار (دے سامان)۔

پراندہ، ڈوری، چھبے، ربن سوئیاں، پھل، تویت، گجرے، پٹیاں، کھلے وال، سدھے وال، پٹھے وال، مینڈھیاں، سدھا چیر، ڈنگا چیر، سواندھا (ڈنگا، سدھا) کنڈل، کرل، پف، جوڑا، پھلچڑیاں، چڑیاں، دوگتاں، بنگلا، بودے، کھجوری گت، ڈھلی گت، سدھی گت، بے بی ٹیل، پونی ٹیل، فرنچ چٹیا، بوب کٹنگ، ہاف کٹنگ، بیک کٹنگ، ون سائڈ کٹنگ، چھتے، پٹھے، پٹے، ہیر کیچر، ہیر بین، شیشہ، کنگھی، کجل، دنداسہ، سرخی، پوڈر، لالی، پف پوڈر، سٹک، بلیچنگ، لپ اسٹک، بلش آن، آئی شیڈ، آئی لائنز، مسکارا .....جاری اے۔

۲۔ ناراں دیاں کھیڈاں

انگلا پلنگلا، مہیو مٹار، لکن میٹی، کرموں کرمی، اندر مندر ہرا سمندر، ایچھوں ایچھوں، کِکلی، گدا، بلی ماسی، بھوتنی سلائی، بمبا بھمبیری، بھنڈ وبھنڈار، پینگھ جھوٹن، رسی ٹاپا، ٹاہناں، تھال، پیار کڈھن، ڈبیاں، توریئے میتوریئے ٹنڈ چھنکنا اترنی، چیلویا، اترنی

Marfat.com

کانٹو میں چڑھاں، چڑی پوہنچا .....(اس سے تین گنا زیادہ مواد باقی ہے) (ص ۱۹)

۳۔ سیساں (دعاواں)

ست بسم اللہ، شالا خیر، خیریں وسو، خیراں میراں، رب دیاں خیراں، تینوں ستے خیراں، خیر نال آویں تے خیر نال جاویں، سب دی خیر سب دا بھلا، رب خیر کرے، جیوندے وسدے رہوو، سدا سکھی وسو، لکھاں تے پَیر ہونا، ستاں تخشاں تے قدم آونا، تتی وانہ لگنا، دودھیں نہاوَ تے پُتیں پھلنا، ککھ نہ جانا، ددھ پت ہونا .....
(اس سے تین گنا زیادہ مواد باقی ہے)۔ (ص ۲۱)

گالھاں (گالھیاں تے کوسنے)

ٹٹ پینا، اُڈ پڈ جانا، روڑی ہونا، پھٹکی پینا، رُڑ پُڑ جانا، بماری پینا، نگھر جانا، مرجانا، نینگر مرنا، بیڑی ڈبنا، مرگی پینا، ڈکرے ہونا، ٹوٹے ہونا، ککھ نہ رہنا، ککھ کنڈانہ رہنا، جوانیوں ٹٹنا۔.....(آٹھ گنا زیادہ مواد باقی ہے) (ص ۲۳۔۲۲)

۴۔ عورتاں دیاں بجھارتاں

ہک گراں وچ رناں وسن کوٹھے ڈھاہ کے باہر نسن (جواب ہے: گاجر)

اک نارنہ کجھ وگاڑے لنگھدی جاندی کپڑے پاڑے (جواب ہے: قینچی)

گوری میم تے ہرا پراندا۔ (جواب ہے: مولی)

(امین خیالؔ ہوراں تیراں پہیلیاں لکھیاں نیں جنہاں وچوں میں نمونے دیاں تن لکھیاں نیں)

۵۔ اکھاناں وچ عورت

رن پئی کرا ہے اوہ وی گئی گل پئی صلاحے اوہ وی گئی

دھی دھریک، پتر امب سس نہ نناں وہٹی آپے پردھان

Marfat.com

چاچے دی دھی چلی میں کیوں رہواں اکلی

(امین خیال ہوراں ویہہ اکھان لکھے ہیں جیہدے وچوں بطور نمونہ چار لکھے نیں)

۶۔ اوتار، دانشور تے عورت

عورت تے محبت ایک دوجے لئی لازم وملزوم نیں۔ (حضرت عیسیٰؑ)

عورت دی دانائی گھر نوں آباد کردی اے۔ (حضرت سلیمانؑ)

عورت اک گندہ تے غلیظ جانور اے۔ (مہاتما بدھ)

عورت مرددے پھٹ دی مرہم اے۔ (حکیم لقمان)

عورت مرد دا اک سوہنا سفنہ اے۔ (شیکسپیئر)

عورت دی جھولی انسان دا پہلا سکول اے۔ (والٹیئر)

(پچاسی، کہاوتاں وچوں میں جھاتی پاؤن لئی صرف چھے لکھیاں نیں)

۷۔ عورتاں بارے کہبتاں

زن، زر، تے زمین فساد دی جڑ نیں (پاکستان تے ہندوستان دی مشہور کہبت)

آدم نوں نکتہ چینی لئی عورت دی لوڑ سی۔ (اٹلی)

روندی عورت تے ہسدے مرد دا کدی اعتبار نہ کرو۔ (روس)

سوہنی رن تے لال مرچ توں بچ کے رہوؤ۔ (جاپان)

(ستاراں کہبتاں وچوں صرف چار لکھیاں نیں)

۸۔ صفحہ ۱۱۳ تا صفحہ ۱۸۵ پر بائی (۲۲) اشعار کی ایک طویل نظم ڈاکٹر محمود رازی کے نام سے شامل کتاب ہے اس میں عورت کی تخلیق کی خوبصورت اور طبعی نفاست کا بیان ہے۔ نظم پڑھے جانے سے تعلق رکھتی ہے۔

Marfat.com

۹۔ صفحہ ۱۸۷ پر علامہ اقبال کی تین شعروں کی رباعی بھی شامل کتاب ہے جس کا پہلا شعر تو زبان زد خاص و عام ہے۔

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ اسی کے سوز سے ہے زندگی کا سوز دُروں

۱۰۔ ناصر نظامی کی پانچ اشعار پر مشتمل عورت کے بارے میں نظم بھی پڑھ کے عش عش کرنے کو جی چاہتا ہے۔

۱۱۔ نورالنساء بیگم دی حمدیہ نظم ''میری کاڑ تیری کار'' اپنی ندرت بیانی اور حسنِ نظم دے لحاظ نال دل دیاں تاراں چھون والی نظم اے۔ ایہہ شعر پڑھ کے ویکھو:

در تیرا تے رودن میرا ہر دم گریہ زاری تیری کار قدیموں آئی شفقت تے دلداری
میری کار ہمیشہ آئی درتے عرضاں کرنا تیری کار قدیموں آئی خالی جھولی بھرنا
میری کار ہمیشہ آئی درتے منگن جانا تیری کار قدیموں آئی ونڈنا تے ورتانا

(ص ۲۲۵)

۱۲۔ پردہ بی بی مخفی دے ایہہ چند اشعار وی بندے نوں سر دھن تے اکساوندے نیں۔ کوئی پڑھ کے تاں ویکھے۔ (عنوان نقاب یا حجاب)

جد تک غنچہ پردے اندر ہووے وچ خوش حالی
جدوں نقاب اتارے رخ توں توڑ لے جاون مالی
نعمت چیزاں ضائع ہوون جیہڑ یاں سانبھ نہ رکھیاں
شکر کھنڈ جے ننگی رکھے آون اس تے مکھیاں

۱۳۔ امرتا پریتم دی مشہور عالم نظم دے چند شعر پڑھ کے خطاب سوالاں دا لطف اٹھاؤ:

اج آکھاں وارث شاہ نوں کتے قبراں وچوں بول
تے اج کتابِ عشق دا کوئی اگلا ورقہ پھول
اک روئی سی دھی پنجاب دی توں لکھ لکھ مارے وین

Marfat.com

اج لکھاں دھیاں روندیاں تینوں وارث شاہ نوں کہن
اٹھ درد منداں دیا دردیا اُٹھ تک اپنا پنجاب
اج بیلے لاشاں وچھیاں تے لہو دی بھری چناب

۱۴۔ شکیلہ جمال اپنی اک نظم وچ عورتاں دے دُکھاں دا رونا انج روندی اے۔
(نظم داناں ایں ''عورت'')

اللہ پاک نے عورت تائیں وی انسان بنایا
پر مرداں نے گاں مجھ وانگوں اوہنوں سنگل پایا
اللہ پاک نے عورت تائیں حق حقوق جو دتے
کافر قوماں، کافر لوکاں، اوہ سارے کھوہ لتے
(مقطع) کنی بہادر امت نبیؐ دی واہ واہ ارب دیاں شاناں
پاک نبیؐ نے حق جو دتے کھوہ لئے مسلماناں

۱۵۔ زرینہ زمرد ملک دی ایہہ آزاد نظم پڑھ کے پنجابی تے انگریزی دا مزہ لٹو۔
(عنوان: انگریزی سکول دی نرسری کلاس وچ)

کلاس سٹینڈ .....کلاس سٹ ڈاؤن
السلام علیکم .....وعلیکم السلام
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
اللہ کے نام سے جو مہربان رحم کرنے والا ہے۔
پہلا کلمہ طیب، طیب معنے پاک
سیکنڈ پیریڈ
ہمپٹی، ڈمپٹی سِٹ
ون آ وال

Marfat.com

ہمپٹی، ڈمپٹی ہیڈ آ گریٹ فال (ص ۲۶۸)

۱۶۔ زبیدہ حیَ دی ''طنز و مزاح'' نظم دے چند شعر پڑھو تے لطف اٹھاؤ:

سفنے اندر گوشت کھاویں دن نوں سبزی دال
پھل فروٹ دی فوٹو رکھ لے عیش رہون گے نال
ساڈے مال دا ریٹ نہ چڑھدا پُٹھی پے گئی فال
ہُن کیوں ویلا اوکھا لنگھے ہن تے تھوڑے بال

(ص ۳۰۵)

۱۷۔ شائستہ حبیب دی آزاد نظم ''تہانوں کہہ''؟ دیاں چند لائناں پڑھو تے لطف لووَ۔

دن داجسہ چھا ڈب کھڑبا
راتاں بے وس خواباں بھریاں
دھوئیں دے جالے اکھیاں اُپر
مگروں لوکی بھکھ تے ننگ نال
روؤن تے کرلاون گے
فر تہانوں کہہ؟ (ص ۳۱۵)

۱۸۔ میمونہ خانم دی ایہہ نظم تے پڑھ کے دیکھو۔ مزہ نہ اوے تے آکھیو۔

آجا جھل جھلیکھا کھیڈئے وچ ہنیر یاں دے رُل جائے
واپس مڑن دی راہ نہ پائے توں مینوں میں تینوں لبھاں
لبھدے لبھدے عمر گوائیے

(ص ۳۷۲)

۱۹۔ لالی دی ایہہ رباعی پڑھو، ویکھو سرائیکی زبان وچ انداز بیان کنا مزہ دیندا اے:

Marfat.com

در آئی کوں دھکڑے کیوں ڈیندیں رُل گئی کوں دھکڑے کیوں ڈیندیں
ایہہ لالی ہے ہمسائی تیڈی! ہمسائی کوں دھکڑے کیوں ڈیندیں

(ص ۴۰۰)

۲۰۔ مجاہدہ مجاہد دی نظم ''کالج دا پہلا دن'' دے چند شعر تہانوں ضرور مزہ دوان گے۔

پہلے دن جد کالج بنیا اکھاں کھلیاں ویکھ کے دنیا
تھاں تھاں سر توں ننگیاں کڑیاں تنگ قمیصاں بانہواں ننگیاں
کوئی تے جاندا کالج پڑھنے کوئی آوندا اے فیشن کرنے

(ص ۴۱۷)

''ناراں طلے دیاں تاراں'' بڑی مزے دی کتاب اے، اُردو تے پنجابی شاعر عورتاں دے پنجابی کلام داون سونا انتخاب اے۔ جتھے ایس کتاب دیے کلام نال شاعرات دے اندر دا پتہ چلدا اے اوتھے ای استاد امین خیال ہوراں دا ذوق بھی چمک کے سامنے آ گیا اے کہ اوہناں نے کس طرح دا کلام اپنی کتاب لئی چُنیا اے۔

''ناراں طلے دیاں تاراں'' لکھن تے چھاپن لئی امین خیال ہوراں نوں کنی محنت کرنی پئی ہوئے گی تے کنے پاپڑ ویلنے پئے ہون گے۔ ایہدا اندازہ مآخذ کتاباں دی لمبی چوڑی لسٹ ویکھ کے ہی ہو جانا چاہیدا اے۔ باقی کتاب دا مواد خیال ہوراں دی محنت، فن کاری تے جگراتیاں دا منہ بولدا ثبوت اے۔

لہٰذا کتاب خریدو! پڑھو! تے اپنے ذوق دی آسودگی تے امین خیال ہوراں نوں دعاوی دیو تے اوہناں دا شکریہ وی ادا کرو۔

پڑھو پڑھو پنجابی پڑھ لووَ ایہہ ساڈی '' ماں بولی''
ہیر پڑھو، ناراں وی پڑھ لوو، ایہہ ساڈی ''ماں بولی''

Marfat.com

تبصرہ وتجاویز: ماہنامہ ''نوراسلام'' لاہور

سرپرست: حضرت میاں جمیل احمد شرق پوری مدظلہ

گرامی محترم ایڈیٹر صاحب ماہنامہ ''نوراسلام'' لاہور

السلام علیکم!

''نوراسلام'' پاکستان کے ان چند موقر جرائد میں سے ایک ہے جو کہ اہل سنت و جماعت (بریلوی مکتبہ فکر) کا ترجمان ہیں یہ خبر واقعی خوش آئندو باعث مسرت ہے کہ نوراسلام حسب سابق سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمبر کا اہتمام بھی کر رہا ہے۔ سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمبر کا اجمالی خاکہ میں نے بغور دیکھا ہے اور اگر آپ محسوس نہ فرمائیں تو چند ایک گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں:

(اوّل) خاکہ مذکورہ میں سیرت النبیؐ کا ایک عظیم اور اہم پہلو ''عقیدہ ختم نبوت'' شاید سہواً نظر انداز ہو گیا ہے ملک میں قادیانی، پرویزی، چکڑالوی اور دوسرے منکرین ختم نبوت طبقات کے رجحانِ باطلہ کے پیش نظر اس موضوع پر مقالہ بہت ضروری ہے۔ تاکہ سطحی ذہن کے مسلمانوں کو ان لوگوں کی ریشہ دوانیوں اور لُغوی ولفظی چالبازیوں سے بچایا جا سکے۔

(دوم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات پر ایک مقالہ شامل فہرست ہے مگر آپؐ کی اولاد (بنون وبنات) پر تحقیقی نظر سے ایک مقالہ کا لکھا جانا ضروری ہے جس میں بالخصوص شیعہ عقائد کی تاریخ وتحقیق کے حوالے سے نفی کی گئی ہوتا کہ عام لوگوں کا اس سلسلے میں ابہام دُور ہو سکے اسی حوالے سے بناتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ترجیح وتفوق کا فیصلہ بھی کیا جائے۔

(سوم) ایک مقالہ اس لحاظ سے بھی شامل نمبر ہونا چاہیے کہ جس میں سیرت طیبہ،

Marfat.com

قرآن کریم کے حوالے سے بیان کی گئی ہو۔ تا کہ مجھ جیسے طالبعلم حضرات کے علم میں یہ نکات بآسانی آسکیں کہ سیرت طیبہ کے کن پہلوؤں کی تصدیق وحی الٰہی سے ہوئی ہے اور کس کس انداز بیان میں ہوئی ہے۔

(چہارم) بہت ہی بہتر ہو اگر ان موضوعات پر حاوی ایک مبسوط اور تحقیقی مقالہ لکھوایا جائے۔ مسئلہ حاضر ناظر، مسئلہ توسل، مسئلہ علمِ غیب، مسئلہ مختار کل، مسئلہ ایصالِ ثواب، مسئلہ درودوسلام، مسئلہ نور و بشر اور فریضہ حج میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اہمیت، یاد رہے کہ ان تمام مسائل کو سیرت نبویؐ سے خصوصی تعلق ہے۔ اور ایمانیات کا بھی ان سے بنیادی تعلق ہے مسلکی خدمت بھی ہے۔ اور حل اشکال بھی ہے۔

(پنجم) ایک مقالہ اس لحاظ سے بھی شامل نمبر ہونا چاہیے جس میں مستشرقین کے سیرت النبیؐ پر اتہامات والزامات کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہو اس مقالہ میں خالصتاً مستشرقین یورپ کی سیرت پر کتب کا محاکمہ اور ہندوؤں کے اعتراضات بالخصوص ''ستیارتھ پرکاش'' کے اعتراضات کا ردّ شامل ہو۔ اور اگر ایک مضمون میں سلمان رُشدی لعنتہ اللہ علیہ کی کتاب کا جائزہ اور مآخذات قارئین کے سامنے لائے جائیں تو کیا ہی بات ہے۔ تجویز ہے کہ یہ موضوع مولانا کوثر نیازی کو تفویض کر دیا جائے۔ (1)

(ششم) دین میں نعت گوئی کی اہمیت، نعت کا ارتقاء، نعت کا صحیح تصوّر اور اس میں شرکیہ الفاظ و تراکیب کی آمیزش وغیرہ، نعت اور حمد میں حدِ فاصل کی تشریح اکابرین کا نکتہ نظر۔ تجویز ہے کہ یہ موضوع ماہنامہ ''نعت'' لاہور کے مدیر شہیر جناب راجا رشید محمود کو دیا جائے اور ان سے کافی وشافی مقالہ لکھوایا جائے۔

1- مولانا کوثر نیازی ان دنوں حیات تھے جب یہ خط اور تبصرہ لکھا گیا تھا۔

Marfat.com

عقیدہ ختم نبوت پر ایک ضخیم مقالہ میں نے گزشتہ سال ستمبر میں آپ کے حوالے کیا تھا جب آپ سے آپ کے دفتر میں ملاقات ہوئی تھی۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس مقالہ کو سیرت طیبہ نمبر میں شامل کر لیجئے (یاد رہے کہ میں نے یہ مقالہ اردو ڈائجسٹ کے رحمتہ للعالمین نمبر کے لیے لکھا تھا جو بوجوہ شائع نہ ہو سکا) اگر آپ فرمائیں تو مذکورہ مقالہ کی ایک فوٹو سٹیٹ (اب پھر) بھجوا سکتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعدد ازواج پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ ''امہات المومنین'' کے عنوان سے مرتب کر رہا ہوں اُمید ہے کہ یہ مقالہ جلد ہی مکمل ہو جائے گا۔ تو میں اسے آپ کی خدمت میں بھجوا سکوں گا لہذا یہ موضوع آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔

سیرت طیبہ کے کن پہلوؤں پر زیادہ کام کی ضرورت ہے۔ اس موضوع پر بھی لکھنے کی کوشش کروں گا لیکن بہتر یہ ہوگا کہ اس عنوان پر قارئین سے رائے طلب اس طرح آپ بہت سے لوگوں کا نکتہ نظر بھی معلوم کر سکیں گے۔ اور آپ کو بلکہ آئندہ اس موضوع پر کام کرنے والوں کو لکھنے کیلئے میدان منتخب کرنے میں بہت آسانی رہے گی۔

ماہنامہ نُور اسلام کے تصوف وسلوک نمبر کا اجمالی خاکہ بھی میں نے غور سے دیکھا ہے اگر آپ گستاخی نہ سمجھیں تو بندہ کی درج ذیل معروضات کو ضرور پیش نظر رکھیں:

۱۔ تصوف کے مآخذات یعنی کتابوں میں تحریف و تدلیس کا جائزہ لینا بہت ضروری ہے الحاقی عبارتوں کی نشاندہی اور محرفین کے شیطانی عمل کا نشانہ بننے والے اولیاء اللہ اور ان سے منسوب غیر شرعی عبارات کا محاکمہ اس موضوع پر ایک مکمل مقالہ کی شمولیت ضروری ہے۔

۲۔ اولیاء اللہ کی شطحیات، حالتِ جذب وسکر میں ادا شدہ کلمات کی دینی حیثیت، ان کلمات کا اُن پر اثر، ان کی حُجیت وغیر حجیت کا جائزہ، شریعت میں ثابت

Marfat.com

شدہ ارکان و عقائد کے مقابلے میں ان کلمات کی حیثیت، مشہور شطحیات کا جائزہ اور ان کی اصل غایت، اس موضوع پر ایک محقق و مبسوط تحریر تصوف و سلوک نمبر میں شامل ہونی چاہیے۔

۳۔ تَصوف کے دین پر اثرات (منفی اور مثبت اثرات کا جائزہ) کرامات و استدراجات میں لغوی و معنوی فرق، کرامت اور معجزہ میں امتیاز و تفوق اور دونوں کی شرعی حیثیت 'نام نہاد پیروں کے تصوف کو آلائشوں سے لتھیڑنے کے طریق اور جاہل عوام کی سطحی و غیر علمی سوچوں پر اس کے منفی اثرات، ہمارا معاشرتی رجحان اور تصوف، تمام موضوعات پر حاوی ایک علمی مقالہ کی ضرورت ہے۔

۴۔ تصوّف کا ثبوت اور اس کے طریق کار کا قرآن و حدیث سے استنباط 'اولیاء اللہ کا مختلف انبیاء کی عاداتؑ اور طریقوں پر ہونا اور اس کا صحیح تصوّر 'مصلحین تصوف کے کام کا جائزہ اور ان کے اثرات اس عنوان پر ایک جامع مضمون کی شمولیت ضروری ہے۔

۵۔ تصوف مکہ مدینہ میں، تصوف مصر میں، تصوف بغداد (عراق)، ترکی اور ایران میں، تصوف ہندو پاک میں، تصوف کا تصور مغربی دُنیا میں، اس سلسلے میں ایک تحقیقی و تدقیقی تحریر کی ضرورت ہے

۶۔ مُسلم اصفیاء اور ان کی تصانیف کی اشاعت کے سلسلے میں مغربی مستشرقین کا کام اور اس کی اہمیت مسلم صوفیوں کے مختلف سلاسل کے درمیان اختلافی مسائل مثلاً سماع کا جواز و غیر جواز، ذکرِ جہری کے جواز و عدم و جواز، ترکِ دُنیا (زُہد) کے جواز و عدم جواز پر مختلف سلاسل کے درمیان اختلافات کا جائزہ اور اس کی حقیقت بیانیوں پر ایک حوالہ جاتی تحریر کی ضرورت ہے۔ نوراسلام

Marfat.com

کے تصوف وسلوک نمبر کے اجمالی خاکہ میں ساتویں نمبر پر مندرج عنوان ''کیا تصوف کتاب وسنت کے خلاف ہے'' پر ایک مضمون ناچیز لکھے گا۔

اور ہاں! یاد آیا ایک اور موضوع پر بھی مضمون لکھنے کی ضرورت ہے اور وہ ہے کتب تصوف میں تاریخی واقعات کا بیان اور تاریخ سے متصادم واقعات کی حقیقی نوعیت مثلاً حضرت خواجہ نظام الدین اولیا، محبوب الٰہی کے ملفوظات میں حضرت سید علی ہجویری ثُمَّ لاہوری کی لاہور آمد کا قِصّہ اور حضرت میراں حسین زنجانی کے جنازہ والا واقعہ جو عام تاریخی شواہد (Figure & Facts) سے متصادم ہے اس طرح کتب تصوف میں متعدد دوسرے واقعات بھی مل سکتے ہیں جن کی حقیقت ونوعیت پر ایک مضمون لکھا جانا ضروری ہے۔

آپ سے التماس ہے کہ حتمی پروگرام سے مطلع فرمائیں کہ درج بالا نمبرز (سیرت طیبہ، تصوف وسلوک نمبر) کب تک شائع کرنے کا ارادہ ہے اور مضامین زیادہ سے زیادہ کب تک پہنچنے چاہئیں۔

ایک تجویز اور ہے کہ اگر آپ فہرست عنوانات میں ہر مضمون نگار کا مکمل قلمی تعارف اور ڈاک کا پتہ ٹیلیفون نمبر (اگر ہو) لکھنے کا اہتمام فرمائیں تو مجھ جیسے فرہ مایہ اور طالب علمانہ ذہن رکھنے والے حضرات کو اپنے ابہام کی وضاحت طلبی کے لیے ڈائرکٹ رابطہ کی سہولت رہے اور آپ کو زحمت نہ دی جائے ویسے بھی اس سے قلمکاروں کے درمیان تعلقات خط وکتابت کے رشتوں کے پنپنے کا امکان ہے۔

Marfat.com

کتاب نوری لاٹاں (مجموعہ نعت)

عقیدت کیش: محمد انور ارائیں

نعت لکھنا، سُنا تے پسند کرنا ساڈی بحیثیت مسلمان حضرت محمد ﷺ دے نال عقیدت تے محبت دا اظہار اے۔ تبع کلیکرب یمنی توں ایہہ کم چلیا تے پھر حضرت ابوطالب، حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا، حضرت سیدہ کائنات فاطمہ زہرہ سلام اللہ علیہا، حضرت کعب بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت علی مولا کرم اللہ وجہہٗ، حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حافظ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (گیارہویں والے پیر) حضرت پیر رومی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ..... کس کس دا ناں لواں، ایتھے تاں مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ وی ہتھ بنھ کے کھلوتے ہوئے نیں تے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ وی سر نیواں کر کے حاضر نیں، ایتھے تاں نثر وچ کتاباں لکھن والے وی حاضر نیں تے شعراں وچ طبع آزمائی کرن والے وی موجود نیں۔ اک سرکار تے ساڈی سبھاں دے ایمان دی جان، سبحان اللہ، پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ دے شعر دے مطابق:

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا　　گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

جیہڑا کوئی مسلمان اے، اوہدے اندر ایمان اے تے ایمان دا تقاضا اے کہ اوہدا عمل نال، ہتھ نال، زبان نال، فن نال، اکھ نال تے کن نال اظہار کرے تے اگے ودھئے تے اپنے دل نوں وی اس ذات رحمتِ عالم دی بارگاہ وچ جھکا دیئے تے جیہڑے جھکاوندے نیں اوہناں دے متھے چمیئے تے جیہڑے نام محمد ﷺ جپدے

Marfat.com

رہندے نیں، نعتاں کہندے رہندے نیں، درود شریف دے تحفے سرکار ﷺ دی بارگاہ وچ گھلدے رہندے نیں، اوہناں دے ہتھ چمیئے، اوہناں دے پیر چمیئے، اوہناں دے قلم چمیئے، کیوں جے ایہہ لوگ خوش قسمت نیں کہ:

زبان اوہناں دی ذکر مصطفیٰؐ دا

جناب محمد انور ارائیں وی اس خوش بخت طبقے وچ شامل نیں آپ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ دے شہر وچ رہندے نیں لہٰذا عزت والے ہوئے، حضرت صاحبزادہ حافظ میاں ابو بکر نقشبندی مجددی شرقپوری دے مرید نیں لہذا کریم ہوئے تے سب توں وڈھی گل نعت گو ہوئے سرکار دے ذکر وچ ہر وقت مصروف، لہذا نور ونور ہوئے مبارک انور صاحب! مبارک۔

محمد انور ارائیں دے نعت دے دو مجموعے چھپ چکے نیں پہلے مجموعے داناں اے ''مدینے دیاں سدھراں'' تے دوجے مجموعے داناں اے ''نوری لاٹاں''۔ ایہہ دوجا مجموعہ میرے سامنے موجود اے۔ دل دی گل پچھدے او تے مینوں تے رشک آوندا اے کہ جناب انور صاحب نے خُوب کلام لکھیا اے تے اپنے دل تے عقیدت نوں جناب رسول اللہ ﷺ دے سامنے وچھا دتا اے سرکار میرے کول تے ایہو کجھ اے، تہاڈی شان میرے کلام توں بہت بلند اے۔

''نوری لاٹاں'' دا سرورق بہت خوبصورت تے اکھاں نوں تریاوٹ دین والا اے، گنبدِ خضریٰ دے سائے وچ جو سکون ملدا اے اوہدا حال یاں تے حاجیاں نوں پچھو یا پھر ملک انور نوں پچھو! بہر حال نعت بارے انور صاحب دا بیان اے:

دیندی اے دل نوں چین نعت حضور دی

رحمت بن کے آئی اے ذات حضور دی

انور صاحب نے ''نوری لاٹاں'' وچ سینتی (۳۷) نعتاں لکھیاں نیں جنہاں

Marfat.com

وچ چھوٹی بحر والیاں نعتاں وی ملدیاں نیں مثلاً:

افضل سب توں مدنی ماہی
دو جگ وچ اے اُس دی شاہی

تے لمبی بحر والیاں نعتاں وی ملدیاں نیں مثلاً:

رب پڑھے سدا تیرے تے سلام سوہنیا، ہووے صبح پانویں ہووے شام سوہنیا
مثل ملدی نہیں آقا تہاڈی جگ تے، بنایا نبیاں دا تہانوں امام سوہنیا

نعتاں توں علاوہ ''نوری لاٹاں'' وچ اکتی ۳۱) رباعیاں وی موجود نیں جیہڑیاں بڑیاں بامعنی تے عقیدت و چاہت دے جذبیاں نال سجیاں ہویاں نیں۔ رباعیاں ملیاں جلیاں نیں صرف نعتیہ ای نئیں بلکہ منقبت وی نیں۔

''نوری لاٹاں'' وچ سیدنا حضرت امام حسینؓ دیاں دو منقبتاں، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری دی اک منقبت، حضرت صاحبزادہ حافظ میاں محمد ابو بکر سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف دی اک منقبت، حضرت بابا گلاب شاہ شرقپوری دیاں دو منقبتاں، نظم ''ماں دی شان'' دو تے نظم ''ماں دا وچھوڑا'' دو، کتاب دا حسن ودھا رہیاں نیں۔ آخر وچ ''سلام'' بحضور خیر الانام اے۔

شاعری وچ کلام ہوسکدا اے پر شاعر وچ کلام نہیں ہوسکدا، بیان تے انگلی رکھی جاسکدی اے پر شوق وچ اشارہ نہیں کیتا جاسکدا۔ فن تے بندش اتے گل ہوسکدی اے پر دل وچ ٹھاٹھاں ماردی عقیدت نوں منیا نہیں جاسکدا:

یہی بات میں کہتا ہوں ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہوں
عشق نہ پچھے فن اصول تے عشق نہ پچھے لہجہ

محمد انور کے عشق میں کوئی شائب بھی نہیں ہے یہی ان کے لیے باعث سعادت ہے جس پر آپ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

Marfat.com

عکس ہائے کُتب

اذکارِ انبیاء علیہم السلام

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

تصنیف

حاجی ملک منور حسین شرقپوری

(حال مقیم جرمنی)

ناشر

حاجی ملک منور حسین شرقپوری

SchlesierstraBe 38 81669 Munich (Germany)

اسلامی تعلیمات

تالیف

شیخ محمد اسحاق

ناشر

تنظیم اصلاحِ معاشرہ

ایک ربانی مجدد کی تحریک کے موقع پر بننے جانے والے
علمی تحقیقی مقالات پر مبنی

ارمغانِ امامِ ربانیؒ

مرتبہ:

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

ناشر:

شیر ربانی پبلی کیشنز

جامع مسجد خلوتیہ شیر ربانی، نزد نظامیہ چوک شیر ربانی
۳۰ ایگزیکٹو نیو مزنگ سی کینال، لاہور

Marfat.com

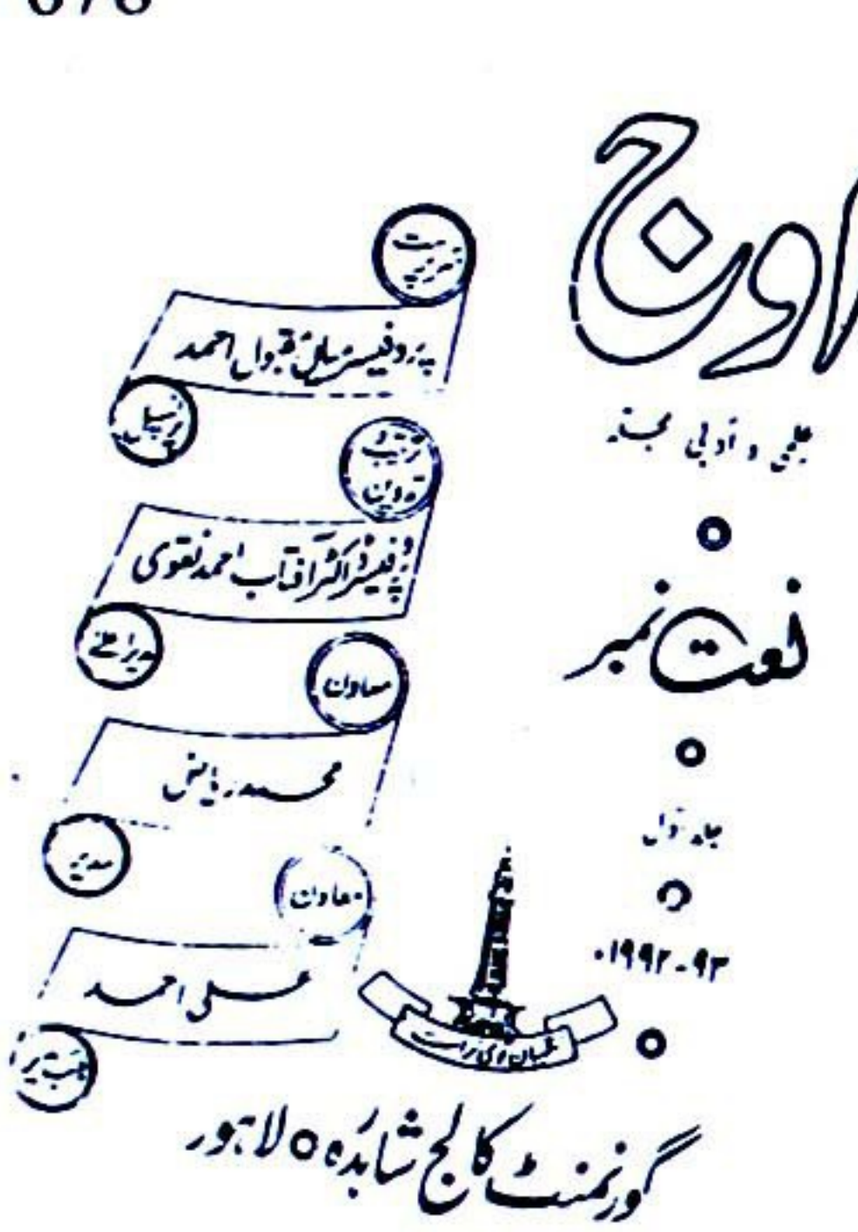

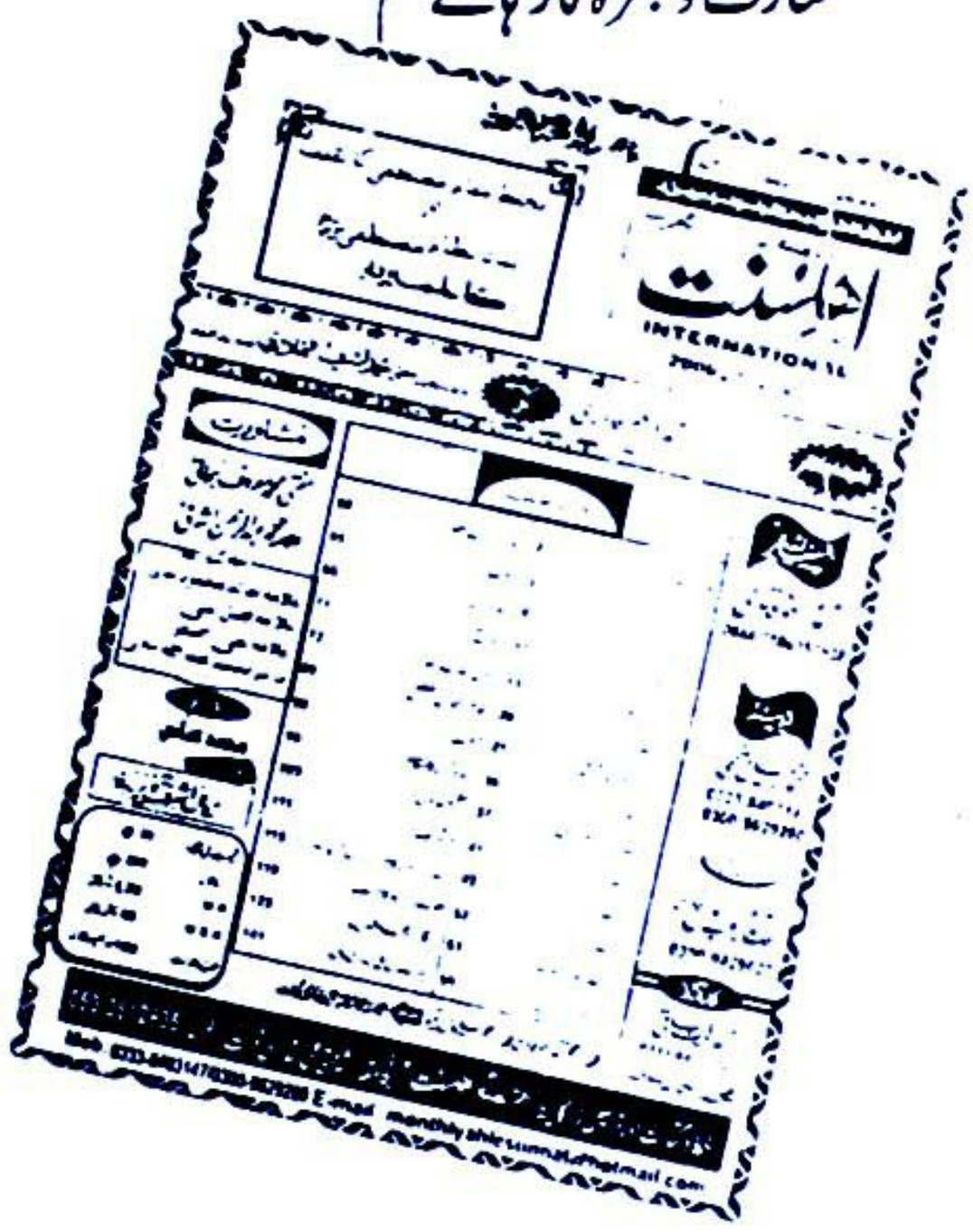

اہلِ قلم کے خطوط

مرتبہ

ملک مقبول احمد

حرفِ نو
ڈاکٹر سلیم اختر

حرفِ نعم
ڈاکٹر انور سدید

مقبول اکیڈمی
سرکلر روڈ چوک اردو بازار لاہور

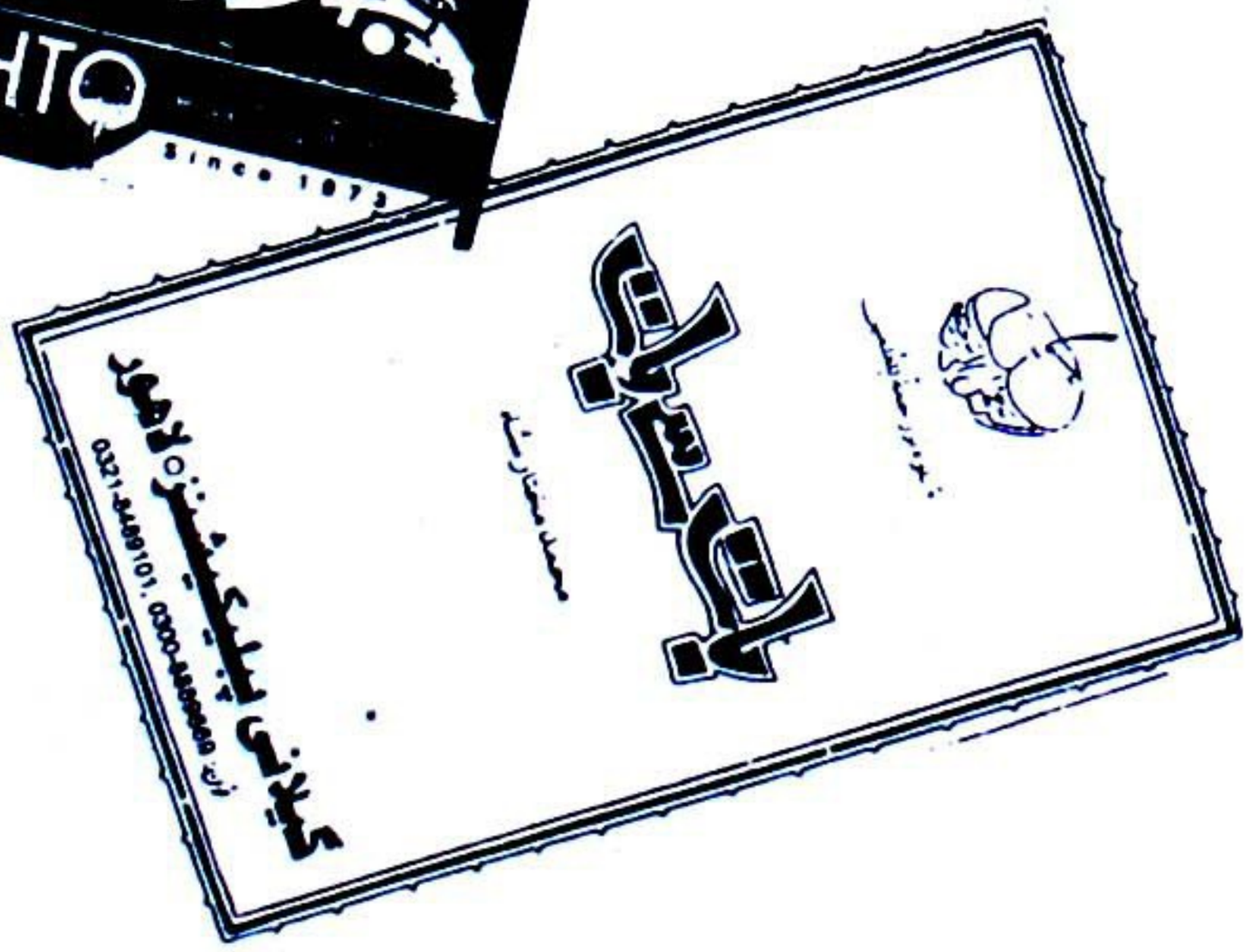

Marfat.com

تعارف وتبصرہ کار ہائے قلم

۱۱

محمود ، فارووق ، فرزانہ ، انسپکٹر جمشید ،
قنبر ، آصف ، فرحت ، انسپکٹر کامران مرزا
اور شوکی برادرز کا مشترکہ سنسنی خیز خاص نمبر

مشرق سلسلہ نمبر ۵۶

باطل قیامت

اشتیاق احمد

باتوں سے خوشبو آئے

مولف

صلاح الدین سعیدی

تاریخ اسلام فاؤنڈیشن
اسلامی جمہوریہ پاکستان پوسٹ بکس نمبر 2206

قرآن وحدیث، اقوال اسلاف اور مستند واقعات کی روشنی میں

بزرگوں کے عقیدے

فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی

محی الدین فاؤنڈیشن، لندن

پاکستان ایٹمی ریاست

ریاست ہائے متحدہ امریکہ

PSO

پذیرائی

ملک مقبول احمد

تراشے

مطالعے کے دوران چنے ہوئے دلچسپ واقعات،
علمی و ادبی لطائف اور معلوماتی نکات

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ

تحریکِ پاکستان

(برائے ہائی کلاسز)

پروفیسر محمد اسلم

سابق صدر شعبۂ تاریخ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

پبلشرز

ریاض برادرز ۴۰ اردو بازار لاہور

مکتبہ معارف القرآن کراچی ۱۴

مقبول اکیڈمی۔ لاہور

Marfat.com

تعارف وتبصرہ کار ہائے قلم

تاریخ
مشائخِ قادریہ رضویہ
ہمکاتیہ

مصنف:
محمد صادق قصوری

زاویہ پبلشرز

TO THE POINT
English Grammar and Composition
(PAPER 'B')
FOR
Degree Classes
(Revised and Enlarged Edition)
By
Professor Afzal Ahmad
Associate Professor of English
Government Islamia College, Civil Lines
Faisalabad.
SPECIMEN COPY
KITAB GHAR
Published By
FAISALABAD.
Tn The Post Publishers
Yousaf Market, Ghazni Street,
Urdu Bazar, Lahore.
Price : Rs.130/-

اُردو پنجابی نعتیہ کلام
جامِ طہور ﷺ
کلام
بیگم شاد جوگن

لے کا پتہ:
مقصود پبلشرز
فرسٹ فلور سرور مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ (روم:۲۲)
بیشک اس میں نشانیاں ہیں جاننے والوں کے لیے،
جہانِ امام ربّانی
مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ
تسلیم اول
افتتاحیہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
مرتبین
صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد
مولانا جاوید اقبال مظہری
ڈاکٹر اقبال احمد اختر العقادی
نظر ثانی
محمد عالم مختار حق
امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۵ء

جہانِ امیرِ ملت
محمد صادق قصوری
مرکزی مجلسِ امیرِ ملت پاکستان
برج کلاں
ضلع قصور

جب حضور آئے ﷺ
حضور نبی کریم ﷺ کی دعوت اسلام کے سو کامیاب
مبلغ حسن کی ذوالی سوانح اور منتخب شاہکار تحریریں
مرتبہ تحقیق
محمد متین خالد
مکتبہ تعمیرِ انسانیت، اُردو بازار لاہور

یہ کتاب علم سیرت اور تعارف کتب سیرت پر مشتمل ایک سلسلہ کی
جہانِ سیرت
ایک سلسلہ
مجلس ادارت
سرپرست: قاری محبوب الرحمن قاسمی
مدیر: مولانا محمد عطاء المنعم راشد نعیمی
ڈاکٹر سید عزیز الرحمن
ارکان: مولانا محمد عارف نقشبندی
معاون: محمد عمران اسلامی
کتب خانہ سیرت
مرکزی مسجد بلال مارکیٹ، صدر ٹاؤن، کراچی فون 0321-2834249

تعارف نذرانے
مقصود پبلشرز

Marfat.com

رُوداد

حوزۂ نقشبندیہ

(سنہ ۲۰۰۳ء)

مرتبہ

محمد عالم مختار حق

(سیکرٹری حوزۂ نقشبندیہ)

حوزۂ نقشبندیہ کاشانۂ شیر ربانی مکان ۵، اجمیری سٹریٹ بجوری محلہ دربار داتا گنج بخش لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور پاک ﷺ کا جلال و جمال

شوکت سنجر و سلیم تیرے جلال کا نمود
فقر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب

ملو مسیم بلو قدسی جمال کے چشمے اور تبسم حکمت علی کا مہبط

از حضور پاک کا سپاہی امیر افضل خان

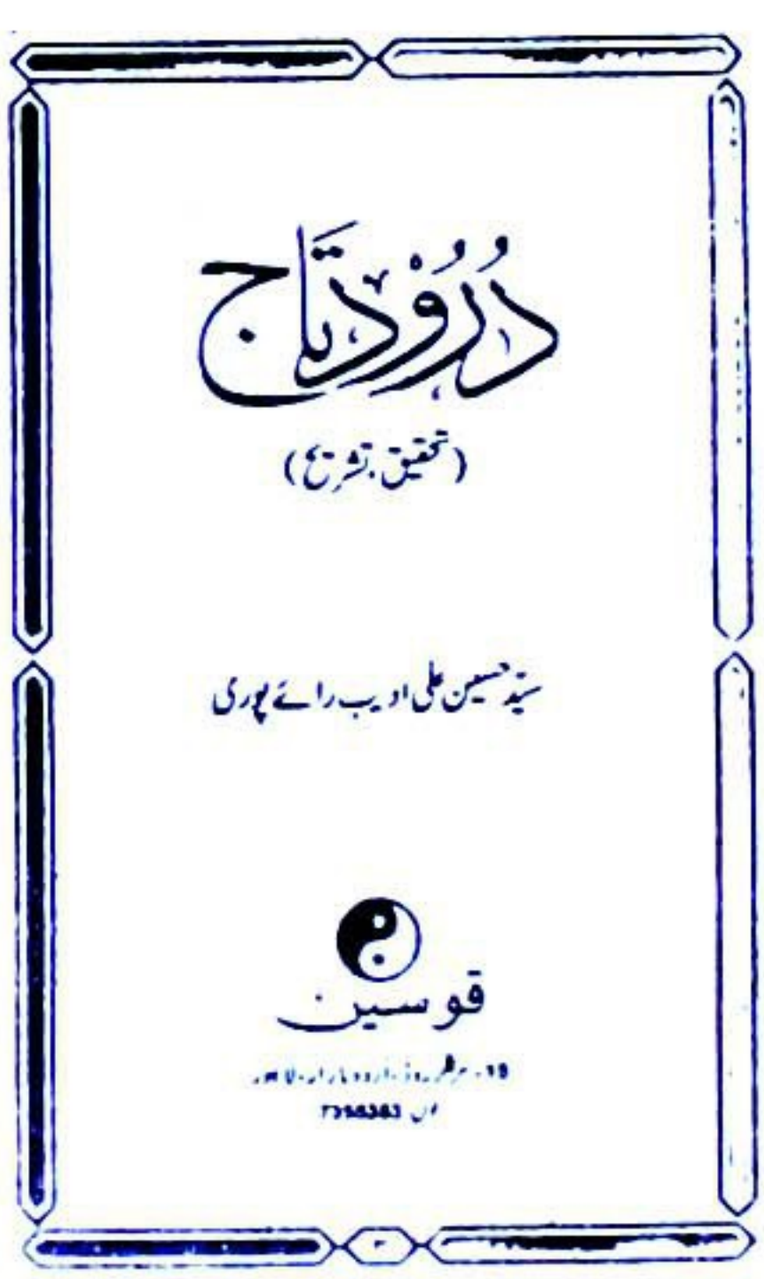

خوشبو

پروین شاکر

مراد پبلی کیشنز اسلام آباد

Marfat.com

تعارف وتبصرہ کار ہائے قلم

دیارِ رحمت للعالمین

تاریخ مدینہ منورہ

شہری مل صاحب الصلوٰۃ والسلام کے مقامات مقدسہ
کے جغرافیائی احوال پر مبنی تحقیقی و مستند تاریخی مرقع

○

سید آل احمد رضوی

ماڈرن بک ڈپو میلوڈی اسلام آباد

دینی مدارس اور عصر حاضر

اکابر علماء دیوبند کے افکار و عزائم کی روشنی میں ان کی خدمات کا تجزیاتی مطالعہ

پروفیسر محمد خالد مسعود

ذکر و فکر

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی

ماہنامہ

الرشید لاہور

نعت نمبر

مکتبہ رشیدیہ

۲۵۔ لوئر مال لاہور

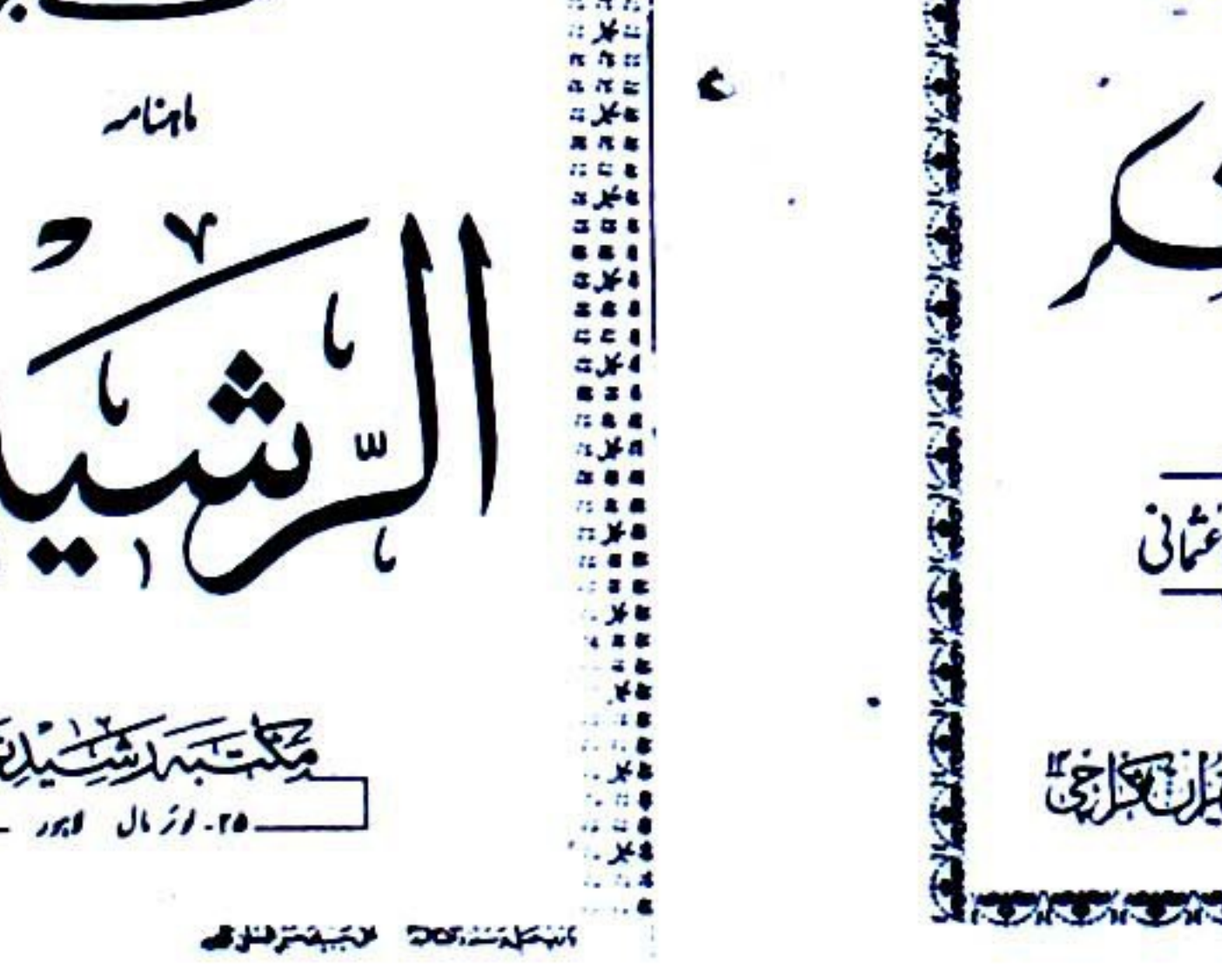

Marfat.com

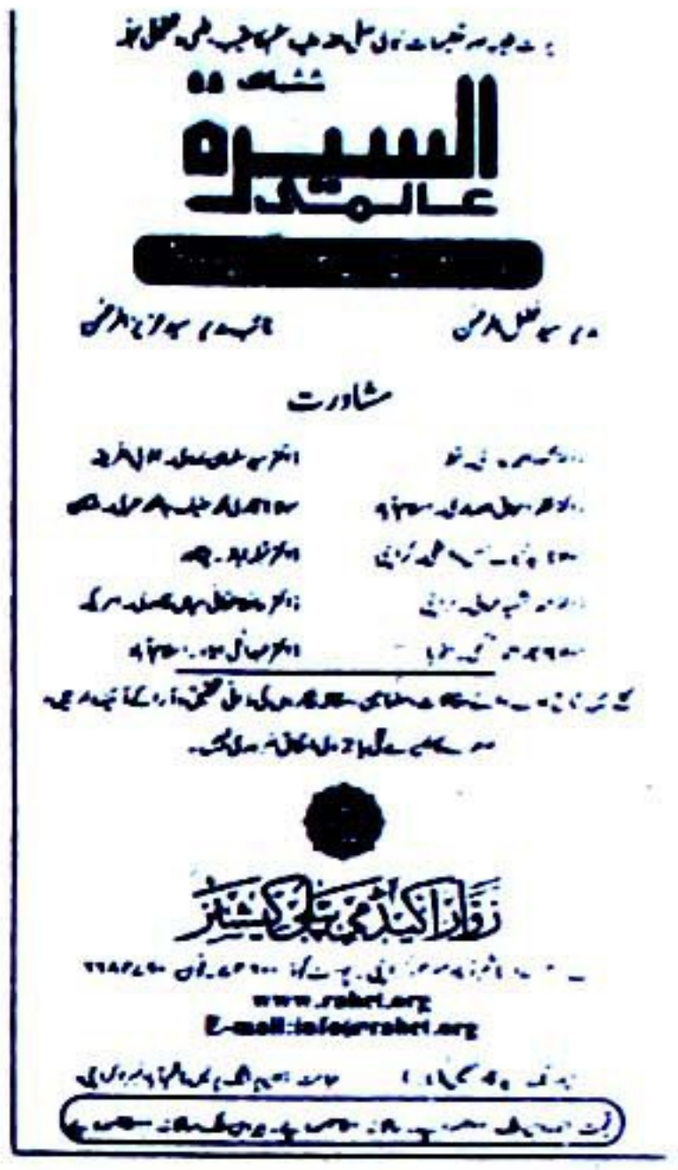

سفر جاری ہے

خود نوشت

ملک مقبول احمد

مقبول اکیڈمی

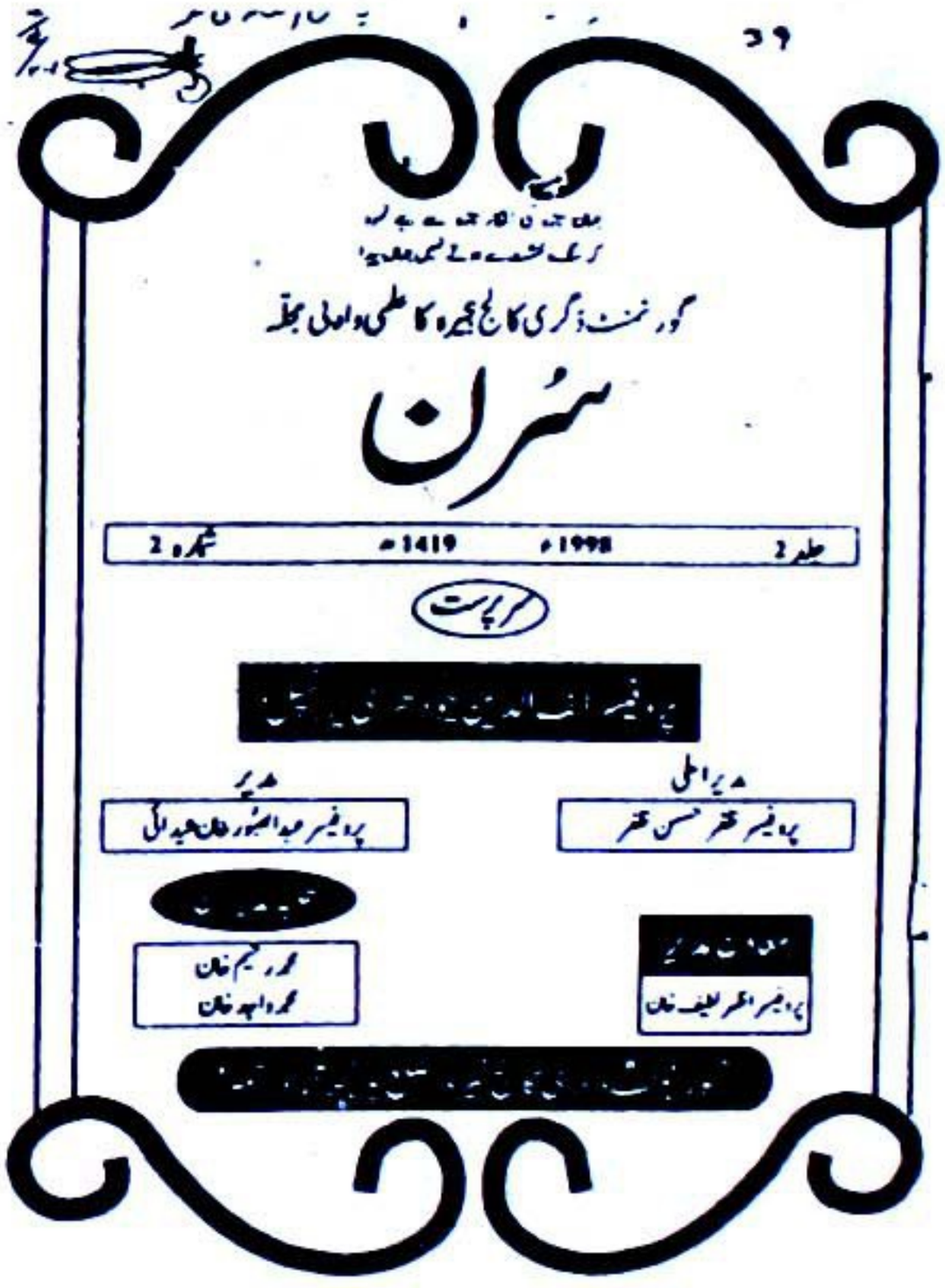

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے ۱۰۵

شیخ سرہند

○

جمیل اطہر سرہندی

○

ادارہ اسلامیات

Marfat.com

Marfat.com

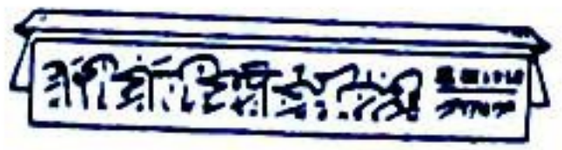

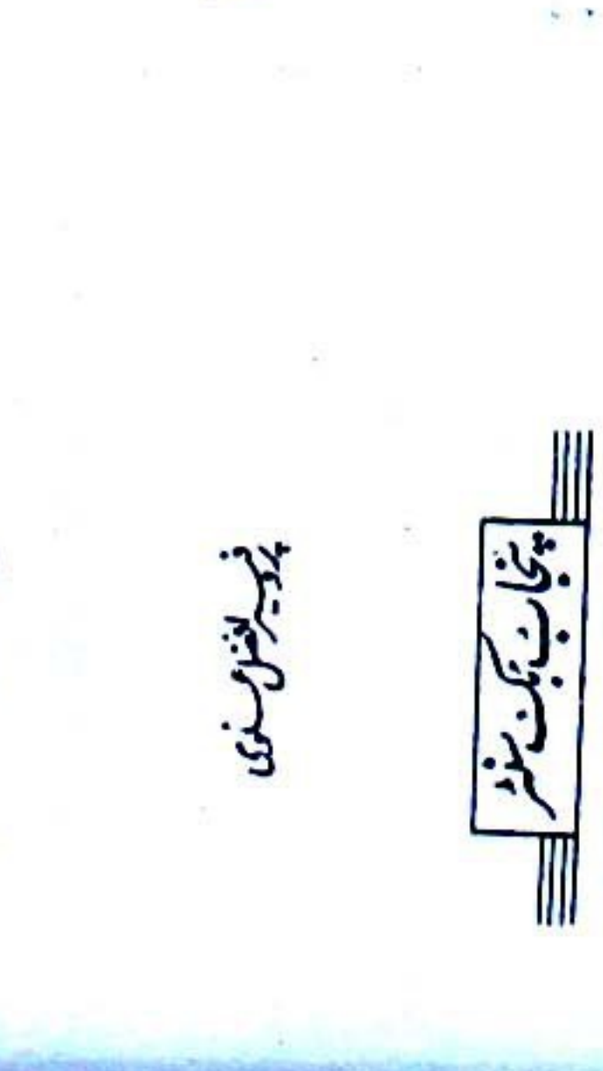

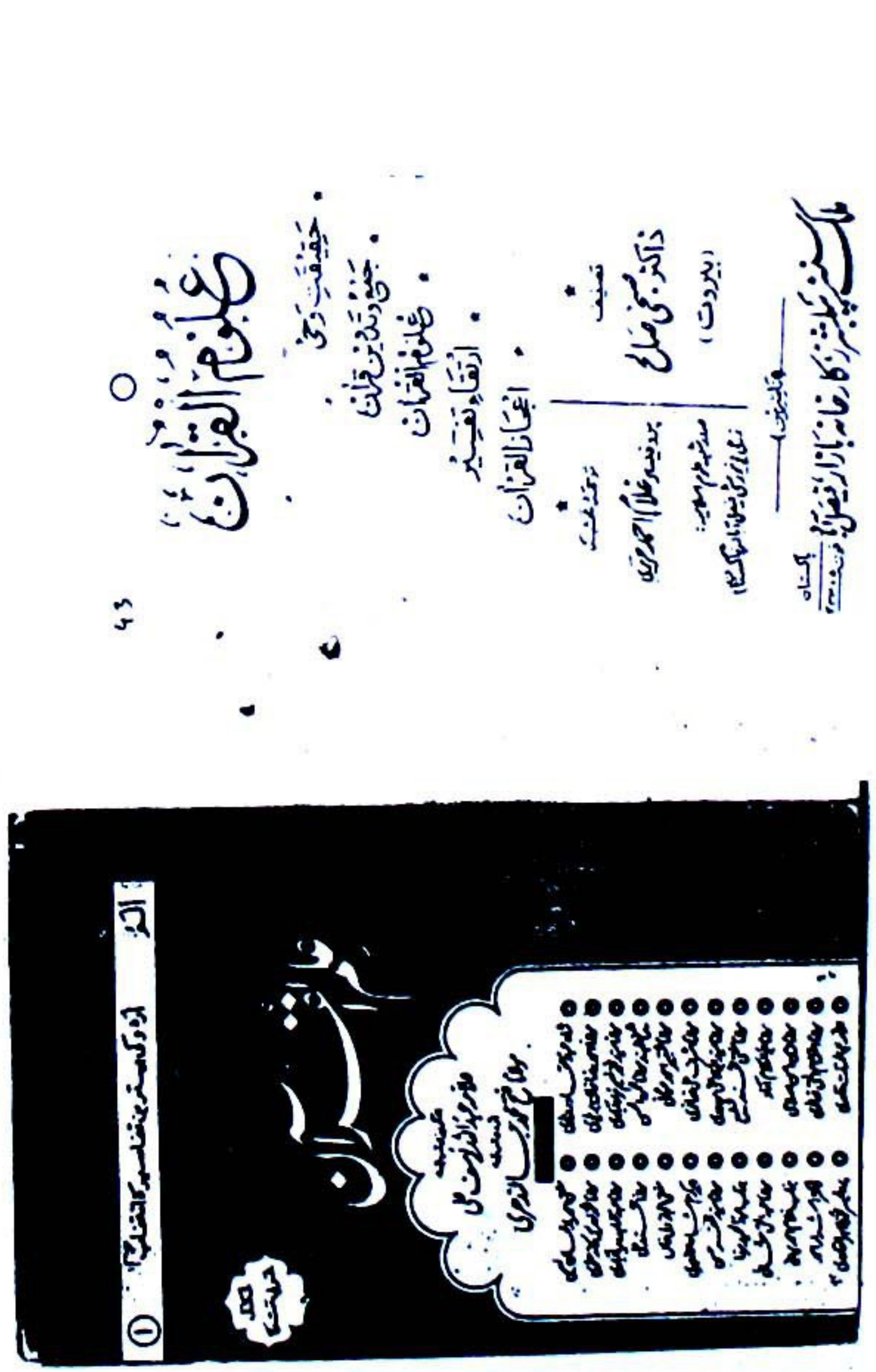

تعارف وتبصرہ کار ہائے قلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست کتب

نعت لائبریری
چوہدری کریسنٹ مارکیٹ گجرات

ترتیب و تدوین
چوہدری کریسنٹ مارکیٹ گجرات
بانی و منتظم نعت لائبریری

ناشر
نعت پبلی کیشنز
گجرات
092-42-7927855

"فضائل درود شریف" کا ترمیم شدہ چوتھا ایڈیشن بنام
فضائل درود و سلام
مزید گراں قدر اضافے کے ساتھ!!!

مرتب
محمد کامل

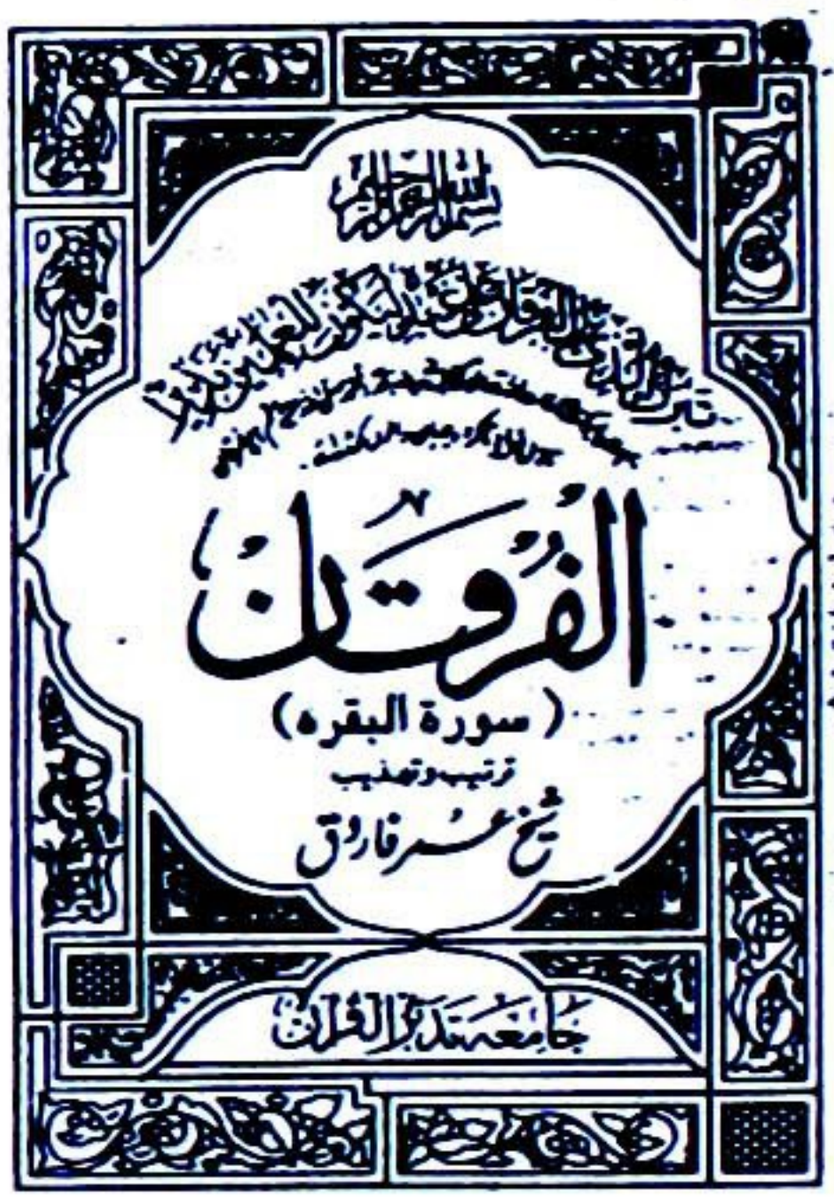

عالمپور گوندلاں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

قرآن پاک کے
سنسنی خیز سائنسی
معجزات
دشمنوں کی سازشوں کا جواب

مصنف
سلطان بشیر محمود
بیچلر (آنرز) ایم اے اکنامکس

سرورق کی تزئین

حرف کاشیری

سرورق کی تزئین

Marfat.com

کُتب نُما

مختلف موضوعات پر ۵۰۰ سے زیادہ کتابوں کا تعارف اور تبصرہ

ابن الحسن عباسی

ناشر
ادارہ الفاروق کراچی
جامعہ فاروقیہ شاہ لطیف ٹاؤن، کراچی

ماہنامہ کھوج لاہور
۶۱
مسلسل شمارہ نمبر ۶۱
پروفیسر حافظ عصمت اللہ زاہد
مجلس مشاورت
شعبہ پنجابی، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور

ختم نبوت کے موضوع پر اہلسنت وجماعت کا حقیقی ترجمان
خدام اولیاء حضرت سید احسان علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ
سید محمد اجمل گیلانی
سردار محمد خان لاشاری
قاری محمد افضل باجوہ، حسنات احمد قادری، سید عقیل احمد، قاری غلام حسین کیلانوی
حضرت صوفی محمد ایاز خان نیازی
حضرت صوفی محمد اسماعیل
Email: [illegible] 770573

Marfat.com

نئی منزلیں ہیں پکارتی

سفرنامہ پنجاب

محمد داود طاہر

فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

اردو منظوم مفہوم القرآن

منظوم اردو مفہوم القرآن جلد سوم

سورۃ یٰسٓ تا سورۃ ناس

مفہوم نگار

عطا قاضی

ادبی بھٹہ پسرور ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

نوری لاٹاں

نُوری لاٹاں

(نعتیہ کلام)

محمد انور آرائیں

پنجند اکیڈمی، لاہور

ImtiaziEnglish Translation

Imtiazi English Translation

For High Classes

By:
Prof. Ahmed Mian Siddiqui
Subject Specialist
Punjab Textbook Board, Lahore
Prof. Niaz Muhammad Qureshi
Principal, Millia College, Lahore.

Victory Book Depot
10-Urdu Bazar, Lahore. Ph: 7120088,7244800

Marfat.com

the betterment of The Truth International Karachi.

One: As maximum knowledge as is possible should be delivered to children.

Two: Colouring and decoration must not be discarded.

Three: "Islamic Symbols" (شعائر اسلام) must be shown in sketches.

Four: Islamic superiority to other religions should be the domineering aim but with reference, argument and truth.

Five: Ad-free magazine, is the reason of high price of The Truth. A full page has now you specified for Al-Aziz Medical Project. Please avoide it and spread knowledge in lieu of. May ALLAH patronise "The Truth" and save all of us every moment.

Yours Sincerely

Prof. Shabbir Hussain Shah Zahid

(Gosha-e-Muhaqaqeen)

Nankana Sahib

Marfat.com

book. Books should be selected without sectarian malice, purely on scholestic merit.

Nineth: Why don't you add HAMAD & NAAT at the start of THE TRUTH, It is our traditional item related to our DEEN, which is printed as a code of our attachment with our ALLAH and His Prophet MUHAMMAD (SAWS). I waited that someone would invite your attention on this point but sorry to say that none has realized this missing. It must not be over looked now.

Tenth: One page, at least, must be specified for PAKISTAN, of which we are citizens and with which we have an emotional and religious tie. At the top of that page must be printed a slogan of this hadith:

"THE LOVE WITH STATE IS PART OF EEMAN"

These are the ten suggestions / missings and guidelines to improve the magazine which I have penned down for your consideration. I am sure that you would not mind it and escape this high esteemed magazine from the mark of any ism but a symbol of Islamism.

Some things I would like to reiterate for your masterly attention in the best interest of children and in

Marfat.com

being included now. It should once again be included as a regular part of issue but with a gap of one week, if not possible breaklessly.

Fifth: If lesson giving extracts in the shape of brief dialogues are added (Two or Three in every issue) it would surely make the magazine more enchanting than it is now.

Sixth: Printing of photos is, of course, prohibited in Islam and your policy of photo free magazine is really commendable, but sketches of buildings and renowned personalities can be printed, These do not come to the term "Photo" rather these would encourage our artistic minded kids who can be trained in permitted art.

Seventh: Calligraphy art must be let continued by adding calligraphy sample alongwith its originators, short brief introduction of this sort and inviting the readers to send calligraphy bits of rare and fine nature.

Eighth: One forth of page of each issue should be marked for introduction of one scholarly renowned book with its writer, topic, contents, views of others about that and importance of knowledge and thoughts discussed in the

Marfat.com

Pictorial Quiz are the items, fully interested by students of every age. They certainly enjoy themselves, in the first, then they approach their teachers and elders to know the complication or secrets or wit of the said items understandable not to them.

10- Health tips and so many necessities for the daily life are also a helping treasure for children of every age in their future life.

Now are some draw-backs and suggestions I would like to bring into your kind knowledge for consideration/ corrections:-

First: The high quality paper is the cause of high price (Rs.25 per issue, per week) which should be replaced by 68 gram white paper and so the price be reduced to Rs. 15 per issue.

Second: If the reduction of price is not good, pages may be increased from 20 to 35 but of 68 gram paper.

Third: Quiz type information though are included in the magazine, but few and far between, there should be a corner marked for the purpose.

Fourth: Pictorial Quiz was remained being added in The Truth for some weeks, which is not

Marfat.com

From its first issue to 33, I read " THE TRUTH" International with full attention of my all senses and found it useful both for children and olders.

Some are my comments on various aspects of The Truth International Karachi.

1- It is printed on Art Paper.

2- Its title, back title, inside pictures (sketches) and printing, composing are not extremely attractive only by designing and setting wise but also colouring and decorating wise also.

3- It is free from volgurity.

4- It is a sample of constructive literature.

5- Writers are, may be they real or not, adept in writing, brief but comprehensive writings.

6- It is, undoubtedly, proved that your expertise and your team's hectic efforts have made The Truth International Karachi, a symbol of religious rather moral writings, magazine.

7- Brief writings, jokes, poetry and short-cut advices are the joyous addition to the journal.

8- From the well wishers Desk and your mail is also lesson giving and proposals addition corner.

9- Riddles. puzzles. Tongue Twisters and

Marfat.com

Review on:

(Weekly) *THE TRUTH INTERNATIONAL Karachi*

Dated: 16-1-2005

My dear Mr. Hammad Abbasi Sb

Chief editor "The Truth" International.

Asslam-o-Alaikum,

It was a good news that the team, that started "Islam" was enhancing her vision of "*SAHAFAT*", (Journalism) in the shape of weakly "The Truth International" Karachi. I remained reading the ad of the Truth for many weeks that on one day its first print came into being by your expert team. Though the price was beyond the sources of children, hawever, it created its space in the hearts of children. Including my kids, children as well as the olders are reading "The Truth" International very eagerly. They wait for it every week and when it does not reach to its devotees, they start asking the hawkers, pursuing them, showing their deep attachment through reminding them daily. They enjoy its writings word by word, line by line & topic by topic. I also join my kids in the reading of every new issue. After its use, I mean reading, and picking useful hints from the magazine, I donate it to *GOSHA-E- MUHAQAQEEN NANKANA SAHIB*.

Marfat.com

name. If I am permitted to say please reduce the size of Sher-e-Rabbani digest to standard digest size. It will surely add to its grace.

Insha-Allah, I will send you articles soon for adding to Sher-e-Rabbani Digest for coming issues. Hoping for a welcomming response.

Yours Sincerely

Prof. Shabbir Hussain Shah Zahid

Gosha-e-Muhaqaqeen Nanakana Sahib

0301-4360919

Marfat.com

title, he would surely imagine that it is some foreign International Islamic journal. Editorial is worth reading and thought provoking. Al-Quran and Al-Hadith are the Islamic phenomena of Islamic publications. Our holy prophet MUHAMMAD(SAWS), the greatest blessing for mankind from the Allah, Almighty, Hadrat Aysha Siddiqua(RA), Sayings of Holy Prophet (SAWS), Miracle of Holy Prophet, all these are related to Serat-un-Nabi(SAWS). The other four articles Hadrat Mujaddid Alif Sani (R.A), Lataif-e-Madina Hadrat Data Ganj Bakhsh (R.A), Hadrat Baba Farid Ganj Shakar (R.A) and Sufism in Islam are related to mysticism. Book Raview is also an informative section. Briefly it can be viewed that Sher-e-Rabbani Digest can be placed with ronowned journals of international standard. The Hadith written on the title of Magazine is also a source of revival of Eman. Paper, printing, designing, mode of expression and Research and Reference all are worth quoting. Text, titles, decorations, Black back-ground blocks with vivid white extracts from articles add to the beauty of digest. You people deserve for a warm congratulation on this.

If you please don't mind, send me previous copies of Sher-e-Rabbani digest either honorary for Gusha-e- Muhaqaqeen or on discounted price in my

Marfat.com

Dated: 4-5-2005

Mr. Prof. Aleem Tafazzul Sb (Editor)

Assalam-o-Alaikom,

I was present in annual Imam-e-Rabbani Qaumi Conference held at Awan-e-labal Lahore on 24th of April 2005 when I was bestowed upon Quarterly Sher-e-Rabbani Digest Lahore vol-II, Issue-II (April to June 2005). It was quitely astonishing to me that such a charming flap and scholarly articles containing magazine has come out from SHARQPUR and I am still in dark about that. Undoubtedly, it is the miraculous deed of Hadrat Mian Jamil Ahmad Shirqpuri, Rehma-tullah-Alaih-e, and surely, it is the result of noble offorts of you people that this magazine is continuously being published with such a valuable knowledge. Please accept my heartiest congragulations on this note-worthy production from me and the same may please be conveyed to all involved in this noble task. I read and pray for SHER-E- RABBANI DIGEST. May Allah flourish you in your good field.

The particular issue of Sher-e-Rabbani Digest (Vol-2, Issue II) is before my eyes. It's title is classical with Islamic art of calligraphy. If anybody sees it from

Marfat.com

like readers of far and near areas. May Allah, the Almighty, bestow all of them with his special blessings and guide all of us to the right path leading to our creation, aim of salvation. (Aameen)

with more pray ful words.

Shabbir Hussain Shah Zahid

01-12-2005

Mob: 0301-4360919

Marfat.com

contains two advertisements, half is of CHOICE CENTRE Gujrat and the lower half is of Al-Fazal Centre Gujrat. Lasani Book Palace has also covered a full page for its advertisement along with 21 titles of its publications, First page has been decorated with multi-coloured blocks, half cirle print lines and decoration strips. Page number at every page has been printed at the bottom end line and title of article has been given at every page in the upper end line at right corner while Sher-e-Rabbani Digest has been Shown in Upper Opposite to page number on every page. The magazine has gained a very very charmful look not only for those who are religious minded and religion readers but also for these who are only aesthetic minded.

All the patron, chief editor, Editor, Execuitve body and Editorial Board are not only the deserving for my hearticst congratulations but also the administrative staff, printing staff, circulation staff, writers and proof readers are equally the deserving for the same passion, whose efforts could make this magazine possible to bring into so fascinating shape and to make the availability of magazine in the hands of me

Marfat.com

suitable comments have been added for the books and good words for the writers have been recorded. Reforms have bęen proposed and importance of reading of these books has been brought before the eyes of readers.

12. In the letter to Editor, a letter of Khalid Mumtaz Butt has been added to the publication. Though the letter, covers more then half of page, however, not all writings except Hadith and its Scientific value by Nabila Aslam, Hazrat Imam Ahmad Raza Muhaddis Brelvi by Prof. Munawar Hussain, have been covered in the comments, of letters.

13. In the middest of every page inside a decorated colourful glimpse of Islamic classics like Book (Quran Majeed), Mosque (Masjid), Calligraphy Art, Shrines, Hajr-é-Aswad, Minaret, Seal of Nubawaat (Mohr-e-Nubawaat) titles of books under review etc. are shining like pearls in the garland.

14. Bold printed clips from the articles, advertisements all are placed at the fittest possible places in the writings. Inside title has become engaged by Phantom Energy Drink and back litle is by websouls. Inside back title

Marfat.com

10. Life style, spiritual achievements, grades, karamaat and affairs of life and Jewel of saints Hazrat Khawaja Abdul Khaliq Ghajdwani have been penned down by professor Munawar Hussain from page 39 to 44 of Magazine with a list of reference of four sources, of his article titled Hazrat Khawaja Abdul Khaliq Ghajdwani (R.A).

11. In the section "Books Review" four in number books have been commented by the editor or someone else, no name has been given as a commentator. The introduction of books is as follows:

(i) Mutaala'e Taleemaat-e-Islam by professor Shabbir Hussain Shah Zahid of Nankana Sahib.

(ii) Al Usool-ul-Ashra by hazrat Najum-ud-din Kubra (Persian origin) Translated by Prof. M. Ghazanfar Ali Waraich of Lahore.

(iii) Muqarrab Bargah-e-Rasalat by Hazrat Baba Ghulam Rasool Naqashbandi Mujaddadi Madni edited and compiled by M. Maqsood Hussain Qadri Noshahi Awaisi.

(iv) Quran Ka Pegham Bachoon Ke Naam by Muhammad Ali Farooq.

In addition to introduction of contents of books,

Marfat.com

which found almost in every book of *SEERAH*, however, after a study of writing, in question, by Ghulam Mohyuddin, this topic seems very apt, which has covered all of the Religious, Social, Political, Cultural, Economical, Moral and allied aspects of the particular age by the writer. No doubt, it is an informative writing and a religion-history mixed picture article.

8. Hadith and its Scientific value by Nabila Aslam, is spread over about four pages, puts a brief light on scientific value of Hadith's learning, toilsom efforts in it and compilation of Hadith in the age of Hazrat Muhammad-ur-Rasool-ul-Allh (Sallalaho Alyhe Wa-Sallam).

9. A tribute to Maulana Shah Ahmad Noorani by Maulana Mansha Tabish Kasuori is a writing on the anniversary of great Scholar, political leader and self-made person and legend personality of Pakistan. The writer has pointed out the Services of Maulana Noorani towards Muslim in general and Sunni community in particular. Maulana Noorani's spiritual attachment with Saints of Sharaqpur has also been highlighted and Maulana Noorani's address in Sharaqpur has been referred to in the writing.

Marfat.com

on various topics and 9th is the Book Review.

4. Al-Quran & Al-Hadith are the topics which are above human thiking and observation. Quran & Hadith deserve our bow an act accordingly which we have to do, willy-nilly. Both the pages 3 & 4 are full of Islamic injunctions, Quranic explanation and Hadith's elumination on Zakat.

5. Rang Illahi's informative writing titled Sayyidah Hafsa (RH) goes from page 5 to 10, Covers roundabout every aspect about Umul-Mu'e'maneen Sayyidah Hafsa Bint-e-Umar (RA), very much congratulations are to the writer on producing such a reference having value article.

6. Hazrat Khawaja Muhammad Masoom (RA) by Prof. Khalid Bashir is, I think, the longest and extra- ordinary detailed writing in which the writer has put enough light on the biography of Khawaja Muhammad Masoom, his spiritual journey his walayat," Karamaat and historical aspests of his age. The writer has also listed 22 sources from which he has inferred the historical points of his article. In deed, the writer has produced a commendable writing, which shows writer's deep engrossed to his toilsome task.

7. Arabia before Islam is although a general writing

Marfat.com

Comments on Sher-e-Rabbani Digest Lahore

28-11-2007

Mr. Maroof Ahmed Naqashbandi

(The chief Editor)·

Assalam-o-Alaikum,

Lie before me six issues of *SHER-E-RABBANI DIGEST* Lahore, whose chief patron is the renowned sufi and scholar and wali-ullah Hazrat Mian Jamil Ahmad Sharqpuri. It can be said without any hesitation that *SHER-E-RABBANI DIGEST* can be placed in some of publications of International Standard. The prays of Mian Sahib, Supervision of Chief Editor M. Maroof Naqashbandi and day & night efforts of Editor Prof. Aleem Tafazzul have made this religious and Tasawwaf- ful magazine, a beautiful and colorful one. Following are the qualities and attractions of the latest issue (Oct. 2005), which I have observed, I·think a little observation, the magazine is of great value:

1. Its title is multi colorful to eyes with a classical glimpse.
2. The (calligraphical) monogram اللہ in the upper left corner of title is showing the attachment of executive / editorial / administrative body and respect & regard to Allah, the Almighty.
3. Except Editorial there are 8 in number writings

Marfat.com

Marfat.com

پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد کی دوسری مطبوعات کا تعارف

1- عقیدہ ختم نبوتؐ اور حضرت مجدد الف ثانی	گنبد خضریٰ پبلی کیشنز لاہور۔
2- تجلیات سیرت النبی ﷺ (مقالات سیرت)	مقصود پبلشرز اُردو بازار لاہور۔
3- مطالعہ تعلیمات اسلام (سوالاً جواباً)	مقصود پبلشرز اُردو بازار لاہور۔
4- انسائیکلوپیڈیا تعلیمات اسلام (سوالاً جواباً)	مقبول اکیڈمی چوک اُردو بازار لاہور۔
5- نمرہ انگلش گرامر و کمپوزیشن (مختصر ایڈیشن)	مقصود پبلشرز اُردو بازار لاہور۔
6- آئیڈیل انگلش گرامر و کمپوزیشن (متوسط ایڈیشن)	مقصود پبلشرز اُردو بازار لاہور۔
7- نماز مترجم مع ترجمہ اردو/انگریزی	مقصود پبلشرز اُردو بازار لاہور۔
8- مصباح اسلامی تہذیب وتمدن وتاریخ (گیارہویں جماعت کے لیے)	اورینٹ پبلشرز اُردو بازار لاہور۔
9- مصباح القرآن والحدیث (بارہویں جماعت کے لیے)	اورینٹ پبلشرز اُردو بازار لاہور۔
10- مصباح الاسلام۔ اسلامیات لازمی (گیارہویں جماعت کے لیے)	اورینٹ پبلشرز اُردو بازار لاہور۔
11- القلم اسلامیات اختیاری معروضی (سال اول)	مقصود پبلشرز اُردو بازار لاہور۔
12- القلم اسلامیات اختیاری معروضی (سال دوم)	مقصود پبلشرز اُردو بازار لاہور۔
13- القلم اسلامیات لازمی معروضی (سال اول)	مقصود پبلشرز اُردو بازار لاہور۔

زیر طباعت از یر کمپوزنگ از یر قلم کتب

1- سب سے اولیٰ واعلیٰ (سیرت النبی ﷺ)
2- چالی حدیثاں ترجمہ وشرح (بزبان پنجابی)
3- رشحات معلم (متفرق مضامین واقتباسات کا مرقع)
4- وہ سہانی گھڑی (ولادت رسول اللہ ﷺ کا سیرت نگاروں اور مورخین کے قلم سے بیان)
5- شذرات معلم (متفرق مضامین واقتباسات کا مرقع)
6- حاصل مطالعہ (در دو جلد)

گوشہ محققین لائبریری واکیڈمی، محلہ موگا منڈی، ننکانہ صاحب فون 0301-4360919, 0300-4549511

Marfat.com